GOVERNMENT OF INDIA
NATIONAL LIBRARY, CALCUTTA.

Class No. U 370.04
Book No. Sa296S
N. L. 38.
MGIPC—S1—36 LNL/60—14-9-61—50,000.

NATIONAL LIBRARY

This book was taken from the Library on the date last stamped. A late fee of 1 anna or 6 nP. will be charged for each day the book is kept beyond a month.

16-12-80

N. L. 44.
MGIPC—S8—22 LNL/59—15-6-60—50,000.

سید احمد خاں

کا

سفرنامہ پنجاب

مؤلفہ

مولوی سید اقبال علی صاحب

قایم مقام

سب جج بارہ بنکی اودہ

سنہ ۱۸۸۴ع

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باہتمام لالہ گلاب راے چھپا اور مشتہر ہوا

سنہ ۱۳۰۱ ہجری

Supplied by :
ILAVI BOOK DEPOT
Bombay 3

LIBRARY
2746
24-12-61
CALCU
C
DBA0000027481 RD

فہرست مضامین سفرنامہ پنجاب

حالات مقام امرتسر مرتبہ اول

حالات مقام گورداسپور

حالات مقام جالندهر مرتبه دوم

حالات مقام پٹیاله

حالات مقام مظفر نگر

U

915

9517.8

سید احمد خاں کا سفر نامہ پنجاب

مؤلفہ

مولوی سید اقبال علی صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

دیباچه، نوشته مولوي شبلي صاحب نعماني

جمعے دانشوران و خرد پژوهان یورپ از باستان زمان به ترتیب و تدوین دفاتر سفر و تواریخ مشغول و مشغوف بوده اند و بالخصوص در تسوید سفرنامها که از جنس تاریخ گزیده نوعی است و کار آگهي و عبرت اندوزي را گران بها سرمایه هنر وران آن بلاد چه زحمتها که نه برداشته و چه مایه کوششها که بروے کارنیاورده *

و چون نوبت داوري بعرب رسید و زمانه عنان فرماندهي بدست اسلامیان سپرد ایشان هم سررشته این کار از دست نگذاشتند و در اطراف و اکناف عالم فرا رسیده سفر نامها طراز بستند و نامه را بدر و گوهر انباشتند که بسیارے را ازان در حال ببلاد یورپ بطبع در داده اند *

آرے آنچه بشگفت آورد و حیرت افزاید آنست که در ممالک هند ازین گران مایه متاع اثر نتوان یافت - اگر کسی ازین میان از سفر و سیاحت بهره هم گرفته باشد هیچ از حالات خویش بنامه و خامه نسپرد تا دیگران را مایه دانش و آگهي تواند بود *

این سفر نامه احمدي که مولوي سید اقبالعلي صاحب به تسوید او همت گماشته شک نتوان کرد که در نورد این سفر آنچه از حالات و واقعات پیش آمده است مرد هوشمند بسی نتیجها ازو تواند گرفت و کسی را که درد اسلام داشته باشد بر نصرت و یاوري اسلامیان تواند انگیخت *

اگر این نامه چنانکه هوس کرده ام در قوم جنبشے پدید آورد و ایشان را خون حمیت بجوش آمد و بر زبوني حالت خویش پے برده در رفع مذلت کوشیدند و در اکتساب هر گونه فضل و مزیت دامن سعي بر میان زدند دانستم که شگرف کاري از دست شان کشاد و ناله بجائے رسید ورنه بیقین باید شناخت که چند روزے دیگر اسلام را باین روز سیاه نشستن است و بهي خواهان قوم را زمانے همچنان دل بامید موهوم بستن *

سید احمد خاں کا سفرنامہ پنجاب

مولفہ

سید اقبال علي صاحب

سید احمد خاں بہادر سي ایس آئي کا سفر پنجاب ایک ایسا دلچسپ سفر ھی جسکے حالات سننے کا ہر ایک شخص مشتاق ھی — در حقیقت اس سفر میں جو واقعات پیش آئے وہ اس زمانہ کے دیگر عجائبات سے کچھہ کم عجیب نہ تھے — ھمکو اور آؤر بہت سے لوگوں کو خیال تھا کہ اس زمانہ میں اھل ھند کا اور خصوصاً مسلمانوں کا یہہ حال ھی کہ قومي ھمدردي اور قومي بھلائي کا کسیکو خیال نہیں ھی — قومي بھلائي پر کوشش کرنے والوں کي قدر کسیکي دل میں نہیں ھی بلکہ اُن کو اس زمانہ میں اُن کی کوششوں کا صلہ اُنھي لوگوں کي طرف سے جن کي بھلائي کے لیئے وہ کوشش کرتے ھیں بجز لعنت و نفریں کے اور کچھہ نہیں ھی — بلاشبہہ مبارک ھیں وہ لوگ کہ جن کي بھلائي کے لیئے وہ کوشش کریں اور اُنھي سے لعنت و نفریں کا صلہ پاویں اور اُسپر بھي دل و جان سے اُن کي بھلائي پر کوشش کرتے رھیں *

یہہ سچ ھی کہ کوئي مصلح قوم اور کوئي رفارمر کسی زمانہ میں ایسا نہیں گذرا کہ جس کے ساتھہ اُس زمانہ کے لوگوں نے بدسلوکي نہ کي ھو اور اُس کو لعنت و ملامت کا نشانہ نہ بنایا ھو مگر اُسي زمانہ میں ایسے لوگ بھي ھوتے تھے جو اُن کي نہایت قدر کرتے تھے اور اُن کي کوششوں میں شریک بھي ھوتے تھے ھمکو خیال تھا کہ یہہ زمانہ صرف پہلي قسم کے لوگوں سے بھرا ھوا اور دوسري قسم کے لوگوں سے خالي ھی — مگر سید احمد خاں کے سفر پنجاب نے اس خیال کو بالکل مٹادیا گو شمال مغربي اضلاع یا صوبہ اودہ میں جیسیکہ چاھیئے اُن کي کچھہ قدر نہو مگر پنجاب کے لوگوں نے ثابت کردیا کہ وہ قومي بھلائي میں کوشش کرنے والے — قومي ھمدردي کرنے والے — قوم کي ترقي چاھنے والے — اپنے زمانہ کے رفارمر کي کیسي قدر کرتے ھیں — میں اس سفر میں سید احمد خاں صاحب کے

همراہ تھا جوعزت و قدر و منزلت و تعظیم تواضع دلي جوش سے پنجاب کے لوگوں نے اُن کي کي ھے نے تو آج تک نہ کسيکي دیکھي اور نہ کسيکي سني سید احمد خاں صاحب ایک ضعیف آدمي پنشن پانے والے گوشہ نشین ھیں نہ وہ امیر ھیں نہ کسي ملک کے حاکم نہ صاحب مال و دولت مثل اُن کے اور بہت پنشن یافتہ ھیں اُن سے بہت زیادہ متمول اُن سے بہت زیادہ ذي علم اُن سے بہت زیادہ پرھیزگار ھاں ایک جوش قومي ھمدردي کا جو سید احمد صاحب کے دل میں ھی وہ کسي میں نہیں اس سے ثابت ھی کہ پنجاب کے لوگوں نے جو کچھہ اُن کي قدر کي صرف اُسي جوھر بے بہا یعني قومي ھمدردي کے سبب سے کي اور حقیقت میں اس قدرداني سے پنجاب کے لوگوں نے دنیا کي آنکھہ میں اور غیر قوموں کي نگاہ میں اپني قدر و منزلت کو قایم کیا اور ثابت کردیا کہ مسلمانوں کي قوموں میں اُنکے آباء و اجداد کے خون کا جوش اب بھي موجود ھی وہ اپني محب قوم کي ایسي ھي قدر و منزلت کرتے ھیں جیسیکہ اُنکے آباء و اجداد کرتے تھے شریف اور اعلی خاندان کے ھندو و مسلمان ھندوستان کے اب بھي ویسے ھي شریف ھیں جیسیکہ اُنکے آباء و اجداد تھے اُنکے خون میں حب وطني قومي ھمدردي کي رمق اب بھي باقي ھی وہ سسکتے ھیں مگر مر نہیں گئے اور یہہ سب وہ آثار ھیں جنسے ملک کي قوم کي ترقي سے نا اُمیدي نہیں ھی *

اس سفر میں سید احمد خاں صاحب کا گذر لودھیانہ جالندھر امرت سر گورداسپور لاھور اور آخر کو جناب "وزیرالدولہ مدبرالملک خلیفہ سید محمد حسن خاں بہادر اور جناب مشیرالدولہ ممتازالملک خلیفہ سید محمد حسین خاں بہادر کي ملاقات خاص کے لیئے پٹیالہ میں ھوا اور چند گھنٹہ مراجعت کے وقت مظفر نگر میں قیام کیا ھر مقام پر نہایت قدر و منزلت اور شان و شوکت سے اُنکا استقبال ھوا بہت سي اتریسیں پیش ھوئیں اور سواے پٹیالہ کے ھر ایک مقام میں اُنھوں نے لکچر اور اتریسوں کے جواب دیئے اگرچہ وہ سب لکچر اور اتریسوں کے جواب زباني تھے مگر میں نے التزام کیا تھا کہ جہاں تک مجھسے ھوسکے میں لفظ بلفظ اُنکے ملفوظات کو قلمبند کرتا جاؤں میں سمجھتا ھوں کہ میں نے اُس کام کو پورا کیا ھی اور وہ ذخیرہ اُنکي تمام تقریروں کا اور تمام

یاد داشتیں اُس سفر کے واقعات کی میرے پاس موجود ہیں اسلیئے میں نے مناسب سمجھا کہ اُن سب کو اس رسالہ میں جمع کردوں اور جو لوگ اُن جلسوں میں موجود نہ تھے اُن تک بھی اُن جلسوں کی کیفیت بذریعہ اس رسالہ کے پہونچاؤں واللہ المستعان *

حالات مقام لودھیانہ

۲۲ جنوری سنہ ۱۸۸۴ ع کو سید احمد خاں صاحب معہ اپنی پارٹی کے علیگڈہ سے روانہ ہوئے — جناب مولوی حاجی محمد اسمعیل خاں صاحب رئیس اعظم دتاولی ضلع علیگڈہ — اور سید محمد علی صاحب اور مولف رسالہ بندہ اقبال علی اُن کے همسفر تھے - رستہ میں جناب محمد اکرام‌اللہ خاں صاحب رئیس دهلی بھی اُنکے شریک هوگئے - جسوقت سید صاحب کہنہ کے اسٹیشن پر پہونچے جہاں سے ضلع لودھیانہ کی سرحد شروع هوتی هی اور لودهیانہ ۲۷ میل رهتا هی وهاں مولوی عبداللہ صاحب - منشی عبداللطیف صاحب - منشی نظام‌الدین صاحب وغیرہ عماید لودهیانہ سے جو بتقریب استقبال از طرف انجمن اسلامیہ رفاہ عام لودهیانہ تشریف لائے تھے ملاقات هوئی - سانهوال کے اسٹیشن پر حاجی چودهری بقا صاحب نے اور چند دیگر اراکین نے استقبال کیا - ۲۳ تاریخ کو سید صاحب لودهیانہ میں پہونچے اسٹیشن پر اُسوقت عجب لطف تھا چونکہ ریل وهاں پہونچنے والی تھی - باشندوں کا ایک جم غفیر جمع تھا اور جس وقت گاڑی اسٹیشن پر پہونچی تو اُسوقت بشاشت اور اشتیاق جو لوگوں کے چہرہ سے معلوم هوتا تھا ایسا عجیب اور لطف انگیز تھا کہ بغیر دیکھے خیال میں نہیں آ سکتا - پلیٹ فارم پر جناب خان بہادر منشی قادر بخش خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - جناب منشی حکیم‌الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - منشی چتر سنگھہ صاحب تحصیلدار - مرزا فتح محمد بیگ صاحب آنریری سکرٹری انجمن قصور - جناب سردار رجهپال سنگهہ صاحب منصف - منشی محمد بخش صاحب - مولوی شریف‌الحسن صاحب رئیس جگرانوان خلف جناب مولوی رجب علی خاں بہادر مرحوم - مولوی محمد حسن صاحب - لالہ درگاداس صاحب - مہر گل محمد صاحب - خواجہ خلیل شاہ صاحب - مولوی حیدر علی صاحب - حافظ مصباح‌الحق صاحب - مولوی فرزند

حسین صاحب - اغا وجیہہ حسن صاحب - مولوي غلام محمد صاحب - مولوي سعدالله صاحب - حکیم ناصر خاں صاحب - مولوي سیف الرحمن صاحب - چودھري غلام احمد صاحب - الله دیا صاحب واعظ - ریورنڈ لوئیس صاحب - راے مامون خاں صاحب رئیس راے کوت - راے قطب خاں صاحب - پورجي جمعیت علي صاحب - مولوي احمد خاں صاحب - اور دیگر عمايد لودھیانه نے استقبال کیا - جسوقت سید صاحب نے ریل گاڑي سے اُتر کر پلیٹ فارم پر قدم رکھا جناب منشي قادر بخش خاں صاحب نے سب سے اول سید صاحب پر دونوں هاتوں سے پھولوں کا نچھاور کیا اور بہت سے لوگ خوبصورت گلدستے لیئے کھڑے تھے جو قریب آسکا اُسنے گلدسته نذر کیا جو نه آسکا اُسنے دور سے هي پھینک دیا اِسقدر هجوم لوگونکا هوگیا که سید صاحب کھبرا گئے اُنکو اندیشه هوا که کوئي پلیٹ فارم کے نیچے نه گر پڑے اس لیئے اُس هجوم سے علاحده هوکر وہ پلیٹ فارم سے باهر میدان میں آ کھڑے هوئے سارا هجوم اُن کے گرد جمع هوگیا اور پھولوں کے گلدستے جو باقي رہ گئے تھے لوگوں نے دیئے سید صاحب نے حتی المقدور هرایک شخص سے مصافحه کیا اور نهایت اخلاق و فروتني سے اُنکي عنایت و مهرباني کا شکر ادا کرتے گئے مولوي فتح محمد بیگ صاحب نے نهایت عمدگي سے گاڑیونکا انتظام کیا تھا تو بھي کثرت هجوم سے لوگوں کو گاڑیوں پر سوار هونا مشکل تھا جو گاڑي سید صاحب کي سواري کے لیئے تھي وہ اُس پر سوار هوئے اور بقیه گلدستے جو لوگوں کے پاس رہ گئے تھے وہ اُنہوں نے گاڑي پر نثار کیئے اُس وقت یهه شعر بالکل حسب حال تھا -

ترا بسیر وتماشاے باغ حاجت نیست * که گل بشوق نثارت پریده مي آید

تخمینه کیا گیا هی که آٹهه سو آدمیوں سے زاید پلیٹ فارم اور اسٹیشن کے میدان میں سید صاحب کے استقبال کو موجود تھے *

سید صاحب نے نواب علي محمد خاں بهادر جھجر واله رئیس اعظم لودھیانه کي عالیشان کوٹھي میں جو یوروپین اور ایشیائي تکلفات سے آراسته تھي قیام فرمایا جناب نواب صاحب ممدوح نے نهایت مهرباني اور عنایت سے مراسم مهمان نوازي ادا کیئے اور نواب محمد فیض خانصاحب جناب ممدوح کے فرزند سے جو نهایت دیندار و پرهیز گار صاحب ورد و وظایف هیں ملاقات هوئي تمام حاضرین نے اطعمه لذیذه جو نهایت تکلف

اور خوبي سے تيار كئے گئے تهے تناول كئے اور جناب نواب صاحب كا شكريه ادا كيا *

جناب نواب صاحب ايک نهايت مشهور و معروف خاندان سابق نواب جهجر كے ركن اعظم اور نهايت با اخلاق و متدين اور ذي فهم و فراست هيں اخبار ديكهنے كا بهي شوق هى اور صاحب معلومات مفيده هيں اور شان رياست أنكے هر ايک اوضاع سے پائي جاتي هى *

كهانے كي ميز پر جناب منشي حكيم‌الدين صاحب اكسترا اسسٹنٹ كمشنر لودهيانه بهي جو نواح ميرٹهه كے متوطن هيں تشريف ركهتے تهے اگرچه منشي صاحب موصوف ان تمام موقعوں ميں شريک تهے مگر بظاهر معلوم هوتا تها كه وه سيد صاحب كے خيالات سے مختلف هيں كهانے كے بعد منشي صاحب و سيد صاحب برابر كرسيوں پر آبيٹهے اور مدرسة‌العلوم كا اور سيد صاحب كي تصانيف كا اور تهذيب الاخلاق كا ذكر هوتا رها ميں أن سے دور تها اور تمام گفتگو ميں نے نهيں سني اخير گفتگو غالباً يهه تهي كه سيد صاحب نے كها كه جو شبهات علوم جديده اور انگريزي علوم كي ترويج كے سبب پيدا هوتے هيں اور جو مذهب اسلام كے برخلاف معلوم هوتے هيں أنكا حل كرنا اور أنكو بيان كرنا ضرور هى - منشي صاحب نے كها كه جب اس قسم كے شبهات لوگوں كو هوں أسوقت ضرورت أنكي نسبت لكهنے كي هوسكتي هى مگر وه شبهات خود آپ پيدا كرتے هيں - سيد صاحب نے كها معاف فرمائيے وه شبهات ميں پيدا نهيں كرتا بلكه هزاروں كے دلوں ميں وه شبهات موجود هيں اور كوئي شخص انگريزي پڑها هوا يا علوم جديده كا جاننے والا يا ادهر اودهر سے سننے والا ايسا نهيں هى كه جسكے دل ميں وه شبهات نهوں *

تمام دن كثرت سے لوگ سيد صاحب كي ملاقات كو آتے رهے نهايت لطف رها اور ادهر اودهر كي اور كبهي علوم جديده كے مسايل كي جو بظاهر مخالف اسلام معلوم هوتے هيں اور كبهي تفسير و تهذيب‌الاخلاق كي اور كبهي أن شبهات كے حل كي جو اسلام كي نسبت لوگوں كے دلوں ميں تهے يا سنے تهے باتيں هوتي رهيں أسي مجمع ميں سيد صاحب نے ايک دو نوجوان لڑكوں كو ديكها جو لال ٹوپي اور پوري تركش دريس پهنے هوئے تهے سيد صاحب أنكو بار بار ديكهتے تهے اور متعجب

هوتے تھے کہ یہہ دونوں نوجوان صاحب کون ھیں جب سید صاحب کمرے میں سے باھر نکلے تو اُن دونوں لڑکوں سے ملے اور بات چیت کی معلوم ہوا کہ وہ دونوں لودھیانہ مشن اسکول میں انگریزی پڑھتے ھیں سید صاحب نے اُنسے مشن اسکول کی پڑھائی کا اور انجیل کی تعلیم کا اور اسکول میں عیسائی مذھب کے موافق تمام لڑکوں کو جمع کرکے مقدس پریر کا حال پوچھا مگر جب سید صاحب کو معلوم ہوا کہ اُن نوجوانوں میں سے ایک یعنی معین الدین صاحب منشی حکیم الدین صاحب کے فرزند ھیں جنکے خیالات ہم لوگوں کی طرز سے مختلف ھیں تو سید صاحب کو کمال تعجب ہوا *

کھانے کے بعد چودھری قادر بخش اور شیخ جما کشمیری صاحبان نے جو لودھیانہ میں رھتے ھیں نہایت دلی خلوص سے چاہ کی دعوت کی اور بہت عمدہ کشمیری چاہ اپنے گھر سے بنواکر لائے اور سید صاحب اور تمام حاضرین کو نہایت محبت سے پلائی حاجی محمد اسمعیل خاں صاحب اُن کشمیری صاحبان کی اس تواضع کو جو نہایت دلی خلوص سے اُنھوں نے کی نہایت پسند کرتے تھے مجھکو تو اُن میں سے ایک صاحب کا دوسرے صاحب سے نہایت خوشی اور دلی جوش سے یہہ کہنا کہ " لو لو حضرت نے چاہ پینا منظور کرلیا اور مانگتے ھیں " نہایت ھی پیارا معلوم ہوا سید صاحب نے اُن کشمیری صاحبان کا بہت بہت شکر ادا کیا *

سہ پہر کے وقت خان بہادر منشی قادر بخش خاں صاحب سید صاحب کو اور ھم سب کو شہر دکھانے لیگئے لودھیانہ بہت بڑا شہر اور غلہ کی بہت بڑی تجارت کاہ ھی اور انگریزی کپڑوں کی نقلیں بھی وھاں خوب بنتی ھیں – عیسائیوں کی بھی وھاں آبادی کثرت سے ھی اور بہت بڑا محلہ اُن سے آباد ھی اُنکے عبادت خانے اُنکے اسکول اُنکے زنانے بورڈنگ ھوس اُنکے مکانات دیکھکر اسقدر ضرور معلوم ھوتا تھا کہ گویا یہہ آبادی ھمارے ملکی آبادی کا حصہ نہیں ھی اُنکی صفائی اور ستھرا پن مکانات کی آراستگی سے ایک قسم کی شایستگی معلوم ھوتی تھی جب وھاں سے پھر کر آئے تو نواب علی محمد خاں صاحب نے سید صاحب کو اپنے باغ کی سیر دیکھائی جو کوٹھی کے احاطہ میں واقع ھی اور خوبصورتی سے بنایا

گیا ہی اُسکے پاس ایک احاطہ ہی جس میں نواب صاحب نے مسجد بنائی ہی اور کچھہ انتظام چند طالب علموں کے رہنے اور عربی زبان اور دینیات کے علوم پڑھنے کا کیا ہی جزاہ‌الله فی‌الدارین خیرا *

شام کو ٹون ہال میں لکچر دینا قرار پایا تھا وقت معین پر ٹون‌ہال میں نہایت کثرت سے لوگ جمع ہوگئے اگرچہ ٹون‌ہال کا ہال وسیع ہی مگر لوگ اسقدر کثرت سے تھے کہ اُس میں سما نہ سکے دروازوں میں اور براسدوں میں بھی لوگ بھر گئے وہ بھی کافی نہوئے سنا ہی کہ بہت سے لوگوں کو براسدوں میں بھی جگہہ نملی اور لاچار اُنکو واپس جانا پڑا جس ارمان بھرے دل سے آئے تھے حسرت بھرے دل سے واپس گئے *

اس مجلس کے صدر انجمن جناب نواب علی محمد خاں صاحب تھے اُنہوں نے ایک مختصر و برجستہ تقریر میں سید صاحب کی تشریف آوری کا شکریہ کیا اور قومی تعلیم اور قومی ہمدردی اور باہمی اتفاق پر لکچر دینے کی درخواست کی *

اسکے بعد سید صاحب کھڑے ہوئے اور ایک نہایت پر مغز اور فصیح لکچر دیا جو الفاظ اُس بے اختیاری کی حالت میں سید صاحب کی زبان سے نکلتے تھے مرزا دبیر اور انیس مرحوم کے مرثیوں کا کام دیتے تھے سامعین بے خود سے ہوگئے تھے اور قریباً سب کی چشم تر تھی اور بعضے ضبط نکرسکے اور بے اختیار چیخیں نکل گئیں *

اس لکچر کا کچھہ حصہ سید صاحب نے لکھہ لیا تھا اُنکا ارادہ تھا کہ پنجاب میں سب لکچر تحریری ہوں تاکہ لوگونکو اور خصوصاً اُن لوگونکو جو اُنکی مخالفت کرتے ہیں اور سید صاحب کی تحریر و تقریر کو غلط طور پر بیان کرتے ہیں (جیسا کہ ایک دفعہ پٹنہ کے لکچر میں ہوا تھا) ایسا کرنیکا موقع نہ رہے مگر وہ ایسا نہیں کرسکے یہہ لکچر بھی پورا تحریر نہیں ہوسکا اور پنجاب میں تمام لکچر زبانی ہوئے جو حصہ اس لکچر کا تحریری نہ تھا بروقت لکچر کے میں اُسکو لکھتا گیا تھا اور بعد کو سید صاحب کو دکھلا لیا ہی اور کسی قدر اُنہوں نے اُسکے مضمون کو جہاں الٹ پلٹ ہوگیا تھا درست کردیا ہی اور باقی لکچر بھی اسیطرح اُن کے ملاحظہ کے بعد چھاپہ ہونگے - باایں ہمہ میں اقرار کرتا ہوں کہ جو الفاظ کی خوبی اور الفاظ کی بندش کی عمدگی جسطرح پر کہ لکچر دیتے

وقت سید صاحب کی زبان سے نکلتی تھی شاید وہ مجھسے محفوظ نرهی هو شارت هینڈ لکھنے کا طریقه ابتک اُردو کی تحریر کے لیئے نہیں نکلا هی اسلیئے اُمید هی که جو کچھه لغزش میری تحریر میں هوگی اُس کو سید صاحب اور نیز اس رساله کے پڑھنے والے معاف فرماوینگے - بهر حال جو لکچر که لودھیانه میں دیا گیا وہ یهه هی *

لکچر مقام لودھیانه میں

جناب صدر انجمن اور دیگر احباب —

آپ صاحبوں نے جو مسافر نوازی کی اور مجهه سے ایک ناچیز شخص سے ملنے کے لیئے تکلیف فرمائی میں اُسکا دلی شکریه ادا کرتا هوں - اپنی قوم کے اسقدر بزرگوں کو اپنے ارد گرد دیکھنے سے میرے دلمیں ایک قومی مجمع کی خوشی اور قومی همدردی کا جوش پیدا هوتا هی ایک مشهور مقدس مقوله هی که یدالله فوق الجماعة یهه مقوله میرے دل کو تسلی دیتا هی که خدا هماری قوم کو جسکا آفتاب اقبال اُفق زوال کے قریب پهونچ گیا هی بلکه اُس میں غروب هوگیا هی اور کچهه کچهه شعاعیں اُس کی دکھائی دیتی هیں برکت دیگا اور از سرنو هماری قوم کو سرسبز و شاداب کریگا او خدا تو ایسا هی کر آمین *

اے دوستوں مگر قوم کا لفظ ایک ایسا لفظ هی جسکے معنوں پر کسیقدر غور کرنی لازم هی - زمانه دراز سے جس کی ابتدا تاریخی زمانه سے بهی بالاتر هی قوموں کا شمار کسی بزرگ کی نسل میں هونے یا کسی ملک کے باشندہ هونے سے هوتا تها محمد رسول الله صلعم نے (بابی انت و اُمی یا رسول الله) اس تفرقه قومی کو جو صرف دنیاوی اعتبار سے تها مٹا دیا اور ایک روحانی رشته قومی قایم کیا جو ایک حبل المتین لااله الاالله محمد رسول الله سے مضبوط هی - تمام قومی سلسلے تمام قومی رشتے سب کے سب اس روحانی رشته کے سامنے نیست و نابود هوگئے اور ایک نیا روحانی بلکه خدائی قومی رشته قایم هوگیا اسلام کسی سے نہیں پوچھتا که وہ ترک هی یا تاجیک وہ افریقا کا رهنے والا هی یا عرب کا وہ چین کا باشندہ هی یا ماچین کا وہ پنجاب میں پیدا هوا هی یا هندوستان میں وہ کالے رنگ کا هی یا گورے رنگ کا بلکه جس نے اس عروة الوثقی کلمه توحید کو مستحکم پکڑا وہ ایک قوم هوگیا بلکه ایک روحانی باپ کا بیٹا کیونکه

خدا نے فرمایا ہی " انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون " کون شخص ہی جو دو بھائیوں کو ایک باپ کا بیٹا نہیں جانتا پھر جبکہ خود خدا نے تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی فرمایا ہی تو ہم سبکا ایک روحانی باپ کی اولاد ہونے میں کیا شک رہا ہی *

اے بھائیوں مگر مجھے احباب کے دیکھنے سے افسوس ہی کہ ہم سب آپس میں بھائی تو ہیں مگر مثل برادران یوسف علیہ السلام کے ہیں آپس میں دوستی و محبت یکدلی و یک جہتی بہت ہی کم ہی حسد و بغض و عداوت کا ہرجگہہ بد اثر پایا جاتا ہی جسکا نتیجہ آپسکی نااتفاقی ہی - شیطان جس نے خداسے وعدہ کیا کہ " لاقعدن لہم صراطک المستقیم " ایک مقدس اور بظاہر نہایت نورانی حولہ سے آپس میں بھائیوں کے جنکو خدا نے بھائی بنایا ہی نفاق ڈالنے میں کامیاب ہوتا ہی اور جسطرح کہ ہمارے باپ آدم اُس کے دھوکہ کو خالص دوستی سمجھکر دھوکہ میں آگئے اُسیطرح ہم بھی اُسکے دھوکہ میں آتے ہیں اور اُس نفاق کو جو ہر حالت میں مردود ہی ایک مقدس لباس پہناتے ہیں یعنی مذہبی مقدس لباس کا خلعت اُسے عنایت کرتے ہیں *

اے بھائیوں کون شخص ہی کہ جو احباب کو نہیں جانتا کہ من قال لاالہ الااللہ فہو مسلم - من استقبل قبلتنا فہو مسلم - ومن ہو مسلم فہواخ - امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب منصور ہی کہ لا نکفر اہل القبلۃ با ایں ہمہ فروع مسائل میں اختلاف ہونے کے سبب کسطرح ہماری قوم نے اُس حبل المتین کی بندش کو توڑا ہی اور اُس رشتہ اخوت کو جسے خدا نے قایم کیا تھا چھوڑا ہی - جس قصبہ و شہر میں جاؤ جس مسجد و امام بارہ میں گذرو باہم مسلمانوں کے شیعہ و سنی وہابی وبدعتی لامذہب و مقلد ہونے کی بنا پر آپسمیں نفاق و عداوت پاؤگے ان نااتفاقیوں نے ہماری قوم کو نہایت ضعیف اور ٹکرے ٹکرے کردیا ہی - جمعیت کی برکت ہماری قوم سے جاتی رہی ہی قومی ہمدردی اور قومی ترقی اور قومی امور کے انجام میں اس نالایق نا اتفاقی نے بہت کچھہ بد اثر پہونچایا ہی - ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد کچھہ زیادہ نہیں ہی وہ تعداد میں کم ہیں دولت میں کم ہیں تجارت میں کم ہیں - اور اس باہمی نفاق و عداوت سے ٹکرے ٹکرے ہوکر اصغرالتصغیر کا صیغہ یعنی

کم از کم ہوگئے ہیں پس ہماری قوم کی ترقی کا سب سے اول مرحلہ یہہ ہی کہ ہم آپسکی محبت سے اس عداوت و نفاق کو یکتائی اور یک جہتی سے مبدل کریں *

برادران من یکتائی اور یک جہتی سے میرا مقصد یہہ نہیں ہی کہ سب لوگ اپنے اپنے عقاید کو چھوڑکر ایک عقیدہ پر ہو جاویں یہہ امر تو قانون قدرت کے برخلاف ہی جو ہو نہیں سکتا نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آیندہ کبھی ہوگا مگر اس اتفاق کے قایم رکھنے کی جس کی ہمکو ضرورت ہی ایک اَور عقلی و نقلی راہ ہی جس کی پیروی قومی اتحاد کا ذریعہ ہوسکتی ہی ۔ انسان جب اپنی ہستی پر نظر کریگا تو اپنے میں دوحصے پاویگا ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ اپنے ابناء جنس کا ۔ انسان کا دل اور اُس کا اعتقاد یا مختصر طور سے یوں کہو کہ اُس کا مذہب خدا کا حصہ ہی جس میں دوسرا کوئی شریک نہیں اُس کے عقاید کی جو کچھہ بھلائی یا برائی ہو اُس کا معاملہ اُسکے خدا کے ساتھہ ہی نہ بھائی اُس میں شریک ہی نہ بیٹا نہ دوست نہ آشنا نہ قوم پس ہمکو اُس بات سے جسکا اثر ہر ایک کی ذات تک محدود ہی اور ہم سے کچھہ تعلق نہیں ہی کچھہ تعلق رکھنا نہیں چاہیئے ہم کو کسی شخص سے اس خیال پر کہ وہ شیعہ ہی یا سنی وہابی ہی یا بدعتی لامذہب ہی یا مقلد یا نیچری یا اُس سے بھی کسی بدتر لقب کے ساتھہ ملقب ہی جبکہ وہ خدا و خدا کے رسول کو برحق جانتا ہی کسی قسم کی عداوت و مخالفت نہیں رکھنی چاہیئے بلکہ اُس کو بھائی اور کلمہ کا شریک سمجھنا اور اُس اخوت کو جسکو خدا نے قایم کیا ہی قایم رکھنا چاہیئے نہایت افسوس اور نادانی کی بات ہی کہ ہم کسی سے ایسے امر میں عداوت رکھیں جسکا اثر خود اُسی تک محدود ہی اور ہمکو اُس سے کچھہ ضرر و نقصان نہیں ۔ جو حصہ کہ انسان میں اُسکے ابناء جنس کا ہی اُس سے ہمکو غرض رکھنی چاہیئے اور وہ حصہ آپسکی محبت باہمی دوستی ایک دوسرے کی اعانت ایک دوسرے کی ہمدردی ہی جس کے مجموع کا نام قومی ہمدردی ہی ۔ یہی ایک طریقہ ہی جس سے خدا کے حکم کی بھی اطاعت اور آپس میں برادرانہ برتاؤ قومی اتفاق قومی ہمدردی قایم ہو سکتی ہی جو قومی ترقی کے لیئے پہلی منزل ہی *

مگر همکو یهہ بات بهي بهولني نہیں چاهیئے که ان روحاني بهائیوں کے سوا آؤر بهي همارے وطني بهائي هیں گو وہ همارے ساتهہ اُس کلمه میں جس نے هم مختلف قوموں اور مختلف فرقوں کو ایک قوم اور آپس میں روحاني بهائي بنایا هی شریک نہیں هیں مگر بہت سے تمدني امور هیں جنمیں هم اور وہ مثل بهائیوں کے شریک هیں - اسي زمین پر هندوستان کي هو یا پنجاب کي دکن کي هو یا همالیه کي هم دونوں رهتے هیں اُسي ملک کي هوا سے اُسي ملک کے پاني سے اُسي ملک کي پیداوار سے دونوں کي زندگي هی - هزاروں امور تمدن ایسے هیں که بغیر همارے اُنکو اور بغیر اُن کے همکو چارہ نہیں همسایه کا ادب همارے مذهب کا ایک جزو هی اور یہي همسایگي وسعت پاتے پاتے هم ملکي و هموطني کي وسعت تک پہونچ گئي هی اُن هموطن بهائیوں میں بهي دو حصے هیں ایک خدا کا اور ایک ابناے جنس کا خدا کا حصه خدا کے لیئے چهوڑو اور جو حصه اُن میں ابناے جنس کا هی اُس سے غرض رکهو تمام امور انسانیت میں جو تمدن و معاشرت سے تعلق رکهتے هیں ایک دوسرے کے مددگار رهو آپس میں سچي محبت سچي دوستي دوستانه بردباري رکهو که دونوں قوموں کو ترقي کرنے کا یہي رسته هی *

اتفاق کي خوبیاں لوگوں نے بہت کچهہ بیان کي هیں اور وہ ایسي ظاهر هیں که کوئي شخص اتفاق سے بهي اُن کو بهول نہیں سکتا بہت بڑے بڑے واقعات جو دنیا میں گذرے هیں اور جن کو پراني تاریخیں یاد دلاتي هیں اور جن کي یاد سے ایک عجیب اثر همارے دلوں میں هوتا هی وہ سب باهمي اتفاق کا نتیجه هی ایک نا چیز ریشه گیاہ جو تنہا نہایت کمزور هوتا هی باهمي اتفاق سے ایسا قوي و زبردست هو جاتا هی که بڑي سے بڑي قوت کا مقابله کرتا هی اسوقت تعلیم یافته دنیا میں جو کچهہ ترقي هی یا نا مہذب ملکوں میں جو کچهہ طاقت هی وہ سب اتفاق کي بدولت هی - بعض قابل ادب بزرگوں کا قول هی که جسطرح اصلي دوستي دنیا میں نا پید هی اسیطرح آپس کا اتفاق بهي نا ممکن هی اُن کي دلیل یهہ هی که تمام انسانوں کي طبایع اور اُن کے اغراض مختلف هیں اور جبکه اغراض مختلف هیں تو ضرور هی که وہ ایک دوسرے کے مخالف هوں - کوئي قوم مہذب یا نا مہذب ایسي نہیں پائي

جاویگي جسمیں باهم حسد و نفاق عداوت اور باهمي حقارت نه پائي جاتي هو — هاں یهه بات سچ هی مگر جس اتفاق پر هم بحث کرتے هیں وہ شخصي اتفاق نہیں هی بلکه قومي اتفاق هی آپسمیں همارے بمقتضاے بشریت کیسا هي نفاق هو جو خدا کے نزدیک ایک سخت گناہ هی مگر وہ قومي اتحاد اور قومي اتفاق کا مانع نہیں هی اس دعوی کو میں ایک تاریخي واقعے سے ثابت کرونگا — جس زمانه میں که حضرت علي مرتضی اور معاویة ابن ابي سفیان میں محاربات هو رهے تھے اور روم کبیر کا شاهنشاہ هماري اس باهمي جنگ و جدال کو نهایت غور سے تک رها تها روم کے شاهنشاہ نے اُس وقت کو غنیمت سمجها اور مسلمانوں کے مفتوحه ملکوں پر فوج کشي کا ارادہ کیا حضرت معاویة نے باوجود اُس شکر رنجي کے جو حضرت علي مرتضی سے تهي قیصر روم کو خط لکها که اگر تونے مسلمانوں کے ملک کے کسي حصه پر فوج کشي کي تو یقین جاننا که علي مرتضی کي طرف سے جو پہلا شخص فوج لیکر تیرے مقابله کو آوے گا وہ میں هونگا یهه خط اب تک تاریخ کي کتابوں میں بجنسه موجود هی — دیکهو باهمي نزاع نے قومي اتفاق میں کچهه خلل نہیں ڈالا تها — اسي زمانه کي تازہ نظیر پر خیال کرو که جن لوگوں نے البرت بل کي مخالفت کي وہ سب نه آپس میں دوست تھے اور نه سب کے اغراض متحد تھے بلکه صرف قومي اتفق تها جس پر سب متفق تھے — قومي بهلائي یا قومي برائي کا اثر تمام قوم کے لوگوں پر پهونچتا هی اور اسي لیئے جلب منفعت یا دفع مضرت میں سب لوگ متفق هوتے هیں اور شخصي تنازعات کو اُسوقت کچهه اثر باقي نہیں رهتا — اس زمانه میں جو سب سے بڑا سبب هماري قوم کے تنزل کا هی وہ یهي هی که اُسمیں قومي اتفاق کا خیال نسیا منسیا هوگیا هی کسیکو بجز اپني ذاتي منفعت کے قومي بهلائي اور قومي منفعت کا کبهي خیال بهي نہیں آتا — اگر کوئي کچهه کرتا بهي هی تو اُسکو پہلے اپني غرض مدنظر هوتي هی اور قومي بهلائي کے پردہ سے اُسکي پردہ پوشي کرني چاهتا هی یهي وجهه هی که همارے کاموں میں برکت نہیں هوتي *

بهائیوں میں یهه نہیں کہتا که هماري قوم میں نیکي کا خیال نہیں هی — نہیں اُن میں بہت کچهه نیکي هی اور بہت سے نیک کام اُن سے

هوتے هیں کیسي کیسي عالیشان مسجدیں کیسے کیسے عالیشان امامبارے کیسي کیسي نفیس خانقاهیں اُنکي نیکي کي یادگاریں موجود هیں - اب بهي هر شهر و قصبه میں دیکهوگے که لوگ کسقدر خیر و خیرات کرتے هیں بهوکوں کو کهلاتے هیں حج و زیارت میں روپیه خرچ کرتے هیں مسجدیں بنواتے هیں کوئي ایسا کام جس میں اُن کي دانست میں مذهبي نیکي هو دل و جان سے اُس میں مصروف هوتے هیں - مگر اے دوستوں میں تمام لوگوں سے جو اس مجمع میں موجود هیں نہایت ادب و عاجزي سے سوال کرتا هوں که هر ایک شخص اپنے دل پر هاتهه رکهکر سچے دل سے سوچے که وہ یهه سب نیکي کے کام کس لیئے کرتا هی - سب لوگ قبول کرینگے که اس نیت سے یهه کام کیئے جاتے هیں که قیامت میں اُن کو اُس کا بدلا ملیگا اور روز حشر میں اُنکو ثواب حاصل هوگا - اگر یهه میرا خیال صحیح هی تو اے بهائیوں درحقیقت یهه سب کام خود غرضي اور ذاتي منفعت کے هیں نه ابناے جنس کي بهلائي اور قومي همدردي کے - جب تک که همارے دل میں یهه جوش نه پیدا هو که جو کام هم کریں وہ قوم کے لیئے کریں نه اپنے ثواب آخرت کے لیئے اُس وقت تک قومي همدردي کا جوش پیدا نہیں هوسکتا - اگر ابهي ایک مسجد بنانے یا قران مجید کي تلاوت کے لیئے ایک مکتب قایم کیا جاوے تو هر شخص کي خواهش هوگي که بقدر اپني استطاعت کے اُس میں اعانت کرے ایک غریب آدمي جس سے کچهه نہوسکتا هو وہ بهي کسي نه کسي دن اُس مکتب کے کسي طالب علم کو دو روٹي اور دال کے پیاله دینے پر همت کریگا ایسا کرنے سے اُس کے دل کا اصلي خیال یهه هی که اُسکو ثواب هوگا جو عین خود غرضي اور ذاتي منفعت کا نشان هی برخلاف اس کے اگر کوئي ایسا کام کیا جاوے جو قوم کے لیئے نہایت ضروري هو اور کیسي هي کچهه قوم کو اُس کي ضرورت هو اور اُس کے نهونے سے کتنا هي کچهه قوم کا نقصان هوتا هو اور کیسي هي کچهه وہ ذلیل هوتي جاتي هو مگر لوگوں کے خیال میں اُس سے ثواب آخرت کي کچهه توقع نهو تو بہت کم لوگ ایسے هونگے جو اُن کي طرف متوجهه هوں - برادران من اس تقریر سے میرا مطلب یهه نہیں هی که میں اُن ثواب کے کاموں کو برا جانتا هوں یا اُن کي کچهه حقارت کرتا هوں بلکه میرا مقصد اِس تقریر سے اور ان

مثالوں سے یہہ هی که میں اصلي قومي همدردي کو اپ صاحبوں کے ذهن نشین کرنے میں کوشش کروں اور قومي همدردي کے کاموں میں دوسرے کاموں سے جو امتیاز هی أسکو تمثیلوں سے بتلاؤں *

برادران من کوئي قوم اور کوئي ملک اس سے خالي نهیں هی جو اپنے ذاتي ثواب حاصل کرنیکي نیت سے متعدد قسم کے کاموں میں نهایت سرگرمي سے کوشش نکرتا هو اور بے انتها روپیه اس میں نه صرف کرتا هو - بلکه اس زمانه میں جو ملک مهذب و تربیت یافته کهلاتے هیں وہ ان کاموں میں سب سے بڑھے هوئے هیں - مگر أسیکے ساتهه وہ لوگ خالص قومي همدردي اور خالص قومي بهلائي کے کاموں میں بهي پیچهے نهیں رہے هیں اگر وہ دائیں هاتهه سے آخرت کے کاموں میں کوشش کرتے هیں تو بائیں هاتهه سے خالص قومي بهلائي کے کاموں میں بهي بلا خیال ثواب آخرت کوشش کرتے هیں هماري قوم میں یهي بات نهیں هی اگر وہ بهي اپنا داهنا هاتهه خدا کے کاموں میں اور بائیاں هاتهه خالص قومي همدردي کے کاموں میں لگاوے تو جو ادبار هماري قوم پر هی بهت جلد دور هوجاوے او خدا هماري قوم کے دونوں هاتوں میں قوت دے آمین *

اے دوستوں اگرچه میں نے اپني پریشان تقریر سے آپکا وقت ضایع کیا مگر مجهکو اجازت دیجیئے که قومي ترقي کي نسبت جو میرے خیالات هیں أنکو بهي کسیقدر بیان کروں - نهایت خوشي کي بات هی که هماري قوم میں ابتک اپنے باپ دادا کا فخر باقي هی اگلے بزرگوں کي عظمت کو یاد رکهنا قوم کي آیندہ ترقي کي یک گونه بشارت هی - ایک مدت دراز سے هماري قوم کي ترقي مثل ایک ایسي بند جهیل کے هوگئي تهي جس کا نه پاني بهتا هو نه أس میں کچهه حرکت هو اور نه أس میں کسي اؤر طرف سے پاني آتا هو - تند هوا کے جهوکوں اور آفتاب کي گرمي سے أسکا پاني روز بروز خشک هوتا جاتا هو - مگر میں دیکهتا هوں که چند سال سے أس بند پاني میں کچهه حرکت آئي هی تمام ملک، میں کیا بنگاله کیا هندوستان کیا پنجاب اور کیا دکن سب کي زبان پر سب کے قلم پر یهه بات جاري هی که مسلمانوں کي حالت خراب هی وہ روز بروز تنزل کرتے جاتے هیں أنکو کچهه کرنا چاهیئے - وہ لوگ صرف

کہنے هي پر اکتفا نہیں کرتے بلکه کچهه کچهه کرتے بهي جاتے هیں جابجا انجمنیں قایم هوتي هیں اخباروں میں آرٹیکل پر آرٹیکل لکہے جاتے هیں مدرسے اور اسکول بناتے هیں یهه نہایت عمدہ نشانیاں هیں جس قوم کو یهه خیال هوا که هم تنزل کي حالت میں هیں اور اُس کے ساتهه اُس میں کچهه تحریک بهي پیدا هوئي تو یهه پہلي سیڑهي ترقي کي هی ایسي حالت میں یهه امر بهي لازمي هی که ترقي کرنے والوں کے خیالات مختلف هوتے هیں کوئي کچهه کرنے لگتا هی کوئي کچهه اپني قوتوں کو بعوض اس کے که ایک جگهه جمع کریں پریشان کردیتے هیں جو کام اصلي هی اُسکو چهوڑتے هیں اور جو اُسکي فرع هی اُسکو اختیار کرتے هیں جس کے سبب سے کسي میں بهي کامیابي نہیں هوتي - اس زمانه میں یهي حال هماري قوم کا هی مگر پاني کا خاصه هی که جب وہ بہتا هی تو چاروں طرف پهیلتا هی پهر رفته رفته جو ٹهیک رسته هی اُسکو اختیار کرلیتا هی اس لیئے همکو اپني قوم سے اُمید هی که رفته رفته وہ بهي ٹهیک رسته قومي ترقي کا پالیگي اور تمام مختلف خیالات ایک اصلي مرکز کي طرف جمع هوجاوینگے *

اے بهائیوں تعلیم کا اور خصوصاً قومي تعلیم کا معامله جیسا نازک هی ویسا هي مشکل بهي هی - هماري قوم نے نه کبهي اُسپر غور کي هی اور نه اُن ملکوں کو جہاں قومي تعلیم کو ترقي هی دیکها هی اور اگر دیکها هی تو اُسکي ترقي کے اسباب پر بہت کم غور کي هی - میرے بال اسي فکر میں سفید هوگئے هیں قومي تعلیم پر غور کرتے کرتے پچیس برس سے زیادہ کا زمانه گذر گیا هی - یهه زمانه اب نہیں رها که هم لوگوں کو مسجدوں اور خانقاهوں میں بٹهاکر اور اُن کو خیرات کي روٹي دیکر یا چهوٹے موٹے اسکول و مکتب قایم کرکے قومي تعلیم کو ترقي دے لینگے - یهه کام اُسوقت مفید هوتے هیں جب که قوم نے اعلی سے اعلی سامان قومي تعلیم کا مہیا کرلیا هو مگر هم نے اُس اعلی تعلیم کا جو درحقیقت قومي ترقي اور قومي افتخار کا باعث هی کچهه سامان نہیں کیا تو اس پاني کي پهوهار سے کهیتي سرسبز نہیں هوتي هماري وهي مثل هی که مرجهائے هوئے درخت کي جڑ میں پاني دینے کي عوض اُس کے پتوں پر پاني چهڑکتے هیں اور سوکہے هوئے چشموں میں سے نہریں کهودکر پاني

لانهکي توقع کرتے هیں مجهکو اُمید هی که هماري قوم اس باریک مگر نهایت روشن نکته پر کبهي نه کبهي غور کریگي اور اُس وقت میري ان باتوں کي جو اس وقت قابل مضحکه یا شیخ چلي کے خیالات معلوم هوتے هیں قدر کریگي مگر مجهکو یهه ڈر هی که وقت جاتا نه رهے اور ایسے وقت پر هم کرنا چاهیں جب کچهه کرنے کے قابل نرهیں - اے خدا ایسا وقت هماري قوم پر نه آنے دے اور اس سے پهلے که هم کچهه کرنے کے قابل نرهیں همکو سنبهال لے آمین *

انهي تمام خیالات کا باعث هی جو میں نے علیگڈه میں ایک قومي مدرسه قایم کرنے کي کوشش کي هی اور میرے دوستوں نے جو درحقیقت باني مدرسه کے لقب پانے کے وهي مستحق هیں اُس میں مدد دي هی آپ کو معلوم هی که علیگڈه میرا وطن نهیں هی نه میري وهاں کوئي جاگیر هی نه زمینداري صرف قومي تعلیم کے لیئے مناسب مقام خیال کرکے اُس جگهه مدرسه کي بنیاد ڈالي هی - قومي بهلائي کے خیال پر اپنا وطن چهوڑ کر وهاں کي سکونت اختیار کي هی میں سمجهتا هوں که وه مدرسةالعلوم ایسے طور پر قایم هوا هی جو ایسي تعلیم و تربیت کے لیئے جو اس زمانه میں قومي ترقي کے لیئے درکا هی مناسب و مفید هی جبتک که کوئي خود جاکر اُس کو نديکهے طالب علموں کي طرز معاشرت اُن کي پابندي صوم و صلواة کو ملاحظه نکرے اُسکے بورڈنگ هوسوں کو اور اُن میں طالب علموں کے رهنے کي کیفیت کو اُن کي دینیات کي تعلیم کو اُن کي دنیوي تعلیم کو بچشم خود نديکهے اُس کي حالت بخوبي بیان نهیں هوسکتي میں نهایت خوش هوں که اِس مجمع میں بعض بزرگ ایسے موجود هیں جنهوں نے بچشم خود ان سب باتوں کا معائنه کیا هی وه مدرسه هماري قوم کے بچوں کے لیئے اُنکي تعلیم کا گهر هی که تمام هندوستان میں اُسکے سوا دوسرا گهر نهیں هی - اُسنے بهت کچهه ترقي کي هی جو اُمید سے بهت زیادههی بي اے کلاس تک اُس میں پڑهائي هوتي هی اور طالب علم کلکته یونیورسٹي کے امتحانوں میں کامیاب هوتے هیں اس قدر کثرت سے مسلمان طالب علم اُس میں هیں که میں بظن غالب بلکه بطور یقین کے کهه سکتا هوں که اُسقدر مسلمان کسي کالج و اسکول میں نهیں هیں حال میں وه کالج انٹرنس و ایف اے امتحانوں

کے لیئے سکنڈر ہوگیا ہی پس قومی گھر یا قومی تعلیم گاہ ایسے درجہ تک پہونچ گئی ہی کہ اگر قوم دلی کوشش اور بے نظیر فیاضی سے مدد کر کے اسکو تکمیل تک نہ پہونچاوے تو نہایت افسوس کا مقام ہوگا اے دوستوں میں نہایت صداقت سے تمکو یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہہ تدبیر قومی بھلائی کی قومی مدد سے پوری نہوئی تو آیندہ کوئی تدبیر قومی ترقی کی کبھی کامیاب نہوگی اور مجھکو اور قوم کے تمام خیرخواہوں اور ترقی میں کوشش کرنے والوں کو یقین ہوجاویگا کہ ہماری قوم کی جاں کندنی ایسی حالت پر پہونچ گئی ہی جس سے جانبری ممکن نہیں ہی او خدا تو ایسا مت ہونے دے آمین *

برادران من ہماری گورنمنٹ نے اپنی مہربانی سے اپنی رعایا کی تعلیم میں بہت کچھہ کیا ہی تمام رعایا ملکہ معظمہ قیصر ہند کو شکر گذار ہونا واجب ہی مگر میں تم سے سچی بات کہتا ہوں کہ قومی تعلیم اور قومی عزت ہمکو اُس وقت تک حاصل نہیں ہونے کی جب تک کہ ہم اپنی تعلیم کا کام خود اپنے ہاتہہ میں نہ لینگے گورنمنٹ کی قدرت سے خارج ہی کہ وہ ہمارے تمام مقاصد کی تکمیل کرسکے قومی کاموں میں صرف گورنمنٹ پر بوجھہ ڈالنا اور اُسی کے ہاتھہ کو تکتے رہنا نہایت بزدلی اور بے عزتی کا کام ہی — ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ ہم اپنے قومی کام کو خود اپنی مستعدی سے انجام دیں اور گورنمنٹ سے صرف اُس کی امداد کے متوقع رہیں اگر یہہ ہوگا تو قوم اور گورنمنٹ دونوں اپنا اپنا فرض ادا کرینگی *

ہماری قوم کا جو حال ہی وہ غیر قوموں کی نظروں میں نہایت حقارت سے دیکھا جاتا ہی میں ایک واقعہ بیان کرونگا — اگر مسلمانوں میں کچھہ غیرت ہی تو اُسکو سنکر بجز مرجانے کے اور کوئی علاج نہیں — کیمبرج یونیورسٹی لندن کے ایک کالج میں بہت سا روپیہ توفیر میں جمع ہوگیا تھا اور اُس کے خرچ کرنے کو جگہہ نہ تھی وہاں کے منتظموں نے تجویز کی کہ اُس کالج میں جو گرجا ہی بہت عمدہ نہیں ہی اُس کو توڑ کر عمدہ گرجا بنایا جاوے اور دس لاکھہ روپیہ اُسمیں خرچ کرنا تجویز ہوا — اتفاقاً ایک مسلمان بھی وہاں موجود تھا اُس نے کہا کہ اگر یہہ روپیہ ہمکو مل جاتا تو ہماری قوم کے لیئے ایک عمدہ کالج جسکی ضرورت ہی بن جاتا

اور گرجا کي تعمير سے بهي زيادہ مفيد و ضروري کام ميں کام آتا - يهہ سنکر ايک شخص نے جو اُس کالج سے تعلق رکهتا تها جواب ديا کہ اگر تمهاري قوم ايسي هی کہ وہ اپني تعليم کا انتظام بهي نهيں کرسکتي تو اُسکا جيتے رهنے سے مرجانا بهتر هی وہ اس لايق نهيں هی کہ اُس کي کچهہ بهي مدد کي جاوے - همارے قوم کا اب يهہ حال هوگيا هی کہ وہ قومي کام کيطرف کچهہ بهي توجهہ نهيں کرتي - بڑے افسوس کي بات هی کہ لودهيانہ سے شهر ميں جو ايک بڑا شهر هی اور جهاں بهت سے مسلمان آباد هيں مشنري اسکول بهت کثرت سے هيں اور مسلمانوں کو يهہ شرم نهيں آتي کہ مشنري تعليم گاهوں ميں وہ اپنے لڑکوں کو بهيجتے هيں - اُن کو کچهہ جوش پيدا نهيں هوتا - اُن کو کچهہ غيرت نهيں آتي کہ وہ اپنے لڑکوں کا خود کچهہ بندوبست کريں وہ کتے کي طرح اپنے لڑکوں کو خيراتي روٹي پر جلاتے هيں اور ايسے خيراتي اسکول ميں اپني اولاد کو تعليم کے واسطے بهيجتے هيں اور خود کوئي بندوبست اپنے بچوں کي تعليم کا نهيں کرتے - مگر اے بهائيوں اس بات کو سمجهو کہ خود تعليم دينے کا خيال کرکے ايک چهوٹا مدرسہ قايم کرنا اور ايک هندوستاني سو ڈيڑہ سو روپيهہ ماهواري کا هيڈ ماسٹر مقرر کرکے قومي تعليم کا بندوبست کرنا بالکل ناممکن هی - تعليم اُسوقت تک نهيں هوسکتي جبتک تعليم کا پورا سامان اور عمدہ عمدہ مدرس اور ايک عمدہ تعليم گاہ موجود نهو اے بهائيوں اپنے بچوں کي عمدہ تعليم کا خيال کرو اور اُن کي زندگي کو خراب مت کرو اس مجمع ميں امير اور غريب سب لوگ جمع هيں خيال کرو کہ ان سب کے لڑکے کس قسم کي صحبت ميں رهتے هيں اور کن لوگوں کے ساتهہ اپني ابتدائي عمر کا زمانہ بسر کرتے هيں — اور اسي سبب سے وہ کيسے خراب هوتے هيں بهت سے لڑکے اپنے مربيوں کے طريقے ديکهہ ديکهہ کر جو جو باتيں سيکهتے هيں وہ اُن کي تعليم اور تربيت پر جو کچهہ خراب اثر ڈالتي هيں اُسکو آپ لوگ خوب سمجهہ سکتے هيں - قومي تعليم ايک بند مکان ميں هوني چاهيئے جهاں پر کهيں سے بيروني صحبت کا اثر نہ پهونچتا هو - قوم کے لڑکے ايک محفوظ بورڈنگ هوس ميں ملکر رهيں آپس ميں بورتر هونے هم کالج هونے کي وجهہ سے آپس ميں محبت رکهيں - آپ لوگ همارے محمدن کالج کو ديکهيں کہ آپس ميں طالب علم کيسا دوستانہ اور برادرانہ برتاؤ رکهتے هيں

ایک دوسرے کي بیماري میں ویسي مدد کرتے هیں - ایک دوسرے کے رنج و راحت میں کیسے شریک هوتے هیں - اسي ساتھہ کي وجهہ سے انکے اخلاق باهمي درست هوتے هیں - آپ اس بات کو خوب یاد رکھیئے که قومي تعلیم کبھي علحدہ علحدہ نہیں هوسکتي - اپنے اپنے طور پر تعلیم کرنا بچوں کو سواے غارت کرنے کے اور کچھہ نتیجہ نہیں دیتا — اے میري قوم کے لوگوں اپنے عزیز اور پیارے بچوں کو غارت نه کرو - ان کي پرورش کرو ان کي آیندہ زندگي اچھي طرح بسر هونے کا سامان کرو مجھکو تم کچھہ هي کہو - میري بات سنو یا نه سنو — مگر یاد رکھو که اگر تم ایک قومي تعلیم کے طور پر ان کو تعلیم ندوگے تو وہ آوارہ اور خراب هونگے - تم انکي ابتر حالت کو دیکھوگے اور بے چین هوگے - روؤگے اور کچھہ نه کر سکوگے - تم اگر مرجاؤگے تو اپني اولاد کي خراب زندگي دیکھکر تمهاري روحیں قبروں میں تڑپینگي اور تم سے کچھہ نہوسکیگا - ابهي وقت هی اور تم سب کچھہ کرسکتے هو - مگر یاد رکھو که میں یہہ پیشین گوئي کرتا هوں که اگر اور چند روز تم اسي طرح غافل رهے تو ایک زمانه ایسا آویگا که تم چاهوگے که اپنے بچوں کو تعلیم دو - انکي تربیت کرو - مگر تم سے کچھہ نہوسکیگا (چیرز) مجھکو کچھہ کہو - کافر - ملحد - نیچري - میں تم سے خدا کے سامنے کچھہ سفارش نہیں چاهتا - میں تم سے اپني شفاعت کے واسطے خواستگار نہونگا - میں جو کچھہ کہتا هوں تمهارے بچوں کي بہتري کے لیئے کہتا هوں - تم انہیں پر رحم کرو - اور ایسا کچھہ کرو که آیندہ کو پچتانا نه پڑے - وما توفیقي الا بالله العلي العظیم (بڑے زور سے چیرز) *

اُس مجمع میں ایک بزرگ سن رسیدہ بھي موجود تھے جو سید صاحب کو نہایت هي برا کہا کرتے تھے اُنہوں نے حاجي محمد اسمعیل خاں صاحب سے کہا که میں نے سید صاحب کو بہت کچھہ برا بھلا کہا هی آپ میري خطا اُن سے معاف کرادیں اسمعیل خاں صاحب نے اُنکو ٹال دیا مگر وہ اپنا جوش ضبط نکرسکے اور خود کھڑے هوکر آگے بڑھے اور روکر سید صاحب سے معافي چاهنے لگے - سید صاحب نے کھڑے هوکر نہایت فروتني سے اُنسے مصافحه کیا اور کہا که اوہ یہہ کوئي ایسي بات نہیں هی میں آپکي عنایت کا شکر کرتا هوں آپ تشریف رکھیئے مجھے کچھہ بھي اسکا خیال نہیں هی *

DBA00002748URD

اسکے بعد جناب خان بہادر منشي قادر بخش خاں صاحب کھڑے ہوئے اور مندرجہ ذیل الفاظ سے سید صاحب کا شکریہ ادا کیا *

جناب سید صاحب —

جو جو کوششیں آپ نے هماري قوم کي بھلائي کے واسطے کیں اسکے شکریہ ادا کرنے کے واسطے همکو الفاظ نہیں ملتے اور ناممکن هی که کسطرح سے هم اسکا صله ادا کردیں بجز اسکے که هم دعا مانگیں که خدا اسکا صله آپکو دے — سید صاحب نے آبدیدہ هوکر کہا که مجھکو اسکا صله نہیں چاهیئے خدا اسکا صله بھي قوم هي کو دے آپنے یہاں تشریف لائے اور تکلیف اوٹھانے سے جو کچھه عزت همکو دي یهه بھي اسي قومي بھلائي کا سبب تھا هم آپ سے کچھه کهه نہیں سکتے آپ کي دعوت بھي هم سے نہیں هوسکتي دعوت کا نام لینا بھي گویا منهه چرانا هی مگر تاهم هم لوگوں نے اور انجمن قصور نے تھوڑا تھوڑا کرکے روپیه جمع کیا هی جو ابھي موجود هی یهه آپ کے پیشکش کیا جاتا هی که آپ قبول فرماویں یهه متفرق روپیه جو رئیس اور عہدہدار غیر عہدہدار پیش کرتے هیں درحقیقت قوم کي بھلائي کے لیئے هی جسکا قوم کي بھلائي میں صرف کرنیکا آپکا ارادہ هی اور دعوت کا صرف حیله هی جو لوگ اس میں شریک هیں میں انکي تفصیل بھي بیان کیا چاهتا هوں تاکه لوگ دیکھیں که کن لوگوں نے همت اور فیاضي کي هی اور جو لوگ اس میں شریک نہیں هیں وہ سمجھیں که وہ کیسے پست همت هیں *

فہرست جس میں چھوٹي اور بڑي سب قسم کي رقمیں تھیں پڑھي گئي اور جناب خان بہادر نے ایک تھیلي جس میں مبلغ ایکهزار پانسو چوراسي ایپٹی فرراني اور چار آنه بھرے ہوئے تھے بتقریب دعوت از جانب احباب لودھیانه و قصور سید صاحب کے پیش کش کي *

سید صاحب اپني کرسي پر سے اوٹھے اور کہا *

تقریر سید صاحب

اے دوستو میں اُن دوستوں کا جنھوں نے قومي بھلائي کے واسطے چندہ دیا بہت شکر گذار هوں اس چندہ میں بہت بڑي بڑي رقمیں بھي هیں اور چھوٹي بھي هیں مگر میں اُن چھوٹي رقموں کي بہت زیادہ

Acc no 2748 dt 29-12-61

National Library,
Calcutta-27

قدر کرتا هوں کیونکه اُن لوگوں نے اپني بهت سي ضرورتوں کو ملتوي رکهکر چندہ دیا هی ایسي رقموں کي قدر بڑي رقموں سے بهت زیادہ هی اے صاحبو میں جو یہاں آیا تو میرے ساتهه جو مهرباني پریسیڈنت مجلس نواب صاحب نے کي اُسکا میں عمر بهر ممنون رهونگا میں اپنے دوستوں منشي قادر بخش خاں خان بهادر اور مولوي فتح محمد صاحب کا جنهوں نے اس قومي کام میں کوشش کي شکر ادا کرتا هوں وہ بهي اُسي قوم میں شامل هیں جسکے ساتهه اُنهوں نے همدردي کي هی پس اگر وہ خود اپنا آپ شکر کریں تو بهي کچهه مضایقه نهیں مگر وہ اپنا شکر خود نهیں کرسکتے اسلیئے میں اُنکا شکر ادا کرتا هوں *

اس چندہ کي نسبت یهه قرار پایا که اس روپیه سے مدرسةالعلوم میں ایک پخته بورڈنگ هوس بنایا جاوے اور اُسپر مندرجه ذیل کتبه بطور یادگار کے لگایا جاوے *

از زر عطیه

احباب ضلع لودهیانه و قصور صوبه پنجاب

که بتاریخ بست و سوم جنوري سنه ۱۸۸۴ ع بمقام لودهیانه بتقریب دعوت سید احمد خاں بهادر سي ایس آئي عطا فرمودند —

تعمیر یافت

بعد اسکے حافظ صدرالدین صاحب یاد تخلص نے سید صاحب کي مدح میں مندرجه ذیل اشعار اپنے تصنیف کیئے هوئے پڑهے *

آج کیا بحر هدایت کا وہ گوهر آیا
دسته بند چمن شرع پیمبر آیا

ظلمت جهل کو هی جسنے کیا هند سے دور
آسمان پر سے وہ خورشید زمیں پر آیا

کیا آمادہ ترقي کا همارے سامان
آج لودهیانه میں وہ صاحب افسر آیا

فیض مقدم سے هوا جسکے منور پنجاب
آج وہ صاحب اقبال و خوش اختر آیا

یاد خاموش ابهي جاهل و ملا سن کر
تجهکو کهدینگے که یهه اُمت نیچر آیا

اسپر نہایت زور سے قہقہہ ہوا اور بڑے زور سے چیرز دي گئي اور سید صاحب بہي نہایت خوش ہوئے اور اخیر مصرع کي بہت داد دي *

بعد اسکے محمد معین الدین صاحب خلف منشي حکیم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اُٹھے اور نہایت عمدہ تقریر پڑھي - یہہ تحریر اگرچہ میں نے اُن سے لے لي تھي مگر وہ گم ہوگئي لاچار اُسکي نقل اُنسے منگائي گئي جو ذیل میں مندرج ہی *

تحریر محمد معین الدین صاحب

اے حاضرین با تمکین — !

آج ایک خاص خوشي کے سبب سے میں ایک ایسے لایق اور فائق مجمع کے سامنے کچھہ تھوڑا سا بیان کرنے کے واسطے کھڑا ہوتا ہوں - بلند همتي اور صبر سے جو کہ همیشہ عالموں اور مہذبوں کا شیوہ ہی آپ براہ مہرباني میرے اس ناممکمل اور ٹوٹے ہوئے فقرات کو سنئے ! اے حاضرین ! مجھکو یہہ بات بیفائدہ معلوم ہوتي ہی کہ میں آپکے سامنے آپ لوگوں کے یہاں جمع ہونیکا باعث بیان کروں کیونکہ آپ سب صاحبان نے وہ اشتہار جو کہ معاونان مدرسۃالعلوم کي طرف سے تقسیم کیا گیا تھا پڑھ لیا ہوگا *

اے صاحبان - ! آج کا دن اس شہر کے واسطے کیسا مبارک ہی کہ یہاں آج وہ شخص تشریف فرما ہی کہ جسنے اپني ہم قوموں کے واسطے جان اور مال سے دریغ نہیں کیا *

اے عالي جناب سید صاحب - ! ہم آپکا شکریہ اُس مستقل مزاجي کي بابت ادا کرتے ہیں جسکو آپ نے اپني قوم کي بہبودي کي بابت برتا ہی *

اے ہمارے معزز سید صاحب - ! ہم آپکي عنایتوں کا شکریہ پورے طور پر ادا نہیں کرسکتے ہم اللہ تعالی سے دعا مانگتے ہیں کہ آپکي محنتوں کا نتیجہ جو آپنے ہمارے واسطے کي ہیں ہمیشہ صفحہ روزگار پر قایم رہے *

اے عالي جناب سید صاحب - ! آپنے مدرسۃالعلوم کي نگراني میں گرمي کي دھوپ اور سرما کي سردي اوٹھائي حالت بیماري میں بھي اپ نے قوم هي کا غم کھایا - ! آپکي قومي محبت کي یہہ یادگار همیشہ صفحہ روزگار پر رہیگي *

اے حاضرین — ! ھمکو جناب آنریبل سید صاحب کا شکریہ بدل و جاں ادا کرنا چاھیئے - اگر مسلمانوں کے خیر خواھوں اور مدرسۃالعلوم کي تاریخ بنائي جاے تو ھر صفحہ پر بخط جلي جناب آنریبل سید صاحب کا نام پایا جائیگا *

اے حاضرین — ! میں آپکي خدمت میں بکمال خوشي عرض کرتا ھوں کہ وہ دن نزدیک آتا جاتا ھی کہ جناب آنریبل سید صاحب کي ظل عاطفت میں یہہ مدرسۃالعلوم ایک یونیورسٹي بنجائیگا اور اُنکے معزز مددگاروں کے نام آب زر سے اُسپر لکھے جائینگے - ھم دعا مانگتے ھیں کہ اللہ تعالی سید صاحب کي حیات میں ترقي فرماوے اور اُنکو حوادث روزگار سے مامون رکھے *

اے حاضرین — ! بانیان مدرسۃالعلوم کي صرف ھم ھي تعریف نہیں کرتے بلکہ آیندہ نسلیں بھي اُنکو اپنے خیر خواھوں کي طرح یاد کرینگي کہ جنکے ذریعہ سے ھماري وہ قوم جو کسي زمانہ میں سب سے زیادہ عالم اور مہذب تھي اور یورپ میں جسکي بدولت علم اور تہذیب کا چرچا پھیلا تھا اور اب جہالت میں پڑي ھی - گرداب ادبار سے نکلتي جاتي ھی اور اے صاحبان آیندہ نسلیں اسیکي بدولت فخر کیا کرینگي اور پھر اپنے تئیں اُسي مرتبہ پر پہونچائینگي *

اگر میں آپ سے یہہ سوال کروں کہ اس زمانہ میں وہ شخص کون ھی کہ جسنے اپنے تمام اوقات مسلمانوں کي بہبودي میں صرف کیئے ھوں اور وہ کون شخص ھی کہ جس نے اپني تمام خوشیوں اور اپنے آرام اور تندرستي کو اپني قوم کي بہبودي کے لیئے خرچ کیا ھو ؟ اے صاحبان آپ بےشک ڈھونڈھیں اور تلاش کریں مگر سواے آنریبل سید صاحب کے اور کوئي بایں صفت موصوف نپاؤگے *

اگر کوئي اجنبي شخص علیگڈہ جا نکلے اور کالج کے خوشنما مکانات اور باغات کو دیکھے تو بلاشبہہ وہ دریافت کریگا کہ اسکا باني کون ھی اور اپنے دل میں کہیگا کہ بلاشبہہ یہہ کسي ایسے شخص کي محنتوں کا نتیجہ ھی کہ جسنے اپنے آپ کو فنافي القوم کے مرتبہ تک پہونچایا ھو *

اے صاحبان — ! میں آپکي خدمت میں بڑے ادب سے عرض کرتا ھوں کہ اس عمدہ کام میں شامل ھونے والوں کے نام جنھوں نے اسپر عمل

فرمایا "ان الله لایغیر مابقوم حتی یغیروا ما بانفسہم " کبھی صفحہ روزگار سے محو نہونگے - اِسپر جو سوال ہوسکتا ہی اُسکا جواب یہہ ہی کہ گو خدا نخواستہ لاکھوں برسوں کے بعد تبدیلات زمانہ کے سبب سے یہہ عمارت پاکیزہ صفحہ روزگار سے محو ہوجائے اور جہاں اب باغ ہیں جنگل ہی جنگل نظر آئے تو بھی اے سامعین اُن خیر خواہوں کے نام زبان زد خلائق رہینگے اگر کوئی مسافر اُس ویرانہ پر سے گذریگا تو غیب سے اُن عمارات کے بانیوں کے نام سنیگا جن میں سب سے پہلے خیر خواہ قوم سید صاحب کا نام ہوگا *

اے صاحبان— ! اگرچہ یہہ بات بےفائدہ ہی مگر میں بیان کرنے سے باز نہیں رہ سکتا اور اس سے پہلے کہ میں بیٹھوں بڑے افسوس کے ساتھہ بیان کرتا ہوں کہ میرا دل بہت بھرا ہوا ہی لیکن میری زبان بہت کمزور ہی (لکنت کرتی ہی) ورنہ میں جناب آنریبل سید صاحب کی کوششوں کو اور عنایتوں کو جو اُنہوں نے اہل اسلام یعنی اپنی قوم کی بہبودی کے واسطے کی ہیں وضاحت سے بیان کرتا — ! *

اب میں دعا کرتا ہوں کہ ہمارے معزز خیر خواہوں کی طرح جنہوں نے قومی ہمدردی کو ایسے زور و شور سے اپنے اس بے سروپا اور زیر و زبر شدہ قوم کو جو کہ علم دولت وغیرہ وغیرہ میں پیچھے سب سے پڑی ہوئی ہی کوشش کی ہمارے اور بھی معزز صاحبان کو ایسی کوشش کرنے کی توفیق حاصل ہو — آمین *

الراقم ——————— اثم

معین‌الدین احمد عفی عنہ

اس کے بعد سید صاحب اپنی کرسی پر سے اُٹھے اور اس طرح پر گفتگو کی *

تقریر سید صاحب

اے میری قوم کے نوجوان عزیز بچے -

میں نہایت خوش ہوں اپنی اُس عزت سے جو تمنے اپنے پیارے اور دلچسپ خیال ظاہر کرنے میں میری نسبت ظاہر کی زیادہ خوشی اس بات کی ہی کہ تمہارے دل میں ایسے خیالات پیدا ہوئے - تمہارے پیار

میں کئي جگهه پر قوم کا لفظ آیا هی - مگر یاد رکهو که قوم کوئي چیز نهیں هی جبتک که وه قوم قوم نرهے - ایک ایک شخص جو اسلام کے گروه میں داخل هی وه سب ملکر مسلمانوں کي ایک قوم کہلاتي هی - جبتک وه اپنے عزیز مذهب کے پیرو اور پابند هیں تبهي تک وه قوم هیں- یاد رکهو که اسلام جسپر تمکو جینا هی اور جسپر تمکو مرنا هی - اُس کو قایم رکهنے هي سے هماري قوم قوم هی - اے عزیز بچے اگر کوئي آسمان کا تاره هو جاوے مگر مسلمان نرهے تو همکو کیا وه تو هماري قوم هي نرها پس اسلام کو قایم رکهه کر ترقي کرنا قومي بهبودي هی اُمید هی که تم همیشه اُس کو قایم رکهوگے اور اُس کے ساتهه تمام باتوں میں ترقي کرتے جاؤگے که یهي قومي ترقي هوگي جو تمکو بهي فایده دیگي اور قوم کو بهي عزت هوگي اور آینده آنے والي نسلیں بهي اُس سے فایده اُتهاوینگي (چیرز نهایت جوش سے) *

جس وقت سید صاحب یهه تقریر کرتے تهے مجهے تعجب هوا تها که اُنهوں نے اس طرز سے کیوں تقریر کي بعد کو مجهے خیال آیا که سید صاحب کو معلوم هوچکا تها که وه لودهیانه کے مشن اسکول میں تعلیم پاتے هیں اُس خیال پر سید صاحب نے اس طرز سے گفتگو کي *

بعد اس کے منشي عبدالله صاحب نے انجمن مفید عام لودهیانه کي طرف سے ایک اڈریس پیش کي اور عمدگي سے پڑهي اور ایک پیتل کے خوبصورت گول بکس میں بند کرکے نذر کي *

سید صاحب پهر کرسي پر سے اُٹهے اور اڈریس کا جواب دیا وه اڈریس اور سید صاحب کا جواب ذیل میں مندرج هی *

سپاس نامه بعالي خدمت جناب آنریبل نجم‌الهند سید احمد خاں بهادر

منجانب انجمن مفید عام لودهیانه -

انجمن جب اپنے فرایض منصبي پر نظر ڈالتي هی تو اس سے زیاده کوئي فرض اُس کو نظر نهیں آتا که وه انڈیا کے رفارمر اور ملک هند کے نامي حکیم نجم‌الهند سید احمد خاں بهادر باني مدرسة‌العلوم للمسلمین کا خیر مقدم کهے - اور سید موصوف کي خدمت میں خود اُن کے اور اُنکے

رفقاء عالي منصب كي تشريف آوري اور احسانات كا جو انهوں نے قوم پر ملک پر كئے هيں اور جس ميں سے انجمن كو بهي اس وجهه سے كه وه بهي اُسي قوم اور ملک كي هي جو اُن كي عنايات اور احسانات كا مرهون هي حصه ملا هي شكريه ادا كرے *

يهه شكريه گو بظاهر سيد صاحب ممدوح كي خدمت ميں انجمن كي طرف سے پيش كيا جاتا هي مگر جب بنظر تعمق ديكهتے هيں تو معلوم هوتا هي كه يهه شكريه شاكر اور مشكور له كے اتحاد كے باعث پهر اُسي طرف عود كر آتا هي جدهر سے ادا كيا گيا - كيونكه سيد صاحب نے تو قومي همدردي كا كام ترقي كے اس درجه پر پهنچاديا هي كه بغير كسي مبالغه كے يهه كهنا درست هي كه اُنهوں نے فنا في القوم كا رتبه اپني ذات كے لئيے خاص كرليا هي - اس كے ثبوت كے لئيے سامعين كے سامنے يهي ايک تازه واقعه ظاهر كردينا كافي هوگا كه اُنهوں نے جناب نواب گورنر جنرل بهادر ويسرائے هند كي كونسل كي ممبري سے بعذر عديم الفرصتي تار پر استعفاء ديكر اس فقره كا كوئي بهي مستثنى باقي نركها كه " حضرت كے تمام اوقات صرف قوم كي خدمت اور همدردي ميں صرف هوتے هيں " *

پس اس سے زياده قومي همدردي كا خيال كيا هوسكتا هي -اب ديكهنا چاهيئے كه وه كونسا كام تها جس سے ايسي كم فرصتي تهي - كيا كوئي تجارت يا سركاري خدمت يا اور كوئي ذاتي منفعت ؟ هرگز نهيں - يهه تو ايسے الفاظ هيں كه جن كو اسيجگهه استفهام انكاري كے طور پر بهي زبان پر لاتے هوئے شرم آتي هي هر شخص كا دل خوب جانتا هي كه وه كام جس ميں اسقدر مصروفيت تهي صرف قوم كے ڈوبتے هوئے بيڑے كو پار لگا دينے كي سعي صادق تهي جو كاميابي كے ساتهه سرسبز هوئي اور هوتي جاتي هي *

آپنے همارے بيڑے كو ساحل مراد پر پهونچانے كے واسطے ممالک مغربي و شمالي ميں نهايت بلند و مستحكم لايٹ هوس تعمير كيا هي جس سے اهل هند كو سلامتي كا كناره سامنے نظر آنے لگا هي *

بهت سے جهاز علم تهذيب ترقي كي كهيپ سے لدلدا كر منزل مقصود كو روانه هوئے هيں جنكے ناخدا خدا كے بتلائے هوئے قاعدے و بالنجم هم يهتدون كے موافق هند كے ستاره كيطرف هر وقت ديكهتے هوئے اور اُسكي رفتار سے راسته كا پته ليتے هوئے سيدهے چلے جا رهے هيں - جو بهت جلد

اُس بندرگاہ پر لنگر انداز ہونگے جو ممالک مغربي و شمالي کے الفت ہوس کي روشني سے منور ہی اور عنقریب ہم اُس کو بندرگاہ سویز سے زیادہ آبادہ دیکھنے کي اُمید کرتے ھیں - کیونکہ ملک ہند کي حالت موجودہ کو جب ہم پہلي حالت سے موازنہ کرتے ھیں تو باعتبار ترقي تعلیم و تہذیب کے ایسا نمایاں فرق نظر آتا ہی جسکے خیال کرتے ہي بے ساختہ یہہ شعر منہہ سے نکلتا ہی -

سہیلے بر اوج عجم تافتہ * ادیم یمن رنگ زو یافتہ

دیکھو اس روشن ستارہ کے پرتو سے اس ملک کے بہت سے مردہ دلوں میں جان تازہ آگئي ہی اور وہ حب قومي کي خوشبو سے ادیم یمن کي طرح مہک رہے ہیں *

سید صاحب ! گو باعتبار لقب آپ کو نجم الہند کہا جاتا ہی لیکن آپنے اس بر اعظم کے باشندوں کي طبیعتوں کو اپنے نوراني خیالات کے کرنوں سے روشن کرنے کے سبب نہ ستارہ ہند بلکہ نیر اعظم ہند ہونے کا واقعي منصب حاصل کیا ہی *

الحق کہ قوم کا جہاز ایسي حالت میں تھا کہ اُس کے پار ہونے کے لیئے آپ جیسے روشن ستارہ اور ایسي جگمگاتي روشني اور ایسے ہي ناخدا اور اُس کے ایسے عزم و استقلال اور ایسے ہي مبارک ہاتھہ اور ایسے ہي سعي صادق اور ایسے ہي ہم درد دل کي ضرورت تھي - اور یہہ ساري باتیں آپ کی ذات مجمع الصفات کے سوا کسي ہمارے ہم وطن میں في زماننا دکھلائي نہیں دیتیں *

کچھہ شبہہ نہیں کہ ہمدردي قومي آپ کے لیئے موضوع ہوئي ہی اور آپ ہمدردي کے لیئے - آپ اپني عالي ہمتي سے فراخ حوصلگي سے اولوالعزمي سے اور بلند نظري سے جو ہمارے خیالات کي رسائي سے بہت دور ہی کچھہ ہي خیال فرماویں - مگر زمانہ دیکھتا ہی اور زبان حال وقال سے کہہ رہا ہی کہ اب اس قوم کا شکستہ جہاز ساحل مراد پر پہنچا مگر یہہ کسکي محنت سے کسکے دل سوزي سے کسکے شفقت بھرے ہاتوں اور محبت بھرے دل کي جانفشاني سے ؟ یہہ دیکھیئے ! میرے بولنے سے پہلے ساري مجلس کي آنکھیں بے ساختہ خود بخود بالاتفاق اُس بابرکات کے مبارک چہرہ پر جا پڑیں جو اُس اسم سامي سے موسوم ہی جو ان

سوالات کے جواب میں واقع ہوتا هی - وہ کون هی ؟ همارے نئی احتشام مہمان جناب سید احمد خاں بہادر نجم الہند جنکی میزبانی کی عزت سے آج یہہ انجمن خوشي کے مارے پھولی نہیں سماتی *

سید صاحب ! هند کی انجمنوں نے جو آپ کے هی مقدس هاتهہ کے لگاے هوئے پودے هیں اپنی اپنی لیاقت کے موافق آپ کی خدمت میں سپاسنامے پیش کیئے هونگے اور کرتے هیں مگر حق یہہ هی کہ نہ آپ کی عنایت اور اوصاف کا بیان اُن میں هوا نہ هوسکتا هی اور نہ آپ کی ذات بابرکات اُسکی محتاج هی مگر اس انجمن نے جسکی عمر ابهی بہت تهوڑے دنوں کی هی جسکی طفولیت کا زمانہ ابهی بہت باقی هی جسکو آپ کی شفقت پر ابهی بہت دنوں ناز کرنا هی اپنے ننھے سے منہہ سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنی خوشی کے جوش کا اظہار کرنا چاها هی جو اُسکو آپ کی قدم بوسی سے حاصل هوئی اور جسکو ظاهر کرنے کی ابهی اُس میں پوری قوت بهی نہیں آئی - اس بات کا انجمن خود اقرار کرتی هی کہ یہہ مختصر نذرانہ آپ کے سامنے پیش هونے کی قابلیت نہیں رکهتا - مگر انجمن اپنے بساط عجز میں اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکهتی جو پیش کش هونے کی قابلیت رکهتی هو - پس یہہ خاکا انجمن کے خلوص عقیدت کا ان الفاظ کے ذریعہ سے کهینچکر آپ کی نذر کیا جاتا هی تاکہ وقتا فوقتا آپ کو اس انجمن اور اس شہر کی یاد دلاتا رهے - اب اس دعا پر خاتمہ هی کہ آپ کی نیکیوں کے موافق آپ کے کام میں برکت هو مورخہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۸۸۴ع *

خاکسار

قادر بخش خاں | محمد عبداللہ خاں عفہ عن اللہ | علی محمد خاں
یس پریسیڈنٹ انجمن | سکرٹری انجمن مفید عام | خادم انجمن
لودهیانہ

جواب سید صاحب کی طرف سے

میں انجمن اسلامی لودهیانہ کے پریسیڈنٹ اور مربیوں کا جنہوں نے یہہ اڈریس مجهے دیا هی شکریہ ادا کرتا هوں اس بات کے سننے سے کہ لودهیانہ میں ایک انجمن اسلامیہ قایم هوئی هی مجهے اسقدر خوشی هوئی هی جسکو میں بیان نہیں کرسکتا هوں میری خواهش اور دعا هی

که مسلمانوں کي يهه مجلس ترقي پائے اتريس میں جو الفاظ میري نسبت بیان کیئے میں اپنے تئیں ان الفاظ کا مستحق نہیں سمجھتا مگر اس وجهه سے که گو وہ شخص جسکے واسطے یهه اتریس پیش کیا گیا هی اسکا مستحق نہو مگر آیندہ اس کي أمید پڑتي هی که هماري قوم میں ایسے لوگ پیدا هو جائینگے جو الفاظ اسوقت جوش همدردي سے میري نسبت بیان کیئے وہ اسکے مستحق هونگے میں پهر شکریه آپ کي عنایتوں کا کرتا هوں اور دعا کرتا هوں که خدا آپ کو خوش رکهے اور آپ کي مجلس کو برکت دے (چیرز) *

اس کے بعد ڈاکٹر عثمان خاں صاحب تخلص غني کهڑے هوئے اور سید صاحب کي تشریف آوري کي مبارک بادي میں یهه شعر پڑهے *

اداے شکر هی تشریف کا لانا مبارک هو
غریبوں پر همیشه لطف فرمانا مبارک هو

یهه رونق کروفر اور شان شاهانه مبارک هو
مبارک هو مبارک هو یہاں آنا مبارک هو

دعا گو با ادب تسلیم کو یہاں سر جهکائے هیں
خوشي سب کو نہایت هی که خود تشریف لائے هیں

سید صاحب نے ڈاکٹر صاحب کا اُن کي اس مہرباني پر شکر کیا *

اس کے بعد مولوي مرزا فتح محمد صاحب کهڑے هوئے اور نہایت عمدہ اور لطیف طرز سے مندرجه ذیل گفتگو کي *

تقریر مولوی مرزا فتح محمد صاحب

جناب سید صاحب ! ۔

آپ کے احسان عام اور عنایتوں اور قومي همدردي اور دلسوزي کے شکریه میں عهدہ برا هونا ایک ایسے فصیح هندوستاني کا کام هی جو آپ هي کي طرح دل و دماغ رکهتا هو ۔ نه میرے جیسے عام شخص کا ۔ اس بارہ میں میں تو اسقدر کهه سکتا هوں که" خاموشي از سپاس تو حد سپاس تست " دوسري یهه وجهه بهي هی که جس چیز کا کوئي شکریه ادا کیا جاتا هی تو پهلے اُن چیزوں کا تذکرہ کرنا ضروري هوتا هی جنکي شکر گذاري منظور هو اور اس تقدیر پر بهي پهر اُنهیں کار ناموں کا تذکرہ کرنا لازم آتا هی جو اپني قوم کے لیئے کیئے هیں پس اُن واقعات کا تذکرہ کرنا بهي ایک

قوي دل ادمي کا کام هی مجهے تو مسلمانوں کي پهلي اور موجودہ حالت پر خیال کرکے کچهہ بولنے کي طاقت باقي نهیں رهتي - البتہ ان چند مختصر فقروں سے اُن امور کي طرف اشارہ هوسکتا هی کہ جو احسان عام اور عنایتیں خواہ ابناء قوم کے متعلق هوں خواہ اخلاق و تمدن کے متعلق هوں آپ کے جد امجد نے اپني قوم کے لیئے مبذول فرمائیں وہ سبکي سب جناب نے باتباع اپنے جد امجد کے اپني تمام قوم سے مرعي رکهیں - اور باطاعت اُن کے پورا کرنے کي کوشش کي - یهہ سچ هی کہ آپنے اسلام کو دنیوي اور دیني برکتوں میں جیساکہ وہ ابتدا میں تها ویسا هي دکهانے میں سعي فرمائي - مگر یهہ ایک بندها هوا قاعدہ هی کہ جسطرح تمام مادي چیزیں بہ سبب امتداد مدت کچهہ کچهہ تغیر پذیر هوتي هیں اسیطرح هرایک مذهب زمانہ کے گذرنے کے باعث سے بیروني خیالات کے مل جانے سے کچهہ اور کا اور هي هوجاتا هی - جب اسلام کا آفتاب روشن هوا جسکو تیرہ سو برس کا عرصہ گذرا هی اُسمیں بموجب قاعدہ صدر طرح طرح کي بیروني آمیزشیں هوئي هیں - آپ نے صرف اُس روشن آفتاب اسلام سے کالے پیلے بادلوں کو جو بیروني آمیزش سے عبارت هی هٹانا چاها هی اور اصلي روشن صورت دکهانے کي کوشش کي هی - مگر انسانوں کا یهہ ایک فطرتي اصول هی کہ جس چیز کو وہ ذرا اجنبي حالت میں دیکهتے هیں یا اپني سمجهي هوئي باتوں سے بڑهکر خیال کرتے هیں اُس سے عموماً نفرت کیا کرتے هیں - آپنے اس مشکل سے مشکل تر معاملہ کو اس طرح حل کیا کہ آپنے اُس اجنبي مفهوم کا خود نمونہ بنکر دکهایا - جولوگ قوموں کے سلسلہ تنزل اور ترقي کے اسباب پر غور کرنے پر متوجهہ هوئے هیں بخوبي جانتے هیں کہ کسي بڑے سے بڑے امر کو بآساني انجام دینے کے لیئے جیسا یهہ طریقہ سهل هی کہ بجائے کہنے کے عمل کرکے دکهایا جاوے اور کوئي طریقہ آسان نهیں هی - کیونکہ انسان بہ نسبت کانوں کے آنکهوں سے بہت جلد تعلیم پاسکتا هی - سو آپنے اُن تمام نبوي اخلاق اور طرز طریق پر خود عمل کرکے دکها دیا اسلیئے میں کہہ سکهتا هوں کہ -

شجاعت میں کرم میں عدل میں اخلاق حسنہ میں
وهي رستہ هی تیرا جوکہ رستہ تها تیرے جد کا

الغرض ان مشکلات کے حل کرنے میں جو مصنّفین مذکورہ بالا برداشت

کي گئيں اُن کا شکريه ادا کرنا بھي آپ هي جيسے شخص کا کام هوسکتا هی ـ ميں زباني شکريه سے قطع نظر کرکے ايک ضروري بات کو بيان کرنا چاهتا هوں ـ هر ايک چيز کا شکر زباني هي نهيں هوتا بلکه شکر کبھي اطاعت سے ـ کبھي بعض افعال کے کرنے سے بھي هوتا هی ميں يقين کرتا هوں که اکثر اوقات شکر علاوه اپنے فرايض انساني ادا کرنے کے جسکا شکر کيا جاتا هی اُس کي خوشنودي کے لئيے بھي هوتا هی ـ پس سيد صاحب کي خوشنودي کس امر ميں هی ـ صرف اس امر ميں که مدرسةالعلوم کا کام هر طرح سے مکمل هو جاوے جسکا مکمل هونا هماري هي بهتري کے لئيے ضروري سے ضروري تر هی ـ يهه شکر " يک کرشمه دوکار " کا مصداق هی ـ ايک سيد صاحب کي خوشنودي اور پھر اس ميں بھي هماري هي سراسر بهتري موجود هی اور وه يوں هوسکتا هی که مدرسةالعلوم کو روپيه سے مدد دي جاوے ـ اگر ميں غلطي نهيں کرتا تو ابھي مدرسةالعلوم کي تکميل کے لئيے قريباً بيس هزار روپيه سالانه کي مستقل آمدني کا مهيا هونا ضروري هی اور اُس کي اسقدر ضرورت هی که علاوه روحاني برکات کي فضيلت اور بزرگي کے وه جو ويسرائے اور گورنر جنرل هند کي کونسل کا ايک آنريبل ممبر رهچکا هی ايک ايک روپيه اور آٹھه آٹھه آنه کے لئيے ملکوں ملکوں مانگتا پھرتا هی اور اُسکو بھي اپني دعوت ميں قبول کرنے سے عار نهيں کرتا اور پھر آٹھه آٹھه آنه دينے والونکا دلسے مشکور هوتا هی اس سے سامعين خيال فرما سکتے هيں که اُس ضروري کام کے لئيے روپيه کي کهانتک ضرورت هی پس اس مطلب پر متوجهه هونا اور اُس کو پورا کرنا سيد صاحب کا اصلي شکريه هی ، اور يهه شکريه ايسا سهل هی جس کا ادا کرنا همارے قابو ميں هی پس اسی شکريه کے ادا کرنے کي طرف توجهه ضروري اور کار آمد هی ـ مگر يهه بھي ياد رکھنا چاهئيے که جو کچھه ابھي سيدصاحب نے فرمايا ـ که اگر بهت جلد اسطرف توجهه نه کروگے تو ياد رکھو که پھر آپ توجهه کرنے کے قابل بھي نه رهوگے ـ سو ميں بھي کهتا هوں که ايسے اسباب همارے گرد و پيش موجود هوتے جاتے هيں که اگر هم مدعاے مذکور کے انجام ميں کچھه بھي تغافل کرينگے تو پھر همکو اُسپر متوجهه هونا هي نهايت مشکل هو جائيگا ـ پس اولاد پر رحم کرو ـ علاوه اس کے يهه بات نهايت شرم کي هی که قريباً چھه کروڑ مسلمانوں سے تمام هندوستان ميں

ایک تعلیم گاہ یعني اپنے بچوں کي تعلیم پانے کا ایک گھر بھي نہ بن سکے - اگر دو دو پیسے في مسلمان لیئے جاویں تو کسقدر روپیہ جمع ہوسکتا ہی - میں ایک اور ضروري بات بھي جو سید صاحب نے نہیں کہي اور شاید اُن کو کہني مناسب بھي نہ تھي عرض کرتا ہوں - آپکو معلوم ہی کہ مدرسۃالعلوم کسقدر تعمیر بھي ہوچکا اور بي اے کلاس تک اُس میں تعلیم بھي ہوتي ہی - اور کالج کي حد تک بھي پہونچ گیا ہی اور جس کو خدا کے فضل سے اب یہہ بات بھي حاصل ہوگئی ہی کہ اُس کے طلباء کا امتحان وہیں لیا جایا کرے مگر اس کے ساتھہ ھي یہہ بات بھي ہی کہ اُس میں ابھي بہت کچھہ کام باقي ہی - سید صاحب کي جو کچھہ کہ عمر ہی وہ حد طبعي کے قریب تک پہونچ گئي ہی - خدا نخواستہ اگر وہ ہم میں نرہیں تو پھر ہماري اس قوم سے جس کا اب یہہ حال ہی کہ وہ کہنے سننے سے - ترغیب سے ترہیب سے - چمکار نے سے - پہلوں کے حالات سنانے سے - آیندہ کے خطرات جتانے سے اپني حالت پر رحم نہیں کھاتي اور اپنا کام نہیں کرتي اُنمیں سے بھي کوئي ایسا شخص پیدا ہو جو قومي آسودہ حالي کے لیئے بیشمار تکلیفوں کا متحمل ہوسکے - پس سید صاحب کو نہ شکریہ کي نہ تعریف کي نہ دعا کي کوئي خواہش ہی صرف روپیہ کي ضرورت ہی سو ہم سب کو ادہر متوجہہ ہونا چاھیئے اور روپیہ جمع کرنے کي کوشش کرني چاھیئے - اخیر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ او خدا - ! تو ہم کو یہہ توفیق دے *

سید صاحب نے اس گفتگو کا نہایت مختصر لفظوں میں شکریہ کیا اور کہا *

تقریر سید صاحب

میں مولوي فتح محمد صاحب کي اسپیچ کا شکریہ اداکرتا ہوں جو کچھہ کہ اُنہوں نے قوم کو ہمدردي اور قومي کام کي طرف رغبت دلانے میں کي ہی جو کچھہ اُنہوں نے اپني طویل تقریر میں پہلے بیان کیا اُسکو اسوقت میں یوں ھي رہنے دیتا ہوں مگر جو الفاظ کہ اُنہوں نے اپني اسپیچ کے اخیر میں بیان کیئے ہیں اُسکا شکریہ تمام مسلمانوں کو ادا کرنا چاھیئے اور تمام مسلمانوں کو اُسپر توجہہ اور غور کرکے قومي کام کو جسکا اُنہوں نے ذکر کیا ہی انجام پہونچانا لازم ہی *

اس تقریر پر کارروائی ختم ہوئی اور قریب ۱۲ بجے رات کے جلسہ برخاست ہوا *

میں جب اُن پنجابی رئیسوں کی زبان سے نہایت عمدگی کے ساتھہ همدردی اور قومی ترقی کے جوش میں بھرے ہوئے الفاظ پنجابی لہجہ میں سنتا تھا تو چونکہ یہہ پہلا مرتبہ تھا کہ لایق پنجابی اسپیکروں کی تقریریں سنوں مجھکو عجب طرح کا لطف اس میں آتا تھا اور جب وہ سید صاحب کی عمر کا حال بیان کرتے تھے اور لوگوں کو جلد اس قومی کام کی طرف توجهہ کرنیکی ترغیب دیتے تھے تو لوگوں کے دلوں پر عجب طرح کا اثر ہوا تھا بہتوں کی آنکھیں ڈبڈبا آئی تھیں بہتوں کے آنسو جاری ہوگئے تھے *

اسی مقام لودھیانہ سے ایک فیض سید صاحب کا شروع ہوچلا تھا بہت سے مسلمانان نوجوان تعلیم یافتہ مذہب اسلام پر جو جو شبہات اُنکو تھے سید صاحب کے سامنے بیان کرتے تھے اور سید صاحب اپنی پر اثر تقریر سے اُن شبہوں کو رفع کرتے تھے پنجاب میں علوم جدیدہ کی روشنی مسلمانوں میں بہ نسبت همارے صوبہ کے زیادہ پہونچی هی وهاں مشنری اسکول اور مشنریوں کا کاربار بهی بہ نسبت همارے صوبہ کے زیادہ معلوم ہوتا هی مشنریوں کے اخبار بهی وهاں چھپتے هیں مباحثے اور رد و قدح کی کتابیں بهی زیادہ چھپتی هیں هندوستانی عیسائی بهی جو تعلیم یافتہ بہی هیں وهاں زیادہ هیں پس یہہ ایک امر لازمی هی کہ وهاں کے نوجوان تعلیم پانے والوں کے دلوں میں هر قسم کے شبہات پیدا هوں اور کم سے کم یہہ کہ جو شبہات وہ سنتے هیں اُنکے تسلی بخش جوابوں کی اُنکو تلاش هو پس جس چیز کی وہ تلاش کرتے تھے سید صاحب کی تقریر میں پاتے تھے میں نے سنا هی کہ ایک نہایت معزز مسلمان پنجابی نے ایک بہت بڑے شہر میں ایک مجمع میں جسمیں بہت معزز لوگ جمع تھے نہایت صفائی اور سچائی سے کہا کہ میرے دل میں مذهب اسلام کی طرف سے اسقدر شبہات تھے کہ میں اُسکو سچا مذهب نہیں جانتا تھا اور اُسکے چھوڑنے پر آمادہ تھا صرف سید صاحب کی تحریرات پڑہ پڑہ کر مجھکو اسلام کی سچی روشنی ثابت ہوئی اور اب جسقدر مجھکو اسلام کے برحق ہونے پر یقین هی شاید کسی کو نہوگا *

سید صاحب ابھی لودھیانہ ہی میں موجود تھے کہ انجمن اسلامیہ جالندھر کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن استقبال کے واسطے یہاں پہونچا جس میں بزرگان مندرجہ ذیل شامل تھے منشی نہال‌الدین خاں صاحب رئیس جالندھر - ضیاءالدین خاں صاحب رئیس جالندھر منشی گل محمد خاں صاحب رئیس و وکیل جالندھر - محمد بیدار خاں صاحب رئیس جالندھر ان سب بزرگوں سے نہایت خوشی سے ملاقات ہوئی اور یہہ سب بزرگ لکچر کے جلسہ میں بھی شریک تھے اور جالندھر کی روانگی کے وقت اُنکا انتظار کر رہے تھے *

لودھیانہ کا سفر نہایت حسن و خوبی سے ختم ہوا اس مقام پر جو کچھہ ہوا اسکی مبارکی خان بہادر منشی قادر بخش خاں صاحب کے لیئے ہی وہ نہایت عالی خیال اور قومی ترقی کے خواہاں ہیں قومی بھلائی کے کاموں میں ہمیشہ پیش قدمی کرتے رہتے ہیں سید صاحب کے چندہ یادگار میں بھی اُنہوں نے بہت کچھہ کوشش کی تھی اور علیگڈہ میں تشریف لاکر مدرسۃالعلوم کو بھی ملاحظہ کیا تھا - خدا کرے کہ ہماری قوم میں خان بہادر سے اور لوگ بھی پیدا ہوں تاکہ قومی کاموں کے انجام میں مدد ملے خدا تعالی خان بہادر کو زندہ و کامیاب رکھے آمین *

حالات مقام جالندھر

مرتبہ اول

چوبیسویں جنوري سنہ ۱۸۸۴ ع کو نو بجے صبح کے سید صاحب لودھیانہ سے روانہ ہوئے بزرگان لودھیانہ نے جس طرح استقبال کیا تھا اُسي طرح مشایعت کي ریلوے اسٹیشن پر رؤساء و عمايد اور افسران وعہدہداران رخصت کرنے کے لیئے جمع تھے اُن لوگوں کي باتوں سے اور چہروں سے نہایت افسردگي رخصت کے وقت پائي جاتي تھي - سب لوگ کہتے تھے کہ اگر سید صاحب کچھہ زیادہ قیام فرماتے تو لوگوں کو بہت خوشي هوتي *

غرض کہ سیدصاحب هر ایک سے رخصت هوکر ریل کي گاڑي میں معہ اپنے احباب همراهي کے سوار هوئے اور جو بزرگ کہ جالندهر سے بطریق استقبال تشریف لائے تھے یعني منشي نہال‌الدین احمد صاحب و ضیاءالدین خاں صاحب و منشي گل محمد خاں صاحب و محمد بیدار خاں صاحب بھي اُسي گاڑي میں بیٹھے جس میں سید صاحب اور هم سب تھے ریلوے کیمرج کثرت احباب سے کھچا کھچ بھرگئي اور نہایت خوشي سے رستہ کٹنا شروع هوا *

ایسے مجمع احباب میں اور خصوصاً جس میں سید صاحب بھي موجود هوں بجز نئے اور پرانے خیالات کے اور کیا باتیں هوسکتي هیں احباب میں سے کوئي کسي امر کي نسبت جس کا علوم جدیدہ یا فطرت کے برخلاف اسلام میں هونے کا شبہہ هوتا تھا اور کوئي کسي امر کي نسبت سید صاحب سے سوال کرتا تھا اور سید صاحب اپني تقریر پر تاثیر سے اُس کا بیان اور اُس کي اصلیت اور حقیقت بیان کرتے تھے اور ثابت کرتے تھے کہ اصل اسلام پر جسکو سید صاحب ٹھیٹ اسلام فرمایا کرتے هیں نہ علوم جدیدہ سے اور نہ قدیمہ سے اور نہ نیچر سے کچھہ بھي شبہہ وارد هوسکتا هی - جہاں تک کہ میں خیال کرتا هوں یہہ کہہ سکتا هوں کہ سید صاحب کے بیان سے لوگوں کے دلوں کو بہت تسلي اور تسکین هوتي تھي اور مذهب اسلام جیساکہ برحق هی ویساهي اُنکو دکھائي دیتا تھا *

جب هماري ٹرین شہر جالندهر کے اسٹیشن پر پہونچي تو ایک پڑا

مجمع روساء و عمايد و افسران سرکاري کا معه بہت سي دواسپه گاڑيوں اور فٹنوں کے نظر آیا - جب سید صاحب گاڑي پر سے اُترے تو نہایت زور سے لوگوں نے چیرز دي سید صاحب نے گاڑي پر سے اُترتے هي خان بہادر سردار یار محمد خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - سید محمد علي خاں صاحب تحصیلدار - سید دلاور علي صاحب منصف - فقیر سید ظفرالدین صاحب کوتوال - منشي عزیزالدین صاحب سپرنٹنڈنٹ - بابو لچھمن داس صاحب منصف - مولوي سید مراد علي صاحب مدرس هائي اسکول - پنڈت شیو نراین صاحب پلیڈر - بابو سلامت راے صاحب پلیڈر - شاہ محمد خاں صاحب پلیڈر - منشي عمر بخش صاحب پلیڈر - عبدالرحمن خاں صاحب مختار - محمد یوسف خاں صاحب خلف سردار محمد یار خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر - شیخ ظہور خاں صاحب - شمس‌الدین خاں صاحب - فضل کریم خاں صاحب - میر نظام‌الدین خاں صاحب - اصغر علي خاں صاحب رؤساء جالندھر سے ملاقات کي اور اور تمام حاضرین سے جہاں تک ممکن هوسکا باظہار شکر گذاري ملاقات کرتے تھے - اسٹشن پر بھي اکثر لوگوں کے هاتوں میں خوبصورت خوبصورت گلدستے رنگین پھولوں کے تھے اور سید صاحب اور اُن کے همراهي مسافروں کو خوب گلدستے دیئے گئے *

سفر کے پروگرام میں جالندھر کے قیام کا وقت بہت تھوڑا تجویز هوا تھا اس لیئے بزرگان جالندھر نے یہه تجویز کي تھي که جب سید صاحب اسٹیشن سے روانه هوں تو رستہ میں جالندھر کا ٹون هال ملاحظه کرتے جاویں جو گاڑیاں سید صاحب اور اُن کے همراهیوں کے لیئے تجویز هوئیں تھیں اُن میں وہ سوار هوئے اور اور لوگ بھي اپني اپني گاڑیوں میں سوار هوئے مجموع اُنیس گاڑیاں تھیں جو ریلوے ٹرین کي مانند آگے پیچھے چلي جاتي تھیں *

هم سب لوگ ٹون هال میں پہونچے اور اُس کو دیکھا جالندھر کا ٹون هال نہایت عمدہ هی هال بھي خوبصورت اور معتدل درجه کا وسیع هی مگر اُسکا احاطه نہایت هي خوبصورت هی بہت عمدگي سے روشیں بني هوئي هیں اور چمنوں میں نہایت خوبصورت هري کھانس لگائي هوئي هی جو مثل فرش زمردین کے معلوم هوتي هی بلکه زمرد کے فرش

میں بھي ایسي شادابي نہیں ھوسکتي جا بجا یوریپین حکام اور اُنکے ساتھیوں کے لانتنس کھیلنے کے لیئے نشان بنے ہوئے ھیں اور اُن کے لیئے ھرطرح کي فرحت کے سامان موجود ھیں مگر اس بات کے سننے سے افسوس ہوا کہ ھندوستاني جن کے روپیہ سے یہہ سب کرشمہ ھی اُس سے بہت ھي کم فائدہ اُتھا سکتے ھیں - سید صاحب نے بھي اسبات سے افسوس کیا اور کہا کہ یہہ ھمارا ھي تصور ھی کیونکہ ھم خود اس لائق نہیں ھیں کہ اس سے فائدہ اُتھاویں *

بزرگان جالندھر نے اول چاھا تھا کہ سید صاحب کا لکچر تون ھال میں ھو مگر معلوم نہیں کہ اُنکي یہہ خواھش کیوں پوري نہیں ہوئي اور کیوں اُنکي راے بدل گئي اور بعوض تون ھال کے اُس کوتھي کے احاطہ میں لکچر دینا قرار پایا جہاں سید صاحب کا تھہرنا تجویز ہوا تھا *

تون ھال کے دیکھنے کے بعد سید صاحب اور ھم سب کنور ھرنام سنگھہ بہادر اھلو والہ کي کوتھي میں پہونچے جو سید صاحب کے قیام کے لیئے تجویز ہوئي تھي - ھم نے دیکھا کہ اُس کوتھي کے احاطہ میں ایک بڑا شامیانہ تنا ہوا ھی اور شطرنجیوں کا فرش بچھا ہوا ھی اور بہت سي بینچیں اور کرسیاں لگي ہوئي ھیں اور یہہ مقام لکچر کے لیئے تجویز ہوا ھی - کچھہ شبہہ نہیں کہ منتظموں نے اُس مقام کي آراستگي اور فرش فروش اور بینچیں و کرسیاں جمع کرنے میں نہایت محنت و تکلیف گوارا کي ھوگي اور اُسکو نہایت عمدگي سے آراستہ بھي کیا تھا مگر افسوس ھی کہ لکچر کے لیئے وہ جگہہ مناسب نہ تھي *

خیر ھم سب نہایت آرام سے اُس کوتھي میں تھہرے نہائے دھوئے کپڑے بدلے کھانے کے کمرہ میں گئے جہاں نہایت عمدگي و لیاقت سے میز پر کھانا چنا ہوا تھا جناب سردار یار محمد خاں صاحب نہایت شفقت و عنایت سے مراسم میزباني ادا فرماتے تھے ھم سب نے کھانا کھایا اور پھر ڈرینگ روم میں آبیتھے اور لکچر کے وقت کا جو چار بجے قرار پایا تھا انتظار کر رھے تھے *

لکچر کے وقت معین سے پہلے جناب کرنیل ینگ صاحب بہادر کمشنر اور سردار بکرماں سنگھہ بہادر سي ایس آئي اور برون صاحب اکسترا اسستنت کمشنر اور پادري وائي کاف صاحب اور پادري گولک ناتھہ صاحب

کي یونیورسٹیوں کو دیکھا اور انکے نمونہ پر علیگڈہ میں مدرسۃالعلوم للمسلمین کي بنا ڈالي *

اگرچہ اسلامي سلطنتوں کے مختلف عہدوں میں بغداد اور اندلس وغیرہ میں بڑے بڑے اسلامي بیت‌العلوم قایم تھے لیکن مفلس قوم سے بھیک مانگ کر بیت‌العلوم قایم کرنا آپ هي کا کام هی - جو غالباً دیر تک صفحۂ تاریخ پر آپ کے نام نامي کے ساتھہ یادگار رهیگا *

هم اس سے بھي غافل نہیں هیں کہ کمال قومي همدردي نے آپ کو اس امر پر آمادہ کیا هی کہ جسطرح معزز اور تونگر لوگوں کے لڑکے لندن میں جاکر امتحان سول سروس کے بعد معزز عہدوں پر ممتاز هوتے هیں اسیطرح سے مفلس اور غریب مسلمانوں کے بچے بھي گورنمنٹ کے اس فیض سے محروم نہ رهیں - یہہ بھي آپ هي کي همت کا مقتضي هی *

آپ نے ممبر کونسل هونے کے زمانہ میں بھي قوم کو فراموش نہیں کیا - ٹیکے اور قاضیوں کا ایکٹ اس امر پر کافي دلیل هی *

اهل هنود اور عیسائي صاحبوں کو بھي آپنے همیشہ نظر مساوات سے دیکھا هی اور هم قوم سمجھا هی - چنانچہ مدرسۃالعلوم میں هندو اور عیسائي طالب العلموں کے سب حقوق مسلمانوں کے برابر رکھے گئے هیں - اسلیئے اهل هنود اور عیسائي صاحبان بھي آپ کي بے تعصبي کے شکر گزار هیں *

ممبر کونسل هونے کے زمانہ میں جو رائیں ملکي معاملات میں آپ ظاهر فرماتے رهے هیں اکثر اهل هنود اُنکي قدر کرتے رهے هیں - بلکہ بعض هندو اهل‌الراء اپنے بعض هم مذهب ممبروں پر آپ کو ترجیح دیتے هیں *

اب جو آپ نے محض قومي همدردي کے لیئے پنجاب کا سفر فرمایا اور هم لوگوں کو اپني راے کے اظہار کا موقع دیا - اسلیئے هم لوگ اس سپاسنامہ کے ذریعہ سے اپني خوشنودي اور شکرگذاري ظاهر کرکے آپ کو اطمینان دلانا چاهتے هیں - کہ عموماً قوم کے اهل‌الراے آپ کے کارناموں کو غور کي نگاہ سے دیکھتے هیں - اور اُنکے حسن و قبح کو سوچتے هیں اور یهي امر کامیابي کي دلیل هی *

هم لوگ اُمید رکھتے هیں کہ قوم کي کم توجهي کے وهم سے آپ کي عالي همتي اور قومي خیرخواهي میں کسی طرح کا فرق نہیں آئیگا -

اور اس انجمن پر آپ ہمیشہ بزرگانہ توجہات مبذول فرماتے رہینگے *

اخیر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالی آزادی بخشنے والی گورنمنٹ کا سایۂ ہما پایۂ ہمارے سرپر ہمیشہ قایم رکھے - اور اسکے زیر سایہ ہماری قوم اور گورنمنت کے خیر خواہ کی کارروائیوں میں برکت دے - این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد *

آپکا مخلص انجمن کا خیر اندیش
یار محمد خاں عفي عنہ

اکسترا اسسٹنٹ

To

THE HON'BLE
MAULVI SAIYAD AHMED KHAN,
BAHADUR, C. S. I.

SIR,

We, the members of the Anjuman-i-Islamia of Jullundur, desire on this occasion to express on behalf of the Mahomedan residents of this District especially and on behalf of others generally, the sincere gratitude we owe you, for permitting us to offer this address to you, and to evince the high regard and esteem we cherish for you.

We cannot help congratulating ourselves and the residents of this city and District generally, in as much as we have the good fortune of having you in the midst of us now, and we would give vent to our feelings by exclaiming blessed is he who is loyal to the crown and who is a well-wisher of the nation to which he belongs.

It is not within our province to recount the numerous deeds by which you have, during your career in life, eminently evinced your loyalty to Government, and your desire to promote the welfare of your country; but it would not be inappropriate in us to feel proud of you with reference to them, as we cannot refrain from doing.

It was in the latter part of the last century of our era that we learnt from you what it is to be patriotic, and you have by your example shewn us what it is to be really patriotic in practice as well as in theory. Your main object has invariably been, on the one hand to make known to the loyal Mahomedan subjects of this country the benevolent intentions of Government with regard to them, and on the other to bring to the notice of Government, with prudence and ability, their condition and wants which is eminently the prerogative of all who love their country.

When you found the Mahomedans of this country sunk in ignorance, you endeavoured to instil in them the desire of availing themselves of the liberality of Government as regards the diffusion of knowledge among the masses, and when you felt convinced on several grounds that a separate College should be established for Mahomedans, you undertook to visit England and to inspect the Colleges and Universities of the country; and on your return thence laid the foundation of a grand Mahomedan Institution at Aligarh on the model of English Schools.

There were great Educational establishments in Turkey and Spain when the Mahomedans were in power, but they were maintained at State expense. In these days we knew of no instance among our countrymen, of any one attempting to establish an institution by the charitable contributions of the public, and this you only have succeeded in doing, and for this great deed your name "will run down in history and posterity will turn to you a reverential eye."

We are fully aware that purely patriotic feelings impelled you to wish that just as the sons of the rich and respectable people of this country obtain high Government appointments by prosecuting their studies and passing the Civil Service Ex-

amination in England, the sons of the comparatively poorer classes should have similar advantages in this country by being brought up in the institution you have established.

When a member of the Legislative Council you were not unmindful of the interests of the Mahomedans, as is evinced by your endeavours to have the Qazees and Vaccination Acts passed.

You have been equally mindful of the interests of Hindus and Christians, who are not debarred from reaping the benefits of the Institution you have established. They too are therefore grateful to you for your unprejudicial feeling of benevolence towards them. The opinions, you expressed on questions effecting the rights of people of this country, while a member of the Legislative Council, were considered weighty and sound by the Hindus, and they gave you preference to the Hindu Members of the Council as a representative of their interests.

We now wish to express our sincere gratitude and thankfulness to you for your visit to the Panjab, which is purely owing to your disinterested and patriotic feeling and for giving us the opportunity of expressing the high regard and esteem we cherish for you by means of this address, and we would humbly assure you that the wise and prudent throughout the nation, appreciate highly all that you have done for your country and have begun to ponder on it seriously. This, we would venture to say, is sufficient evidence of your eminent success.

We sincerly trust that if ever you find that your actions are not appreciated in the light they ought to be, you will impute the circumstance to the ignorance which prevails among the people and not consider it as one calculated to thwart your noble aspirations for promoting the welfare of your country, and that you will continue to be kind and considerate to this humble Community of Mahomedans.

We shall conclude with the prayer that the protection of our benign Government, which always emboldens us to act independently, will rest on us and crown with success the efforts of the well-wisher of our country and nation.

We remain
Sir
Your Obedient Servants
the Members of the Anjumani
Islamiah of Jullundur.

Jullundur,
24th January, 1884.

اڈریس از جانب طلباے گورنمنٹ اسکول جالندھر

جناب سید صاحب نجم‌الہند —

ہم کل طلباء گورنمنٹ اسکول کي طرف سے جناب سید صاحب بہادر نجم‌الہند کا اُن تکالیف کي عوض جو اُنھوں نے جالندھر تشریف لانے میں برداشت کي ہیں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ہم جناب سید صاحب بہادر کو اُن اُمید بھري آنکھوں سے دیکھتے ہیں جس طرح عرب میں دھوپ سے جلا ہوا قافلہ ایک سرسبز اور شاداب نخلستان کي طرف نگاہ کرتا ہی •

جناب سید صاحب صرف ایک قوم یا ایک خاص فرقہ کے ہي مددگار نہیں ہیں بلکہ وہ جناب بابو کیشب چندر سین اور سري سوامي دیانند سرستي کے پیروں کو بھي اُسي نظر عنایت سے دیکھتے ہیں کیونکہ وہ خاص مسلمانوں کے ہي معاون نہیں ہیں بلکہ وہ کل ملک کے مددگار کل ہندوستانیوں کے جان نثار ہیں – آج کا دن جالندھر کے واسطے عموماً اور ہم طلباء کے واسطے خصوصاً ایک مبارک دن ہی جس میں ہم کو ایک حامي قوم اور معاون ملک بزرگ کي زیارت نصیب ہوئي •

بندہ بھگت رام طالبعلم گورنمنٹ اسکول
جالندھر جماعت پنجم

ان اڈریسوں کے ختم ہونے پر شور و غل زیادہ ہوگیا ہر چند لوگ چپ کرنا چاہتے تھے مگر غل بند نہوتا تھا آخر کار سید صاحب اڈریسوں کا جواب دینے کو کھڑے ہوئے اُنکو دو اڈریسوں کا جواب دینا تھا اور اُنکا ارادہ تھا کہ ان اڈریسوں کا اور خصوصاً طالب علموں کي اڈریس کا جواب کسیقدر طویل دیا جاوے اُنھوں نے اڈریسوں کا جواب اسطرح پر شروع کیا *

تقریر سید صاحب اُن اڈریسونکے جواب میں

پریسیڈنٹ و دیگر بزرگان —

بزرگان و رئیسان جالندھر نے جو کچھہ مجھہ ناچیز کي قدر و منزلت کي ہی اور جس مہرباني و محبت سے میرے ساتھہ پیش آئے ہیں میں اُسکا دلي شکریہ ادا کرتا ہوں اے دوستو جو کچھہ آپ نے میري خدمات قومي کا ذکر کیا ہی اور آپ نے براہ قدرداني اُسکي تعریف کي ہی میں یقین کرتا ہوں کہ وہ آپنے صرف براہ محبت و عنایت فرمایا ہی اور مجھے اس بات کا یقین ہی کہ جو کچھہ کہا گیا ہی وہ ایسے شخص کي نسبت کہا گیا ہی جو اُسکا استحقاق نہیں رکھتا مجھکو آپ لوگوں کا یہہ جوش ہمدردي دیکھکر خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ اس ملک کے ہندو و مسلمانوں کو اس بات کا خیال اور جوش پیدا ہوا ہی کہ جس شخص کي نسبت وہ صحیح یا غلط طور پر خیال کرتے ہیں کہ وہ کچھہ قومي خدمت کرتا ہی اُسکو تعریف کا مستحق سمجھتے ہیں میں تو کسي طرح سے اس تعریف کا سزاوار نہیں ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگلے زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوجائینگے جو واقعي اس تعریف کے مستحق ہونگے جو آپ نے آج ایک ایسے شخص کي نسبت کي ہی جو حقیقت میں اُسکا مستحق نہیں ہی - اے حضرات آپ نے جو کچھہ میري اُس عزت کا ذکر کیا ہی جو برٹش گورنمنٹ سے مجھکو عنایت ہوئي ہی اُسکي بابت مجھکو چند الفاظ کہنے ضروري ہیں میں اپني عالي قدر گورنمنٹ کا شکرگذار ہوں جس نے میري ناچیز خدمتوں کي عزت کي مجھے بہت سے خطاب دیئے تمغے دیئے عزت دي مگر آپ یقین سمجھیئے کہ میں اپنے اس قومي خطاب کو جو قوم براہ مہرباني مجھے دیتي ہی اُس سے بہت زیادہ معزز سمجھتا ہوں — چیز جو کچھہ

میری ناچیز خدمات کا جو بحیثیت ملازم یا رعایا گورنمنٹ ہونے کے آپ نے ذکر کیا ہی اُس میں آپ مجھے معاف کیجیئے کا کہ کچھہ غلطی ہوئی ہی میں نے گورنمنٹ کی کوئی خدمت نہیں کی بلکہ جو کچھہ میں نے کیا ہی وہ میں نے اپنے پاک مذہب اور سچے ہادی کے حکم کی تعمیل کی ہی ہمارے سچے ہادی نے ہمکو ہدایت کی ہی کہ تم جس گورنمنٹ کے امن میں ہو اُسکی اطاعت کرو اُسکے خیر خواہ اور وفادار ہو پس جو کچھہ کہ گورنمنٹ کی خدمت مجھسے ہوئی ہو وہ حقیقت میں میرے مذہب کی خدمت تھی - آپ نے سنا ہوگا کہ ہمارے پیشوا نے کیا کہا تھا اُسنے ہمکو ہدایت کی ہی کہ حاکم وقت بادشاہ وقت کی اطاعت کرو " و لوکان عبدا حبشیا " پس آپ خیال کیجیئے کہ جب ہمکو ایک کالے منہہ کے غلام بادشاہ کی اطاعت کی ہدایت کی گئی ہی تو ہم ان گورے منہہ والے حاکموں کی اطاعت سے کیوں منہہ پھیریں *

جسوقت ان گورے منہہ والے حاکموں کا لفظ سید صاحب کی زبان سے نکلا تو اُنہوں نے مسٹر ینگ کمشنر کی طرف اشارہ کیا - اُسوقت مسٹر ینگ نے نہایت اخلاق سے بطور اشارہ شکریہ کے اپنی ٹوپی سرپر سے کسیقدر اوتارلی *

اس فقرہ پر اور لوگوں نے بھی نہایت زور سے چیرز دی اور تالیاں بجائیں جو لوگ پیچھے کھڑے ہوئے تھے اُنہوں نے اس شوق میں کہ کیا ہو رہا ہی آگے بڑہ آنیکا قصد کیا اور دھکاپیل سے تمام انتظام میں ابتری پڑگئی اور غل اسقدر ہوگیا نہ کہنے والے کی بات بھی سنائی ندیتی تھی تھوڑی دیر سید صاحب کھڑے رہے کہ اگر غل موقوف ہو تو وہ اور کچھہ کہیں مگر غل موقوف نہوا جناب صاحب کمشنر بہادر خود اوٹھے اور غل بند ہونے اور لوگوں کے بیٹھہ جانیکی کوشش کی مگر کچھہ فائدہ نہوا - تھوڑی دیر اور انتظار کرکے سید صاحب کرسی پر بیٹھہ گئے اس انتظار میں کہ اگر انتظام ہوجاوے تو وہ پھر کھڑے ہوں - حقیقت میں وہاں عام لوگ نہیں بلکہ عوام کثرت سے گھس آئے تھے جنکو لکچر سننے سے کچھہ بھی تعلق نہ تھا - صاحب کمشنر نے سید صاحب سے کہا کہ یہہ عوام لوگ جاہل محض کیوں چلے آئے ہیں - سید صاحب نے کہا کہ یہہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ریچھہ کے ناچنے کا تماشا ہی اسلیئے گھس

آئے ھیں اور ھر شخص آگے بڑھ کر اُسکو دیکھنا چاھتا ھی *

جب دیر ھوگئي اور انتظام کے ھونے کي توقع نرھي تو سید صاحب اور صاحب کمشنر بہادر اُتھہ گئے اور مجلس کا خاتمہ ھوگیا سید صاحب جناب صاحب کمشنر کے ساتھہ ھوا کھانے چلے گئے اور صاحب کمشنر بہادر کي کوٹھي میں جاکر چاہ پي قریب مغرب کے جناب صاحب کمشنر بہادر اُن کو کوٹھي قیام گاہ میں پہونچا گئے *

صاحب کمشنر بہادر کو اس بے انتظامي کا افسوس ھوا اُن کے نزدیک لکچر ٹون ھال میں ھونا چاھئے تھا جس میں ھر طرح کي خوبي تھي اور ھر طرح کا انتظام ھوسکتا تھا اُن کو اسبات کا نہایت افسوس تھا کہ منتظموں نے اُن سے کیوں نہ کہا تاکہ وہ خود ٹون ھال میں بخوبي لکچر ھونیکا انتظام کردیتے *

اس لکچر کے نہونے کا درحقیقت نہایت افسوس ھی انجمن اسلامیہ جالندھر کي طرف سے سید صاحب کو لکھا گیا تھا کہ وہ اپنے لکچر میں اسلام کي گذشتہ اور موجودہ اور آیندہ حالت کي نسبت بھي کچھہ بیان کریں اس لیئے سید صاحب نے جالندھر کے لکچر میں مندرجہ مضامین پر لکچر کا دینا قرار دیا تھا *

۱ — اسلام کي گذشتہ اور موجودہ حالت اور ترقي آیندہ کي سبیل *

۲ — قومي تعلیم اور یہہ کہ وہ کیونکر ھوسکتي ھی *

۳ — اتفاق باھمي کي ضرورت مسلمانوں میں آپس میں اور ھندوؤں اور مسلمانوں دونوں میں *

۴ — مسلمانوں کي سوشیل حالت اپس میں اور اُسکے برتاؤ کي موجودہ حالت مسلمانوں اور انگریزوں میں اور اُسکي ترقي کي ضرورت *

سید صاحب کا ارادہ تھا کہ اس لکچر کو بھي پورا پورا لکھہ لیں چنانچہ پہلا مضمون اُنہوں نے لکہہ لیا تھا اور دوسرے مضمون کا بھي کچھہ حصہ لکھا گیا تھا باقي لکچر ناتمام تھا جسکو وہ زباني بیان کرتے *

سید صاحب کا ارادہ تھا کہ اس ناتمام لکچر کو چاک کردیں مگر اُنکے دوستوں نے اصرار کیا کہ جسقدر لکھا ھوا ھی یہہ بھي نہایت عمدہ ھی اسیقدر کو اس مقام پر چھاپ دیا جاوے چنانچہ وہ ناتمام مسودہ اُنہوں نے عنایت کیا جسکو ھم بجنسہ اس مقام پر ثبت کرتے ھیں —

بزرگان جالندھر یقیني میرے ممنون ہونگے کہ اگرچہ اتفاقات سے نہایت ضروري مضامین پر سید صاحب کا لکچر اُنکے شہر میں نہوا مگر میں اُسکا ایک حصہ اِس رسالہ کے ذریعہ سے اُن تک پہونچاتا ہوں *

نا تمام مجوزہ اور غیر متلو لکچر مقام جالندھر کا

صدر انجمن و دیگر بزرگان -

آج مجھکو آپ صاحبوں کي خدمت میں کھڑے رہنے سے نہایت خوشي ہی میں آپ صاحبوں کي اُس عنایت و محبت کا شکر کرتا ہوں جس سے اپنے مجھکو یہاں بلایا ہی اور آپ صاحبوں نے ارشاد کي تعمیل سے جو افتخار مجھکو حاصل ہوا ہی وہ ہمیشہ میرے لیئے عزت کا باعث ہوگا - مسلمانوں کا مجمع میرے دل کو نہایت خوش کرنے والا اور اُن کي ترقي کے خیالات میري روح کو نہ صرف اس زندگي میں بلکہ آیندہ زندگي میں بھي تروتازہ رکھنے والے ہیں الحمد للہ کہ میں یہہ دونوں باتیں یہاں پاتا ہوں *

بزرگان من — اکثر بزرگوں کو اسلام کي گذشتہ اور موجودہ حالت اور ترقي آیندہ کي سنبھال کي تفتیش رہتي ہی اسلام کا لفظ اور اُسکي گذشتہ اور موجودہ حالت اور ترقي آیندہ کي سنبھال کي تفتیش سنکر مجھکو تعجب ہوتا ہی - اسلام ایک لازوال نور ہی جو ہمیشہ سے روشن ہی اور ہمیشہ روشن رہیگا - اسلام خود خدا کا نور ہی جو مثل اُسکي ذات کے ازلي و ابدي ہی - یہي نور اسلام آدم کے سینہ میں تھا - اسي نور اسلام نے نوح اور شیث اور یعقوب و ابراهیم موسی و یحیی و عیسی تمام انبیاء علیہم السلام کے دلوں کو منور کیا تھا - یہي نور اسلام ہی جو فاران کے پہاڑ پر چمکا اور اسمعیل کے دل میں اوترا اور اُس کنکریلي ریتیلي زمین کو منور کیا جسکو ہم عرب یا حجاز کہتے ہیں وہیں اُس نے اپنا گھر بنایا اور ابراهیم نے کہا جبکہ وہ اور اسمعیل اُس گھر کي دیواروں کو اُٹھا رہے تھے " ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم " خدا نے اُس کو قبول کیا پس وہ مقبول ہی اور ہمیشہ مقبول رہیگا - اُسي نور نے آخرکار سینہ مبارک محمد رسول اللہ صلعم سے ظہور کیا وہ نور نہ کسي خاص قوم کے لیئے مخصوص

تھا نہ کسي خاص ملک کے لیئے وہ تمام دنیا کے لیئے روشني تھا اور روشني هی اور روشني رهیگا هر ایک مسلمان کے سینہ میں وهي نور هی اُس میں نہ کبھي تغیر هوا هی نہوگا - اختلاف فرق سے جو مذهب اسلام میں دکھائي دیتے هیں اُس نور میں کچھہ نقصان نہیں آتا - تھوڑي دیر کے لیئے اسلام کے تمام مختلف فرقوں کا تصور کرو اور تمام مختلف باتوں یا مسئلوں کو حذف کرتے جاؤ حذف کرتے کرتے بہت کچھہ باقي رہ جاویگا جس پر سب فرقے متحد هونگے پس وهي نور اسلام هی جو با وصف اختلافات کے سب میں بلا نقصان کے منور هی *

مختلف فرقوں کے باهمي مباحثے اور ایک کو دوسرے کي تکفیر اُس پاک نور میں کچھہ نقصان نہیں ڈالتي بلکہ اُس کو اور زیادہ منور کرتي هی - ایک مسلمان فلاسفر یا یوں کہو کہ ایک بدبخت نیچري یہہ سمجھتا هی کہ اسلام کو اگر دلایل عقلي اور مسایل علمي سے تطبیق دیکر استحکام دیا جاوے تو اُن کے دلوں میں جو علمي تحقیقاتوں پر وثوق رکھتے هیں زیادہ تر موثر هوگا - ایک مقدس عابد و زاهد خدا پرست سیدھا سادا مولوي اُس کي تکفیر کرتا هی اور کہتا هی کہ خدائي باتوں تک انسان کي ناقص عقل نہیں پہونچتي مذهبي باتوں کو بغیر عقل کي مداخلت کے ماننا چاهیئے کچھہ لوگ ایسے هوتے هیں جن کو پہلے شخص کي باتوں سے تسکین هوتي هی کچھہ ایسے هوتے هیں جو دوسرے مقدس بزرگ کي باتوں پر ایمان رکھتے هیں مگر باوجود اس اختلاف کے نور اسلام کو برابر ترقي هوتي رهتي هی لوگ سمجھتے هیں کہ اُن دونوں کے دو مختلف رستے هیں مگر درحقیقت یہہ ایک غلطي هی وہ دونوں اُسي ایک نور کے حامي هیں اور اُن دونوں کي کوششیں ایک هي مقصد اور ایک هي منزل کو پہونچتی هیں ابوذر غفاري رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت عمر رضی‌اللہ عنہ کے سامنے پکڑا آنا اور حضرت ابو ذر کا کہنا لا واللہ صاحب المال کافر اور حضرت عمر کا فرمانا لولا رجعت من هذا لا جلدتک ثم قول ابي ذر افعل ماشئت اني سمعت عن حبیبي محمد رسول اللہ صاحب المال کافر و انا علیہ مادمت حیا فاخرجہ عمر رضی‌اللہ عنہ عن بلد حبیبہ صلعم فہذہ کلہا فی الظاهر متناقضۃ لکن من کلیہما یضی نور الاسلام اعلی من ضیاء الشمس فی نصف النہار پس اے بھائیو تم اسلام کي گذشتہ

اور موجودہ حالت کیا پوچھتے ہو اور اُس کی آیندہ ترقی کی سبیل کیا سوچتے ہو وہ خدا کا نور ہی وہ جیسا تھا ویساہی ہی اور ویساہی رہیگا وہ پورا ہی اور پورا ہوگا واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون *

ہاں اگر تمہاری مراد اسلام سے اہل اسلام ہی تو بلاشبہہ اُن کی گذشتہ اور موجودہ اور آیندہ حالت نہایت دل خراش ہی - اسلام مٹی کی یا چینی کی کوئی مورت نہیں ہی جو سب کو دکھائی دے اسلام کی حالت مسلمانوں کی حالت سے دکھائی دیتی ہی اگر اُن کی حالت اچھی ہی تو اسلام کی حالت بھی اچھی ہی اگراُن کی حالت بری ہی تو اسلام کی حالت بھی بری ہی - انسان کی اچھی اور بری حالت کا ہونا دو امر سے متعلق ہی ایک اخلاقی دوسرے تمدنی یعنی دنیاوی *

اخلاقی حالت کے بھی دو حصے ہیں ایک وہ ہی جس پر نجات عقبی منحصر ہی دوسرا وہ ہی جو دنیا میں لوگوں پر نیک اثر ڈالنے والا اور نیکی کا نمونہ بنکر لوگوں کو نیکی کی راہ بتانے والا ہی اور عقبی میں اعلی درجات پر پہونچانے والا *

میں یقین کرتا ہوں کہ پہلا حصہ تمام مسلمانوں کو جو لاالہ الااللہ محمد رسول‌اللہ پر یقین کرتے ہیں حاصل ہی اسباب میں تمام اہل اسلام جو سابق میں گذرے اور جو اب موجود ہیں اور جو آیندہ ہونگے سب برابر ہیں - دوسرے حصہ میں البتہ نہایت تفاوت درجات ہیں اگلے زمانہ میں نہایت بزرگ اور مقدس با خدا ولی اللہ گذرے ہیں جن کے انفاس کی برکت سے لوگوں نے بہت کچھہ ہدایت پائی ہی اُنکی برکت سے ہزاروں انسانوں کے دلوں میں نور خدا کی روشنی پیدا ہوئی ہی اُنہوں نے اپنے تئیں مجسم نیکی بناکر اسلام کو اور اُس کی خوبیوں کو مجسم کر دکھلایا ہی وہ ہمارے سرتاج تھے اُن سے ہمیشہ ہمکو اور ہماری قوم کو افتخار کا باعث ہوگا افسوس ہی کہ بظاہر ایسے بزرگوں سے ہمارا زمانہ خالی ہی یا شاید ہماری آنکھیں اس قابل نہیں ہیں کہ ہم ایسے بزرگوں کو دیکھیں اسباب میں میں آیندہ کے لیئے پیشین گوئی نہیں کرسکتا کہ ہماری قوم میں ایسے مقدس و بزرگ لوگ پیدا ہونگے یا نہیں مگر میں خدا کی رحمت سے نا اُمید بھی نہیں ہوں - اے دوستوں جبکہ ہمکو یقین کامل ہی کہ ہم نجات پاوینگے پھر ہمکو اور کیا چاہیئے فرض

ڈرو کہ ہمکو اعلی درجات عقبی کے نہ ملینگے لیکن ایک ذراسا ہی کونہ بہشت کا مل جاویگا تو وہ کیا کچھہ کم ہوگا — مجھہ سے تو اقرار نامہ لکھوالو کہ مجھے تو بہشت میں پھونس کي ایک جھونپڑیا کافي ہوگي *

عقبی سے تو ہمکو بالکل طمانیت اور دلي تسلي ہی جو کچھہ فکر و تردد ہی وہ تمدني حالت کا ہی اگر ہماري دنیاوي حالت ذلیل ہوگي تو اُسکے ساتھہ اسلام کي بھي ذلت ہی ہمکو اپني دنیاوي حالت کے درست کرنے میں کوشش کرني چاہیئے نہ دنیا کے لیئے بلکہ دین کے لیئے — نہ اپنے لیئے بلکہ خدا کے لیئے *

ہمارے بزرگوں نے اس دنیا میں کیا علم میں اور کیا عمل میں کیا دولت میں اور کیا حکومت میں کیا شان میں اور کیا شوکت میں کیا رزم میں اور کیا بزم میں کیسا کچھہ اعلی درجہ حاصل کیا تھا جس کے سبب تمام قوموں میں معزز تھے اور اسلام کي شان اُن سے دیکھائي دیتي تھي اب ایک ہم ہیں کہ اپنے اسلاف کو بٹہ لگاتے ہیں نہ ہمارے پاس دولت ہی نہ حکومت نہ علم ہی نہ فضیلت نہ زر ہی نہ زور ہی سب سے ذلیل اور تمام قوموں سے بدتر ہیں — ہر ایک ہمکو ٹھکراتا چلتا ہی ہمارا سر ہرایک کے پاؤں کے تلے اور ہرایک کا پاؤں ہمارے سرپر ہی — اے دوستوں تم یقین جان لو کہ جو شخص خدا کي خوشنودي چاہتا ہی جو شخص ثواب آخرت کا طالب ہی جو شخص بہشت میں اپنے لیئے ایک موتي کا محل بنانا چاہتا ہی جو شخص قوم کے ساتھہ ہمدردي کرنا چاہتا ہی اُسکا فرض ہی کہ اپني قوم کو اس ذلیل حالت سے نکالنے میں کوشش کرے تم مسجدیں بناتے ہو بغیر اس کوشش کے کہ اُس میں نماز پڑھنے والے بھي قایم رہیں — تم خانقاہیں بناتے ہو اور اُن میں عبادت کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کي سلامتي کي فکر نہیں کرتے — تم خدا کا گھر اینٹ مٹي سے بنانے پر رغبت رکھتے ہو اور زندہ خانہ زندہ خدا کي زندگي کي کچھہ پرواہ نہیں کرتے ہوشیار ہو خبردار ہو جان لو کوئي عبادت کوئي خیرات کوئي خیر جاري قومي ہمدردي سے بہتر نہیں ہی *

اے بھائیوں قوم کي موجودہ حالت تو تمہارے سامنے ہی اُس کي آیندہ حالت تمہارے ہاتھہ ہی اگر تم فیاضي کروگے قوم کے ساتھہ ہمدردي کروگے اُس کي آیندہ حالت درست ہو جاویگي اگر بے پرواہي کروگے نفسا نفسي میں پڑوگے قوم کي حالت روز بروز ذلیل و خوار و ابتر ہوتي جاویگي

مگر اے دوستوں میری بات سن لو میں سچ کہتا ہوں سچی بات کڑوی لگتی ہی میں نہایت دل سوزی سے تمکو سخت لفظوں میں سمجھاتا ہوں کہ اگر تم قوم کی بھلائی میں کوشش نکروگے تو تمھاری آیندہ نسلیں اپنے اسلاف کو کوسینگی اور خود تمھاری روحیں اپنی اولاد کو ذلت کی حالت میں دیکھہ کر قبروں میں تڑپینگی پھر وہ عذاب اُن کو دوزخ کے عذاب سے بھی زیادہ تر سخت معلوم ہوگا - براے خدا سمجھو اپنی جان پر اپنی اولاد کی جان پر اپنی ارواح پر رحم کرو اور قوم کی بھلائی پر متوجہہ ہو *

دوستان من - قوم کی بھلائی اور ترقی اُسیوقت ہوسکتی ہی جبکہ زمانہ کے مناسب اُنکی ترقی کے اسباب جمع کیئے جاویں اس زمانہ میں قومی ترقی صرف زمانہ کی حاجتوں کے موافق تعلیم پر منحصر ہی ھمکو دینیات کی تعلیم اپنے عقاید اپنا مذھب درست رکھنے کے لیئے کافی ہی سو وہ کتنی ہی تم میری بات نہ سنو اُسکی سنو جسکی بات سننی سب پر فرض ہی رسول مقبول صلعم نے اُس اعرابی سے کیا فرمایا جس نے کہا یا نبی‌الله دلني علی عمل اذا عملته دخلت‌الجنة قال تعبدالله ولا تشرک به شیئاً و تقیم‌الصلواة المکتوبته وتودي الزکواة المفروضة وتصوم رمضان قال والذي نفسي بیده لاازید علي هذا شیئاً ولا انقص فلما ولي قال‌النبي صلعم من سرہ ان‌ینظر الی رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا دینیات کی تعلیم تو تمام ہوئی اب آگے اسپر جتنی چاھو بحثیں بڑھاؤ اور جس قدر چاھو حاشیے لگاؤ - دنیاوی ترقی کے لیئے جو تعلیم درکار ہی وہ بلاشبہہ پینچ در پینچ ہی مگر میں کہے دیتا ہوں جو تم چاھو سو کرو مگر جب تک تم اعلی سے اعلی تعلیم کا سامان مہیا نکرلوگے اور اپنی اولاد کی تعلیم کے لیئے ایک عالیشان گھر نہ بناؤگے جس میں بھیج کر تم اپنے بچوں کی تعلیم اُن کی صحت کی حفاظت اور اُن کے اخلاق اور عادات کی درستی اُن کے چال چلن کی نگہبانی سے بے فکر نہوجاؤ اُسوقت تک یہہ مطلب حاصل نہوگا بھائیوں میں نے اُنھی خیالات سے توکلا علی‌الله علیگدہ میں ایک ایسا ہی عالیشان گھر تمھارے بچوں کے لیئے بنانے کی بنیاد ڈالی ہی بہت کچھہ اُس میں ہوچکا ہی اور بہت کچھہ ہونا باقی ہی - قومی گھر قوم کی اِمداد بغیر قایم نہیں ہوسکتا میں اپنی قوم کے اُن بزرگوں کا جنھوں نے

اس میں مدد کی اور اپنی غیر قوم کے وطنی بھائیوں کا جنہوں نے فیاضی کی اور درماندہ قوم کو خیرات دی اور حق انسانیت ادا کیا دل سے شکر گذار ہوں لیکن اگر وہ اپنی پوری مراد تک نہ پہونچے تو کیا کرایا سب اکارت ہی اے بھائیوں اگر تم کو خدا نے پلاؤ کی رکابی دی ہی تو ایک چھوٹی ہتی اپنی قوم کے آگے بھی ڈالو اگر خدا نے تمکو سوکھی روٹی دی ہی تو ایک ٹکڑا اُسکا اپنی قوم کے بھوکے بچوں کو بھی دو سب لوگ ملکر مدد کرو اور اُس قومی گھر کو پورا کرو اور ترو اُس دن سے جب خدا تم سے کہیگا کہ میں بھوکا تھا تمنے مجھکو کھانا ندیا میں پیاسا تھا تمنے مجھکو پانی ندیا میں حاجت مند تھا تمنے میری حاجت روائی نہیں کی — خدا ان سب باتوں سے پاک ہی مگر وہ اس پیرایہ میں تمکو سکھاتا ہی کہ قوم کی خبر لو قوم کی مدد کرو قوم کی حاجت روائی کرو — تم ان باتوں کو بخوبی سمجھتے ہو اور اگر نہیں سمجھتے تو اب سمجھہ لو آگے تمکو اختیار ہی چاہو کرو چاہو نکرو وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین *

اے دوستوں اب میں تمکو یہہ بتانا چاہتا ہوں کہ قومی تعلیم اور جس تعلیم سے قومی عزت حاصل ہو کیونکر ہوسکتی ہی —

(واضح ہو کہ اسقدر لکچر تحریر ہوا تھا)

رات کے وقت کھانا کھانے کے بعد بہت دوستوں سے ملاقات رہی سب کو لکچر کے ملتوی ہونیکا اور بالتخصیص خان بہادر سردار یار محمد خان صاحب اور مولوی شیخ مراد علی صاحب کو نہایت افسوس تھا *

مولوی شیخ مراد علی صاحب ضلع اسکول جالندھر میں اول مدرس ہیں اور نہایت نیک با اخلاق ہیں اُنکو بھی مسلمانوں کی ترقی کا دل سے خیال ہی جہاں جہاں وہ رہے ہیں کچھہ کچھہ مسلمانوں کی بہتری کے لیئے اُنہوں نے کیا ہی — جالندھر میں اُنہی کے باعث سے انجمن اسلامیہ قایم ہوئی ہی جہاں تک کہ اُنکا مقدور ہی قومی بھلائی میں کوشش کرتے ہیں سید صاحب کے جالندھر آنے کے ابتداءً سلسلہ جنبانی اُنہوں نے ہی کی تھی — دعوت کا زر چندہ جمع کرنے میں وہ بہت ساعی رہے اور جسقدر روپیہ ملا وہ اُنہی کی کوشش کا نتیجہ تھا *

احباب جالندھر اس موقع پر اس فکر میں تھے کہ جو افسوس لکچر کے ملتوی ہو جانے سے ہی وہ کسیطرح رفع ہو امرتسر پہونچنے کی تاریخ مقرر ہوچکی تھی اور سید صاحب زیادہ قیام جالندھر میں نہیں کرسکتے تھے آخر کار سید صاحب نے لاھور سے مراجعت کرتے وقت جالندھر ٹھہرنے کا وعدہ کیا — یہہ قرار پایا کہ سید صاحب مراجعت کے وقت سردار بکرما سنگھہ بہادر سی ایس آئی کی کوٹھی میں قیام کرینگے اور اُنھی کی کوٹھی میں لکچر دیا جاویگا *

اب ہم جالندھر کو چھوڑتے ھیں اور امرتسر کو جاتے ھیں امرتسر اور گورداسپور اور لاھور ہوتے ہوئے پھر جالندھر آوینگے اور اُسوقت کے حالات اُسیوقت لکھینگے *

حالات مقام امرتسر

۲۵ جنوري سنه ۱۸۸۴ ع کو سيد صاحب معه اپنے همراهي دوستوں کے جالندهر سے روانه امرتسر هوئے احباب جالندهر نے جن ميں خان بهادر سردار يار محمد خاں صاحب اور مولوي شيخ مراد علي صاحب بهي شامل تهے ريلوے پلوٹ فارم تک مشايعت کي رخصت کے وقت دوباره جالندهر ميں قيام کرنے کا مکرر وعده ليا ريل روانه هوئي اور سب دوست رخصت هوئے — جب ريل کرتار پور کے اسٹيشن پر پهونچي تو لاله رامچندر صاحب زميندار کرتار پور اور وهاں کے اسکول کے طالب علم اور چند اور لوگ جو براه مهرباني سيد صاحب کے ديکهنے کو آئے تهے اسٹيشن پر موجود تهے — سيد صاحب سب سے ملے اور اُن کي تشريف آوري کا شکريه کيا لاله رامچندر صاحب نے ـــے۹۱؍ جو بطريق چنده جمع کيئے تهے سيد صاحب کو نذر کيئے — اس چنده ميں مولوي سيد غلام محي الدين صاحب مدرس اور طلباء اسکول کا چنده بهي شامل تها جو ايسے چهوٹے اسکول کے غريب طالبعلموں نے ايک ايک آنه دو دو آنه کرکے جمع کيا تها — سيد صاحب نے اس چنده کو نهايت خوشي اور افتخار کے ساتهه قبول کيا اور کها که مجهکو اس چنده سے جو افتخار هوا هي بڑے بڑے نوابوں کے چنده سے بهي ايسا نهيں هوا *

جب هم بوٹاري کے اسٹيشن پر پهونچے جهاں سے امرتسر دو اسٹيشن باقي رهتا هي تو خواجه يوسف شاه صاحب رئيس امرتسر و ممبر ميونيسپل کميٹي کے جو مجلس اسلاميه امرتسر کي طرف سے بطريق استقبال آئے تهے ملاقات هوئي — اُن کو هم سے ملکر اور همکو اُن سے ملکر نهايت خوشي هوئي خواجه يوسف شاه صاحب دو دفعه عليگڈه بهي آچکے تهے مدرسةالعلوم کے فونڈيشن اور افتتاح عمارت جديد مدرسةالعلوم کے دونوں جلسوں ميں شريک تهے پوراني ملاقات نے اس تازه ملاقات کو زياده تر مزيدار کرديا تها خواجه يوسف شاه صاحب بهي هماري گاڑي ميں آبيٹهے هم سب دوستانه باتوں ميں مصروف هوئے اور ريل چل کهڑي هوئي *

اثناے راه ميں خواجه يوسف شاه صاحب نے سيد صاحب سے کها که امرتسر کے نوجوان تعليم يافته لوگوں نے يهه اراده کيا تها که آپ کي گاڑي کو

اسٹیشن سے فرودگاہ تک بعوض گہوڑوں کے وہ نوجوان گھسوٹ کر لیجاویں سید صاحب نے کہا کہ نہایت بھجا اور نا مناسب اور ہر ایک پہلو سے محض نا واجب اور خلاف مصلحت ہی اگر یہہ ارادہ فسخ نہیں ہوا تو میں ہرگز پسند نہیں کرونگا بلکہ امرتسر میں نہ تھہرونگا *

جب ہماری گاڑی امرتسر اسٹیشن کے قریب پہونچی تو بزرگان امرتسر کا ایک بڑا مجمع جو سید صاحب کے استقبال کو آیا تھا دکھائی دیا پلیٹ فارم پر حاجی غلام حسن صاحب جو ایجوکیشن کمیشن میں ممبر بھی تھے اور شیخ غلام حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ - منشی محکم الدین صاحب - میاں اسداللہ صاحب وکیل - خواجہ احمد حسن صاحب - میر غلام قادر صاحب بھی موجود تھے - سید صاحب نے تمام لوگوںسے نہایت احسانمندی بھرے دل سے ملاقات کی - ایک یوری ہوٹل سید صاحب کے اور اُن کے همراہیوں کے تھرنے کو تجویز کی گئی تھی اُس ہوٹل میں سید صاحب بمعیت خواجہ یوسف شاہ صاحب اور حسن اول وحسن مثنی یعنی حاجی غلام حسن صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب کے تشریف لے گئے اور نہایت آرام سے اُترے - مجلس اسلامیہ امرتسر نے سید صاحب کی تشریف آوری کے انتظام کا اور جو جو کچھہ اُن کے لیئے کرنا تھا اُس کا پروگرام چھاپ کر مشتہر کیا تھا سید صاحب نے اُسکو دیکھکر تعجب کیا کہ ان بزرگوں نے ایک غریب آدمی کے آنے کے لیئے جو بغرض گداگری آیا ہی کیسا کچھہ اہتمام کیا ہی *

سید صاحب نے جو یہہ ارادہ کیا تھا کہ وہ کسیکی دعوت نہیں کھانے کے اور صرف نقد روپیہ ہی لینگے یہہ قاعدہ اول ہی منزل لودھیانہ سے ٹوٹ گیا تھا خان بہادر منشی قادر بخش خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ لودھیانہ اور خان بہادر سردار محمد حیات خان بہادر سی ایس آئی جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور نے قبل شروع سفر بذریعہ خط و کتابت اس میں بہت تکرار کی تھی قادر بخش خاں صاحب نے دو سخت اعتراض پیش کیئے تھے ایک یہہ کہ ہم لوگ بھی علیحدہ آتے ہیں اور اکثر آوینگے پھر ہم کو بھی ضرور ہوگا کہ نہ ہم آپکے ہاں ٹھہریں نہ کھاویں خیر یہہ بات تو ایک حجت الزامی تھی مگر جس دلیل نے کہ سید صاحب کو لاجواب کردیا وہ یہہ تھی کہ قادر بخش خاں صاحب نے لکھا

که آپ اپني دعوت کا نقد روپیه اول لے لیں اس کے بعد اپکو هم لوگوں کے هاں تهرنے اور کهانا کهانے میں کیا عذر هی - محمد حیات خاں صاحب نے ایک لطیف بات یهه لکهي که گورداسپور میں کوئي هوتل یا کوئي مقام تهرنے کے لیئے نهیں هی ڈاک بنگله نهایت چهوتا سب لوگوں کي سمائي کے قابل نهیں هی معهذا چوبیس گهنته کے بعد سب کو وهاں سے نکال دیا جاویگا پس اگر میرے گهر پر نه تهروگے تو بجز سایه درختان و میدان کے آپکو تهرنے کے لیئے نه کوئي جگهه ملیگي نه کهانیکو کچهه ملیگا اتفاق سے جب گورداسپور پهونچے تو مینه برسا تها اور خوب هي سردي هوگئي تهي اگر خان بهادر کے گهر میں نهوتے تو وهاں سے زنده نه پهرتے - بهر حال سید صاحب کا مقصد پورا هوگیا بلکه بمصداق مثل مشهور که دوهري اور چپري هوگئي هر جگهه دعوتیں اور مهمانیاں بهي خوب اوزائیں اور دعوت کے نقد روپیه بهي خوب لیئے *

امرتسر کے مسلمانوں نے جنکے سرگروه خان بهادر خان محمد شاه خاں صاحب رئیس اعظم امرتسر تهے رات کے وقت ٹون هال میں سید صاحب کے لیئے ایک ایوننگ پارٹي دي جس میں استیشن کے یورپین اور هندوستاني عماید اور روساء سب مدعو تهے نهایت عمدگي اور خوش سلیقگي اور آرایش سے یهه جلسه هوا ٹون هال نهایت عمده تها اور روشني بهي نهایت خوب تهي ایک کمرے میں انواع اقسام کے میوجات اور طرح بطرح کي متهائیوں سے اور پهولوں کے گلدستوں سے میز سجي هوئي تهي اور ایک کمره میں چاء اور کافي کا کافي سامان مهیا تها سب لوگ بے تکلف کهاتے پیتے تهے اور آپسٌ میں دوستانه ملاقات اور هنسي خوشي کي باتیں کرتے تهے *

هم سب کو زیاده خوشي ڈاکٹر سید حسن صاحب بلگرامي کي ملاقات سے هوئي جو ایک مشهور خاندان بلگرام کے رکن اور جناب مولوي سید حسین صاحب بلگرامي بي اے پرایوت سکرتري هز هائنس نظام حیدرآباد کے بهائي هیں - ان پر مسلمانوں کي قوم کو نهایت افتخار هی مسلمانوں میں یهي ایک صاحب هیں جنهوں نے ولایت میں جاکر ڈاکٹري کا علم سیکها اور نهایت عمده طور سے امتحانوں میں کامیاب هوئے اور جس طرح یورپین ڈاکٹر عهده پاکر آتے هیں اُسي طرح عهده پاکر وه

هندوستان میں تشریف لائے هیں اور جو فوج که امرتسر میں مقیم هی اُس میں ڈاکٹر هیں *

غرضکه یهه جلسه نهایت حسن و خوبي سے انجام کو پهونچا بهت بڑي رات گئے سید صاحب خان بهادر خان محمد شاه خاں صاحب و دیگر احباب کا شکر ادا کرنے کے بعد رخصت هوئے اور اپني فرودگاه پر تشریف لائے *

چوبیسویں جنوري سنه ۱۸۸۴ع کو سید صاحب معه اپنے دوستوں کے خان بهادر آغا کلب عابد صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب اور خان بهادر خان محمد شاه خاں صاحب والد ماجد حاجي غلام حسن صاحب کي ملاقات کو تشریف لیگئے کلب عابد خاں صاحب نے نهایت زر کثیر صرف کرکے امرتسر میں ایک مکان طیار کرنا شروع کیا هی معلوم نهیں که کیا مکان بنیگا لوگ کهتے هیں که سراے کے نام سے موسوم هوگا سب سے اول اُسکا نهایت عالیشان دروازه بالکل ایشیائي قطع کا نهایت پخته اور مضبوط بنا هی اُسکے پهلوؤں میں متعدد کمرے هیں بجز کواڑوں کے کسي جگهه اُس میں لکڑي نهیں لگائي گئي هی جب وه مکان طیار هوجاویگا جسکا ابهي پورا نقشه بهي مکمل نهیں هے ، تو نهایت عجیب مکان هوگا *

امرتسر کي جدید عمارتوں میں دو مسجدیں اور ایک سراے بهي ذکر کے قابل هی *

پهلي مسجد

خان بهادر میاں محمد جان صاحب مرحوم نے بنائي هی جو امرتسر کے رئیس اور آنریري مجسٹریٹ بهي تهے مسجد عمده اور پخته هی بیس تیس هزار روپیه کے خرچ میں بني هوگي سنه ۱۲۸۹ هجري میں تعمیر هوئي هی اور اُسکے بننے کي تاریخ یهه هی —

عبادت خانه دین محمد

دوسري مسجد

شیخ خیرالدین صاحب آنریري مجسٹریٹ امرتسر نے بنائي هی پهلي مسجد سے بهي عمده هی سنه ۱۲۹۴ هجري میں طیار هوئي هی

اور چالیس پچاس هزار روپیه سے کم اُسپر صرف نہوا هوگا اسکی تاریخ یهه هی *

جزاک الله في الدارین خیرا

سرائے جدید

امرتسر میں مسافروں کے ٹھہرنے اور آرام پانیکے لئیے کوئی سراے نہیں تهی خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب نے اپنی فیاضی سے سنه ۱۲۹۴ هجری میں شیخ خیرالدین صاحب کی مسجد کے قریب ایک عمدہ اور پختنه سراے بنائی هی جسپر پچاس هزار روپیه صرف هوا هی یهه تینوں عمارتیں سوا لاکهه ڈیڑہ لاکهه روپیه کے خرچ سے بنی هیں جنکے تین شخص بانی هیں - اس تذکرہ سے مقصد یهه هی که مسلمان اب بهی بہت کچهه فیاضی کرتے هیں مگر اسبات پر کم خیال کرتے هیں که مسلمانوں کو درحقیقت کس امر کی ضرورت هی *

سید صاحب نے جب ان عمارتوں کو دیکها تو کہا که اگر یهه عمارتیں مسلمانوں کے مدرسے هوتے تو کیا عمدہ بات هوتی اُس وقت مجهکو بے اختیار کسی شاعر کا یهه شعر یاد آیا —

در طوف حرم دیدم دي پیر مغاں میگفت

ایں خانه بایں خوبی آتشکدہ با یستے

تیسرے پہر کو سید صاحب حسب درخواست ممبران مجلس اسلامیه ' امرتسر کے مدرسه اسلامیه میں تشریف لے گئے جسکے سالانه انعام کی تقسیم سید صاحب کی تشریف آوری پر ملتوی تهی - جس وقت سید صاحب اُس محله کی حد پر پہونچے جہاں وہ مدرسه تها تو حاجی غلام حسن صاحب - منشی حکیم الدین صاحب - مولی اسدالله صاحب - شیخ شاہ محمد صاحب - خواجه احمد حسن صاحب نے استقبال کیا - جسوقت سید صاحب نے مدرسه کے اندر قدم رکها تو تمام طلباء نے نہایت بلند آواز اور دلی جوش سے چہرز دي - مدرسه نمونجات دستکاری سے اور فرش و فروش میز و کرسی سے آراسته تها اس مدرسه میں پنجاب کے مڈل اسکول تک بالفعل پڑهائی هوتی هی اور ایک جماعت مذهبی علوم کے پڑهنے کی بهی هی - لوئر پرایمری کلس میں ایکسو نو لڑکے اور

اپر پرائمری میں انتچاس اپر مڈل میں بتیس اور مذہبی کلاس میں پچیس کل دوسو پندرہ لڑکے حاضر تھے اور رجسٹر میں دوسو پچاس لڑکوں کے نام درج تھے - پینتیس لڑکے بوجوہات مختلف غیر حاضر تھے - سید صاحب کو اسبات کے معلوم ہونے سے کہ اس اسکول میں صرف اٹھارہ لڑکے مشنری اسکول کو چھوڑکر آئے ہیں اور چھیاسٹھ لڑکے گورنمنٹ اسکول کو چھوڑکر آئے ہیں کسیقدر دل تنگی ہوئی اُنکا خیال تھا کہ مشنری اسکول سے بہت کم لڑکے آئے اور گورنمنٹ اسکول سے جولڑکے آئے اُن کی نسبت سید صاحب کو یہہ تردد تھا کہ اسکول کے ماسٹر گورنمنٹ اسکول کے ماسٹروں سے عمدہ ہیں یا نہیں مگر اُنہوں نے اُسوقت اپنے اس خیال کو کچھہ ظاہر نہیں کیا - سید صاحب کو اسبات کے دریافت ہونے سے کہ اس مدرسہ میں سنی اور شیعہ اور ہندو سب داخل ہیں نہایت خوشی ہوئی - مجھکو اسبات کا افسوس ہوا کہ مڈل کلاس میں صرف چودہ مسلمان تھے اور چوبیس ہندو اور اپر پرائیمری کلاس میں اُنتیس مسلمان تھے اور چھبیس ہندو اور لوآر پرائیمری کلاس میں ایکسو اکیس مسلمان تھے اور بارہ ہندو جس سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ ہر جگہہ مسلمانوں کی تعلیم کسقدر گھٹتی ہوئی ہی ہرجگہہ اعلی کلاس میں مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم دکھائی دیتی ہی *

خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب بھی اس مجلس میں بطور سرپرست مدرسہ موجود تھے - جب سید صاحب اپنی کرسی پر بیٹھہ گئے تو خواجہ یوسف شاہ صاحب نے اسطرح پر تقریر کی :-

تقریر خواجہ یوسف شاہ صاحب منجانب

ممبران مدرسہ اسلامیہ امرتسر

جناب آنریبل سید صاحب بہادر ——

مجھکو ممبروں نے ہدایت کی ہی کہ کچھہ مختصر سا حال اس مدرسہ کا آپکی خدمت میں عرض کروں دس بارہ برس ہوئے کہ امرتسر کے بعض معزز لوگوں کو یہہ خیال ہوا کہ دنیوی تعلیم کے سوا دینی تعلیم میں بھی ضعف آتا جاتا ہی اسلیئے ایک سرمایہ ایسا جمع کیا جاوے

جس سے ایک مدرسہ یہاں اس غرض سے قایم ہو کہ بچوں کو دونوں طرح کي تعلیم دیجاے مگر سرمایہ کافي نہونیکے سبب سے کوئي قاعدہ یا ضابطہ تعلیم کا جاري نہوسکا لیکن مسجد میں ایک مدرسہ قایم کیا گیا جس میں مروجہ علوم دیني و دنیوي جاري کیئے گئے اس میں کوئي شک نہیں ھی کہ دنیوي ترقي بغیر انگریزي داني کے نہیں ھوسکتي مگر ہملوگوں سے کچھہ بن نہیں پڑتا تھا خوش قسمتي سے جناب نواب صاحب بھاول پور یہاں تشریف لائے اور ہم لوگوں نے اُنکي خدمت میں مدرسہ کا حال ظاھر کیا اور اُنہوں نے براہ مہرباني سو روپیہ ماھواري اُسکے صرف کے واسطے منظور فرمایا وہ مدد ہملوگوں کو ملنے لگي اور اُمید ھی کہ جاري رہیگي آمدني کي ترقي ھونے کے سبب سے انگریزي کي تعلیم بھي جاري کردي گئي اسوقت یہاں پر منجملہ دو سو پچاس طلبہ درج رجسٹر کے دو سو پندرہ حاضر ھیں کل طلبہ میں سے ایک سو اٹھتر سني گیارہ شیعہ اور اکسٹھہ ھندو ھیں ہملوگوں نے گورنمنٹ سے بھي مدد کي درخواست کي ھی جناب سر چارلس ایچیسن صاحب اس ملک کے لفٹننٹ گورنر جنکو تعلیم کا بہت خیال ھی یقینا براہ مہرباني مدد کرینگے اور اس خیال سے ایک سال میں اس مدرسہ میں انٹرنس تک کي تعلیم جاري ہونے کا خیال ھی محتاج مسلمان طالب علموں کے لیئے جو صرف دیني تعلیم چاھتے ھیں انتظام کرنا ضروري تھا اس سے انجمن اسلامیہ امرتسر نے ایک مذھبي تعلیم کي جماعت قایم کرنیکي تجویز کي ھی اس ملک میں دیني تعلیم میں ترقي کرنے سے ایک نتیجہ پیدا ھوتا ھی کہ وہ پنجاب یونیورسٹي میں امتحان دیکر مولوي یا مولوي عالم کا درجہ حاصل کرسکتا ھی اس مدرسہ میں جو طلبہ کے واسطے سالہانہ انعام تجویز ہوا تھا وہ ابتک اُنکو دیا نہیں گیا اور آرزو تھي کہ وہ انعام آپ کے ھاتھہ سے تقسیم کیا جاے میں ممبروں کي طرف سے درخواست کرتا ھوں کہ آپ براہ مہرباني اپنے ھاتھہ سے طالب‌علموں کو تقسیم فرمائیں ـ سید صاحب نے بسم‌اللہ کرکے جو لڑکے انعام پانے والے تھے اور اُن میں سے مندرجہ ذیل حاضر تھے اُنکو انعام تقسیم کیا ـ شاہ ھدایت ـ حافظ رحمان ـ اللہ دین ـ غلام حیدر ـ گوپي رام ـ احمد اللہ ـ مولا بخش ـ رحمت‌اللہ ـ نراین داس ـ رام سنگھہ ـ حسین بخش ـ مہر بخش ـ

رحمت الله ثاني - غلام مصطفى - يوسف شاہ - مهردين *

بعد تقسيم انعام کے سید صاحب کھڑے هوئے اور يهه تقرير فرمائي *

تقرير سيد صاحب

جناب پریسیڈنٹ اور ارکان مجلس —

میں انجمن اسلامیہ کے ممبروں کا جو اس مدرسہ کے باني هیں اور جو وہ ابهي چهوٹا دکهلائي دیتا هی مگر جسکي نسبت خدا سے اُمید هی که اُسکے فضل سے کسيوقت بڑا مدرسہ هوجائیگا نہایت شکر کرتا هوں که اُنهوں نے مجهسے عاجز آدمي سے درخواست کي که میں یہاں حاضر هوکر انعام تقسیم کروں گو میرے هاتهه اس انعام کے تقسیم کرنے کے لایق نہیں مگر انجمن اسلامیہ کے ممبروں کے ارشاد کي تعمیل سے مینے اُسکو تقسیم کیا هی خدا کرے یهه تقسیم اس اسکول کو اور اسکول کے لڑکوں کو مبارک هو (چیرز) میرے دوست خواجہ یوسف شاہ صاحب نے اس اسکول کا کچهہ حال اور اُسکي بنا اور قیام کا کچهہ تاریخي حال بیان کیا هی مجهے اُسکے سننے سے خوشي بهي هوئي اور افسوس بهي هوا میں خیال کرتا هوں که خوشي کے اظہار سے پہلے افسوس کا بیان کروں تاکه آپ کو منتظر نرهنا پڑے معلوم هوا که مدت سے یہاں کے بزرگوں کو ایک ایسے اسکول کے قایم کرنے کا خیال تها - جیسے روشن ضمیر ممبر اور اپني قوم کے لیئے دین و دنیا کي ترقي چاهنے والے اس شهر میں هیں جو شهر که چهوٹا بهي نہیں هی اور مسلمانوں کي آبادي کے لحاظ سے تجارت گاہ هونے کے سبب سے بمقابلہ اور مقاموں کے کم آباد اور کم دولتمند بهي نہیں هی کسي اور شهر میں کم تر هونگے مگر افسوس هی که اُنهوں نے کوئي ایسا کام نہیں کیا جسکي اُمید آگے چلکر کچهہ زیادہ هو مسلمانوں کا شهر مسلمان نیک لوگوں کي آبادي مسلمانوں کي تجارت گاہ هونے کے لحاظ سے یهه امر بڑے افسوس کا هی که یهه مدرسہ ریاست بہاول پور کي مدد پر چل رها هو اور پهر اُس پر گورنمنٹ کي مدد کي بهي حاجت هو اگر میں سنتا که شهر کے مسلمانوں نے فیاضي سے اسقدر مدد دي که اخراجات سے بهي زیادہ روپیہ هوگیا تو میں بہت خوش هوتا آپ مجهکو معاف کیجیئے گا میں اپنے اس خیال کے اظہار

سے باز نہیں رہ سکتا کہ مجھے امید ہی کہ اپ لوگ کسی دن اسطرف متوجہہ ہوکر اپنے معمولي اور خصوصاً غیر ضروري اخراجات اور اپنے ارلم کے مصارف اپني رسومات کي فضول خرچیوں کو کم کرکے اپنے بچوں کے حال پر رحم کرکے آپس کي امداد سے اس مدرسہ کو غني کرینگے اور اعلی درجہ تک پہونچاوینگے اے میري قوم کے لوگوں کیا ہماري قوم ایسي بھي نہیں رهي هی کہ اپنے بچوں کي ابتدائي تعلیم کا بھي بغیر بھاول پور کي ریاست اور گورنمنٹ کي مدد کے بندوبست نہ کرسکے کیا اب ہماري قوم کے لوگ اپنے بچوں کي روتي اور کپڑے کے واسطے بھي گورنمنٹ کو تکلیف دینگے اور اُس سے مدد مانگینگے آپ خوب خیال رکھیئے کہ گورنمنٹ کي مدد ہمارے آزادانہ انتظام میں کچھہ نکچھہ مخل ہوتي هی جو ہم کرنا چاھتے ھیں اُس میں بہت سي پابندیاں کرني پڑتي ھیں تمھاري ذاتي مدد میں تمکو کسي کي پرواہ نہوگي جب تم اپني مدد سے اپنا مدرسہ جاري کروگے تمکو اختیار ہوگا چاھو قران پڑھاؤ چاھو مذھب کي تعلیم کرو چاھو فارسي کا درس دو غرضکہ جو چاھو سو کرو یہہ باتیں ہرگز تمکو اُسوقت تک حاصل نہیں ہوسکے گیں جب تک تم گورنمنٹ کے ایڈ پر اپنا مدرسہ چلانا چاھو کچھہ شک نہیں هی کہ تم اس لایق ہو اور ضرور ہو کہ یہہ کیا ایک اسکول هی تم بہت بڑا اسکول قایم کرسکتے ہو قوم کے حال پر یہي امر بڑا افسوس دلانے والا هی کہ هم لوگ قوم کے سوا گورنمنٹ کي مدد ڈھونڈھتے ھیں مگر یہہ افسوس اسي اسکول پر نہیں هی بلکہ ہرجگہہ یہي افسوس هی هم خود بھي اسي افسوس میں شامل ھیں صرف اتنا فرق هی کہ جب ہماري قوم چھوٹے چھوٹے کاموں کے لیئے بھي بیروني امداد پر بھروسا کرتي هی تو یہہ افسوس زیادہ ہو جاتا هی – مجھے جس بات کي خوشي ہوئي وہ یہہ هی کہ ہماري قوم جو بالکل غفلت میں پڑي تھي ور اُسکو ذرا بھي خیال نہ تھا کہ اپني اولاد کے واسطے اپنے بچوں کے لیئے کیا کرنا چاھیئے اُسپر اب لوگ متوجہہ ہوئے ھیں زیادہ خوشي اسبات ے هی کہ یہہ امر کچھہ امرتسر هي میں نہیں هی بلکہ اور مقاموں میں بھي اسي قسم کي کارروائي ہورهي هی بڑي خوشي کي بات هی کہ مرتسر نے بھي اس معزز کام کو اختیار کیا هی اور آپ لوگوں کي کوشش مرتسر میں ایک اسکول قایم کرنے کي طرف مایل ہوئي هی اور اُسمیں

مذهبي تعليم كي بهي بنياد پڑي هي يهه وه خيال هي جو باره برس پہلے ميرے خيال ميں آيا تها ميں نے خيال كيا تها كه هر مسلمان جو خدا پر يقين ركهتا هي اور جو اسلامي مذهب ركهتا هي اسپر فرض هي كه اپنے بچوں كي ديني تعليم سے بهي غافل نهو مينے جو انعام آپ كے كهنے سے تقسيم كيا اور شايد يهه پہلي عزت هي جو آپنے مجهكو دي هي تو اسبات كے ديكهنے سے مجهے زيادة خوشي هوئي كه چهوٹي عمر كے لڑكے بهي انعام پانے والوں ميں شامل تهے جسقدر ايسے لڑكے اس قسم كے انعام پانے والوں ميں شامل هوں اسيقدر قوم كو ملك كو اسكول كو مبارك باد دينا چاهيئے اسي سے آينده ملك كي بهبودي اور ترقي كي اميد هي مجهے اميد هي كه يهه جماعت روز بروز ترقي كريگي - آپ مجهے معاف كرينگے اگر ميں كچهه اپنا خيال بچوں كي مذهبي تعليم كي نسبت بيان كروں كتب مذهب اسلاميه ميں اعلى سے اعلى مسايل عقايد اور ادنى سي ادنى باتيں بهي بيان هوئي هيں بهت سے ايسے مسايل بهي هيں جو اس ليئے كتابوں ميں مندرج هيں كه اگر اتفاقيه ضرورت پيش آوے تو جسكو ضرورت هو ديكهه لے يا پوچهه لے جب اسقدر جزئيات اُن كتابوں ميں مندرج هيں تو ضرور هي كه اُن ميں بهت سے مسايل ايسے بهي هيں جن كو بهائي بهن سے باپ بيٹے سے صاف صاف بيان نهيں كرسكتا مذهب اسلام ميں جهاں اور بهت بڑے بڑے اصول هيں وهاں يهه بهي بهت بڑا اصول هي كه الحياء من الايمان اسليئے ميں مذهبي كتابونكے معلموں سے نهايت عاجزي سے كهتا هوں كه اُن مسايل كي تعليم اسطرحپر هوني چاهيئے كه لڑكوں كي حيا باقي رهے اور يهه نوبت نه آجاے كه لڑكوں ميں بے غيرتي آوے اور اُن كے ساتهه كے غير مذهب كے لڑكے بلكه خود اسي مذهب كے لڑكے باهر جاكر دل لگي كي طرحپر هنسي اوڑاويں حجاب اور شرم جس چيز سے باقي رهے اسيطرح پر تعليم هوني چاهيئے اور اسكا خيال ركهنا نهايت ضرور هي *

اب ميں اسكول كے مسلمان طلبه كي نسبت چند لفظ كهنا چاهتا هوں اگرچه اكثر لڑكے بهت چهوٹي عمر كے هيں جو شايد اسبات كو اچهي طرح نه سمجهه سكيں ليكن كچهه لڑكے زيادة عمر كے بهي هيں اس ليئے ميرا يهه كهنا شايد بيجا نهوگا - همارے قوم كے لڑكے اس بات كو ياد ركهيں

کہ ہمارا باعث نجات طریقہ اسلام کا ہی اُسکو ہم مقیم رکھیں اسلام نے ہمکو یہہ بھی سکھایا ہی کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھہ دوستانہ اور برادرانہ سلوک رکھیں میں اس اسکول کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اس میں ہندو اور مسلمان دونوں قوم کے لڑکے شامل ہیں ہندو ہمارے ہموطن بھائی ہوگئے ہیں جس نے جامۂ انسانیت پہنا ہی اُس کی یہہ خواہش ہوگی کہ ہندوستان میں دونوں قومیں برابر ترقی کریں ہندو ہوں یا مسلمان یا ہندوستان کی کوئی قوم ہو ملک کی بہتری کے لیئے سب کو ایک ہونا چاہیئے اسکول کے طالب علموں میں علاوہ ہموطن بھائی ہونے کے اسکول بھائی ہونے کی بھی صفت ہوتی ہی اُمید ہی کہ یہہ طالب علم پبلک لیف کے زمانہ کو پہونچکر باہم محبت رکھینگے جس سے ملک کو ترقی ہوگی اب میں دوبارہ شکریہ کرتا ہوں اُس عزت کا جو ممبروں نے مجھے دی ہی اور جس سے مجھکو ان چند الفاظ کے کہنے کا موقع ملا (چیرز) *

اس کارروائی کے ختم ہونے پر اُسی جلسہ میں جملہ مدرسین مدرسہ کی جانب سے مندرجہ ذیل ایڈریس بطور شکریہ سید صاحب کی خدمت میں پیش ہوئی *

شکریہ

جو مدرسین مدرسۃالمسلمین امرتسر نے جناب آنریبل سید احمد خاں صاحب خان بہادر سی ایس آئی کی خدمت میں پیش کیا

عالی جناب -

ہم جملہ مدرسین مدرسۃالمسلمین امرتسر ہندو و مسلمان آپ کی تشریف آوری سے جس کے لیئے ہم کیا بلکہ ہر شخص بہت دنوں سے اور دل سے مشتاق و منتظر تھا — اپنی اُمیدوں کے حسب ملشاد پورا ہونے پر اعلی درجہ کی خوشی اور مؤدبانہ شکریہ کا اظہار کرتے ہیں *

جب ہم یہہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے وہ بزرگ آج ہمارے سامنے موجود ہیں جو تھوڑا عرصہ گذرا کہ مقام پٹنہ میں ایک جم غفیر کے سامنے بآواز بلند

هندو اور مسلمانوں کو هندوستان کي دولهن کي دو رسیلي آنکهیں قراردیکر
اُسکي خوبي اور قدر و منزلت کے لئے یهه ضروري تصور فرماتے تهے که برابر
دونوں کي غور و پرداخت هو برابر دونوں کو فروغ هو - جب هم یهه دیکهتے
هیں که همارے غریب اور کس مپرس ملک کي ترقي کے وہ سچے خیر
خواہ همارے سامنے موجود هیں جو اپنے قلم جادو رقم سے لارڈ مکالي کي روح
میں جان ڈالتے هیں اور اپني تحریروں سے اُن لوگوں کي تحریروں اور
تقریروں کو رد کرتے هیں جو اهل هند کي تعلیم کو مشرقي علوم کي متعدد
کتابوں اور پرانے اور نامکمل خیالات پر محدود رکهنا چاهتے هیں جب هم
یهه دیکهتے هیں که آج همارے مدرسه میں همارے اور هماري آیندہ نسلوں
کي علمي اور عقلي اور اخلاقي ترقي کے وہ سچے مربي رونق افروز هیں
جنهوں نے اپني کبهي جنبش نه کهانے والي همت اور استقلال اور اپني
تحریر و تقریر کے پر زور اثر سے هندو مسلمان بلکه بڑے بڑے مقتدر فاتح قوم
کے اراکین سے بهي بلا قید مذهب چندہ لیکر مقام علیگدہ میں وہ عالیشان
اور مشهور و معروف کالج قایم کیا جس میں ابتدائي تعلیم سے لیکر
یونیورسٹي کي انتهائي تعلیم تک کا بندوبست هے اور جو اپني حیرت
انگیز ترقي سے اس ملک کے تمام پرانے کالجوں سے سر برآوردہ هوتا جاتا
هے اور جب هم یهه دیکهتے هیں که همارے پچیس کروڑ هندوستانیوں کے
وہ فصیح البیان خیر خواہ آج یہاں تشریف فرما هیں جو اپنے ملک کے
وکیل هوکر کلکته کونسل هال میں کهڑے هوکر بیدهڑک اپنے بے زبان موکلوں
کي وکالت کرتے تهے - اُنکے حقوق کي طرف گورنمنٹ کو توجهه دلاتے تهے -
اُن کي شکایات سے گورنمنٹ کو مطلع کرتے تهے - اُن کي امن و آسایش کے
لیئے نیک قوانین بنانے میں صلاح دیا کرتے تهے - تو همارے دل اُس حقیقي
خوشي اور احسانمندي سے لبریز هوجاتےهیں جو هر شخص کے دل میں
اپنے مربي اور محسن کي تشریف آوري سے ایک زبردست اثر پیدا کیا
کرتي هے جس کے روکنے سے وہ قدرتاً عاجز هوتا هے — کیا ممکن هے
که جس وقت هم یهه خیال کریں که وہ سب کار نمایاں جن کا گننا بهي
اس وقت بهت مشکل معلوم هوتا هے همارے ملک هي کے ایک عالي
دماغ اور بلند همت عالي وقار کي هیں تو همارے دلمیں خوشي اور فخر نہو -

کیا ممکن هی که وہ مرد خدا جس کا نام اُن سب کارنمائیوں کے سبب سے هر خاص و عام کي زبان پر چڑها هوا هی همارے شهر میں تشریف فرما هو اور همارے مدرسه تک قدم رنجه فرماوے اور هم اس میں اپنا اعزاز و امتیاز سمجهکر اُس کا شکریه نه بجا لاویں — نہیں هرگز نہیں — بلکه هم اسے اپني خوش قسمتي و فخر سمجهکر بڑے ادب سے یهه دعا کرکر ختم کرتے هیں که خداوند تعالی آپ کي عمر کو درازي بخشے اور آپ کے قواے جسماني اور دماغی کو جو اپني قوم و ملک کی بهتري کو اپنا اعلی فرض جان کر اُس کي ترقي و بهبودي میں مصروف رهنا اپنا فخر جانتے هیں تقویت دے — اور جس قدر خیر خواهي اور همدردي آپ کے دل میں هی اُس کو اور بهي زیادہ کرے — اور اس کے اظهار و تکمیل کا پورا پورا سامان آپ کے در دولت پر همیشه مهیا رکهے — آمین ثم آمین *

تم سلامت رهو هزار برس
هر برس کے هوں دن پچاس هزار

تقریر سید صاحب بجواب ایڈریس مدرسه اسلامیه امرتسر

حضرات مدرسان مدرسه اسلامیه —

میں آپ کا دلي شکریه اس ایڈریس کے پیش کرنے کا خصوصاً اُن الفاظ کا جو آپنے براہ عنایت میري نسبت ظاهر کئے ادا کرتا هوں آپنے اپني ایڈریس میں مدرسةالعلوم کا کچهه ذکر کیا هی اور میري کوششونکا کچهه بیان کرکے مجهکو اُسکا باني قرار دیا هی مگر حقیقت میں میں اُسکا مستحق نہیں هوں کیونکه میںنے تنها کچهه نہیں کیا اور نه کرسکتا تها اس تعریف کے مستحق اور باني هونے کے لقب پانے کے اور بهت سے لوگ مستحق هیں جنهوں نے اس میں کوشش کي اور مدد دي هی جن میرے دوستوں نےاُسمیں مدد کي اور جو باني هونے کے لقب کے سزاوار هیں اُن میں سے دو دوست وہ هیں (حاجي محمد اسمعیل خانصاحب

رئیس دتاولي اور راقم اثم اقبال علي کیطرف اشارہ کیا) جو یہاں بیٹھے هیں اور وهي بشمول اور دوستوں کے اس تعریف کے مستحق هیں اپنے هندوؤں کے ساتھہ همدردي کرنے کا جو بیان کیا هی اُس کے متعلق میں اپنا خیال چند مختصر لفظوں میں ادا کرنا چاهتا هوں میرا خیال یہہ هی کہ مذهب اسلام کا سب سے بڑا اصول خدا کو ایک جاننا اور انسانوں کو بھائي سمجھنا هی آپ خیال کیجیئے کہ انسان کي زندگي دو حصوں میں بسر هوتي هی ایک مذهب کے متعلق دوسرا دنیوي امور کے متعلق مذهب کي روسے نہ میں کسي هندو کي چتا پر جلونگا نہ کوئي هندو میري قبر میں دفن هوگا مگر جو مخلوق کہ ایسي پیدا هوئي هی جیسیکہ هم - جیسي صورت خدا نے هماري بنائي هی ویسي هي اُنکي بھي بنائي هی ـــ جسطرح کہ هم آنکھہ ناک کان رکھتے هیں اُسیطرح وہ بھي آنکھہ ناک کان رکھتے هیں - پس جو مخلوق اس صورت کي هو اُن کے آپس میں بھائي هونے میں کچھہ شک نہیں اور یہي سبب هی کہ ایک کا دوسرے سے دنیوي امور میں بہت کچھہ تعلق هی پس اُن سب کے ساتھہ اُسطرح سے ملنا لازم هی جسطرح اپنے بھائي سے اور اُنکو بھي ایسا پیار کرنا انسانیت کا مقتضی هی جیسا اپنے بیٹے کو (چیرز) *

خواجہ یوسف شاہ صاحب نے تحریک کي کہ سید صاحب کي تشریف آوري کي تقریب میں مدرسہ میں دو دن کي تعطیل کیجاوے حاجي غلام حسن صاحب نے تائید کي اور تعطیل منظور هوئي *

اس کے بعد جلسہ برخاست هوا اور جسطرح پر لوگوں نے سید صاحب کا استقبال کیا تھا اُسیطرح پر مشایعت کي *

اس جلسہ کے ختم هونے کے بعد خواجہ یوسف شاہ صاحب اور حاجي غلام حسن صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب سید صاحب اور اُن کے ساتھي دوستوں کو امرتسر کے سرکاري باغ کي سیر دکھانے کو لے گئے - باغ نہایت هي خوبي اور عمدگي سے آراستہ هی اور نہایت پر فضا اور دلکشا هی - سکھوں کے زمانہ حکومت کے اکثر مکانات جو اُن کي حکومت کو یاد دلاتے هیں وهاں موجود هیں اور تصرفات جدیدہ سے ایسے هی زیادہ تر مفید هوگئے هیں جیسیکہ حکومت کي تبدیلي پنجاب کو مفید هوئي

هی – وهاں ایک – دوحاشیه مکان بنا هوا هی اُسکے ایک طرف اوپر کے درجه میں کتب خانه هی باقی درجے آرام و آسایش کے لیئے بهہا هیں •

ایک امر جو قابل غور اور لایق عبرت هی اور جس سے ایک جهلک اسباب کی دکهائی دیتی هی که قومی ترقی کسطرح هوتی هی اس مکان میں مشاهده هوتی تهی یعنی اُس کے نیچے کی منزل کا بڑا هال ایک یوریپین گرانڈ افسر کی تجویز سے بطور تهیٹر کے آراسته کیا گیا هی – جب کسی کار خیر یا قومی رفاه علم کے کام کی ضرورت هوتی هی تو لایق انگریز اور عالی خاندان قابل لیڈیاں اُس میں تماشا کرتی هیں اور گاتی هیں اور تماشا دیکهنے والوں کو جن میں یقین هی که بجز گورے منهه والوں کے کالے منهه والا کوئی نهیں هوتا دام دیکر ٹکٹ خریدنا هوتا هی اور اسطرحپر جسقدر روپیه جمع هوتا هی اُس کام میں صرف کیا جاتا هی •

سید صاحب همیشه کہا کرتے هیں که هم نے مدرسة العلوم کے لیئے روپیه جمع کرنے کی هر طرح پر کوشش کی امیروں سے التجا کی والیان ملک سے درخواست کی قوم سے بهیک مانگی غیرت کو طاق پر رکها اور غیر قوموں کے سامنے گداگری کے لیئے هاتهه پهیلایا لاٹری کا جوا کهیلا مگر پوری کامیابی نهیں هوئی قوم کی اور ملک کی حالت یهه هی که کهیل تماشے ناچ رنگ مسخرا پن سے روپیه وه دیتے هیں پس اگر کالج کمیٹی کے ممبر بهی ملکر ایک تهیٹر بنائیں اور خود مقدس مقدس ممبر اُس میں گانے والے اور تماشا کرنے والے هوں تو صرف تین چار شهروں میں تماشاکرنے سے کافی روپیه هاتهه آجاوے – اُنهوں نے فرمایا که خیال کرو که جب هماری یهه قومی تهیٹر کی پارٹی کسی شهر میں پهونچے اور اشتهار دیا جاوے که مولوی سمیع الله خاں بهادر سب جج علیگڈه اسطرح کا سوانگ بهرینگے اور مولوی سید فریدالدین احمد خاں بهادر سب جج کانپور یوں یوں روپ بدلینگے – مولوی سید زین العابدین خاں بهادر سب جج آگره اسطرح ٹهٹول کرینگے – مولوی سید مهدی علی خاں منیر نواز جنگ بهادر ریونیو سکرٹری گورنمنٹ نظام حیدرآباد یهه غزل گاوینگے — مولوی مشتاق حسین صاحب ممبر صدر بورڈ ریونیو حیدرآباد کے هاتهه میں ڈنڈه هوگا اور محتسب کا سوانگ دکهاوینگے اور لوگ تکرار کرینگے که " محتسب را درون خانه چکار " منشی محمد ذکاء الله صاحب پروفیسر میور سنٹرل کالج الهآباد " چه غم " کا

تماشا دکھاوینگے — مولوي سید اقبال علي اسطرح سے هنس مکهه جوان رعنا کا سوانگ بهرینگے — مولوي سید مهدي حسن صاحب یاد فراموش کي نقل کرینگے اور سید مهر تراب علي صاحب ڈپٹي کلکٹر بهادر ایته پهواز برهول کے روتهه بیتهنے کا تماشا کرینگے — مولوي خواجه محمد یوسف صاحب وکیل علیگڈہ کفایت شعاري کے ساتهه سوداگروں کي دوکانوں اور نیلاموں کے مجمع میں اسباب خریدنے کي نقل کرینگے - نواب ضیاء الدین احمد خاں بهادر پرستان کے بادشاہ بنکر آوینگے - وزیر الدوله مدبرالملک خلیفه سید محمد حسن خاں بهادر پرنس بسمارک کي نقل اوتارینگے - مولوي الطاف حسین صاحب حالي اپنا مسدس گاوینگے اور فلاں صاحب یهه نقل کرینگے اور فلاں صاحب وہ نقل کرینگے اُن صاحب کے گلے میں ڈهولک هوگي اور وہ صاحب سارنگي بجاوینگے اُن کے هاتهه میں مجیرے هونگے اور اُن کے پاس دوتارا اور آنریبل سید احمد خاں بهادر سي ایس آئي بمصداق اس شعر کسي شاعر تجربه کار کے که —

رو مسخرگي پیشه کن و مطربي آموز
تا داد خود از کهتر و مهتر بستاني

هر ایک مجلس کے مسخرے هونگے — تو کسقدر لوگ تماشا دیکهنے کو آوینگے اور کسقدر روپیه هاتهه آجاویگا - اگر هم لوگ ایسا کریں اور اسطرح پر اپني قوم کي بهلائي کے لیئے روپیه جمع کریں تو دنیا میں کوئي قومي عزت ایسي نهیں هی جو اس پارتي کو نصیب نهو اور عقبی میں کوئي اعلی سے اعلی رتبه ثواب کا ایسا باقي نرهے جو یهه پارتي حاصل نکرے *

اگرچه میں نے اس تحریر میں بهت گستاخي کي هی مگر مجهکو معاف کیا جاویگا کیونکه - سید صاحب هي کے یهه الفاظ هیں جو میں نے لکهے هیں *

اس مقام پر امرتسر کي ایک خاص بات کا بیان کرنا بے موقع نهوگا - امرتسر میں مسلمانوں نے بهي مثل پارسیوں کے تهیٹر بنایا هی - سنا هی که وهاں عمدہ نقلیں هوتي هیں اور گانا بهي اچها هوتا هی — تهیٹر بنانا اور مردوں کو عورتوں کے کپڑے پهناکر عورت بنانا جیسےکه پارسي تهیٹر والے کرتے هیں نهایت حماقت کي بات هی — مثل مشهور هی که " جب ناچنے نکلے تو گهونگت کاهیکا " یا تو کوئي ایسي نقل نهو جس میں عورتوں

کي نقل بنانے کي ضرورت هو ورنہ تهیٹر میں عورتوں کي جگهہ عورتوں هي کا هونا چاهیئے - میں نے سنا هی کہ امرتسر کے تهیٹر میں درحقیقت عورتوں کو بهي شامل کیا هی *

لوگوں نے بیان کیا کہ اُس تهیٹر میں مسلمانوں کے قومي تنزل کي بهي نقل هوتي هی اور مسدس حالي کے بند گائے جاتے هیں - اُس نقل میں ایک مقام نہایت موثر آتا هی اور لوگوں کے دل پر بہت اثر کرتا هی - ایک پردہ کهولا جاتا هی جس میں سمندر لهریں مارتا هوا اور ایک جهاز جس میں لوگ سوار هیں طوفان میں آیا هوا اور ڈوبتا هوا دکهائي دیتا هی - اُس وقت مسدس حالي کا یہہ بند گایا جاتا هی *

جهاز ایک گرداب میں پهنس رہا هی
پڑا جس سے جو کهوں میں چهوٹا بڑا هی
نکلنے کا رستہ نہ بچنے کي جا هی
کوئي اُن میں سوتا کوئي جاگتا هی
جو سوتے هیں وہ مست خواب گراں هیں
جو بیدار هیں اُن پہ خندہ زناں هیں
کوئي اُن سے پوچهو کہ اے هوش والو
کس اُمید پر تم کهڑے هنس رهے هو
برا وقت بیڑے پر آنے کو هی جو
نہ چهوڑیگا سوتوں کو اور جاگتوں کو
بچوگے نہ تم اور نہ ساتهي تمهارے
اگر ناؤ ڈوبي تو ڈوبینگے سارے

گانے والا یا گانے والي ان بندوں کے گانے میں موقع بہ موقع اُس جهاز کي طرف جو ڈوبنے کو هو رہا هی اشارہ کرتي جاتي هی - اس کا ایسا سما بندہ جاتا هی کہ لوگوں کي آنکهوں میں سے آنسو نکل پڑتے هیں *

مجهکو اس تهیٹر کے دیکهنے کا نہایت شوق تها مگر سید صاحب نے ایسي باتیں کہیں جنسے میرا دل ٹهنڈا هوگیا - سید صاحب نے کہا کہ هر ملک میں کچهہ تفریح کا بهي سامان هونا چاهیئے جس سے وہ لوگ جو اپنے دماغ کي قوت مفید اور عمدہ کاموں میں صرف کرتے هیں کسي وقت تفریح بهي حاصل کریں — تهیٹر میں ایک لازمي امر یہہ هی کہ

نصیحت آمیز باتیں اور بداخلاقي کے عیوب دکھانے کے ساتھہ ایسي باتیں بھي ہوتي ہیں جو بد اخلاقي یا بدنفسي کي باتوں کو بھي یاد دلاتي ہیں یا سکھاتي ہیں پس تھیٹر ایسے ملک میں ہونا چاہیئے کہ جہاں تعلیم نے اور سوسئیٹي نے لوگوں کے دل پر ایسا اثر کردیا ہو کہ اُن کے دل پہلي قسم کي باتوں سے موثر اور دوسري قسم کي باتوں سے ذہول کرنے کے قابل ہوں — ہندوستان کي حالت ایسي نہیں ہی ـ یہاں مفید کام تو کوئي نہیں کرتا پھر اگر تفریح ہي تفریح ہو تو کیا ہوگا — علاوہ اس کے دل میں نہایت مختلف اثر پیدا ہوتا ہی بجاے اس کے کہ پہلي قسم کي باتوں سے وہ موثر اور دوسري قسم کي باتوں سے ذہول کریں وہ دوسري قسم کي باتوں سے موثر ہوتے ہیں اور پہلي قسم کي باتوں سے ذہول کرتے ہیں — سید صاحب نے فرمایا کہ جب میں قاہرہ دارالسلطنت مصر میں تھا تو ایک دن وہاں کے عجایب خانہ کو جس میں قدیم مصریوں کي نہایت قدیم چیزیں اور ممیاں موجود ہیں دیکھنے گیا تھا اتفاقاً وہاں مصر کے ایک پاشا بھي جن کا نام مصطفی تھا یا اور کچھہ تشریف لائے — اسمعیل پاشا خدیو سابق مصر نے جو تھیٹر قایم کیا تھا اور اُس کے لیئے نہایت عمدہ عمارت بنائي تھي اُس کا ذکر ہوا سید صاحب نے نہایت مختصر لفظوں میں کہا کہ پہلے ملک کي حالت درست کرلو تب تھیٹر بناؤ *

اسي رات ٹون ہال میں بزرگان امرتسر کي جانب سے ایک اڈریس سید صاحب کو دیا گیا یہہ اڈریس نہایت عمدہ و خوشخط لکھا ہوا تھا اور بہت خوبي سے اُسپر طلائي کام بنایا گیا تھا دوسو پچاس عماید امرتسر جنکے سرگروہ جناب خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب تھے اس اڈریس کے پیش کرنیکو ٹون ہال میں جمع ہوئے تھے - حاجي غلم حسن صاحب رئیس امرتسر نے نہایت دلي جوش سے اور بہت خوبي سے اُسکو پڑھا جو لفظ اُنکے منہہ سے نکلتا تھا معلوم ہوتا تھا کہ دل سے نکلتا ہی اور لوگوں کے دلوں پر اثر کرتا ہی وہ اڈریس پڑھے جانے کے بعد خریطہ زرنگار میں رکھہ کر سید صاحب کي نذر کي گئي سید صاحب نے دونوں ہاتوں سے لیکر اُسکو سرپر رکھا اور ایک مختصر مگر پر مطلب اُسکا جواب دیا چنانچہ وہ اڈریس اور سید صاحب کا جواب دونوں ذیل میں مندرج ہیں *

ایڈریس انجمن اسلامیہ امرتسر

بمقام ٹون ہال.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

بعالی خدمت جناب آنریبل سید احمد خاں صاحب بہادر
سی - ایس - آئی

بیا کہ منتظر مقدم تو یارانند
نہادہ چشم براہ تو دوستدارانند
کنوں کہ گرم شدہ بزم ہم نرائنہا
بہر طرف کہ روی بلبلاں ہزارانند

عالیجناب —

آراکین انجمن اسلامیہ امرتسر آج کسی ایسے شخص کے سامنے ایڈریس دینے کو حاضر نہیں ہوئے - جو بباعث گورنمنٹ کے اشفاق کے کسی اعلی عہدہ پر مامور ہو —یا صرف بلحاظ اپنی خاندانی عظمت کے زمانہ کی آنکھوں میں ممتاز ہو — بلکہ انجمن اپنا ایڈریس اُس شخص کے سامنے پیش کرنیکو ہی — کہ جس نے علاوہ اعزاز سرکاری اور شرف خاندانی و لیاقت ذاتی کے اپنے اعلی درجہ کی ہمدردی اور جانفشانی سے فنا فی القوم کا رتبہ حاصل کیا - آپ کے کارنامے اپنی عالمگیر شہرت کے سبب محتاج بیان نہیں — وہ قوام عالم تک سنہری حروف میں تاریخ کے صفحوں پر روشن رہینگے مسلمانوں کو اس موجودہ تباہ حالت میں آپ جیسے بیدار مغز سر پرست کی بہت ضرورت تھی جسکو مسبب الاسباب نے اُنکی خوش قسمتی سے پیدا کیا - قوم کی مصلحت اندیشی و خیر طلبی جو آپ کے وجود باجود میں پائی جاتی ہی کوئی نئی بات نہیں - بلکہ یہہ اُس اعلی خاندان کا جسکے آپ ذریات سے ہیں جبلی خاصہ اور آپکا جدی ورثہ ہی آپنے جو اس مسلمانوں کی سقیم حالت میں اُنکی درستی اور اصلاح پر کمر باندھی یہہ آپکی

شان کے بہت ہي مناسب اور موزوں هی - یہہ روز افزوں ترقي اور آپکے مساعي جمیلہ کا اس جلدي سے بارور هونا جو نظر آرها هی محض آپکي حسن نیت اور خالصہ للہ کوششوں کا نتیجہ* هی — ورنہ کسکا حوصلہ تھا کہ ایسے اهم کام کے انجام دهي کا کفیل هوسکے اور پھر اُسکو اس خوبي اور خوش اسلوبي سے کر دکھائے جیسا کہ آپ سے ظهور میں آیا — غرض کہ هر طرح اس قوم کي قافلہ سالاري آپ هي کے لیئے زیبا هی —

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

مدرسۃ العلوم مسلمانان جسکے باني مباني آپ هیں اُن لاانتہا جان کاهیوں اور عرق ریزیوں کا ثمرہ هی جسکو آپنے اپني درماندہ قوم کي بہبودي کي غرض سے رفیق حجرہ و جلیس انجمن بنا رکھا تھا — یہہ ممکن نہ تھا کہ اسکو یہہ شادابي اور سرسبزي نصیب هوتي جو آج اسکو حاصل هی - اگر آپ کے اعلی دماغ کو جسے دست قدرت نے اِسي اور ایسے هي کاموں کے واسطے موضوع کیا تھا اس میں دخل نہ هوتا - اس کالج کي بنیادوں کے استحکام کے ساتھہ جو خیر جاري هی آپ کي یادگار دائمي قایم رهیگي اور صلہ گرانمایہ اسکا کہ جزاے خیر هی حق تعالی آپکو بخشیگا — آپ کي ایجاد پسند طبع نے اسی خیر جاري پر اکتفا نہیں کیا بلکہ محمڈن سول سروس فنڈ کي فراهمي کا نیا قاعدہ آپکي عمدہ تجاویز کا ایک ادنی نمونہ هی — جس میں اگر حسب مراد کامیابي هوگئي تو اهل اسلام بہت کچھہ اُمیدیں اپني فلاح کي رکھہ سکتے هیں — انجمن اسلامیہ امرتسر نے بھي اس فنڈ کي تائید میں کوشش کي هی اور کسیقدر کامیابي بھي هوگئي هی — اُمید هی کہ عنقریب اطلاع مفصل اسکي آپکي خدمت میں کي جائیگی — آپ کي اسقدر کوشش اور عرق ریزیوں کا اتنا فائدہ تو ضرور هوا هی کہ قوم نے خواب غفلت سے کروٹ لي هی — جابجا تعلیم مغربي کي اشاعت پیش نظر هی — چنانچہ اس جگہہ بھي ایک مدرسہ موسومہ بہ مدرسۃ المسلمین یہاں کے مسلمانوں نے قایم کیا هی — جسکي وسعت بحالت* خاطر خواہ هونے کے مسلمانوں کے حق میں فائدہ سے خالي نہوگي - حق تو یوں هی کہ هندوستان میں مسلمانوں کي تعلیم کے لیئے جو کچھہ هوچکا هی یا هو رها هی یا جسکي آیندہ هونے کي اُمید هی یہہ صرف آپ هي کي کوششوں کا نتیجہ هی —

مختصر یہہ ہی کہ شاعرانہ مبالغے بہي آپ کے محامد کثیرہ کو بتفصیل بیان کرنے سے قاصر ہیں - اب ہم اراکین انجمن اس اڈریس کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں کہ اللہ تعالی آپکو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے -

از طرف انجمن اسلامیہ امرتسر بالتاریخ ۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ مطابق ۲۶ جنوري سنہ ۱۸۸۴ع *

پریسیڈنٹ انجمن اسلامیہ حاجي خان محمد شاہ خان بہادر

آنریري سکرٹري انجمن اسلامیہ شیخ غلام حسن

سید صاحب کا جواب اڈریس

صدر انجمن و ممبران مجلس اسلامیہ و دیگر برادران ودوستان -

آج یہہ دوسري عزت ہی جو امرتسر میں میري عزیز اور پیاري قوم نے مجھکو دي ہی گو میں اُس عزت کا مستحق نہیں ہوں مگر جو ہمدردي اور مسافر نوازي میرے ہموطن اور میري قوم کے بزرگوں نے امرتسر میں مجھہ ناچیز کے ساتھہ کي اُس سے مجھے اُمید ہی کہ ہماري قوم میں اب یہہ بات پیدا ہو چلي ہی کہ وہ جس شخص کو اپنے خیال میں ملک کي بھلائي یا قوم کي خیر خواہي کرنے والا سمجھتے ہیں اُس کي قدر کرتے ہیں میں قبول کرتا ہوں کہ یہہ اڈریس جو مجھے دي گئي میں اُسکا مستحق نہیں ہوں مگر اس جوش سے جو اس وقت ظاہر کیا گیا ہی میں خدا سے اُمید رکھتا ہوں کہ ہماري قوم میں ایسے لوگ پیدا کریگا جو اس عزت کے مستحق ہونگے (چیرز) میں سب سے زیادہ اپنے حالات جانتا ہوں میں ایک گنہگار شخص ہوں میرے اعمال اچھے نہیں ہیں مگر میرا دل خدا کي رحمت اور اُسکي بخشش سے مایوس نہیں ہی ایسے گنہگار کو مجلس اسلامیہ سے جسکا نام ہمیشہ مقدس ہی اور ہمیشہ مقدس رہیگا اڈریس کا دیا جانا اُس کي بڑي اُمیدوں کا باعث ہی مجھکو اُمید پڑتي ہی کہ جس طرح بندوں نے میرے گناہوں سے چشم پوشي کرکے مجھکو عزت دي ہی خدا بھي میرے ساتھہ اُسیطرح پیش آئیگا اور میرے گناہوں کو معاف کریگا آپ نے اس اڈریس میں کچھہ قومي ہمدردي کا ذکر کیا ہی اسکا دعوی کرنا یا اسکا مستحق ہونا

بہت مشکل اور اهم امر هی میں اپنے تئیں نہ اس کے لایق سمجھتا هوں نہ اسکا مستحق نہ اپنے میں ایسا مقدور دیکھتا هوں کہ میں ایسا کام کروں جس سے میں اُسکا مستحق هوں لیکن بیشک میرے دلمیں ایک جوش اور ایک آرزو هی کہ میری قوم جو ذلت میں پڑتي جاتي هی دولت سے محروم هوتي جاتي هی شان و شوکت کو جو باپ دادا کي کمائي تهي غارت کرتي جاتي هی اُس کو پھر حاصل کرے جہاں تک مجھسے هوسکتا هی میں اُس میں کوشش کرتا هوں — مدرسةالعلوم بے شک ایک ذریعہ ترقي قومي کا هی یہاں پر قوم سے میري مراد صرف مسلمانوں هي سے نہیں هی بلکہ هندو اور مسلمان دونوں سے هی — مدرسةالعلوم بلاشبہہ مسلمانوں کي ابتر حالت کے درست کرنے کے لیئے اور جو افسوسناک محرومي اُنکو یورپین سینز اور لٹریچر کے حاصل کرنے میں تهي اُس کے رفع کرنے کو قایم کیا گیا مگر اُس میں هندو مسلمان دونوں پڑھتے هیں اور تربیت جو هندوستان میں مقصود هی دونونکو دي جاتي هی هملوگ آپس میں کسي کو هندو کسي کو مسلمان کہیں مگر غیر ملک میں هم سب نیٹو یعني هندوستاني کہلائے جاتے هیں غیر ملک والے خدا بخش اور گنگا رام دونوں کو هندوستاني کہتے هیں غیر ملکوں میں جب هم لوگ جاتے هیں تو هندو اور مسلمان کے نام سے نہیں پکارے جاتے هیں بلکہ نیک دل لوگوں سے نیٹو یعني هندوستاني کا اور تنگ دل لوگوں سے نیگرو یعني کالے منہہ یا وحشي هندوستاني کا لقب دونوں کو برابر ملتا هی اور یهي سبب هی کہ هندوؤں کي ذلت سے مسلمانوں کي اور مسلمانوں کي ذلت سے هندوؤں کي ذلت هی پھر ایسي حالت میں جبتک یہہ دونوں بھائي ایک ساتھہ پرورش نپاویں ساتھہ ساتھہ یہہ دونوں دودہ نہ پیئیں ایک هي ساتھہ تعلیم نپاویں ایک هي طرح کے وسایل ترقي دونونکے لیئے موجود نہ کیئے جاویں هماري عزت نہیں هوسکتي مدرسةالعلوم کے قایم کرنے میں میرا یهي مطلب تها مگر میرا کیا مقدور تها کہ میں اُس کو انجام دے سکتا میں اُن لوگوں کا شکر گذار هوں جنہوں نے اُس میں مدد کي اس مدد میں' میں مسلمانوں کا اسقدر مشکور نہیں هوں جسقدر هندوؤں کا هوں جنہوں نے بطور خیرات کے اپنے بھائیوں کي مدد کي مدرسہ کي عمارت کي دیواروں اور محرابوں پر بہت سے هندوؤں کے

نام کندہ هیں جس سے همیشه کو یهہ یادگار قایم رهیگي که هندوؤں نے اپنے درماندہ مسلمان بهائیوں کي کس فیاضي سے مدد کي تهي *

سرکاري نوکري کي بهي نسبت مجهکو یهہ کهنا چاهیئے که کوئي وقار اور کوئي عزت کسي قوم کو اُسوقت تک حاصل نهیں هوسکتي جبتک وہ حکمراں قوم کے ساتهہ درجه حاصل نکرے اور اپنے ملک کي حکومت میں حصه نلے دوسري قومیں مسلمانوں یا هندوؤں کو محرري یا ادنی عهدوں پر دیکهکر عزت نهیں کرتیں اور نه کرسکتي هیں بلکه جو گورنمنت اپني رعایا کو اس قسم کے اعزاز سے محروم رکهے وہ بهي عزت کي نظر سے نهیں دیکهي جاسکتي عزت تبهي حاصل هوگي جب همارے ملکي بهائي حکمراں قوم کے ساتهہ برابر کے عهدے رکهتے هوں گورنمنت نے صداقت اور نیک، نیتي نیک دلي اور انصاف سے اپنے هر ملک کي رعایا کو اُن عهدوں کے پانے کے لیئے برابر کا حق دیا هی البته هندوستانیوں کے لیئے بہت سي مشکلات اور بے انتہا موانع هیں مگر همکو استقلال کے ساتهہ کوشش کرني، چاهیئے کسي تکلیف کے کسي مشکل کے کسي مصیبت کے خوف سے پیچهے نرهنا چاهیئے همارے هندوستان کے بهائي بنگالیوں نے جو اس زمانه میں هندوستان کي تمام قوموں کے فخر اور سرتاج هیں کوشش کرکے ایک درجن بنگالي سویلین بنا لیئے هیں مگر اُن کے بهائیوں کو کسي ملک کے هوں خواہ پنجاب کے یا هندوستان کے مسلمان هوں یا هندو اُنکو شرم نهیں آتي که وہ پیچهے رهے جاتے هیں اور اپني قوم کي آنکهوں میں غیر قوم کي آنکهوں میں ذلیل هوتے هیں بنگالیوں کے بعد میں اور هندو بهائیوں کي بهي قدر کرتا هوں که اُنهوں نے بہت کچهہ کیا هی گو میں اس کهنے سے باز نهیں رہ سکتا که اُنهوں نے ابهي کام پورا نهیں کیا ابهي اُن کو بہت کچهہ کرنا چاهیئے هم مسلمانوں کو سب سے زیادہ غیرت کرني چاهیئے که وہ سب سے پیچهے هیں اگر اُن کو یهہ خیال هی که اُن کے بزرگ بڑے معزز اور ممتاز تهے تو اُن کو اور بهي زیادہ غیرت کرني لازم هی مسلمانوں کا فرض هی که کوشش کرکے اپنے ملک میں ایسے عهدے حاصل کریں جن کے حاصل کرنے کا حق گورنمنت نے اُن کو بخشا هی گو میں نے یهہ جمله خاص مسلمانوں کي نسبت کہا لیکن اگر میں لال بهاري گنگارام خدا بخش میں سے کسي کو مجسٹریٹ یا کمشنر یا اسي طرح کے کسي

عہدہ کي کرسي پر بیٹھا دیکھوں تو مجھکو برابر خوشي ہوگي کیونکہ اُسي وقت ہمارے ملک کے لوگوں کي دوسري قوم کي نظروں میں کسیقدر عزت ہوگي اسلیئے میں کہتا ہوں کہ تعلیم کے ساتھہ کچھہ اس طرف بھي رغبت ہو کہ ہمارے ملک کے لوگ مقابلہ کا امتحان دیکر سول سروس میں داخل ہوں *

آپنے براہ مہرباني میرے اُس ذریت میں سے ہونے کا جو مقدس اور پاک ھی اس اڈریس میں ذکر کیا ھی میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ میں اُس پاک شخص کي ذریت میں ہوں جس کے لب مبارک جو آخري وقت پر ہلتے تھے تو اُمتي اُمتي کہتے تھے میں اُس ذریت میں ہونے کا نہ اسوقت بلکہ جب تک میں اس دنیا میں ہوں فخر کرونگا اور مرنے کے بعد بھي مجھکو اس کا فخر ہوگا مگر میں ٹھیک اُس ذریت میں ہونے کا اور اپنے فخر عالم دادا کے پوتے ہونے کا حق اُسوقت ادا کرونگا جب میں بھي مرتے وقت ایسي حالت میں کہ سانس کو سینہ میں گنجایش نرھي ہو اور ہونٹ بھي نہایت آھستہ اور خفیف حرکت کرتے ہوں قومي قومي کہتا ہوا مروں — میں دعا کرتا ہوں کہ خدا ایسا ھي کرے آمین (بہت زور سے چیرز) *

باوجودیکہ بزرگان امرتسر نے سید صاحب کي مہماني کا خوب انتظام کیا تھا اور نہایت عمدہ اور لطیف کھانے ہروقت کھلاتے تھے اور شیخ غلام حسن صاحب — خواجہ یوسف شاہ صاحب — حاجي غلام حسن صاحب نہایت اخلاق و محبت سے ہر وقت بذات خود سید صاحب کي مہمانداري میں مصروف رہتے تھے مگر سید صاحب " نقدہ حرمتہ " ھي کے مشتاق تھے بزرگان امرتسر نے اُسکو بھي پورا کیا اور ایڈریس کے بعد چمکتے ہوئے سفید سفید مبلغ ایکہزار پچاس روپیہ بہ تقریب دعوت اُسیوقت پیش کیئے اور ساڑھے چار سو روپیہ کے اور عطا فرمانے کا وعدہ کیا جو وفا بھي ہوا — سید صاحب اُس پیشکش کو جسے وہ ابیض نوراني کہا کرتے ھیں لیکر نہایت خوش ہوئے اور شکریہ ادا کیا اور یہہ تجویز کي کہ اس روپیہ سے مدرسۃالعلوم علیگڈہ میں ایک پختہ بورڈنگ ہوس بنایا جاوے جسپر مندرجہ ذیل کتبہ لگے *

از زر عطیه

ممبران انجمن اسلامي و دیگر احباب امرتسر صوبۂ پنجاب

که بتاریخ بست و ششم جنوري سنه ۱۸۸۴ع بمقام امرتسر بتقریب دعوت سید احمد خاں بہادر سي ایس آئي عطا فرمودند —

تعمیر یافت

ستائیسویں جنوري سنه ۱۸۸۴ع تاریخ روانگي گورداسپور قرار پاچکي تھي اور وهاں سے پھر امرتسر میں واپس آنے پر ایک لکچر دینا ٹھہرا تھا چنانچه سید صاحب اُسي تاریخ امرتسر سے گورداسپور روانه ہوئے اکثر احباب اسٹیشن پر رخصت کرنے کو تشریف لائے حاجي غلام حسن صاحب خواجه یوسف شاہ صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب نے سید صاحب کو نہیں چھوڑا وہ بھي هم سب کے ساتھ گورداسپور کو راهي ہوئے اب هم گورداسپور کو جاتے هیں اور وهاں سے واپس آنے کے بعد پھر امرتسر کے حالات لکھینگے *

حالات مقام گورداسپور

هم سب امرتسر هي مهں تھے کہ سردار شیر سنگھہ صاحب منصف گورداسپور نجم‌الهند سردار محمد حیات خاں بہادر کا خط لیکر گورداسپور سے امرتسر مہں تشریف لائے اور تاریخ و وقت پہونچنے گورداسپور کا دریافت فرماکر گورداسپور چلے گئے هم سب لوگ بھي ستائیسویں جنوري سنه ۱۸۸۴ع کو روانه گورداسپور هوئے – جب سید صاحب بٹاله کے اسٹیشن پر پہونچے تو راے رام داس صاحب تحصیلدار اور منشي ٹیک چند صاحب نایب تحصیلدار اور شیخ ناصرالدین صاحب اور شیخ محمد بخش صاحب اور شیخ برکت علي صاحب رئیسان بٹاله سید صاحب کي ملاقات کے لیئے اسٹیشن پر موجود تھے رئیسان ممدوح نے مبلغ پندرہ روپیه بطریق دعوت سید صاحب کو عنایت کیئے سید صاحب نے اُس کو شگون نیکبختي سمجھا اور نہایت احسانمندي سے اُن کو لیا اور مختصر مگر دلچسپ لفظوں مہں اُن کا شکریه کیا *

الفاظ شکریه جو سید صاحب نے کہے

حضرات –

شاید ریل کي روانگي مہں بہت تھوڑا عرصه باقي هی اس سبب سے مہں کچھہ زیادہ شکریه اُن کي عنایت کا ادا نہیں کرسکتا لیکن آپ صاحبوں کا نہایت ممنون هوں که آپنے مہرباني کرکے میرے واسطے تکلیف فرمائي اور ایک قومي کام کي غرض سے چندہ بھي عطا کیا آپ صاحبوں کو خیال کرنا چاهیئے که هماري قوم کي حالت بہت خراب هوگئي هی اور هر قسم کي ترقي مہں وہ سب سے پیچھے هی آپ صاحبوں کو کوشش کرکے اس کو آگے بڑھانا چاهیئے آپ صاحب بہت سے مشہور کام کرتے هیں مسجدیں بنواتے هیں اور اور بھي نیک کام کرتے هیں لیکن وہ سب اس لیئے کیئے جاتے هیں که اُن کاموں کي وجہہ سے آپ کو بہشت مہں جگہہ ملیگي وہ سب کام آپ کے دین کے هیں جبکه آپ دنیا مہں بھي هہں اور اُس سے آپ کو کسیطرح چھٹکارہ نہیں تو اس کے فائدہ کے واسطے بھي آپکو کچھہ کرنا چاهیئے دنیا مہں عزت ایک بڑي چیز هی مگر وہ هرشخص کو فردا فردا کسي طرح سے نہیں ملسکتي جب تک که اُس قوم کو جس

میں کا وہ شخص ہی عزت حاصل نہو اگر ایسی قوم میں سے جو ذلیل ہی کسی خاص شخص کو عزت حاصل ہو تو اُس سے قوم کو تو کیا عزت ہوگی وہ خود اس وجہہ سے کہ وہ اُسی ذلیل قوم میں کا شخص ہی ہمیشہ ذلیل ہي رهیگا پس جو لوگ اپنی عزت چاهتے ہیں اُن کا بہي فرض ہی کہ قوم کی عزت بڑھانے میں کوشش کریں جب قوم ذلت سے نکل جاویگی اور پھر اُسمیں سے کوئی شخص کسي قسم کی عزت حاصل کریگا تو اُس کی اصلی عزت ہوگي اور وہ بھي کل قوم کی عزت کا باعث ہوگا اُمید ہی کہ مجھہ مسافر کی اس صدا کا آپ ہمیشہ خیال رکھیں گے *

بٹالہ کے رئیسوں کی بہت خواهش تھی کہ سید صاحب وہاں چلیں مگر فرصت اور وقت نہ تھا *

گورداسپور کے سول اسٹیشن پر منشی گور چرنداس صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب اور شیخ احمد علی صاحب پلیڈر سے جو بتقریب استقبال تشریف لائے تھے ملاقات ہوئی - تھوڑی دیر نگذری تھی کہ گورداسپور کا اسٹیشن جہاں ہمکو اوترنا تھا آ گیا پلیٹ فارم پر کثرت سے لوگ جمع تھے جن میں نجم الہند سردار محمد حیات خاں بہادر مثل کوکب اقبال دور سے نمایاں اور درخشاں تھے *

گاڑی کے پہونچتے ہي گورداسپور کے اسکول کے تمام طلباء نے جو کثرت سے پلیٹ فارم پر ایک طرف جمع تھے اور نیز تمام لوگوں نے جو وہاں موجود تھے نہایت جوش دلی سے چیرز دی اور هرے هرے کا غل مچایا - سید صاحب نے گاڑی پر سے اوترتے ہي اپنے قدیم دوست مکرم خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب سی ایس آئی سے ملاقات کی - میں نے کہا خوب قران السعدین ہوا نجم الہند سے نجم الہند ملے اگر گھٹا کر کہو تو یوں کہو کہ نجم ہندوستان کا نجم پنجاب سے خوب اقتران ہوا اور اگر سچ سچ کہو تو یوں کہو کہ ہندوستان کا آفتاب پنجاب کے آفتاب سے مل گیا *

نجم الہند نے نجم الہند سے سردار محمد حیات خاں صاحب پولیٹکل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور سردار پرتاب سنگھہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور رائے بوٹا مل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - منشی ملو لال صاحب تحصیلدار - مولوی محمد شفیع صاحب صدر منصف - سید

عنایت علي صاحب منصف — لاله بشن داس صاحب ڈپٹي سپرنٹنڈنٹ بابو من موهن سرکار صاحب هیڈ ماسٹر — شیخ نبي بخش صاحب پلیڈر — شیخ سبحان علي صاحب رئیس — بابو نرنجن لال صاحب اسسٹنٹ انجنیر — ڈاکٹر لوري خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن — سردار شیر سنگهه صاحب منصف — مولوي محمد علي صاحب منصف — باوا کرم سنگهه صاحب سپرنٹنڈنٹ — لاله نراین داس صاحب دسترکٹ انجنیر — بابو گهوسن صاحب سکنڈ ماسٹر — نتهے خاں صاحب رئوس — منشي صاحب مرزا صاحب مسلخواں — پنڈت نگر رام صاحب پلیڈر — بابو شوق محمد صاحب مسلخواں — باوا لچهمن سنگهه صاحب شرف — منشي نبي علي صاحب نایب تحصیلدار — مهنت بشمبر ناتهه صاحب گدي نشین گوردوارة گورداسپور — منشي فضل داد خاں صاحب انسپکٹر پولس — میاں فیض محمد صاحب — باوا پرتاب سنگهه صاحب هیڈ کلرک دفتر انگریزي — نراین سنگهه صاحب ڈپٹي انسپکٹر کي اور اور صاحبوں کي جو وهاں موجود تهے ملاقات کرائي خوب مصافحے هوئے نجم الهند نے نجم الهند اور اُن کے ساتهي احباب کو پهولوں کے گلدستے عنایت کیئے ●

مینهه برس چکا تها پلیٹ فارم پر کسیقدر کیچڑ هوگئي تهي سب صاحبوں نے ایسي حالت میں که ابر محیط تها اور ترشح کے بهي آثار باقي تهے اور سردي بهي خوب چمک رهی تهي نهایت گرمجوشي سے اسٹیشن پر تشریف لائیکي جهاں کچهه سایه بهي نه تها تکلیف گوارا کي تهي بزرگان گورداسپور نے پلیٹ فارم هي پر اڈریس کا پیش کرنا قرار دیا تها چنانچه وه اڈریس نهایت مطلا و مذهب خوشخط و خوشنما خریطه اطلسین زرین میں پیش کي گئي نجم الهند خان بهادر سردار محمد حیات خاں صاحب نے ایک اونچي جگهه پر کهڑے هوکر اُس اڈریس کو پڑها سید صاحب نجم الهند اُن کے سامنے کهڑے هوئے تهے اور جو لوگ نیچر کے برخلاف امورات کے واقع هونے کے منکر هیں وه دو آفتابوں کو گورداسپور کے پلیٹ فارم پر چمکتے هوئے دیکهکر تعجب کرتے تهے اڈریس پڑهے جانے کے بعد سید صاحب کو نذر کي گئي اور سید صاحب نے لطف آمیز اُسکا جواب دیا جو ذیل میں مندرج هے ●

سپاسنامہ از جانب باشندگان ضلع گورداسپور ملک پنجاب

بعالیخدمت جناب آنریبل سید احمد خاں بہادر

نجم الہند سي - ایس - آئي - دام اقبالہ

جناب معلی آپکي تقریب رونق افروزي گورداسپور کو باعث فخر و مباہات سمجھکر ہم سب لوگ بشوق دل آپکو خیر مقدم کہنے کے واسطے حاضر ہوئے ہیں *

گو ہم میں سے اکثروں کو آپکي زیارت کرنیکا موقع اس سے پیشتر حاصل نہیں ہوا الا جناب کا نام نامي جو بسبب فنا في القوم ہونے اور قومي خدمات کے سبب سے نہ صرف خطہ ہند میں بلکہ دور دراز مملکت میں بھي اظہر من الشمس ہی اُس کے دل افروز پرتوہ سے یہہ گوشہ پنجاب بے نور نہیں تہا - اور اسلیئے جو محبت اور عقیدت ایک سچي اور راست باز محب قوم اور خیر خواہ ملک سے قدرتا قوم اور باشندگان ملک کو ہوني چاہیئے اُسکے ثبوت کے لیئے آج کے روز کسي خاص اظہار کي ضرورت نہیں بلکہ قوم کے اُس طریق عمل اور جوش محبت سے جو آپ اپنے گرد و پیش دیکھہ رہے ہیں یہہ مقصود حاصل ہی *

آپکے لاانتہا انتھک اور مسلسل رفاہ عام کے کاموں اور خصوصاً مسلمانوں کے ڈوبتے قومي جہاز کو بحر نا اُمیدي سے کنارہ مراد کي طرف تن تنہا دلیرانہ (فمن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ) پڑھکر ڈھکیلنے سے جو جو محنتیں تکالیف مزاحمتیں جناب نے اوٹھائیں ہیں اُس سے ہملوگ ناواقف نہیں ہیں *

تشریحاً اُن سب امور رفاہ عام کو جو آپکي ذات والا صفات سے ظہور پذیر ہوئے ہیں ذکر کیا جاوے تو ہمارا یہہ ایڈریس طول ہوجائیگا اسلیئے مختصراً عرض ہی کہ آپکي وفادارانہ خدمات سلطنت ایام نازک سنہ ۱۸۵۷ع میں باعث فخر قومي ہیں - آپکا معدلانہ طریق ایام حکومت جوڈیشل ضرب المثل رہیگا - مدرسۃ العلوم علیگڈہ کي بنا اور اُسکا عدم سے حالت موجودہ تک پہنچانا اور اُسکي آیندہ ترقي میں بدل و جان

ساعي رهنا قوم پر وہ بهاري احسان هی کہ نہ صرف موجودہ نسلوں کے لیئے بلکہ خدا کے فضل و کرم سے آیندہ ابدالابد تک قوم کي خوشحالي سرسبزي دنیاوي اور روحاني نعمتوں کا ذخیرہ لازوال آپنے مہیا کردیا هی - جسکا شکریہ فرزندان هند کي هر ایک نسل پر دائما لازم هی *

شخصي کام همیشہ معرض زوال میں رهتے هیں مگر جس عاقلانہ اور مدبرانہ تدبیر سے آپنے اس قومي گهر کي قوم کي طرف سے بنیاد رکهي هی - هم بصدق دل خدا سے التجا اور دعا کرتے هیں کہ جب تک خاک هند کي نسلیں دنیا پر قائم هیں یہہ قومي ملجا همیشہ قایم رهیگي آمین *

طریق تعلیم اور نگراني اخلاق طلبا اور انتظام مدرسۃالعلوم نہایت قابل اطمینان سنے جاتے هیں - جسکے تحسین اور مبارکباد کے مستحق عموما منتظمان و ارکان مدرسۃالعلوم اور خصوصاً آپ هیں *

ایک اور امر جسکي طرف آپکا صلح کل خیال همیشہ مبذول رہا - قابل نہایت طمانیت و شکرگذاري عامہ هی اور وہ اتحاد مابین هر فرقہ بشر اور خصوصاً هندو اور مسلمان گروهان عظیم هند کا هی - آپکي تقریر سنہ ۱۸۷۳ع بمقام لاهور اور سال گذشتہ کا لکچر بمقام پٹنہ ایک موثر هدایت اور کامل ثبوت آپکي دلپذیر نیکوئي کا هی جسکو هم کبهي نہیں بهولینگے جو نعمتیں اور برکتیں اس اتحاد سے ایک با امن اور عادل سلطنت قیصر هند میں هم باشندگان ملک کو حاصل هوسکتي هیں اُنکا اظہار آپکے عالي خیالات سے بخوبي هوتا هی اور یہہ اُس پاک خیال کا نتیجہ هی کہ آپنے خوان نعمت مدرسۃالعلوم علیگدہ بلا تمیز ملت هر فرقہ اهل هند کے واسطے عام کیا هی *

لیجس لیتف کونسل هند کے آنریبل ممبر هونیکي حیثیت سے جو کچهہ ملک کو فوائد آپکي رفاہ جو اور منصفانہ وکالت سے پہونچے هیں اُنکا هم لوگ تہ دل سے شکریہ ادا کرتے هیں آپکي تقاریر باجلاس لیجس لیتف کونسل کو هم نہایت غور اور توجہہ سے پڑهتے اور سنتے تهے اور اطمینان کے ساتهہ فخر کرتے تهے کہ همارا راست باز وکیل نہایت موثرانہ اور مودبانہ همارے حقوق هماري دلي خواهشیں اور فوائد کو اُس عالي

کونسل میں پیش کر رہا ہی جسکي نظیر دنیا میں بہت کم ملتي ہی *

اخیر پر ہم اپنے اس ناچیز سپاسنامہ کو اس سپا س پر ختم کرتے ہیں کہ خداوند کریم قوم اور ملک کے بھاگوں سے آپکو اُس عرصہ دراز تک زندہ و تندرست اور خوشحال رکھے اور ہمیشہ آپکا مددگار ہو - آمین *

اس ایڈریس پر علاوہ دستخط خان بہادر سردار محمد حیات خان صاحب سي ایس آئي کے پچاس بزرگوں کے اور دستخط تھے جن میں سے اکثر کے نام نامي اوپر مذکور ہوئے ہیں *

سید صاحب کا جواب اڈریس

بزرگان من -

آج اس پلیٹ فارم پر ایسے مقام میں جو پنجاب کے کونہ پر واقع ہی اس ہمدردي سے جو میري عزت کي گئي ہی ہمیشہ جبتک میں زندہ رہونگا اسکو یاد رکھونگا سچ بات تو یہہ ہی کہ جن چیزوں کا آپنے براہ مہرباني مجھکو مستحق تصور کیا ہی درحقیقت میں اُس کا مستحق نہیں ہوں (لوگوں نے کہا نہیں نہیں) لیکن جو کچھہ آپنے کیا یہہ آپ کي برادرانہ شفقت سچي محبت ہمدردي اور جوش حب قومي کا سبب ہی آپنے جو کچھہ ذکر میري خدمات سنہ ۱۸۵۷ ع کا کیا اگرچہ جس شخص نے میرے سامنے یہہ اڈریس پڑھي اُس کي خدمتیں مجھہ سے بہت زیادہ ہیں اور وہ مجھہ سے بہت زیادہ تعریف کا مستحق ہی - لیکن میں خوش ہُوں کہ کچھہ خدمتیں برٹش گورنمنٹ کي اُس مکروہ زمانہ میں مجھہ سے بھي ہوئیں میں سمجھتا ہوں کہ ہر مسلمان پر بلکہ ہر رعایا پر جو عادل گورنمنٹ کي رعایا ہو ایسا ہي کرنا فرض ہی - مدرسۃالعلوم جس کا آپنے بہت تعریف کے ساتھہ ذکر کیا ہی واقعي ہماري قوم کے لیئے جس میں ہندو اور مسلمان سب شامل ہیں ایسا ہي ہوگا جیسا آپنے اُس کو خیال کیا مگر خدا اُس کو پورا کرے اُسکے باني ہونے کا خطاب جو آپنے مجھے دیا ہی اصل میں اسکا استحقاق اُنھي لوگوں کو حاصل ہی جنھوں نے روپیہ اور محنت سے اُس میں مدد کي اور مدد دیتے جاتے ہیں قومي کام میں واقعي اُسوقت تک

مدد نہیں ہوسکتی جبتک کہ لوگوں کے دلوں میں ملک کی بھلائی قومی ہمدردی اپنے ملک کے تمام بچوں کی تربیت کا جوش نہ آجائے بیشک میں اسقدر کہونگا کہ یہہ جوش میرے دل میں ہی میں ضرور کہونگا اور یقین دلاؤنگا کہ میرے دل میں یہہ جوش شاید زیادہ ہی اُسی کے سبب سے میں نے قوم کی کچھہ خدمت کی ہی اُس کے قوم بنانے کی مجھے تمنا ہی مجھے اُمید ہی کہ ہندوستان میں جس میں خدا نے ہمکو اور ہمارے ہندو بھائیوں کو آباد کیا ہی جس سے اُسکا منشاء پایا جاتا ہی کہ ہم دونوں گروہ بھائی ہوکر اور ایک دوسرے کو بھائی سمجھکر ایک دوسرے کو مدد دیں روز بروز ترقی کرینگا پنجاب اور پلیٹ فارم گورداسپور پر یکجائی مجمع ان دونوں گروہوں کا دیکھکر معلوم ہوتا ہی کہ ایک دوسرے کی مدد کرتا ہی اسی چیز کی ہندوستان میں ضرورت ہی میرے یہاں آنے میں دونوں گروہوں نے ایک ساتھہ خوشی کی اور ایک ہی ساتھہ ہمدردی کا اظہار کیا جس سے میری اُمید کو بہت تقویت ہوتی ہی میری دعا ہی کہ خدا ہندوستان میں ہندو اور مسلمان دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی مدد کا خیال پیدا کرے اور ایک کو دوسرے کا حامی کرے آمین اب میں اُس عنایت و محبت کا جو آپ جیسے بزرگوں اور سرداروں نے مجھہ جیسے ناچیز کے ساتھہ اس پلیٹ فارم پر کی ہی دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں *

اسکے بعد ہم سب لوگ اپنی اپنی سواریوں میں سوار ہوئے اور جناب خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب سی ایس آئی کی کوٹھی میں پہونچے ــ کوٹھی نہایت خوبی و خوش سلیقگی سے آراستہ تھی کوٹھی کے قریب متعدد خیمے جن میں قالینوں کا فرش تھا مہمانوں کے لیئے کھڑے ہوئے تھے - کوٹھی میں متعدد آتش خانے اور خیموں میں آتش دان مہیا تھے ــ بارش کے سبب سردی زیادہ ہوگئی تھی اُسوقت اتش خانے گلذار بہشت کا مزا دیتے تھے *

اسی تاریخ چار بجے سید صاحب گورداسپور کے ضلع اسکول کو دیکھنے تشریف لے گئے جہاں ایک مختصر لکچر دینا قرار پایا تھا - اسکول نہایت خوبی و خوشنمائی سے آراستہ کیا گیا تھا مختلف رنگوں کی

جھنڈیاں لگائي تھیں کالج کے بڑے ہال میں عجب قسم کي جھنڈیاں لٹک رھي تھیں — کسي جھنڈي پر سنہري حرفوں میں لکھا تھا " مرحبا سیدي " کسي پر یہہ مصرعہ لکھا ہوا تھا - " مقدمت خیر و بس همایوں باد " — کسي جھنڈي پر لکھا تھا " نالیج از پاور " knowledge is power کسي جھنڈي پر لکھا تھا " اکسلسیر " Excelsion کسي جھنڈي پر اُفق سے آفتاب طلوع ہوتا ہوا بنایا تھا - ان تمام باتوں سے ثابت ہوتا تھا کہ کس خوشي اور دلي جوش سے اُن بزرگوں نے سید صاحب کي تشریف آوري اور اداے تعظیم کے لیئے سامان کیئے تھے *

سید صاحب کے اسکول میں پہونچنے پر بہت زور سے چیرز دي گئي جب گونج کم ہوئي اور سب لوگ اپني اپني کرسیوں اور بینچوں پر بیتھہ گئے تو نجم‌الہند سردار محمد حیات خاں بہادر سي ایس آئي نے حسب درخواست ارکان مجلس صدر انجمن کي کرسي کو رونق بخشي اور اپني کرسي پر سے اُوتھہ کر یہہ تقریر کي *

تقریر نجم‌الہند سردار محمد حیات خاں بہادر سي ایس آئي

حضرات - میں آپ لوگوں کا ممنون ہوں کہ آپنے مجھے میر مجلس ہونے کي عزت دي اور میں نجم‌الہند نہیں بلکہ آفتاب ہند آنریبل سید احمد خاں بہادر کا ممنون ہوں کہ وہ یہاں کچھہ بیان کرینگے آپ لوگ ان کي عمدہ نصایح اور بے بہا پندوں کو جو جوہر بے بہا اور گوہر بےقیمت ہونگي تحمل اور دل کے کان لگاکر سنیئے همارے ہون هار بچے نئي پود کے اور همارے بزرگ سیرت هیڈ ماسٹر من‌موهن سرکار ان باتوں کو زیادہ غور کے ساتھہ سنینگے همارے بچے اس کے سننے سے سیدهي راہ پر ہوجائینگے اور وہ نصیحتیں اور پند جو سید صاحب کي زبان سے ادا ہونگي ہملوگوں کے لیئے بہت مفید ہونگي اور اُن سے بہت عمدہ تعلیم حاصل ہوگي *

اسکے بعد سید صاحب اپني کرسي پر سے اُٹھے اور ایک دلپذیر لیکچر دیا جو ذیل میں مندرج هی *

سید صاحب کا لکچر مدرسہ گورداسپور میں

پریسیڈنٹ و دیگر بزرگان و طالبعلمان —

اسوقت میں آپ صاحبوں کي خدمت میں تعلیم اور اتفاق پر چند الفاظ بیان کرونگا جیسا کہ مجھسے ارشاد کیا گیا ہی — اے صاحبو میں اس لایق نہیں ہوں کہ اس ہال میں جو ایک تعلیم گاہ ہی جس میں لایق ہیڈماسٹر اور ٹیچر موجود ہیں اور اور بھي بہت سے لایق لوگ تشریف رکھتے ہیں تعلیم و تربیت کے باب میں کچھہ کہنے کي جرأت کروں مگر میں اپنے خیال نسبت تعلیم اور اتحاد کے جو کچھہ کہ ہیں اسلیئے بیان کرنیکي جرأت کرتا ہوں کہ جو کچھہ اُس میں غلطیاں ہونگي اُس کي اصلاح ہوجائیگي — اے صاحبو ہمارے ملک ہندوستان میں جو کہ غالباً صدیوں سے ان دو قوموں سے جو ہندو اور مسلمان کے لفظ میں تقسیم کي گئي ہیں آباد ہیں اُن کے بزرگوں کي عظمت اور فضیلت اور ناموري ایسي نہ تھي جو بھولي جاے ہندوؤں کے بزرگ جسقدر کہ اُنہوں نے تمام علوم ریاضیات ہندسہ حساب لاجک فلسفی مارل سوئنس میں ترقي کي آجتک اُنکي کتابیں اُنکي یادگار نشانیاں ہیں جس سے اُنکي اولاد کو فخر ہی مسلمان بعد کو اس ملک میں آکر آباد ہوئے وہ بھي اپنے بزرگوں کي عمدہ تحریرات عمدہ تالیفات اور تصنیفات پر فخر کرتے ہیں اُنہوں نے علم کي ہر شاخ میں ترقي دي گو یہہ علم یونانیوں سے حاصل ہوئے مگر اُنہوں نے اُسکو ایسے درجہ تک ترقي پر پہونچایا کہ یونان اور انگلستان دونوں کو اُنکي شاگردي سے فخر حاصل ہوا یہہ باتیں یقیناً بہت سے لڑکے اور جوان یاد کرکے فخر کرتے ہونگے مگ اے دوستو بزرگوں کي بات یاد کرکے فخر کرنا اور خود کچھہ نہونا حمیت کے خلاف ہی بلکہ اپني جہالت اور کم علمي سے اُن بزرگو کے نام کو بھي بٹہ لگانا ہی نہایت افسوس ہی ان دونوں قوموں ؛ جنکے بزرگ ایسے گذرے اور یہہ جہالت میں پڑکر بزرگوں کو بھي بدنام کریں اس زمانہ میں علم کا بہت چرچا ہورہا ہی لیکن ہمک تعلیم کے معاملہ میں اول غور کرنا چاہیئے کہ کیا چیز ہی جسکو ہ سیکھیں اور کیا چیز ہی جسکا سیکھنا ہمکو مفید نہوگا میں اُس بزرگ زبان کو جو سنسکرت ہی جسکو ہمارے ملک کے باشندوں کا ایک حصہ

عزیز رکھتا ہی اور واقعی وہ اپنا ثانی بھی نہیں رکھتی ہی یا اس مقدس
زبان کو جو عربی کہلاتی ہی جسکو میں دل سے مقدس سمجھتا ہوں
اور جو اس قابل بھی ہی کہ تمام علوم اور سینس اُس میں لائے جاسکتے
ہیں دل سے پسند کرتا ہوں مگر باوجود ان سب خوبیوں کے جو اُن
زبانوں میں ہی سوال یہہ ہی کہ ہمکو کیا کرنا چاہیئے اگر ہم بغور غور اور
خیال ضرورت کے تعصب یا نیچرل خواہش سے اپنی ان دونوں زبانوں کو
تعلیم کا ذریعہ قرار دیں تو یقین کرنا چاہیئے کہ جس چیز کے حاصل
کرنے کی ہمکو ضرورت ہی اُس کو چھوڑ بیٹھینگے (چیز) میرا مطلب
یہہ نہیں ہی کہ ان مقدس اور پرانی زبانوں کو بالکل چھوڑ بیٹھیں
سمجھنے کی یہہ بات ہی کہ بالفعل ہمکو ضرورت کس چیز کی
ہی اور کون زبان ہم کو علوم کے اعلی مطالب کی طرف لی جاسکتی
ہی اُس کے جواب میں میں یہہ کہونگا کہ انگلش لینگویج ایک
زمانہ تھا کہ ہمارے ہاں کی کتابیں علوم اور فنون سے بھری ہوئی تھیں
مگر اب دیکھنا چاہیئے کہ علوم اور فنون نے کہاں تک ترقی کی میں
سمجھتا ہوں کہ جن علوم کے بیج ہمارے بزرگوں نے بوئے تھے وہ اب برو
مند اور تناور درخت ہوگئے ہیں اور اُنمیں ایسے پھول پھول لگے ہیں اور
ایسی خوشنما شاخیں نکلی ہیں اور ایسے لذیذ میوے لٹکے ہیں کہ وہ ایک
نئے درخت معلوم ہوتے ہیں علوم جدیدہ جو بالکل نئے ہوں اور جنکا وجود
مطلقاً ہمارے بزرگوں کے زمانہ میں نہ پایا جاتا ہو واقعی تھوڑے ہیں اور
زیادہ وہی ہیں جو اگلے بزرگوں کے پاس تھے مگر حقیقت میں اُسوقت وہ
بیج تھے اور اب وہ پھلدار درخت ہوگئے ہیں پس اب ہمارا اُن بیجوں
پر ہی فخر کرنا اور اُن بار آور درختوں کے سایہ سے فایدہ نہ اُٹھانا اور اُن
لذیذ میوں کے ذائقہ سے محروم رہنا ہمکو نکچھہ فایدہ دینے والا ہی نکچھہ
عزت بخشنے والا اگر ہم ہی علوم میں ترقی کرتے جاویں تو اُن بیجوں
کا جو ہمارے باپ دادا نے بوئے تھے ہمکو فایدہ حاصل ہوگا نہیں تو ہم اُن
پرانے کہنہ گلے ہوئے بیجوں کو جن میں بسبب کہنگی کے نمو کی بھی
طاقت نہیں رہی ہی ہاتھہ میں لیئے بیٹھے رہینگے ہمکو اب ہری ہری
شاخیں اور میوے دار تہنیاں لینی چاہیئیں جو میوں کے گچھے اُسمیں
لٹک رہے ہیں اُن سے تمتع حاصل کرنا چاہیئے پس اب یہہ بات قابل

دیکھنے کے ہی کہ وہ علوم کن کن زبانوں میں ہیں اور ان میں سے ہمکو کس زبان کو اختیار کرنا چاہیئے تمام یورپ میں فرنچ زبان سب سے اعلی اور سب سے زیادہ شہریں اور سب سے زیادہ پولیٹ ہی علوم جدیدہ بھی فرنچ زبان میں بہت زیادہ ہیں اور قریب زمانہ آنیوالا ہی کہ جرمن زبان بھی اُس سے زیادہ علوم کے لیئے مخزن ہوجاویگی مگر وہ دونوں زبانیں ہمارے اختیار سے باہر ہیں یہہ علوم انگلش لینگوج میں بھی ہیں اور ہم جو کچھہ ترقی کرسکتے ہیں اِسی زبان کے ذریعہ سے کرسکتے ہیں ہم انگلش گورنمنٹ کے زیر سایہ بستے ہیں جس میں ہمکو ہرطرح کا امن و امان حاصل ہی ہمکو اپنی گورنمنٹ کا بہت شکر گذار ہونا چاہیئے کہ اُس نے ہمکو امن و امان کے سوا تعلیم میں بھی ایسی مدد دی ہی کہ کوئی سلطنت کوئی بادشاہت ایسی ہمکو نظر نہیں آتی جس نے اپنی رعایا کی تعلیم میں ایسی مدد کی ہو اور عمدہ سامان تعلیم کا مہیا کردیا ہو ہندو اور مسلمان دونوں مجھکو معاف کرینگے اگر میں یہہ کہوں کہ بنارس کے گھاٹوں کی سیڑھیوں پر دریوزہ گری کرکے یا مسجد یا خانقاہوں میں بھیک کے ٹکرے کھاکر پڑھلے اور ان عمدہ تعلیم گاہوں میں تعلیم پانے میں کسقدر فرق ہی گورداسپور کوئی بڑا مقام نہیں ہی مگر دیکھیئے کہ گورنمنٹ کی طرف سے تعلیم گاہ موجود ہی پس کوئی وجہہ نہیں ہی کہ ہم شکر گذاری کے ساتھہ تعلیم کا فایدہ نہ اُٹھاویں (چیرز) مگر اے دوستوں میری راے اور میرا خیال یہہ ہی کہ کوئی گورنمنٹ ہرایک قوم کی تعلیم کا ذمہ اپنے اوپر نہیں لے سکتی ہی بلکہ میں مضبوطی سے اس راے پر ہوں کہ ممکن نہیں کہ گورنمنٹ اپنی تمام رعایا کی تعلیم کرسکے اس سے بھی سخت میری راے یہہ ہی کہ کوئی قوم جس کو اپنے بچوں اور قوم کی تعلیم کی خواہش ہو جبتک وہ تعلیم کو اپنے ہاتھہ میں نلیوے اُس کی خواہش کا پورا ہونا غیر ممکن ہی جو کچھہ مجھے افسوس ہی یہی ہی کہ ہماری قوم کو ہر جگہہ یہی خواہش ہی کہ گورنمنٹ اسکول قایم ہو مگر یہہ خواہش کسطرح پوری نہیں ہوسکنے کی کیونکہ گورنمنٹ کی آمدنی بلحاظ اُسکے اوُر مصارف کے کسی قوم کی تعلیم کیواسطے کافی نہیں ہوسکتی ہندوستانیوں کو ترقی اُسیوقت ہوگی جب وہ اپنے باہمی چندہ اپنے انتظام اپنی قوت سے بلا مداخلت گورنمنٹ اور اُس کے افسروں کے

اپني خود سري اور اپني مرضي کے موافق اپنے بچونکي تعليم کريں (چهرز)
اے دوستوں تم اسبات کو خيال کرو که گورنمنٹ جو ايسي وسيع مملکت
هندوستان ميں حکومت کرتي هی جس ميں مختلف قوميں مختلف
اغراض کے لوگ بستے هيں وه کسي ايک قوم کي طرفداري يا بهتري کي
کوشش نهيں کرسکتي اُس کو لازم هي که اُس کے قواعد تعليم ايسے هوں جو
يکساں سب سے متعلق هوسکتے هوں اور جيسا که ميں نے بيان کيا که قوم کي
ضرورتيں مختلف هيں پس گورنمنٹ اپني دور انديشي کے قاعده سے کسي
خاص فرقه کي خاص ضرورتوں کو پورا نهيں کرسکتي اور هرگز نهيں کرسکتي
ايک بات اور خيال کرنے کي هی که انگريزي گورنمنٹ کي کچهه هي
تعريف کي جاۓ هو کچهه هي عمدگي اُس ميں هو مگر سب سے زياده
عمدگي جو اُس ميں هی وه يهي هی که وه تعليم مذهبي سے بالکل
علحده هي اگر گورنمنٹ کسي مذهبي تعليم ميں دخل دے گوکه وه نيک
نيتي اور نيک دلي هي سے کيوں نهو همکو شبهه ميں ڈاليگا اور بهت بڑا
خيال همارے دل ميں پيدا هوگا اس سبب سے بچوں کي تعليم مذهبي
گورنمنٹ کي مصلحت اُسکي پالسي اور اُسکے انتظام حکومت کے بالکل
خلاف هی پس اگر گورنمنٹ کے اسکول هماري دنيوي تعليم کے واسطے
کافي هوں تب بهي ايک ضروري جزو مذهبي تعليم کا رها جاتا هی پس
همارے هموطن اور همقوم لوگوں کو گورنمنٹ پر بوجهه تعليم کا نڈالنا
چاهيئے اور تعليم کو اپنے هاتهه ميں لينا چاهيئے گورنمنٹ کا يهه فرض
هی که وه همکو مدد دے اس سے زياده گورنمنٹ سے مانگنا بے غيرتي
هي جهانتک مجهے معلوم هی گورنمنٹ هر اسکول ميں مدد دينے کو تيار
هی هم کيوں کهيں نه فلاں قسم کي تعليم همکو چاهيئے اور فلاں قسم کے
مدرسے يا کالج هماري تعليم کے ليئے ضرور هيں کيوں نهيں تعليم کو هم لوگ
اپنے هاتهه ميں ليں اور جسطرح کي تعليم کي ضرورت سمجهيں اُسطرح کي
تعليم ديں کيمبرج يونيورسٽي ميں ابهي ايک ليڈي نے ايک نيا کالج
قايم کيا هی اُس فياض ليڈي نے اُس کالج کے ليئے اپنے پاس سے اٹهاره
لاکهه روپيه ديئے هيں جو يهاں کے حساب سے بيس لاکهه هوتے هيں ميرے
خيال ميں همارے ملک کے هر ضلع اور هر قصبه کے لوگ مدرسه قايم
کرسکتے هيں يهاں کي مردم شماري کچهه هي هو مگر دو دو روپيه ايسے

کي کس ليئے سے يہاں کے لوگ لاھور کالج سے زيادہ عمدہ ايک کالج گورداسپور ميں تيار کرسکتے ھيں ليکن ھمت اور ارادہ کي کمي ھی — تعليم کے متعلق ميں اس وقت يہہ بحث کرنا نہيں چاھتا کہ کون کون علوم اور فنون عمدہ ھيں اور کون کون تعليم ميں شامل ہونے چاھيئے يہہ بہت بڑا وسيع ميدان ھی اور بہت لوگوں نے اُس پر راے دي ھی اس وقت ميں اُس تعليم کا ذکر کرونگا جس کو ميں ادنی درجہ کي تعليم کہتا ھوں اور جس کي عموماً ملک کے لوگوں کو ضرورت ھی وہ يہہ ھی کہ انگريزي زبان عمدہ طور پر جاننا عمدہ گفتگو کرنا انگريزي اخباروں کا بخوبي پڑھنا قانون انگريزي کو خوب سمجھنا اپنے خيالات کو انگريزي تحرير ميں اچھي طرح ظاھر کرسکنا اسی تعليم کی اشد ضرورت ھی مگر اُسی کے ساتھہ يہہ بھي ياد رکھنا چاھيئے کہ تعليم سے تربيت جدا نہيں ھوسکتی ھی (چيز) اگر ھمارے ملک کے لڑکے اسقدر تعليم پا جائيں اور ايسي تحرير کرسکيں جس سے وہ لارڈ مکالي کا خطاب پاسکيں اور تربيت اُن ميں نہو تو وہ کسي کام کے نہيں لارڈ مکالي ميرے خيال ميں وہ شخص ھی جس نے ھندوستان ميں بھلائي کے درخت کا يا يوں کہو کہ علم کے درخت کا بيج بويا کوئي گورنر جنرل اور کوئي ويسراے ھندوستان ميں ايسا نہيں گذرا جس نے لارڈ مکالي سے زيادہ ھندوستان کو بھلائي پہونچائي ھو گو يقيناً اُسنے جو کچھہ کيا اپني گورنمنٹ کي خير خواھي اور بھلائي کے ليئے کيا مگر اُسکے ساتھہ اصلي خير خواھي اور بھلائي کي اصلي جان اُسي نے ھمارے ملک ميں بھي ڈالدي — اے دوستوں تربيت اور تعليم دو چيزيں ھيں صرف تعليم سے آدمي انسان نہيں بنتا بلکہ تربيت سے بنتا ھی بولنے ميں تو يوں آتا ھی کہ تعليم اور تربيت مگر تربيت ميري سمجھہ ميں تعليم پر مقدم ھی ھماري قوم نے لوگوں کو اس پر خيال کرنا چاھيئے کہ اگر لڑکوں کي تعليم کا گورنمنٹ کے اسکولوں پر بھروسہ کرتے ھيں تو کيا وہ سمجھتے ھيں کہ وہ تربيت بھي پاسکتے ھيں ھرگز نہيں تعليم کا اصلي مقصد مارل کي درستي ھی بہت سے تعليم يافتہ ھيں جنکا طرز اخلاق ايسا خراب ھی جسکو ديکھکر افسوس ھوتا ھی اور کہا جاتا ھی کہ کاش وہ بے تعليم ھي رھتے تو اچھا ھوتا ميں تمام ھندوستان ميں جہانتک خيال کرسکتا ھوں اور جن بڑے بڑے شہروں ميں

میں پہرا ہوں اور وہاں کے حالت سے واقف ہوا ہوں نہایت زور سے کہہ سکتا ہوں کہ کسی کو اولاد کی تربیت کا خیال نہیں ہی — اے عزیزو سمجھو کہ اگر لڑکے کسی گورنمنت اسکول میں پانچ گھنٹہ تعلیم پاکر آتے ہیں تو اُنکا باقی حصہ زندگی کا جو بالکل سادہ اور مثل ایک پودہ کی نرم شاخ کے ہوتا ہی کہ جس طرح پر چاہو تہڑی یا سیدھی کرسکو کس طرح بسر ہوتا ہی – گھر کے نوکروں کی صحبت گلیوں میں بازاری لونڈوں کے ساتھہ کھیلنا اُنکی صحبت میں بد اخلاقی کی باتیں سیکھنا اور فحش اور بد اخلاقی کے الفاظ جو وہ لونڈے بولتے ہیں اور بکتے ہیں اُنکو سننا اسی قسم کے غارت کن رزایل میں اُنکی زندگی کا پاک حصہ بسر ہوتا ہی اور بجاے اس کے کہ وہ فرشتہ سیرت ہوتے شیطان سے بدتر اُنکے اخلاق ہوجاتے ہیں جبکہ لڑکوں کا چہارم حصہ ماسٹر کے پاس اور اُس سے زیادہ حصہ خراب حالت میں گذرتا ہی تو کیا اس سے اُنکی تربیت اخلاق کی توقع ہوسکتی ہی ہرگز نہیں جو لوگ یہہ چاہتے ہیں کہ ہماری قوم اور ہمارے بچے تربیت یافتہ اور مہذب ہوں – دوسری نیشن میں عزت پاویں تو اُنکا پہلا فرض یہہ ہی کہ تربیت کی فکر کریں (چیرز) میں یہہ نہیں کہتا کہ وہ سب کچھہ میرے ہی خیال کے موافق کریں تم لوگ مجھکو جانے دو میرے خیال کی پیروی نکرو تم خود سوچکر کوئی تدبیر نکالو دیکھو یہہ یورپین بچہ (ایک کم عمر لڑکا جو اُسوقت موجود تھا اُسکی طرف اشارہ کیا) جو اسوقت موجود ہی کیا تم کوئی ایسا بچہ اپنی قوم میں نکال سکتے ہو گو یہہ بچہ ابتک سوسئیٹی میں نہیں ملا مگر یہہ اپنے ماں باپ کی تربیت سے کیسا نیک عادتوں کا نمونہ ہوا ہی اگلے زمانہ میں ہماری اولاد بھی اپنے باپ اور اُس کے دوستوں کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتی تہی اُن کے اخلاق حسنہ سیکھتی تھی واقعی وہ بہت اچھا طریقہ تھا مگر وہ تیلیاں جس تورے سے بندھی تہیں ٹوٹ گیا اب دوسرا تورا اُنکے باندھنے کو ہونا چاہیئے اب جو نسلیں موجود ہیں آپ مجھکو معاف کیجیئے گا وہ اس لایق نہیں کہ بچے اُن سے تربیت پاسکیں پس مناسب ہی کہ اولاد کی تربیت کی فکر اور تدبیر کی جاوے گورنمنت پر بوجھہ نڈالیئے اُس سے صرف مدد لیجیئے جو اُسکا فرض ہی اور جسکے ادا کرنے پر وہ موجود ہی اسوقت ہندوستان میں خدا کے فضل

کے دو قومیں آباد ہیں اور اسطرح سے ہیں کہ ایک کا گھر دوسرے سے ملا ہی ایک کي دیوار کا سایہ دوسرے کے گھر میں پڑتا ہی ایک آب و ہوا کے شریک ہیں ایک دریا یا کنویں کا پاني پیتے ہیں مرنے جینے میں ایک دوسرے کے رنج و راحت کا شریک ہونا ہی ایک کو دوسرے سے بغیر ملے چارہ نہیں پس کسي چیز کو جو معاشرت سے علاقہ رکھتي ہی ان دونوں کا علحدہ علحدہ رکھنا دونوں کو برباد کردیتي ہی ہمکو ایک دل ہوکر مجموعي حالت میں کوشش کرني چاهیئے اگر ایسا ہوگا تو سنبھل جائینگے نہیں تو ایک دوسرے کے اثر سے دونوں قومیں تباہ اور بگڑ جاوینگي (چیرز) پراني تاریخوں میں پراني کتابوں میں دیکھا اور سنا ہوگا اور اب بھي دیکھتے ہیں کہ قوم کا اطلاق ایک ملک کے رہنے والوں پر ہوتا ہی افغانستان کے مختلف لوگ ایک قوم کہے جاتے ہیں ایران کے مختلف لوگ ایراني کہلاتے ہیں یورپین مختلف خیالات اور مختلف مذاہب کے ہیں مگر سب ایک قوم میں شمار ہوتے ہیں گو اُن میں دوسرے ملک کے بھي لوگ آکر بس جاتے ہیں مگر وہ آپس میں مل جل کر ایک ہي قوم کہلائے جاتے ہیں غرض کہ قدیم سے قوم کا لفظ ملک کے باشندوں پر بولا جاتا ہی گو اُن میں بعض بعض خصوصیتیں بھي ہوتي ہیں اے ہندو اور مسلمانوں کیا تم ہندوستان کے سوا اور ملک کے رہنے والے ہو کیا اسي زمین پر تم دونوں نہیں بستے کیا اسي زمین میں تم دفن نہیں ہوتے ہو یا اسي زمین کے گھاٹ پر جلائے نہیں جاتے اسي پر مرتے ہو اور اسي پر جیتے ہو تو یاد رکھو کہ ہندو اور مسلمان ایک مذہبي لفظ ہی ورنہ ہندو مسلمان اور عیسائي بھي جو اسي ملک میں رہتے ہیں اس اعتبار سے سب ایک ہي قوم ہیں (چیرز) جب یہہ سب گروہ ایک قوم کہے جاتے ہیں تو ان سب کو ملکي فائدہ میں جو ان سب کا ملک کہلاتا ہی ایک ہونا چاہیئے اتفاق کي خوبیاں مجھکو زیادہ بیان کرنے کي ضرورت نہیں ہی جو شخص اتفاق نہیں رکھتا وہ بھي سمجھتا ہی کہ وہ برا کرتا ہی جو لوگ کہ باہم برخلاف اور ایک دوسرے کے دشمن ہیں وہ بھي جب دل میں سوچتے ہیں تو یہہ سمجھتے ہیں کہ یہہ ایک بري بات ہی جو چیز نہایت عمدہ اور خوب ہی وہ اتفاق ہي ہی اتفاق کرکے جو کچھہ کیا جائیگا وہ ہي عمدہ ہوگا پس اس امر پر خیال کرکے

باهم اتفاق کرنا چاهیئے اور اس اتفاق کے ذریعہ سے قومي تعلیم اور تربیت حاصل کرنا چاهیئے میں کچھہ اور زیادہ بیان کرتا مگر آپ مجھے معاف رکھیں که میں آج هي ابهي آیا هوں اور سفر کي تکان سے خسته هو رها هوں – (بہت زور سے چیرز) *

اس لکچر کے ختم هونے پر خان بہادر نجم الهند سردار محمد حیات خاں صاحب نے سید صاحب کا شکریه ایک نہایت عمدہ تقریر میں ادا کیا *

تقریر نجم الهند

سردار محمد حیات خاں بہادر سي ایس آئي

آنریبل سید صاحب بہادر – میں چیرمین هونے کي حیثیت سے آپ کا شکریه اپني طرف سے اور کل حاضرین کي طرف سے ادا کرتا هوں که آپ اس عاجز بستي میں تشریف لائے اور اپني پند و نصایح دلپذیر کے ظاهر کرنے سے هم سب پر احسان کیا هی میں آپ سے کچھہ اور نه کہونگا نه کچھہ کہنے کي اس وقت ضرورت سمجھتا هوں کیونکه اس کي ضرورت کا وقت وهي تها جس وقت هملوگوں نے آپ کا خیر مقدم کیا هی مگر اُن سبکو جو یہاں موجود هیں اور جو اس وقت موجود نہیں هیں مگر کسي طرح سے آپ کي تشریف آوري کي خوشي میں شریک هوچکے هیں بہت فخر هی که آپنے سفر کي زحمت برداشت کي اور یہاں تشریف لائے آپ کا تشریف لانا یہاں هم لوگوں کي بڑي عزت کا سبب هی آپ کي تمام زندگي رفاہ عام اور فواید خلایق کے کام میں گذري اورنه صرف وہ اُس حصه هندوستان میں جہاں آپ رهتے هیں بلکه میرے خیال میں خیبر کي گهاتي سے بھیرہ بنگال تک سب پر آپ کے احسان هیں اور آپ کو اپنا مربي اور پورا پورا راست باز رفیق نه صرف اس وقت کے لوگوں کا بلکه آیندہ نسلوں کا سمجھتے هیں ایسے شخص کا یہاں تشریف لانا میري عاجز راے میں لوگوں کو بہت فائدہ بخش هوا اور هوگا لوگ آپ کے مشتاق زیارت بهي هیں اور آپ کي نہایت مفید اور دلپذیر پند و نصایح سے اُنہوں نے فائدہ اُٹھایا همارے هونہار نو جوانوں کو یہه بات همیشه یاد رهیگي که اُن کا مصلح اُن کا ریفارمر اور همدرد یہاں آیا تها

اور یہہ بتایا تھا کہ ہندو اور مسلمان جن کا چولی دامن کا ساتھہ ہی بھائی ہوکر رہیں یہہ لفظ ہمکو یاد رہینگے اور یہہ بڑا اصول تربیت کا جو آپ نے بتایا ہی اُن کے خیال میں رہیگا اور وہ نہ بچوں کو بلکہ اُن کے والدین کو اور جہاں تک وہ مشتہر ہوگا تمام ملک اور قوم کو مفید ہوگا میں آپ کا مکرر شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنی تقریر کو طول کرنا نہیں چاہتا اور ان الفاظ پر اُس کو ختم کرتا ہوں کہ خدا چاہیگا تو آپ کے الفاظ ہندو خواہ مسلمان خواہ عیسائی سب پر موثر ہونگے (چیرز) *

اسکے بعد مجلس برخاست ہوئی اور ہم سب لوگ اپنی اپنی سواریوں میں سوار ہوکر سردار بہادر نجم الہند کی کوٹھی میں پہونچے - گروہ کے گروہ لوگوں کے سید صاحب کی ملاقات کو آتے تھے اور لطف آمیز باتیں ہوتی تھیں — جو صاحب ملاقات کو تشریف لائے تھے منجملہ اُن کے سید شاہ محمد صادق صاحب کا بالتخصیص ذکر کرنا مناسب ہی — یہہ شاہ صاحب خانقاہ رتر چھتر شریف کے جو پنجاب میں نہایت مستند و متبرک خانقاہ ہی سجادہ نشین ہیں انکے ساتھہ انکے دونوں صاحبزادے بھی تھے سید صاحب سے نہایت مہربانی سے ملے اور اُن کی کوششوں کا جو وہ مسلمانوں کی بھلائی کے لیئے کرتے ہیں شکر ادا کیا اور دعاے خیر دی ان تمام واقعات سے ثابت ہوتا ہی کہ پنجاب میں ہر قسم کے لوگوں میں قومی بہتری کا ایک جوش پیدا ہوگیا ہی اور ایسے شخص کی جو قوم کے لیئے کچھہ بہتری کرنا چاہتا ہی بہت عزت کرتے ہیں پنجاب میں جو سید صاحب کی اس قدر تعظیم ہوئی جسکو دیکھکر تعجب آتا ہی اُس کا سبب بجز اس کے اور کچھہ نہ تھا *

اٹھائیسویں جنوری سنہ ۱۸۸۴ ع کو بوقت سہ پہر سید صاحب گورنمنٹ اسکول گورداسپور کا بورڈنگ ہوس ملاحظہ کرنے کو گئے - بورڈنگ ہوس بلحاظ اِس کے کہ ایک اسکول کا بورڈنگ ہوس ہی اچھا ہی دو تین معمولی کوٹھیں بنی ہوئی ہیں اور اُن میں برابر برابر معمولی چار پائیاں بچھی ہوئی ہیں ہر چارپائی کے سرہانے ایک چھوٹا سا صندوق ہی جس میں بورڈروں کے کپڑے رہتے ہیں قریب اُس کے ایک اور مکان بورڈروں کے پڑھنے کے لیئے ہی صفائی اچھی تھی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ منتظم بورڈنگ ہوس صفائی کی نگرانی بخوبی رکھتا ہی *

وهاں سے سید صاحب سکھوں کي ایک سنگھت میں گئے جس کو ھماري طرف کي زبان میں گوردوارا کہنا چاھیئے - مشہور تھا کہ وھاں دالان کي ایک دیوار ھی جو ھلانے سے ھلتي ھی اور گویا ایک کرامات کے طور پر سمجھي جاتي ھی سید صاحب کا مقصد وھاں جانے سے اُس دیوار کا دیکھنا تھا - یہہ مکان بسبب اس جنباں دیوار کے " جھولنا محل " کے نام سے مشہور ھی *

ھم سب وھاں گئے اور دیکھا کہ اُس جگہہ پختہ دو دالان آگے پیچھے بنانے تجویز ھوئے تھے دونوں دالانوں کي چار دیواري اور در بن گئے تھے پچھلے دالان کی چھت پٹ گئي ھی اور اگلے دالان کي چھت کسي سبب سے نہیں پٹي مگر اُسکي روکار جس میں متعدد در لدے ھوئے ھیں نہیں پٹے جب کوئي آدمي اُس روکار پر چڑھ کر اور اُسکے طول کے وسط میں بیٹھکر ھلاتا ھی تو وہ روکار اس سبب سےکہ اُس میں در زیادہ ھیں دو تھائي انچھہ کے قریب جھوکا کھاتي ھی اور ھلتي ھوئي دکھائي دیتي ھی - جو دیوار اس طرح کي بني ھوئي ھو جس میں متعدد در ھوں اور اُسپر چھت کا بوجھہ یا اور کسي قسم کا دباؤ نہو اسي طرح پر ھلیگي مگر وھاں کے لوگوں نے اُسکو گرو کي کرامات میں خیال کیا ھی - وھاں سے واپس آنیکے بعد اُسي طرف کے ایک مسلمان صاحب نے کہا کہ گرو صاحب کي کرامات نہیں ھی جہاں یہہ مکان ھی پہلے وھاں ایک شاہ صاحب کا تکیہ تھا سکھوں نے اپني عملداري میں اُنکو نکال دیا اور سکھہ مذھب کي سنگھت بنالي یہہ اُن شاہ صاحب کي کرامات ھی - سید صاحب نے کہا کہ اگر آپ اسکو گرو صاحب ھي کی کرامات رھنے دیں تو آپکا کیا ھرج ھی *

یہہ مکان سنگھت کا کچھہ عمدہ مکان نہیں ھی اُسکے ایک طرف گرو نانک صاحب کي گرنتھہ رکھي ھوئي ھی جسکا نہایت ادب کیا جاتا ھی اور ھر روز اُسکا کوئي حصہ پڑھا جاتا ھی جب کوئي بڑا حاکم یا راجہ یا رئیس وھاں جاتا ھی تو سنگھت کي جانب سے اُسکو ایک دستار اور کچھہ میوہ وغیرہ دیا جاتا ھی - بابا صاحب نے جو وھاں کے گدي نشین ھیں سید صاحب کو بھي ایک دستار اور خشک و تر میوہ عطا کیا سید صاحب نے اخلاق و ادب سے اُسکو لیا تھوڑي دیر ھم سب وھاں تھہرے اور پھر رخصت ھوکر چلے آئے *

رات کو نجم‌الہند سردار محمد حیات خاں صاحب نے سیڈ صاحب کو ڈنر دیا تھا جس میں بعض یوروپین بھی شریک تھے کھانے نہایت نفیس تھے اور میز نہایت عمدگی و خوبی سے آراستہ کی گئی تھی اخیر کو ایمپرس آف انڈیا کے ٹوسٹ کے بعد ہمارے مفتخر میزبان نے اپنے معزز مہمان کا ٹوسٹ پر پوز کیا جو نہایت گرم جوشی سے چاء بھرے ہوئے پیالہ سے پیا گیا - افسوس ہی کہ اُن اسپیچوں کے لکھنے کا مجھے موقع نہیں ملا مگر اسقدر یاد ہی کہ خان بہادر نجم‌الہند نے ٹوسٹ پرپوز کرتے وقت نہایت محبت آمیز الفاظ میں اپنے مہمان کے فنا فی‌القوم ہونے اور ملک و قوم کے مفید کاموں میں اپنی عمر و دولت اور محنت کے صرف کرنے کا ذکر کیا *

سیڈ صاحب نے اُسکا نہایت دلچسپ جواب دیا جو میز پر کی اسپیچوں کی عمدگی کا نمونہ تھا اُنکا اخیر فقرہ مجھکو یاد رہگیا ہی اُنہوں نے کہا کہ " میں نہایت شکر گذار ہوں اپنے تمام دوستوں کا جنہوں نے پنجاب میں مجھہ پر اسقدر مہربانی کی ہی خصوصاً اپنے دوست حیات کا اسقدر ممنون اور زیربار احسان ہوگیا ہوں کہ مجھے خوف ہی کہ جب واپس جاؤں تو اسٹیشن ماسٹر مجھکو بہت زیادہ بوجھل دیکھکر ریل کا دوگنا محصول طلب کرے " اس فقرہ پر نہایت قہقہہ ہوا اور چیرز کی صدائیں بلند ہوئیں *

ڈنر کے بعد خاتونان پنجاب کی طرف سے ایک ایڈریس سیڈ صاحب کی خدمت میں پیش ہوا - معلوم ہوا کہ خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب کی بیگم صاحبہ کے دل میں یہہ خیال ہوا کہ ایسے شخص کو جو ہماری اولاد کی تعلیم و تربیت کے لیئے اسقدر جانفشانی کرتا ہی عورتوں کی طرف سے بھی ایڈریس دیا جاوے اُنہوں نے ایک کمیٹی قایم کی اور اور شریف خاندانوں کی عورتوں کو اپنے ساتھہ شریک کیا اور سیڈ صاحب کے لیئے ایک جداگانہ چندہ دعوت جمع کیا - میں نے سنا تھا کہ یہہ تجویز ہوئی ہی کہ نجم‌الہند خان بہادر کی صغیرالسن صاحبزادی اُس ایڈریس کو پیش کریگی مگر یا تو اس سبب سے کہ سیڈ صاحب اُسکو پسند نہیں کرتے تھے یا اس وجہہ سے کہ اُس بچی کو ایسی جرأت نہوئی یا اس سبب سے کہ بسبب زیادہ رات جانیکے سو رہی تھی

نجم‌الہند سردار محمد حیات خاں صاحب نے اُس ایڈریس کو از جانب خاتونان پنجاب پیش کیا *

جبکہ سید صاحب کو معلوم ہوا کہ خاتونان کي طرف سے ایڈریس پیش ہوگي تو اُنہوں نے اُسکا دیکھنا چاہا تاکہ اُسکا تحریري جواب دیں اور اُسکي نقل ہر ایک خاتون کي خدمت میں بھیجدي جاوے جنکو اُس سے تعلق ہو - غرضکہ وقت معین پر نجم‌الہند سردار محمد حیات خاں صاحب نے اُس تمام مجمع میں خاتونان کي جانب سے وہ ایڈریس پڑھا اُسي مجمع میں سید صاحب نے اپنا تحریري جواب پڑھا اور درخواست کي کہ یہہ جواب خاتونان کي خدمت میں بھیجدیا جاوے وہ ایڈریس اور اُسکا جواب بجنسہٖ ذیل میں مندرج ہی *

ایڈریس از جانب خاتونان پنجاب

بعالیخدمت آنریبل سید احمد خاں بہادر نجم‌الہند

دام اقبالہٗ

سید صاحب — دنیا کي اخلاقي رسم ہی کہ کسي پر جب کبھي کوئي بزرگ احسان کیا کرتا ہی تو محسن کا شکریہ وہ شخص جسپر احسان کیا جاوے اپنے اوپر فرض سمجھتا ہی - ہم عاجز فرقہ پر آپکے احسان کا بوجھہ (نہ صرف اسوجھہ سے کہ اپني موجودہ نسل کے بچوں کي تعلیم و تربیت میں سعي بلیغ فرمائي ہی بلکہ اسلیئے بھي کہ آیندہ نسلوں کي بہبود اور ترقي کي ایک مستحکم بنیاد ہندوستان میں قایم کي ہی) ایسا نہیں ہی کہ صرف باتوں باتوں ہي سے ٹل سکے اور نہ ہمارے اختیار میں ہی کہ آپکا شکریہ ماواجب ادا کرسکیں *

ا—حضور نے ہماري قوم کي اولاد پر وہ وہ مہربانیاں اور مربیانہ سلوک کیئے ہیں جو چاند سورج کي طرح دنیا پر روشن ہیں جب ہم سنتے ہیں کہ مدرسۃ‌العلوم علیگڈہ کے بورڈنگ ہوس میں ہماري قوم کے ننہے ننہے بچے بھي داخل ہیں اور اُنکي تعلیم تربیت اور آسایش کے واسطے حضور کي توجھہ سے ایسي عمدہ عمدہ تجویزیں کي گئي ہیں کہ بچے داخل ہونے کے بہت تہوڑے عرصہ بعد نہ صرف اپنے گھر کے آرام کو

بھول جاتے ھیں بلکہ جو نقص ھماری اکثر بہنوں کے نا تعلیم یافتہ ہونے کی وجہہ سے ھمارے بچوں کی ابتداے تربیت میں اثر پذیر ھوجاتے ھیں وہ ایسی خوش اسلوبی سے رفع کیئے جاتے ھیں کہ جسکے سننے سے بےاختیار ھمارے دل سے دعائیں نکلتی ھیں *

۲ — اللہ اللہ ایک وہ دن تھا کہ قومی ترقی کو فروغ دینے میں ھماری قوم کی خاتونان تیرہ سو برس ہوئے اپنے وارثوں کو کیا کیا امدادیں دیتی تھیں اور اُن کے رنج و راحت میں کس کس ھمدردی سے شریک ھوتی تھیں کہ اُنکے مالک اُنکا یہہ حال دیکھہ دیکھکر مال و جان قوم کی بہبودی پر تصدق کرتے رھے - سیدا آج وہ دن ھی کہ ھم اپنی بے بسی اور قوم کی حالت دیکھکر آنسوؤں کو ضبط نہیں کرسکتیں - اے خدا ایک وہ زمانہ تھا کہ خاتونان عرب و ھند اپنے گھر کے مردوں کی قومی ترقی اور تعلیم کے معاملات میں اسقدر حوصلہ اور ھمدردی ظاھر کرتی تھیں آج ھم جو انہیں کی اولاد ھیں ایک بزرگ محسن قوم کے شکریہ کے لیئے چند موزوں الفاظ بھی نہیں سوچ سکتیں *

۳ — گو زمانہ کے انقلاب کے باعث اُن باوقار خاتونان کی عالی حوصلگی اور استقلال کا دعوی کرنا چھوٹا منہہ بڑی بات ھی تاھم انسانی فرض کو ھم نہیں بھول سکتیں اور اُمید کرتی ھیں کہ آپ ھمارے اس باعقیدت دعایہ ایڈریس کو جو غالباً اس قسم کا سب سے پہلا ھی ایڈریس ھوگا قبول فرماکر خاتونان پنجاب پر احسان فرماوینگے *

۴ — اخیر میں ھماری یہہ بھی التماس ھی کہ ھمارا ناچیز ھدیہ جو اس ایڈریس کے ساتھہ پیش کیا جاتا ھی اُن نادار یا یتیم طلباء مدرسۃالعلوم علیگڈہ کے واسطے قبول فرمایا جاوے جنکے والدین یا ورثا بہ سبب افلاس اُنکی مدد نہیں کرسکتے - ھم دل سے دعا کرتے ھیں کہ اے خدا ھمارے محسن سید کو ھماری قوم پر صد و سی سال سلامت رکھہ اور وہ دن دکھا کہ جس طرح ھندوستان کے مردوں کی بہتری کے واسطے سید صاحب کو تونے اپنے فضل و کرم سے ایک ذریعہ بنا دیا ھی ایسے ھی ھماری موجودہ حالت پر رحم کرکے ھمارے عاجز فرقہ کی بھی سن اور ھماری قوم کے مردوں کو وہ عزم اور استقلال رفاہ عامہ میں عطا کر جو اُنکی قومی میراث ھی آمین *

جواب اڈریس

بخدمت خاتونان پنجاب

اے میری بہنو ں !

آج کی رات میرے لیئے شب قدر سے کچھہ کم قدر کی نہیں - جو اڈریس تمہاری طرف سے مجھکو دی گئی وہ میرے لیئے ایک ایسی عزت هی جو آج تک هندوستان میں کسی کو نصیب نہیں هوئی - میں تمہاری اس شفقت کا دل سے شکر گذار هوں *

اے میری بہنوں - میں اپنی قوم کی مستورات کی بہت زیادہ قدر کرتا هوں - هماری قوم کے مردوں نے اپنے باپ دادا کی بزرگی کو خاک میں ملادیا هی مگر خدا کے فضل سے تم میں همارے باپ دادا کے بزرگ نشان بدستور موجود هیں - یہہ سچ هی کہ هم مردوں میں شبلی اور جنید موجود نہیں مگر خدا کا شکر هی کہ تم میں هزاروں لاکھوں رابعہ بصری موجود هیں *

تمہاری نیکی - تمہاری بردباری - تمہاری محبت - هر قسم کی مشکلات کی برداشت اور اُسپر صبر - بچوں کی پرورش - گھر بار کا انتظام همارے فخر کا باعث هی - اگر کوئی قوم تمام دنیا میں اپنے تئیں کسی قسم کا فخر دے سکتی هی تو هم اپنی قوم کی مستورات کو دنیا کی قوموں پر فخر دے سکتے هیں - یہہ همارا فخر تمہارے هی سبب سے هی *

اے میری بہنوں - میں اپنی قوم کی خاتونوں کی تعلیم سے بے پرواہ نہیں هوں - میں دل سے اُن کی ترقی تعلیم کا خواهاں هوں - مجھکو جہاں تک مخالفت هی اُس طریقہ تعلیم سے هی جس کے اختیار کرنے پر اس زمانہ کے کوتاہ اندیش مایل هیں میں تمہیں نصیحت کرتاهوں کہ تم اپنا پرانا طریقہ تعلیم اختیار کرنے پر کوشش کرو - وهی طریقہ تمہارے لیئے دین و دنیا میں بھلائی کا پھل دیگا - اور کانٹوں میں پڑنے سے محفوظ رکھیگا *

اے میری بہنوں ! جسقدر کہ تم اسوقت موجود هو شاید میں تم سب سے بلکہ اُن سے بھی جو اڈریس میں شامل هیں اور اسوقت میں موجود نہیں هیں اُن سب سے ہی عمر میں بہت بڑا هوں - میں نے تم سب

سے بہت زیادہ زمانہ دیکھا هی - تمهاري دادیوں تمهاري نانیوں کے حالت تم سے زیادہ مجھکو معلوم هیں - تم غور کرو کہ تمهارے خاندانوں میں مستورات کي تعلیم کا کیا قاعدہ تها - یہہ قاعدہ تها کہ هماري قوم میں - هماري رشتہ داري میں همارے محلوں میں جو معزز اور باوقار گهر هوتا تها جس گهر کي مستورات عمدہ فضیلت عمدہ اخلاق میں فایق هوتي تهیں اپني قوم کي اپنے رشتہ داروں کي اپنے محلہ والوں کي لڑکیوں کي تعلیم کا انتظام اُس کے سپرد هوتا تها - اُن کا گهر اُن لڑکیوں کا گهر بهي هوتا تها اور تعلیم کا مکتب بهي هوتا تها - اُسي گهر میں قوم کي بزرگ مستورات اُن پر نگاہ شفقت رکهنیوالي هوتي تهیں - کوئي شریف خاندان کي معلمہ اُن کي تعلیم پر نوکر هوتي تهي - اور اُس گهر کي بزرگ مستورات درحقیقت اُن کي تعلیم دینے والي اور اپنے اخلاق و نیکي کے مجسم نمونہ سے اُن کو نیکي و اخلاق سکهانے والي هوتي تهیں - شامت اعمال سے وہ سلسلہ برهم هوگیا - خاندان تباہ هوگئے - همارے بزرگ جو اس تعلیم کي قدر کرتے تهے دنیا سے جاتے رهے - وہ بزرگ مستوراتیں جو اس کام کو انجام دیتي تهیں دنیا سے اُٹهہ گئیں - تمام خاندانوں کے مرد جاهل و نادان رہ گئے جو ذلت کہ تمهارے خاندانوں کے مردوں پر خدا کي مرضي سے آئي ضرور تها کہ اُس کا حصہ تم کو بهي ملے — پس وهي بد بختي تمهارے خاندان کے مردوں کي هی جس کا حصہ تم کو بهي ملا هی اور جسکا ذکر تم نے پردہ سے اس اڈریس میں کیا هی *

اے میري بہنوں ! تم یقین جانو کہ دنیا میں کوئي قوم ایسي نهیں هی جس میں مردوں کي حالت درست هونے سے پہلے عورتوں کي حالت میں درستي هوگئي هو — اور کوئي قوم دنیا میں ایسي نهیں هی جس میں مردوں کي حالت درست هوگئي هو اور عورتوں کي حالت درست نہ هوئي هو — ان سچے واقعات نے میرے دل میں بہت کچهہ اثر کیا هی - میں نے تمهارے لڑکوں کي تعلیم پر جو کوشش کی هی اُسے تم یہہ نہ سمجهو کہ میں اپني پیاري بیٹیوں کو بهول گیا هوں — بلکہ میرا یقین هی کہ لڑکوں کي تعلیم پر کوشش کرنا لڑکیوں کي تعلیم کي جڑ هی — پس جو خدمت میں تمهارے لڑکوں کے لیئے کرتا هوں درحقیقت وہ لڑکوں لڑکیوں دونوں کے لیئے هی *

میري یهه خواهش نهیں هی که تم اُن مقدس کتابوں کے بدلے جو تمهاري دادیاں اور نانیاں پڑهتي آئي هیں اس زمانه کي مروجه نامبارک کتابوں کا پڑهنا اختیار کرو جو اس زمانه میں پهیلتي جاتي هیں *

مردوں کو جو تمهارے لیئے روٹي کماکر لانیوالے هیں زمانه کي ضرورت کے مناسب، کچهه هي علم یا کوئي سي زبان سیکهنے اور کیسي نئي چال چلنے کي ضرورت پیش آئي هو مگر ان تبدیلیوں سے جو ضرورت تعلیم کے متعلق تمکو پہلے تهي اُس میں کچهه تبدیلي نهیں هوئي *

تمهارا فرض تها که تم اپنے ایمان اور اسلام سے واقف هو اُس کي نیکي اور خدا کي عبادت کي خوبي کو تم جانو - اخلاق میں نیکي اور نیک دلي رحم و محبت کي قدر سمجهو اور ان سب باتوں کو اپنے برتاؤ میں لاؤ - گهر کا انتظام اپنے هاتوں میں رکهو - اپنے گهر کي مالک رهو - اُس پر مثل شهزادي کے حکومت کرو - اورمثل ایک لایق وزیر زادي کے منتظم رهو اپني اولاد کي پرورش کرو - اپني لڑکیوں کو تعلیم دیکر اپنا سا بناؤ - خدا پرستي خدا ترسي - اپنے همسایوں کے ساتهه همدردي اپنا طریقه رکهو - یهه تمام سچي تعلیم نهایت عمدگي سے اُن کتابوں سے حاصل هوتي هی جو تمهاري دادیاں نانیاں پڑهتي تهیں جیسي وه اُس زمانه میں مفید تهیں ویسي هي اس زمانه میں بهي مفید هیں - پس اس زمانه کي نا مفید اور نا مبارک کتابوں کي تمکو کیا ضرورت هی — هاں یهه بات سچ هی که تمهارے خاندان کے مردوں کي نالائقي اور جهالت سے تمهارے متعدد حقوق جو خدا کے حکم سے تم کو ملے هیں اور جن کا انسانیت کي روسے تمهارا حق هی برباد هوگئے هیں - وه حق پهر تمهیں واپس دلانے کي یهي تدبیر هی که تمهارے لڑکوں کي تعلیم میں کوشش کي جاے جب که وه تعلیم یافته هوجاوینگے - وه مغصوبه حقوق از خود بے مانگے تم کو واپس ملینگے - اب میں تم کو دوباره یقین دلاتا هوں که جو خدمت میں اسوقت کررها هوں نه صرف تمهارے لڑکوں کی هي هی بلکه تمهاري لڑکیوں کي بهي هی اگر خدا نے چاها تو اُس سے دونوں برابر فائده اُٹهائینگے - اور لڑکے اور لڑکیاں دونوں علم کي روشني سے روشن ضمیر هونگے — اسوقت تمهارا اُن غریب بچوں کي پرورش کے لیئے جو مدرسة العلوم میں پڑهتے هیں امداد دینا تمهاري اُس ذاتي خصلت اور مادرانه محبت کا نمونه هی جو خدا نے

تم میں رکھی ھی — یہہ تمھاري امداد اُن غریب بچوں کے لیئے مثل شہر مادر اثر رکھیگي - اور اُن کو اور مجھکو اور مدرسةالعلوم کو اُس امداد سے جس طریقہ پر دیگئي ھی قومي عزت اور قومي افتخار حاصل ھوا ھی — میں سب کي طرف سے اُس کا شکریہ ادا کرتا ھوں کہ خدا تمکو دین و دنیا میں بہ برکت سیدةالنسا فاطمہ زھرا علیہاالسلام کے خوش و خرم رکھے — اور جیسي کہ تم اسوقت باعث افتخار قومي ھو اُسوقت بھي جب کہ ھماري قوم کامل عروج پر ترقي کرے ھماري قوم کي باعث افتخار رھو — آمین *

اے میري ھندو اور عیسائي بہنوں ! تم نے جو اپني محبت اور وطني یگانگت سے اپني مسلمان بہنوں کے ساتھہ اس اڈریس میں اور اس امداد میں جو مدرسةالعلوم کے غریب طالبعلموں کو دي گئي ھی شرکت کي وہ ایک نمونہ تمھاري محبت و یگانگت کا ھی — میں دل سے اُس کے لیئے تمھارا شکریہ ادا کرتا ھوں اور دعا دیتا ھوں کہ تم پر بھي خدا تعالی کي برکت ھو — اور ھر طرح کي ترقي اور خوشي تمکو نصیب رھے — آمین *

راقـــــم
سید احمد گورداسپور
۲۸ جنوري سنہ ۱۸۸۴ع

سید احمد خاں صاحب نے آج تک عورتوں کي نسبت اپني کسي تحریر یا تقریر میں کبھي کچھہ نہیں کہا تھا اور اس سبب سے لوگوں کو خاتونان پنجاب کي ایڈریس کے جواب سننے کا حد سے زیادہ اشتیاق تھا وہ بیقراري سے منتظر تھے کہ اُسکي نسبت سید صاحب کي راے ظاھر ھووے - جبکہ سید صاحب نے خاتونان پنجاب کي ایڈریس کا جواب دیا تو سب لوگ متحیر ھوگئے - جو لوگ پراني فشن کے تھے وہ سمجھتے تھے کہ سید صاحب کي راے مستورات کي نسبت بھي اُسي قسم کي ھوگي جیسیکہ مردوں کي نسبت ھی - اور نئے خیال کے لوگ جو بے خیال اور بے سمجھے دوڑے چلے جانا اور اپنے ساتھہ مستورات کي بھي چوٹي پکڑکر گھسیٹتے لیئے چلے جانا چاھتے ھیں وہ سمجھتے تھے کہ ھمارے خیالات کو سید صاحب کے جواب سے بہت کچھہ مدد ملیگي مگر

سید صاحب کا جواب دونوں فریق کے خیالات سے علحدہ تھا - مستورات کی نسبت جو معتدل اور صحیح و سچی اور پراکٹکل اور مستحکم اصول پر اُنہوں نے راے ظاہر کی اُسکا بہت بڑا اثر لوگوں کے دلوں میں ہوا - حقیقت میں ہندوستان میں مستورات کی ترقی تعلیم کا ایک ایسا مشکل مسئلہ ہی جسکا حل ہونا بہت ہی دشوار نظر آتا ہی لیکن غور کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہی کہ اگر اُسکا حل ہونا ممکن ہی تو اُنہی اصولوں پر ممکن ہی جو سید صاحب نے بیان کیئے ہیں *

ہم لوگ لاہور پہونچنے بھی نہیں پائے تھے ہم نے دیکھا کہ سید صاحب کا جواب نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ اور خوش تقطیع پر چھپ گیا ہی اور گھر گھر اُسکی کاپیاں تقسیم ہو رہی ہیں - لودھیانہ کے اخبار نور افشاں نے جو پادریوں کا اخبار ہی اُسپر بہت نکتہ چینی کی ہی اور اُس جواب سے ناراض معلوم ہوتا ہی اور اُسکا ناراض ہونا اور نکتہ چینی کرنا بجا بھی ہی کیونکہ سید صاحب کے جواب سے مشنریوں کی وہ تمام اُمیدیں جو وہ مستورات کی نسبت اپنی کارروائیوں سے رکھتے ہیں برباد ہوتی معلوم ہوتی ہیں *

اسی جلسہ میں مبلغ تین سو ستائیس روپیہ خاتونان پنجاب کی جانب سے بطور دعوت سید صاحب کی نذر کیا گیا اور جو خاتونان اس چندہ میں شریک تھیں اُنکی فہرست پڑھی گئی سید صاحب نے اُسکو نہایت احسانمندی سے قبول کیا - ہمارے مفتخر میزبان خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب سی ایس آئی نے خاص اپنی طرف سے ایک ہزار روپیہ کا کرنسی نوٹ پیش کش کیا اور پانسو روپیہ اور نذر کرنے کا وعدہ فرمایا - دیگر احباب ضلع گورداسپور کی جانب سے مبلغ آٹھ سو اُنیس روپیہ چار آنہ بطریق دعوت پیش کش کیئے گئے - جسقدر روپے پر روپے چلے آتے تھے سید صاحب خوش ہوتے جاتے تھے اور شکریہ پر شکریہ ادا کرتے تھے *

خاتونان پنجاب نے جو روپیہ دیا تھا اُسکی نسبت خود خاتونان نے تجویز کیا تھا کہ مدرسۃالعلوم کے غریب طالب علموں کی امداد میں صرف کیا جاوے - جو روپیہ کہ خاص خاں بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب سی ایس آئی نے عطا کیا ہی وہ ایک بورڈنگ ہوس کی

تعمیر کے لیئے کافی ہی پس یہہ تجویز ہوئی کہ اُس سے بیان‌گاری والی ماجد سردار صاحب موصوف ایک پختہ بورڈنگ ہوس مدرسۃالعلوم میں بنے اور اُسپر مندرجہ ذیل کتبہ لگایا جاوے *

بیان گاری

سردار کرم خاں مرحوم فیروزال رئیس واہ

متصل حسن ابدال ضلع راولپنڈی

از طرف خلف الرشید شان

سردار محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی

جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر پنجاب

تعمیر یافت

باقی روپیہ کی نسبت یہہ تجویز ہوئی کہ بشمول دیگر چندہ کے تعمیر مکانات مدرسۃالعلوم میں صرف کیا جاوے *

اسی رات ایوننگ پارٹی قرار پائی تھی اور اُس کا وقت اس حساب سے مقرر کیا تھا کہ اُس سے قبل یہہ سب کار روائیاں ختم ہو جاویں — چنانچہ ایوننگ پارٹی کے معینہ وقت پر اور لوگ جو اُس میں مدعو تھے آنے شروع ہوگئے اور ایک مجمع یورپین اور ہندوستانی احباب کا جس میں ہندو و مسلمان دونوں شامل تھے جمع ہوگیا — اُن سب کے نام نامیونکا یاد رکھنا یا پوچھہ پوچھہ کر لکھنا محالات سے تھا — یورپین احباب میں جناب کرنل ہارکوٹ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور ایک صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر اور مسٹر ہارتن صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس اور دو پادری صاحبان ریورنڈ گارن صاحب ریورنڈ کالڈویل صاحب شامل تھے — ہندو صاحبان میں رائے بوٹا مل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر - بابو من موہن سرکار صاحب ہیڈ ماسٹر- مہنت بالمیک صاحب — مہنت بشمبر ناتھہ صاحب گدی نشین گوردوارہ گورداسپور - مہنت گورکھہ ناتھہ صاحب - منشی منولال صاحب تحصیلدار - منشی اورنگ رام صاحب منصف - لالہ نراین داس صاحب ڈسترکٹ انجنیر - لالہ گورچرنداس صاحب - لالہ چنی لال صاحب- لالہ رام سرنداس صاحب اور اور بہت سے صاحب شامل تھے — مسلمان

صاحبوں میں خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب پولیٹکل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر - مولوي محمد شفیع صاحب منصف - شیخ احمد علي صاحب پلیڈر - منشي نبي بخش صاحب - شیخ سبحان علي صاحب رئیس و ممبر میونسپل کمیٹي - نتھے خاں صاحب رئیس - مولوي قمرالدین صاحب - شیخ فضل الهي صاحب - شیخ غلام علي صاحب رئیس - میر نبي علي صاحب نایب تحصیلدار اور اور بہت سے صاحب شامل تھے *

ایوننگ پارٹي کا جلسہ نہایت خوبي سے سجایا گیا تھا ایک کمرہ میں عمدہ قسم کے میووں اور چاء و کافی اور اشیاء نفیس تنقل سے یورپین اور مسلمان دوستوں کے لیئے میز آراستہ تھي اور ایک کمرہ میں اسیطرح هندو دوستوں کے لیئے تکلف کیا گیا تھا سب لوگ ڈرایننگ روم میں نہایت خوشي سے ملتے تھے اور تنقل کے کمروں میں جاکر تنقل کرتے تھے - سردار شیر سنگھہ صاحب منصف کے اهتمام میں اُس کا انتظام تھا جنھوں نے نہایت خوبي سے اُس کو پورا کیا سردار شیر سنگھہ صاحب نہایت متین اور نیک دل اور با اخلاق سادہ مزاج اور بے تکلف جنٹلمین هیں جن سے ملکر نہایت هي دل خوش هوا بارہ بجے کے بعد یہہ جلسہ ختم هوا *

گورداسپور ایک بہت چھوٹا قصبہ هی جنوری سنہ ۱۸۸۴ ع میں وهاں ریل جاري هوئي هی جس سے اُمید هی کہ اُس کي تجارت اور اُس کي آبادي کو ترقي هو جاویگي گورداسپور سے چند میل کے فاصلہ پر مسٹر هالسي صاحب بهادر نے جن کو اضلاع شمال و مغرب کے سب لوگ بخوبي جانتے هیں اور مدت تک اُن اضلاع میں خصوصاً کانپور میں کلکٹر و مجسٹریٹ تھے نہر کے کنارے اُوني کپڑوں کے بننے کا کارخانہ جاري کیا هی جس میں عمدہ عمدہ کمل اور قالین وغیرہ اُوني چیزیں بنائي جاتي هیں سواے اس کے اور کوئي چیز یہاں قابل دید نہیں هی *

اُنتیسویں جنوري سنہ ۱۸۸۴ ع کو گورداسپور سے روانگي کي تاریخ مقرر تھي چنانچہ سید صاحب تاریخ معینہ کو بعد اداے شکریہ اپنے میزبان مظفر کے معہ اپنے همراهي دوستوں کے روانہ هوئے سب احباب نے رسم مشایعت اداکي شیخ غلام حسن صاحب اور خواجہ یوسف شاہ صاحب بھي

ہمارے ساتھہ روانہ ہوئے حاجی غلام حسن صاحب کی طبیعت بسبب سردی و سوتھہ کے علیل ہوگئی تھی وہ ہم سے ایک روز پیشتر روانہ ہو چکے تھے اب ہم گورداسپور سے رخصت ہوتے ہیں اور دوبارہ امرتسر کو جاتے ہیں *

حالات مقام امرتسر

بر وقت مراجعت از گورداسپور

اُنتیسویں جنوری سنہ ۱۸۸۴ ع کو سید صاحب معہ اپنے ہمراہی دوستوں کے گورداسپور سے روانہ ہوکر امرتسر پہونچے ریلوے استیشن پر اکثر احباب بطریق استقبال تشریف لائے تھے حاجی غلام حسن صاحب وہاں موجود تھے سید صاحب نے ریل پر سے اُترتے ہی حاجی غلام حسن صاحب سے اُن کے مزاج کا حال پوچھا اور اسبات کے معلوم ہونے سے کہ اُنکی طبیعت بالکل اچھی ہی نہایت خوشی ہوئی — ہم سب لوگ اُسی ہوتل میں پہونچے جس میں پہلے ٹھرے تھے وہاں سب سامان آرام و آسایش اور مہمان نوازی کا درست تھا اُوہاں ہم سب نے آرام کیا آج ہی شام کو ٹون ہال میں لکچر دینا قرار پاچکا تھا *

جالندھر میں جو ہجوم لکچر کے وقت ہوگیا تھا امرتسر کے بزرگوں کو اُسکا بہت خیال تھا اور اُسکے انتظام کے لیئے اُنہوں نے تکٹ جاری کیئے تھے تاکہ بے اندازہ ہجوم نہوجاوے اور جس کے پاس تکٹ نہو وہ ٹون ہال میں داخل نہوسکے — اس تدبیر نے نہایت عمدہ فایدہ دیا اور ٹون ہال میں با وصف کثرت سے لوگوں کے جمع ہونیکے قابل تعریف انتظام رہا جو غلطی کہ ازراہ فیاضی بزرگان امرتسر سے ہوئی وہ صرف یہہ تھی کہ تکٹ بلا قیمت تقسیم کیئے اگر تکٹ بقیمت دیئے جاتے تو کم سے کم دو ڈیڑہ ہزار روپیہ وصول ہوجاتا *

جو وقت لکچر کے لیئے معین تھا اُسوقت سید صاحب ٹون ہال میں تشریف لائے ٹون ہال لوگوں کی کثرت سے بالکل بھرا ہوا تھا جناب خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب اُس مجلس کے پریسیڈنت تھے جب سید صاحب اپنی کرسی پر بیٹھہ لیئے تو خان محمد شاہ خاں صاحب کھڑے ہوئے اور ایک مختصر تقریر میں اُنہوں نے سید صاحب سے تعلیم اور قومی اتفاق پر لکچر دینے کی درخواست کی *

جبکہ سید صاحب لکچر دینے کو کھڑے ہوئے تو تمام حاضرین نے ایک بڑے شوق سے اور بڑی خوشی کے جوش سے چیرز دی جس سے ٹون ہال گونج اُٹھا جب گونج تھہر گئی تو سید صاحب نے لکچر دینا شروع

کیا ایسي خوبي اور فصاحت اور بر جستہ فقروں سے یہہ لکچر دیا کہ لوگ متعجب ہوگئے اکثر لوگ آپسمیں ذکر کرتے تھے کہ ایسي عمدہ اورمسلسل زباني تقریر آج تک ہم نے نہیں سني — وہ لکچر جو سید صاحب کي زباني تقریر کے ساتھہ میں لکھتا جاتا تھا ذیل میں مندرج ہی — مجھے افسوس رہا کہ کسي صاحب نے میري اس زود نویسي کي کہ میرا قلم بھي سید صاحب کي زبان مبارک کے ساتھہ هي ساتھہ چلتا تھا داد ندي مگر اُمید ہی کہ اب جو لوگ اس لکچر کو پڑھیں گے وہ داد دینگے اور سید صاحب مجھے معاف کرینگے اگر میں یہہ کہوں کہ جو کام اُنکي زبان مبارک نے کیا ہی وهي کام میرے قلم بے زبان نے کیا ہی *

لکچر ٹون ہال امرتسر میں

جناب صدر انجمن و دیگر صاحبان —

اس وقت میرا ارادہ ہی کہ آپ لوگوں کي خدمت میں جیساکہ صاحب صدر انجمن نے فرمایا ہی اتحاد باهمي اور تعلیم کے باب میں اپنے خیالات ظاهر کروں — صاحبان من یہہ ملک ہندوستان ایسا ملک نہیں ہی جس میں لوگ تعلیم اور علم کو نہ جانتے ہوں یہہ نہایت قدیم اور پرانا مقدس ملک ہی جس میں ایک قوم جو اس میں رهتي تھي اُنمیں بہت بڑے عالم بہت ذي رتبہ لوگ گذرے تھے جن کي زبان سنسکرت تھي جس کي خوبي اور عمدگي فواید علوم کے لیئے بالتخصیص مشہور ہی (چیرز) سبکو معلوم ہی کہ اُسمیں نہایت عمدہ اور نفیس کتابیں فلسفہ اور لاجک کي موجود ہیں جو ایسي نہیں ہیں کہ جنپر ملک کو کچھہ کم فخر نہو اُس کے بعد ایک زمانہ آیا جب ہم لوگ یہاں آئے همارے باپ دادا علم میں کچھہ کم مشہور نتھے شاید ہندوستان میں اُنہوں نے بہت کچھہ نہ کیا ہو مگر همارے اسلاف وہ لوگ تھے جنہوں نے علم کو بہت ترقي دي بغداد قرطبہ غرناطہ کے دارالعلوم کسي کو بھول نہ گئے ہونگے همارے اسلاف هي تھے جنہوں نے یوناني علوم کو زندہ رکھا وہ ایسے تھے جنہوں نے پرانے یوناني علوم کو ایسي ترقي دي کہ اگرمقابلہ کیا جاوے تو اُنہوں نے اُن پرانے علوم کو گویا ذرہ سے آفتاب بنا دیا تھا یورپ اگرچہ اس زمانہ میں علوم اور فنون میں مشہور ہی مگر پراني تاریخ سے معلوم ہوگا کہ اسپین کے دارالعلوم نے اُسکو یہہ نعمت بخشي ہی (چیرز) اور

یورپ هي پر کیا هی دنیا بهر کو اُنهي سے یهه فیض پهونچا هی اگر همارے اسلاف یوناني علوم کو زندہ نرکهتے تو آج تمام دنیا میں کوئي بهي فلسفه اور یوناني لاجک کا ایک حرف نجانتا هوتا ایسے ملک میں جهاں دونوں قوم کے اسلاف ایسے مشهور هوں اور جنکے سبب سے دنیا میں ابتک علوم قایم رهے هوں علم کے فواید یا تعلیم کے متعلق کچهه بیان کرنا فضول هوگا مگر میں دونوں قوموں کے فضایل تسلیم کرکے یهه دیکهنا چاهتا هوں که اب هماري حالت کیا هی اور یهه کهنا چاهتا هوں که اس زمانه میں جس میں هم هیں هماري اولاد کو کیا کرنا چاهیئے اے صاحبوں کسي انسان کي یهه خوبي نهیں هی که بزرگوں کے نام پر فخر کریں اور خود کچهه نهوں همارے ملک اور هماري دونوں قوموں کي یهه حالت هی که اسلاف کے نام پر شیخي کرتے هیں اور خود کچهه نهیں کرتے اُن لوگوں کو یهه غلط خیال که همارے اسلاف سب کچهه کرگئے اب همکو کچهه کرنا نهیں هی دل سے نکال ڈالنا چاهیئے زمانه روزبروز ترقي کرتا جاتا هی اگر زمانه کسي حد تک منتهي هوجاتا تو یهه خیال صحیح تها که علوم منتهي هوگئے مگر هر کوئي جانتا هی که زمانه رکا نهیں وہ چلتا جاتا هی ایسے حال میں یهه خیال که بزرگوں کے حاصل کیئے علوم کافي هیں بالکل غلط هی گو یورپ همارے علوم سے روشن هوا مگر دیکهو که اُنهوں نے کیا کیا اُنهوں نے علم کو جانچا اور پڑها ذرہ برابر علم کو ایسي ترقي دي جیسے ایک بیج سے عالیشان درخت پیدا هوجاتا هی جو علوم پهلے ایجاد هوئے تهے اُس وقت اُن کے ایجاد کرنے والوں کو زیادہ تحقیقات کا موقع نملا تها جو علوم اُس وقت نکالے گئے تهے اور اُن میں جو غلطیاں رہ گئي تهیں اُنسے وہ لوگ بخوبي آگاہ نهیں هونے پائے تهے یورپ نے یهه احسان اُن پر اور تمام دنیا پر کیا که اُن غلطیوں کو نکالا اور صحیح مسایل اور صحیح علوم لوگوں کو بتائے اور جو علوم نه تکمیل کو پهنچے تهے اور نه کارآمد تهے اُنکو کارآمد کیا اور تکمیل پر پهنچایا ایک احسان اور کیا که جدید علوم ایجاد کیئے جو روزمرہ کي زندگي کے واسطے کارآمد هیں اب یهه حال هی که اگر کسي ملک میں یا کسي حصه پنجاب میں تاربرقي یا ریل نهو تو لوگ سمجهتے هیں که وہ اندهیرے میں بے زبان اور دست پاشکسته پڑے هوئے هیں دیکهیئے یهه تمام چیزیں یورپ کي ایجاد کي هوئیں علوم کي برکت سے همکو ملي هیں جیسے

زمانه ایسي ترقي کرگیا هی اور علوم نے یهه ترقي پائي هی تو کیا همارا یهه کام هی که هم ان علوم پر نظر نڈالیں یا جس قدر همارے اسلاف نے کیا هی اُسي قدر هم بهي کریں اگر هم اُسي پرانے علم کو رٹتے جائیں اور هم اُتناهي کریں جتنا که همارے باپ دادا نے کیا تها تو هم مثل ایک جانور کے هونگے جو وهي کام کرتا هی جو اُسکا دادا پردادا کرتا تها (چیرز) همارا کام دنیا میں یهه هی که جن لوگوں نے هم سے علم لیئے هیں اور اُنکو ترقي دي هی اب هم اُنسے وهي علوم لیں اور اُنکے سیکهنے میں کوشش کریں هماري آینده نسلوں کو اور همارے واسطے بهي باعث فخر هوسکتا هی اور ایساهي کرنا همپر لازم هی تاکه هم جدید علوم سیکهیں جسمیں که روز به ترقیاں اور کارآمد چیزیں موجود هیں یهه علوم جب تلاش کیئے جاتے هیں تو مختلف زبانوں میں یورپ کے همکو ملتے هیں مگر یورپ کي بهت سي زبانیں هماري دسترس سے باهر هیں اور اگر هم کسیطرح سے اُن کو حاصل بهي کریں تو ضرور هم اُس میں ادهورے رهینگے هم کو دیکهنا چاهیئے که خدا کي کیا مرضي هی خدا کا حکم کوئي تحریري نهیں آتا مگر زمانه کے حالات سے پایا جاتا هی اس زمانه میں همکو خدا کي یهه مرضي معلوم هوتي هی که انگلش نیشن هندوستان میں حکومت کرے اور هم اُن کے زیر سایه بسیں اور جو کچهه فائده ممکن هو اُن سے حاصل کریں خدا کي مرضي سے اُس پر همکو دسترس بهي هی اس زمانه میں جو کچهه هم کرسکتے هیں وه یهه هی که هم انگریزي زبان سیکهیں اور جو علوم اور فنون اُس میں هوں اُن کو حاصل کریں میرا مطلب یهه نهیں هی که هندو سنسکرت کو یا مسلمان عربي زبان کو چهوڑدیں هندوؤں کو چاهیئے که اُسکو اعتدال کے ساتهه نه افراط و تفریط کے ساتهه سیکهیں مسلمانوں کو بهي یهه لازم هی که عربي زبان کي تحصیل نچهوڑیں یهه همارے باپ دادا کي مقدس زبان اور هماري قدیم ملک کي زبان هی جو فصاحت و بلاغت میں سنسکرت زبانوں میں لاثاني هی مگر افراط و تفریط نهو اس زبان میں همارے مذهب کي هدایتیں هیں لیکن جبکه هماري معاش هماري بهتري هماري زندگي باآرام بسر هونے کے ذریعے بلکه همارے اس زمانه کے موافق انسان بننے کے وسائل انگریزي زبان سیکهنے میں هیں تو همکو اُسطرف بهت توجهه کرني چاهیئے - یهه اغراض دنیوي هم هندو

اور مسلمان سب کے ساتھہ لگے ہوئے ہیں اور وہ کسیطرح چھوٹ نہیں سکتے - جو شخص ہماري انگریزي گورنمنت کے انصاف پر نظر ڈالیگا وہ خوش ہوگا اور شکر کریگا کہ اس گورنمنت نے تعلیم کے متعلق بہت کچھہ کوشش کي ہی کوئي سلطنت خاصکر ہندوستان کي جس پر ہمکو بہت فخر ہی ایسي نہیں گذري جس نے تعلیم میں اسقدر کوشش کي ہو مذہبي فوائد کو دخل ندینا چاہیئے میں سچ کہتا ہوں کہ مشنریوں نے بھي اپنے خیال کے موافق نیک دلي سے تعلیم کا بڑا فائدہ پہنچایا ہی گورنمنت کا شکریہ تو ہم سے ادا ہي نہیں ہوسکتا جو کچھہ اُس نے کیا ہی بے مثل اور بے نظیر ہی لیکن ایک سوال ہی جو حل نہیں ہوتا بلکہ ایک نہیں دو سوال ہیں پہلا سوال یہہ ہی کہ کیا گورنمنت ایک ملک کو جس میں چوبیس پچیس کروڑ آدمي بستے ہوں تعلیم دیسکتي ہی ؟ دوسرا یہہ ہی کہ کیا گورنمنت ایسي پوري تعلیم کرسکتي ہی جس سے ہمارے پورے اغراض حاصل ہوسکیں ؟ ان سوالوں کا جواب بجز نفي کے اور کچھہ میري سمجھہ میں نہیں آتا آپ مجھے معاف رکھیئگا اگر کوئي لفظ نا مناسب میري زبان سے نکل جاے کیا ہندوؤں اور مسلمانوں کو کچھہ بھي غیرت ہی جبکہ اپني تعلیم کا بوجھہ گورنمنت پر ڈال کر اُسي پر بھروسہ کریں کوئي بیغیرتي اس سے زیادہ نہیں ہی کہ اپنے بچوں کي تعلیم کے واسطے دوسرے کے سامنے ہاتھہ پھیلائیں گورنمنت کي حکومت مختلف فرقے اور مختلف مذہب کے لوگوں پر ہی اور کوئي اس سے بھي انکار نہیں کرسکتا کہ اُن لوگوں کے اغراض بھي مختلف ہیں پس ایسي حالت میں گورنمنت ہر خاص فرقہ کے واسطے کچھہ بندوبست نہیں کرسکتي (چیز) اُس کا اصول تو یہي ہوگا کہ کل کے ساتھہ برابر برتاؤ ہو اس کا نتیجہ ضروري یہہ ہی کہ ان مختلف فرقوں کے کچھہ اغراض پورے ہوں اور کچھہ نہوں یہہ حال ہندوستان میں عام ہی ہندوستان میں جس فرقہ کے اغراض زیادہ پورے ہوسکتے تھے اُنہوں نے تعلیم کا زیادہ فائدہ اُٹھایا جن کا نام میں بتاؤنگا یعنے ہندو مسلمانوں کو گورنمنت کے سررشتہ تعلیم سے کم فائدہ پہونچا کیونکہ اُن کے اغراض کم حاصل ہوئے تھے یہہ بات ہندوستان کے ہر حصہ کے سررشتہ تعلیم پر نظر ڈالنے سے بخوبي

معلوم هوتي هی جهاں سو برس عملداري کو گذرے وهاں بهي کالج اور اور مدرسوں میں مسلمان کم هیں اور مسلمانوں کو تعلیم کم هوئي هی یهه گورنمنت کا قصور نهیں هی یهه همارا هي قصور هی اگر هم تعلیم کو اپنے هاتهه میں لیتے تو سب کچهه اچهي طرح سے کرسکتے تهے مجهکو شبهه هی که هندوؤں میں کون لوگ ایسے تهے جن کو مذهبي اغراض زیاده مد نظر تهے مگر کوئي مسلمان باپ ایسا نهیں هی که اپنے بچه کو مذهبي تعلیم ندینا چاهتا هو میں کهتا هوں که جب تک تم جان رکهتے هو جب تک تمهارے جسم میں جان هی جب تک تمهاري آنکهه کهلي هی تم مذهب کو هرگز نه چهوڑو مگر دونوں پهلوؤں کو دیکهکر چلنا چاهیئے گورنمنت کي تو یهه نهایت عمده پالسي هی که وه مذهبي تعلیم سے علحده رهے پس جب تک تم خود اپني تعلیم اپنے بچوں کي تعلیم اپنے هاتهه میں نه لو تم دونوں قسم کي تعلیم اُن کو نهیں دے سکتے گورنمنت نهایت خوشي سے همارې قوم کے لیئے جو تعلیم گاه هماري کوشش سے قایم هو اُس میں مدد دینے کو موجود هی تو ایسي صورت میں جب که گورنمنت مدد دینے کو موجود هی اور هماري غرض بغیر خود متوجهه هوئے پوري نهیں هوسکتي تو اگر هم ایسا بندوبست نکریں تو کیسے افسوس کي بات هی اور بچوں کے لیئے کیسے سخت افسوس کا معامله هی (چهرز) تعلیم کے باب میں چهوٹے چهوٹے اسکولوں سے خواه وه گورنمنت کے هوں یا پرایوٹ هوں کچهه نهیں هوسکتا ادنی درجه کي تعلیم کي نسبت میں صاف کهتا هوں که آپ نے پراني مثل سني هوگي " نیم ملا خطرهٔ ایمان و نیم حکیم خطرهٔ جان " یهي حال ادهوري تعلیم کا هوگا آدمي بنانے کے واسطے جب تک هماري قوم میں هائي ایجوکیشن نه پهیلیگي هماري قوم آدمي نهیں بن سکتي ابهي چند روز کا زمانه گذرا هی جب ایجو کیشن کمیشن کا اجلاس کلکته میں هو رها تها اور میں بهي وهاں موجود تها سب یهي کهتے تهے که هائي ایجو کیشن اُٹهنے نپاوے مگر یهه بات بهت کم کسي منهه سے سننے میں آئی تهي که اگر گورنمنت اپنا هاتهه هائي ایجو کیشن سے اُٹها لیگي تو هم خود اُسکو کرلینگے اس کا مجهے بهت افسوس هی اُس میں شک نهیں که اس تعلیم کیواسطے زر خطیر چاهیئے جسکو گورنمنت برداشت نهیں

کرسکتي لیکن تم آپس میں ملکر وہ سب کچھہ کرسکتے ہو جو گورنمنٹ نہیں کرسکتي گورنمنٹ جب تعلیم کي طرف توجہہ کرتي ھی تو سب سے پہلے ھمارے دوست فنانشل ممبر یہہ دیکھتے ھیں کہ روپیہ بجت میں ھی یا نہیں تم لوگ اگر تھوڑا تھوڑا کر کے بھي روپیہ جمع کرو تو تمہارا بجت کبھي خالي نہوگا تم چاھو تو امرتسر میں لاھور سے بڑا کالج قایم کردو گورنمنٹ کے بہت اخراجات ھیں فوج کا خرچ ملک کے انتظام کے اخراجات پھر اگر گورنمنٹ کچھہ کریگي تو وہ اُسي روپیہ میں سے کریگي جو ھم سے لیا جاویگا اگر تم اس بات کو سوچ کر خود ھي تعلیم کا انتظام کرو تو گورنمنٹ کو دکھا سکتے ہو اور فخر کرسکتے ہو کہ جو کام گورنمنٹ سے نہوسکا وہ ھمنے کر دکھایا اکثر لوگ ھیں جنکے خیال میں یہہ گذرتا ھی اور میں نے بہتوں کو کہتے بھي سنا ھی کہ تعلیم یا ھائي ایجوکیشن سے کیا نتیجہ ہوگا نوکري تو بہت کم ھی اگر بہت لوگ بي اے اور ایم اے ہوجائینگے تو دس روپیہ کي نوکري بھي اُنکو نہ ملیگي مگر آپ غور کریں اور جن لوگوں کا ایسا خیال ہووہ مجھے معاف کریں کہ یہہ خیال غلطي سے بھرا ہوا ھی بیشک ھم ھندوستاني جو برٹش گورنمنٹ کي رعایا ھیں اُنکا حق ھی اور اُنکا دعوی ھی کہ جس طرح اور لوگ اور قومیں اعلی عہدہ پانیکے مستحق ھیں ھم بھي اُسکو حاصل کریں اور وہ عہدہ لیں میرا مطلب یہہ نہیں ھی کہ ھم اپنا حق چھوڑ دیں اور گورنمنٹ سے اپنے حقوق نہ مانگیں مگر یہہ سچ ھی کہ گورنمنٹ سبکو اعلی عہدے نہیں دیسکتي بلکہ کل تعلیم یافتہ کو ادنی عہدے بھي نہیں دیسکتي مگر تم یہہ دیکھو کہ کوئي اور نتیجہ بھي تعلیم کا ھی یا نہیں آپ خیال کیجیئے کہ ھندوستان جس میں ہزاروں قسم کي چیزیں تجارت کے فائدہ کے واسطے موجود ھیں اور پیدا ہوتي ھیں ھمارا ملک ھی اور وہ چیزیں ھمارے ھاتھہ میں ھیں مگر اُس کے نفع کا کیا حصہ ھمارے ھاتھہ میں ھی ؟ ھندوستان میں تجارت کي بہت کچھہ ترقي ہوئي مگر آپ خیال کیجیئے کہ ملک کي تجارت اور دولتمندي کا اصول کیا ھی وہ ملک دولتمند نہیں ہوتا جسمیں دوسرے ملک کي چیزوں کي تجارت ہوتي ھی بلکہ وہ ملک دولتمند ہوتا ھی جس کي چیزوں کي تجارت کو دوسرے ملکوں میں ترقي ہوتي ھی آج کل وھي

ملک دولتمند ہوتا ہی جس کی چیزوں کی تجارت دوسرے ملکوں میں ہوتی ہی ہندوستان کی چیزیں اگرچہ دوسرے ملک میں جاتی ہیں مگر محنت کی قیمت بڑھاکر پھر اسی ہندوستان میں آ جاتی ہیں ہمارے ملک کی چیزوں کی نسبت بھی ہم لوگوں کی تجارت ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ تک یا ایک شہر سے دوسرے شہر تک محدود ہی ایک بھائی دوسرے بھائی کی گرہ کاتتا ہی ہم لوگ اپنی چیز دوسرے ملک میں نہیں لے جاتے نہ دوسرے ملک کی چیز اپنے ملک میں لاتے ہیں ہم دریا کے کنارہ پر بلکہ اس زمانہ میں اپنی دوکان سے چند قدم فاصلہ سے ریل کے اسٹیشن پر چار آنہ کی چیز سوا چار آنے پر بیچڈالتے ہیں یا وہیں پر اسطرح سے خرید کر اپنے ملک میں بیچتے ہیں سمندر کے اندر ہمارا کچھہ حصہ نہیں ہی غیر ملکوں سے ہمارا کچھہ رشتہ نہیں ہی ہمکو چاہیئے کہ دوسرے ملک میں آڑتھہ اور کمپنیاں قایم کریں جس سے عالی درجہ کے تاجر ہوں ملک کی پیداوار قدرتی چیزیں جو زمین میں گڑی پڑی ہیں اُن سے فائدہ اُٹھاویں اس طریقہ سے کہ اپنے ملک میں اپنے ہی ایک بھائی کا روپیہ لیکر فائدہ اُٹھاویں ملک میں ترقی نہیں ہوسکتی روپیہ کو کبھی اس تھیلی میں اور کبھی اُس تھیلی میں ڈالنے سے روپیہ بڑہ نہیں جاتا جب تک کہ باہر سے لاکر اُس میں روپیہ نڈالا جاوے جب تم ایسا کروگے اُسوقت بے شک جسطرح ہمارے ملک کا روپیہ دوسرے ملک میں جاتا ہی ہم بھی دوسرے ملک کا روپیہ اپنے ملک میں کھینچ لاوینگے یہہ سب باتیں ہمکو صرف ہائی ایجو کیشن کے نہونے سے حاصل نہیں ہوتیں (چیز) امرتسر جو مشہور تجارتی شہروں میں ہی اسمیں ایک وقت کیسی دھوم کی تجارت تھی مگر اب ہم بڑے بڑے تاجروں کو ہاتھہ پر ہاتھہ دھرے بیٹھے دیکھتے ہیں کیا ہماری قسمت میں صرف پشمینے ہی کی تجارت لکھی ہوئی ہی اور اُسکے زوال پر ہمارا زوال مقدر میں لکھا تھا اگر علم ہوتا تو ہم زوال رسیدہ تجارت کی عوض دوسری تجارت اختیار کرتے اور ہم لوگ امریکا - لندن - جرمن - فرانس میں جاتے اور وہاں اپنی نئی تجارت کی دوکانیں کھولتے اور ہم اپنے ملک کی چیزوں سے پورا وہ فائدہ اُٹھاتے جو دوسری قومیں ہمارے ہاں کی چیزوں سے اُٹھاتی ہیں اگر علم ہو جاوے تو یہہ سب کچھہ ہو اور ملک دولت سے مالا مال

هو جاوے - ایک بات اور کہونگا کہ انسان کو خدا نے تمام مخلوقات سے برتر بنایا هی مگر ظاهر میں کوئي بات برتري کي اُس میں نہیں هی کھانا پینا سونا اور بہت سے کام انسان جانوروں سے اچھے نہیں کرتا شہد کي مکھي جیسا اپنا چھتا بناتي هی اور وہ ایک زرد جانور جسکو لوگ بیا کہتے هیں جیسا گھوسلا بناتا هی بڑي صنعت کا کام هی یہہ سب باتیں اُن میں قدرتي رکھي گئي هیں جو انسان میں نہیں هیں انسان کي خوبي و برتري یہي هی کہ وہ جہاں تک چاهے ترقي کرسکتا هی حیوان حد معین سے زیادہ ترقي کچھہ نہیں کرسکتا مگر انسان میں جوهر ترقي کرنیکا موجود هی خواہ اُس کو اُسکے دل کي بناوت کہو یا دماغ کي ساخت یا روح جو چاهو اُسکا نام رکھو بہر حال اُس میں ایک ترقي کرنے والا مادہ هی پہر انسان اگر اُس کو ترقي ندے تو حیوان میں اور اُس میں تفاوت نہیں رهتا (چیرز) علم ایسي چیز هی جو صداقت کے سکھانے اخلاق درست کرنے زندگي کي راہ بتانے ابناء جنس کے ساتھہ بسر کرنے اپنے اور دوسرے کے حق پہچاننے میں کارآمد هی یہہ تمام باتیں انسانیت کي هیں مگر بغیر علم کے نہیں آتیں بحیثیت انسان هونے کے همارا فرض هی کہ اپنے تئیں انسان بنائیں نہ کہ مثل حیوان کے اپني زندگي بسر کریں - اے صاحبو ایک اور بات بهي میں تعلیم کے متعلق کہنا چاهتا هوں کوئي شخص کوئي متنفس اس سے انکار نکرسکیگا کہ رعایا پر وہ کسي حاکم کي رعایا هو کچھہ فرایض هوتے هیں جن میں سے بڑا فرض یہہ هی کہ رعایا اپنے حاکم کي وفا دار اور خیر خواہ هو بحیثیت مسلمان هونے کے میں یہہ کہوں گا کہ یہہ فرض صرف عقلي اور انسانیت هي کا نہیں هی بلکہ همارا مذهب همارے خدا کا حکم هی رسول کا حکم هی کہ حاکم کي اطاعت کرو گو وہ غلام حبشي هي کیوں نہو میں یقین دلاتا هوں کہ جو اصول هماري برتش گورنمنٹ کي حکومت کرنیکے هیں اُن کے سمجھنے میں غلطي کرنا تعلیم نہونے کا نتیجہ هی میري راے هی کہ هائي اسکول مثل اسکول نہیں هائي ایجو کیشن جسقدر زیادہ هوگي اُسیقدر هم اپني گورنمنٹ کے اصول حکومت کو سمجھینگے اور اُس کي قدر کرینگے (چیرز) اگر گورنمنٹ نے همارے کچھہ حقوق ابتک همکو نہیں دیئے هیں جن کي هم کو شکایت هو تو یہي هائي ایجو کیشن وہ

چیز ہی کہ خواہ نخواہ طوعاً و کرہاً ہمکو دلاویگی (چیز) غرض کہ تعلیم ایک ایسی چیز ہی کہ اُس کے ذریعہ سے ہم اپنی قوم کو ایسا بنا سکتے ہیں جو قابل عزت ہو ہاں ایک مشکل اور بھی تعلیم کے متعلق پیش آئی ہی اور وہ یہہ ہی کہ ہمارے ہاں دو قسم کے لوگ موجود ہیں ایک اولڈ فشن یا کہو زیادہ عمر کے جن میں سے ایک میں بھی ہوں لیکن اُن میں بہت ایسے ہیں جن کے کان میں بچپن سے ایک بات پڑتے پڑتے دل پر نقش ہوگئی ہی اور وہ دل سے نکل نہیں سکتی اور وہ اُسی پر جمے ہیں ایسے لوگوں کو خاص کر اس زمانہ کے نوجوان اولڈ فشن کے لوگ کہتے ہیں ایک وہ ہیں جو کسیقدر تعلیم کے رستہ میں پڑگئے ہیں یا ایسے ہیں کہ پوری تعلیم تو نہیں پائی مگر باتیں سننے سے ایسے ہوگئے ہیں کہ زمانہ کے حالات کو دیکھتے ہیں ایسے لوگوں کو میں روشن‌ضمیر کہونگا جن کو اور لوگ نئی روشنی والا کہتے ہیں یا نئی فشن والا اب ان دونوں گروہوں میں اختلاف پڑگیا ہی پرانے فیشن کے لوگ یہہ کہتے ہیں کہ یہہ نئی فشن والے بغیر کسی دھکے کے دینے کے سیدھے جہنم میں جائینگے اور دنیا میں بھی اُن سے زیادہ کوئی بد چلن نہیں ہی میں اسبات کو قبول کرتا ہوں کہ ان نو جوانوں کا فرض ہی کہ بزرگوں اور اولڈ فشن والوں کا ادب اور لحاظ کریں اورترقی کے ساتھہ اپنے اخلاق اور عادات کا بھی خیال رکھیں مگر بزرگوں کو بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ ٹوٹا یکہ جسمیں سیکڑوں ہچکولے لگتے تھے اور جس میں وہ سفر کرتے تھے اب بیکار ہوگیا ہی ریل جاری ہوگئی ہی اب ریل کو چھوڑ کر یکہ پر لوگ سفر نہیں کرینگے کوئی برائی اور کوئی دشمنی ان نوجوانوں کے ساتھہ اس سے زیادہ نہیں ہی کہ اُن کی ہارج ہوں اور نئے علوم کے سیکھنے میں اُن کی مزاحمت کی جاوے بزرگوں کو چاہیئے کہ اُن کو نروکیں اور اُن کے حالات پر صبر کریں اگر اُن کو صبر نہ آویگا تو بھی اُن کے صبر نکرنے سے کچھہ نہوسکیگا زمانہ چل نکلا ہی ریل چھوٹ گئی ہی اب وہ نہیں رک سکتی صرف اسقدر دیکھنا چاہیئے کہ نوجوان جو ترقی کی ترین پر سوار ہیں اُن میں وہ نقص بھی ہیں یا نہیں جن کو اس زمانہ کے لحاظ سے نقص کہنا چاہیئے اگر وہ نقص ہی تو اُس کی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے لیکن اور مراسم کی نئی باتیں، معاشرت کے

طرز کي تبديلي، لباس کا تبادله ايسا نهيں هی جسپر سختي سے مخالفت کي جاوے - کيا پانچ پشت کے اُسطرف تمام يهي مراسم اوريهي طريقے تهے جو اب هم ميں رايج هيں' هرگز نهيں هم نے خود اپنے باپ دادا کي رسموں کو توڑا هی تو اگر اب هماري اولاد هماري رسموں کو توڑے تو هم کيوں ناراض هوں - ميں مذهبي لوگوں اور مذهب ميں ڈوبے هوئے مقدس لوگوں کي بڑي قدر کرتا هوں مگر کيا جو طريقے عرب ميں مکه معظمه اور مدينه منوره ميں اب رايج هيں اور عرب جو وهاں سے آتے هيں اُن کے حالت سے ظاهر هوتے هيں وه وهي طريقے هيں جو رسول خدا صلعم صحابه تابعين تبع تابعين يا اُن کے بعد کے مقدس لوگوں ميں تهے - ايمان سے تو هر شخص يهي کهيگا که نهيں پس جس طرح زمانه ترقی کرتا جاتا هی اُسي طرح عادات اور اخلاق اور طرز معاشرت ميں تبديلي هوتي جاتي هی هندوستان ميں ترقي کا زمانه آگيا هی خدا کرے که ايسا هي هو اور همارے نوجوان ترقي کريں اور تربين زيادہ تيز چلے اور جديد علوم اُن ميں خوب پهيل جائيں - تعليم علوم جديده پر همارے پرانے بزرگ ايک اور بهي شبهه ڈالتے هيں اور اُس شبهه ميں همارے اکثر هندوستاني دوست شريک هيں وه شبهه يهه هی که انگريزي تعليم اور علوم جديده کے سيکهنے سے مذهب جاتا رهتا هی ابهي دس روز سے زياده کا عرصه نهيں گذرا که ميں ايک قابل اور عالم کے لکچر ميں موجود تها وه مشهور عالم اور عمده جنتلمين هيں اُنهوں نے عام طور پر اور مسلمانوں کو خاص طور پر مخاطب کرکے يهه بيان کيا تها که انگريزي فلسفه اور لاجک نه پڑهو که مسلماني مذهب ميں خلل ڈالتا هی اور بد عقيده کرديتا هی که يهه کچهه نئي بات نهيں هی کتابوں کے ديکهنے سے پايا جاتا هی که جب هماري حکومت آفتاب نيمروز سے زياده روشن تهي اور تمام دنيا ميں اُسکي شهرت تهي بني اميه اور بني عباس کے وقت ميں جب يوناني فلسفه رائج هوا تها اُس وقت بهي بعض غور دور انديش عالموں کي ايسي هي راے تهي مگر انجام ميں اُنهي علماء نے وهي اختيار کيا جس کو وه منع کرتے تهے ديکهو که فلسفه لاجک علوم طبعي وه علوم تهے که جن عالموں کو سب سے بڑا عالم جانتے هو اُنهوں نے بهي اُسکو پڑها اور اُسي سے اُنکو فخر هوا اور اُنهيں لوگوں کي اولاد نے جو اُسکو

منع کرتے تھے اُسکو مقدس علم جانا اسکو پڑھا اور پڑھایا اس وقت اس مجمع میں شیعہ اور سني دونوں موجود ھیں کوئي بتاوے کہ کون مشہور عالم اُنکے ھاں کا ایسا تھا جو فلسفہ اور لاجک کو خوب نجانتا تھا اب بھي وھي پرانا مسئلہ پیش کیا جاتا ھی مگر سچي بات ھمیشہ غالب آجاتي ھی وہ روکنے سے کبھي نہیں رکتي اگر کوئي اپني آنکھیں بند کرلے اور آفتاب کي روشني ندیکھے تو آفتاب پر کچھہ اثر نہوگا اور شاید ایسے کرنے والے بھي دوایک سے زیادہ نہ ملیں گے اسکے سوا میں پکے اعتقاد اور سچے دل سے کہتا ھوں کہ کوئي علم ھو لاجک فلسفہ نیچرل فلاسفي یا کسي علم کا نام لو مذھب کے خلاف نہیں میں اس حیثیت سے کہ میں خود مسلمان ھوں اپنے بھائیوں سے کہتا ھوں کہ میري دانست میں اسلام ایسا مذھب نہیں ھی کہ کسیطرح وہ جانچا جاوے اور جھوٹا نکلے اُسکو لاجک کے سامنے نیچرل فلاسفي کے آگے ڈالدو وہ سچا نکلے گا اگر کسي کے دل میں یہہ خیال ھو کہ ان علوم کے پڑھنے سے مذھب جاتا رھتا ھی تو ایسے مذھب اور ایسے خیال کرنے والوں پر افسوس ھی اگر واقعي مذھب اسلام (میں اپنے ھي مذھب کو کہتا ھوں) ایساھي ھو کہ علوم جدیدہ کي صداقت کے سامنے زائل ھوتا ھی تو ایسے مذھب اختیار کرنے سے کچھہ فائدہ نہیں مگر جن لوگوں کا یقین ایسا ھی اور جو ایسا خیال کرتے ھیں میں سمجھتا ھوں کہ اُنکو مذھب اسلام پر یقین نہیں وہ زبان سے تو کہتے ھیں مگر دل میں اُسکي صداقت نہیں ھمارا فرض ھی کہ خدا کو ایک اور رسول کو برحق جانیں قرآن مجید کي خوبیوںپر یقین رکھیں اُسي کے ساتھہ نئے علوم کو سیکھیں اُس سے دین بڑھتا ھی اور اس سے دنیا داھنے ھاتھہ سے ھم دین کو پکڑیں اور بائیں سے دنیا کو اور ایک جوان مرد کي طرح دنیا کے میدان میں آئیں نہ ایسے ترپوک ھوں کہ پٹاخے کي آواز سنکر گھر میں گھس رھیں اے صاحبو جو کچھہ میں نے بیان کیا علم اور تعلیم کي نسبت بیان کیا ھی لیکن حقیقت میں نے اُسکے بیان سے قومي ترقي کي ایک نصف صورت دکھائي ھی بلکہ کہنا چاھیئے کہ نصف سے بھي کم اکیلے تعلیم آدمي کو انسان نہیں بناتي ھی دوسرا حصہ اُسکا تربیت بھي ھی اور اگر وہ نہیں ھی تو تعلیم بھي اکارت ھی مجھکو افسوس ھی کہ تعلیم خواہ عربي — سنسکرت — انگریزي کي ھو مگر میں اُن تعلیم دینے والوں سے پوچھتا ھوں

کہ اس وقت هندوستان میں خواہ گورنمنٹ کالج یا اسکول یا مشنریوں کي تعلیم گاهیں یا پریوٹ انسٹیٹیوشن ان سب میں اولاد کي تربیت کا کیا بندوبست هی ایک لڑکا جو چند گھنٹہ ماسٹر کے سامنے پڑھکر آتا هی تمام دن اپنا کس صحبت میں بسر کرتا وهي خراب صحبت بازاري لونڈوں اور خدمتگاروں کے لڑکوں کي اُس کو نصیب رهتي هی وهي خراب اور بد الفاظ جو اُن بازاري لڑکوں کي زبان پر جاري هوتے هیں وهي نکمي عادتوں جو اُن لڑکوں میں هوتی هیں یہہ بھي سیکھتا هی اسي سبب سے جبتک تعلیم کے ساتھہ تربیت کا خیال نہو امکان نہیں کہ لڑکا انسان بن سکے آپ دیکھتے هونگے کہ انگریزوں کے چھوٹے چھوٹے بچے باوجودیکہ همارے بچوں سے علم کي میزان میں کم هیں مگر جو تربیت اور شایستگي اُن میں هوتي هی وہ همارے بچوں میں نپاؤگے آپ لوگوں نے هندوستان کے انگریزوں کے لڑکوں کو دیکھا هی جو صرف ماں باپ سے تربیت پاتے هیں مگر جن لوگوں نے ولایت کے لڑکوں اور نوجوانوں کو آکسفورڈ اور کیمبرج میں دیکھا هی وہ سمجھہ سکتے هیں کہ کیسي تربیت وهاں دیجاتي هی تربیت تعلیم پر بھي مقدم هی بلکہ انسان کا یهي زیور هی جب تک یہہ دونوں شامل نہوں اولاد میں انسانیت نہ آسکیگي — اے صاحبو هماري زندگي قریب اختتام هی چند سال هماري تمهاري عمر میں اورباقي هیں یہہ سفید سفید ڈاڑیاں بوڑھے پوپلے منہہ زمین میں گڑھکر یا مرگھٹ پر جل کر خاک هوجائینگےاگر یاد رکھو کہ یہہ بچے جن کو تم نوجوان چھوڑ جاؤگے اُن کا یہہ حال هوگا کہ روز بروز مفلس اور ذلیل و خوار هونگے جہاں جائنگے اُن سے برا کرینگے اے هندوؤ اور مسلمانو اگر مرنے کے بعد روح قایم رهتی هی تو مرنے کے بعد یہہ حالت دیکھکر تمهاري پاک روحیں گھاٹوں اور قبروں پر تڑپینگي تربیت کے ساتھہ ادب کا ذکر بھي بیجا نہوگا میں مسلمان هوں کل مسلمانوں کا یهي خیال هوگا جو میں ابھي بیان کرونگا هندو صاحبوں سے بھي مجھہ سے بہت دوستي هی اُن کے بہت سے عمدہ خاندانوں کو میں جانتا هوں یہہ سب ادب کو بڑي چیز سمجھتے هیں کوئي شخص اس سے اختلاف نہیں کرسکتا کہ ادب عزت کا باعث هی ایک پرانے شاعر کا قول هی *

ادب تاجیست از لطف الہي * بنه برسر برو هر جا که خواهي

لیکن میں تفتیش کرنا چاهتا هوں اور بقدر اپنے خیال کے اُس کو بیان کرونگا که ادب کیا چیز هی همارے یہاں ادب کے معنی یہه هیں که لڑکا اپنے بزرگوں کے ڈرکے مارے سچي بات زبان سے نه نکال سکے جھک جھک کے بلا ضرورت سلام پر سلام کرے یہه ویسا ادب هی جیسا ایک بندر والا بندر کو سکھاتا هی که ٹانگ اُٹھاکر کھڑا رهے هاتھه جوڑ کر گردن نیچي جھکاکر سامنے آوے اشارہ کے ساتھه ڈگڈگي پر چڑھ بیٹھے همارے ملک میں جن بزرگوں کے هاں کے لڑکے گھٹنہ جوڑکر بیٹھتے هیں اور نہایت جھک کے سلام کرتے هیں اور اشاروں پر کام دیتے هیں اُن کي نسبت کہا جاتا هی که بہت ادب سکھایا گیا هی مگر میں سچ کہتا هوں که یہه ادب نہیں هی ایسے ادب دینے والوں کو اس بات کا خیال نہیں آتا که اولاد کے ایسے ادب سکھانے سے دلي جوش مرجاتا هی اُن کي عادت ذلیل هونے کي هوجاتي هی اُن کي جرأت دلیري اور شرافت کو کھو دیتي هی تربیت بري باتوں سے بچنے کي هوني چاهیئے اندروني قوا کے مارنے کي ضرورت نہیں اگر لڑکے اپنے باپوں کے سامنے اپنے جوشوں کو کام میں لاوینگے تو وے آیندہ کو باعث فخر هونگے همارے هاں بعوض اس کے که اُن کو صداقت اور آزادي راے کي تعلیم هو همکو جھوٹ بولنے کي عادت پڑتي هی زبان کھلنے کے ساتھه هي جب که اُن کي زبانیں لکنت کرتي هیں گالیاں سکھائي جاتي هیں اُن کي توتلي زبان کي گالیاں پیاري لگتي هیں جب بڑے هوجاتے هیں تو دل کي سچائي ظاهر کرنے سے روکي جاتي هیں کیا کوئي انصاف سے یہه بات کہیگا که یہه سچي تعلیم اور سچي تربیت هی صداقت آزادي سے سچي بات کہنے کي عادت اس سے پیدا هوسکتي هی هرگز نہیں البته آزادي اور بے ادبي میں تمیز کرنا چاهیئے یہه دو چیزیں هیں اصلي ادب کے ساتھه آزادي کا کام میں لانا باعث فخر هی آپ لوگ یاد رکھیں که جو خیالات چھوٹي عمر سے دلمیں بیٹھتے هیں اُنکا نکلنا بہت مشکل هی بلکه نہیں نکلتے اور اسي سبب سے همارے هاں کے لوگ جوان هوکر بھي اکثر باتیں اپنے دلي خیال کے خلاف کہتے هیں یہه اُسي خراب تربیت کا نتیجه هی (چیرز) میں یہاں کي میونیسپل کمیٹي کے نیي رتبه اور عالي درجه ممبروں کا حال

نہیں جاتا مگر اکثر جگہہ بھی دیکھا ہی کہ بجز حضور اور ہاں میں ہاں ملانے کے ممبر اور کچھہ بھی نہیں کہتے پھر باہر جاکر یہہ کہتے ہیں کہ یہہ تجویز بہت خراب تھی مگر کیا کرتے کلکٹر صاحب کی بھی مرضی یہہ ہی تھی یہہ اُسی بری تربیت کا اثر ہی اثر سچی آزادی کی تعلیم ہوتی تو کلکٹر کیا ویسرائے کے سامنے بھی یہہ کہتے — مائی لارڈ آئی ایم ویری ساری آئی کانٹ اگری ووڈ یور اکسلنسیز پرپوزل (چیرز) *

آپ لوگ مجھکو معاف کیجیئے آزادی روکنے سے لوگ اولاد کے قویٰ کو مضمحل کردیتے ہیں خیر جو گذر گیا وہ گذر گیا اب آیندہ نسلوں کا خیال کرنا چاہیئے شاید یہہ سچی باتیں بری لگتی ہوں مگر دلوں میں سوچیئے کہ یہہ باتیں آپ کی بھلائی اور آپ کی اولاد کی بھلائی کے لیئے کہی جاتی ہیں یا اَور کسی غرض سے *

اے صاحبوں یہاں تک جو کچھہ میں نے بیان کیا وہ حقیقت میں تعلیم اور تربیت ہی کے متعلق تھا مگر مجھکو ایک امر میں اور بھی کہنا ہی آپ خیال کرینگے کہ دنیا میں جو امور ہوتے ہیں وہ ایسے پیچ در پیچ ہیں کہ بٹے ہوئے رسوں کے پیچ کیطرح آپس میں لپٹے ہیں اگر اُن کو کھولوگے تو تمام لڑیں ٹوٹ جائینگی تمام تربیت اور تعلیم کے ساتھہ ایک اور بڑا مسئلہ ہی جسکے بغیر ہم کچھہ نہیں کرسکتے اور اُسکی ہندوستان میں سب سے زیادہ ضرورت ہی وہ باہمی اتحاد ہی (چیرز) اے صاحبوں عقلمند شخص جو خدا پر یقین رکھتا ہی اُسکی یہہ ہی خواہش ہوگی کہ اُسی طریقہ پر چلیں جو خدا کی مرضی ہی اب ہندوستان میں دیکھنا چاہیئے کہ خدا کی مرضی باہم کس طرح بسر کرنے کی ہی صدیاں گذر گئیں ہیں کہ ہندو اور مسلمان یہاں آباد تھے چند سال سے خدا کی یہہ مرضی ہوئی کہ ایک تیسری قوم بھی یہاں آباد ہو یہہ تینوں قومیں اب یہاں آباد ہیں اور اب انہیں تینوں کا یہہ ملک ہی ان سب کو آپس میں اتفاق اور دوستی پیدا کرنا چاہیئے مذہبی خیالات کا جداگانہ ہونا خدا کی مرضی کے خلاف نہیں ہوسکتا یہہ کسی کا کام نہیں کہ سب کو ایک مذہب پر لے آوے یہہ تو وہ لوگ بھی نہیں کرسکے جو انبیاء علیہم السلام کے نام سے گذرے ہیں مختلف مذاہب کے لوگ ہونے سے یہہ خیال نکرنا چاہیئے کہ باہمی اتفاق نہیں ہوسکتا ایک

باریک بات غور کرنے سے معلوم ہوتي ہی اور وہ یہہ ہی کہ ہر انسان کي خلقت میں دو حصے ہیں ایک عقیدہ جو دل سے متعلق ہی اُس میں دوسرے کي شرکت نہیں ہی باپ کا عقیدہ بیٹے کے لیئے اور بیٹے کا باپ کے لیئے مفید یا مضر نہیں ہی دوسرا حصہ انسانیت کا جو تمدني حالتوں سے متعلق ہی جس کے سبب سے آپس میں ملنے ہمجنس سے دوستي کرنے باہم یگانگت اور اخلاص کا برتاؤ کرنے کي ضرورت ہی ان دو حصوں میں خدا کا حصہ خدا کے لیئے مخصوص ہی اُسکے حصہ کو اُسیکے واسطے چھوڑ دو مگر جو حصہ انسانیت کا ہی اور جس کي وجہہ سے ایک کا دوسرے کے ساتھہ دوستي اور اخلاص کرنا ضروري ہی ایک کو دوسرے سے مانگنا چاہیئے اگر تم اس باریک مسئلہ کو نہ سمجہو یا سمجہہ سے زیادہ سمجھو تو میں تمکو ایک موٹي بات سے اُس کو سمجہاؤں جو لوگ اس وقت اس مجلس میں جمع ہیں وہ سب ملکر ایک کام کو کریں تو اچھي طرح سے ہوگا یا علحدہ علحدہ کرنے سے تعلیم کا بھي یہي حال ہی اور تجارت کا بھي یہي حال ہی میں اپنے تمام ہندو اور مسلمان بھائیوں سے یہہ کہتا ہوں کہ اِس میں شک نہیں یہہ امر ناممکن ہی کہ رایوں کا اختلاف دور کردیا جاوے آپس میں ایک دوسرے سے رشک و حسد نرکھے باہم رنج و آزردگي نہو یہہ بھي خدا کا قانون ہی اسکو کوئي نہیں توڑسکتا مگر جس چیز میں کہ سب کے سب کے اغراض متحد ہیں اُن میں سب کا ایک دل ہوجانا یہہ کوئي انوکھي بات نہیں اس کي مثالیں اور ملکوں میں موجود ہیں اس ملک کے بھي کل باشندوں کو ملک کي بہتري کے لیئے ایک جان ہوکر کوشش کرنا چاہیئے اگر یہہ نکروگے تو ہندو بھي توبہلگے اور مسلمان بھي ان دونوں کي حکومت کے وقت گذر گئے جو کچھہ اُن وقتوں میں ہوا ہو — پنجاب میں ابھي سکھوں کي عملداري تھي وہ بڑے بہادر اور دلیر تھے تمام انسان اُن کي تعریف کرینگے مگر کیا اُس میں ایسا امن تھا جیسا انگریزي عملداري میں ہی یہہ ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا امپرس آف انڈیا کے امن کا زمانہ ہی اس میں متفق ہوکر جسطرح چاہو ترقي کرسکتے ہو جہانتک ہم چاہیں اپنے تئیں پہنچا سکتے ہیں اگر ایسے زمانہ میں بھي ہم کوشش نکریں تو بڑے افسوس کي بات ہی میں کئي جگہہ کہہ چکا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ ہندوستان کے لیئے

ناممکن ہی کہ ہندو یا مسلمانوں میں سے کوئي حاکم ہو اور امن قایم رکھہ سکے پھر یہي ہونا ہی کہ کوئي دوسري قوم ہمپر حکمراں ہو جو قومیں اسوقت دنیا میں حکومت کر رہي ہیں اُن میں یورپ کي سلطنتیں بہت قوي اور اعلی درجہ کي سمجھي جاتي ہیں ایشیا کي سلطنت کا حال مسلمان خوب جانتے ہیں کہ اُس عملداري میں مسلمانوں کو کس قدر آزادي مل سکیگي جرمن اور فرانس جو اُس سے اعلی گني جاتي ہیں کیا وہ حکومتیں ہمکو اس سے زیادہ امن اور آزادي دے سکتي ہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں کیا ہندوستان کے لوگ روشیا سے کچھہ بھلائي کي توقع رکھہ سکتے ہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں پس ہملوگونکو چاہیئے کہ ایسے امن کیوقت کو ہاتھہ سے ندیں اور جو کچھہ کرنا ہی کریں جب یہہ امکان میں نہیں ہی کہ ان دو قوموں میں سے کسي کي حکومت ہو اور کوئي ایسي حکومت نظر نہیں آتي جسمیں امن و آزادي اس سے زیادہ ہمکو مل سکے تو ہمکو اس زمانہ کو ہاتھہ سے نہ دینا چاہیئے اور پیچھے نرہنا چاہیئے (بہت زور سے چیرز) *

لکچر کے ختم ہونے پر صدر انجمن نے سید صاحب کا شکریہ ادا کیا اور مجلس برخاست ہوئي *

اُس کے دوسرے دن تیسویں جنوري سنہ ۱۸۸۴ ع کو سید صاحب ایک زنانہ مشن اسکول کو جسکا نام وہ علیگدہ میں سن چکے تھے تشریف لیگئے ہم سب لوگ اور ہمارے دونوں حسنین دوست اور خواجہ یوسف شاہ صاحب بھي ساتھہ تھے — اس اسکول کے منتظم پادري کلارک صاحب ہیں جو نہایت با اخلاق اور مشہور پادري ہیں — ہم پہلے اُنکي کوٹھي میں گئے جو اسکول کے بہت قریب ہی پادري صاحب ہم سب سے نہایت اخلاق سے ملے اور بہت مہرباني فرمائي اور ہم سب کو ساتھہ لیکر زنانہ اسکول میں گئے *

یہہ اسکول صرف ہندوستاني عیسائي لڑکیوں کي تعلیم کے لیئے مشن کے روپیہ اور فیاض لوگوں کے چندہ سے تعمیر ہوا ہی نہایت خوبصورت عمارت ہی اور عمدہ موقع پر واقع ہوئي ہی دو منزلہ عمارت بني ہی نیچے کي منزل میں پڑھنے کے کمرے ہیں اور ایک طرف گرجا کرنیکا ایک کمرہ ہی جو نہایت خوبصورتي و صفائي سے آراستہ ہی — اسي نیچے کي منزل میں ایک خوبصورت کمرہ اسکول کي ماسٹرس یعني میس

صاحبہ معلمہ اسکول کے بیٹھنے اور ملنے کا ہی - اوپر کی منزل میں سب لڑکیوں کے رہنے کے لیئے بڑے بڑے کمرے اور نہانے دھونے کے لیئے مناسب جگہہ بنی ہوئی ہی - ان کمروں کے آگے وسیع چھت ہی جسپر گرمیوں میں لڑکیاں سو سکتی ہیں *

جب ہم سب اسکول میں پہونچے تو ماسٹرس صاحبہ سے ملاقات ہوئی اور ہم سب لوگ ماسٹرس صاحبہ کی ملاقات کے کمرہ میں جو نیچے کی منزل میں تہا ٹہیرے - اگرچہ ہم سب نے نیچے کے مکانات کسیقدر دیکھے مگر اس سبب سے کہ وہ ایک زنانہ اسکول تہا ہم سب کو ہر جگہہ لیجانا مناسب نہ تہا - پادری صاحب اور ماسٹرس صاحبہ صرف سید صاحب کو ہر جگہہ لیگئیں — اول وہ کمرے دیکھائے جہاں لڑکیاں اپنی اپنی جماعتوں میں پڑہ رہیں تہیں - لڑکیاں اُسی قسم کا لباس پہنے ہوئے تہیں جیسا کہ اکثر ہندوستانی عیسائی لڑکیاں اور عورتیں پہنتی ہیں مگر سب کا لباس صاف تہا اُنکے چہرے اور نشست برخاست سے ایک تمیز پائی جاتی تہی دو یورپین مسیں اسکول میں معلمہ ہیں چھوٹی لڑکیوں کی جماعت کو ایک ہندوستانی معلم بھی پڑھا رہا تہا معلوم نہیں کہ وہ معلم عیسائی تہا یا مسلمان — وہاں سے سید صاحب گرجا کے مکان میں گئے اُسوقت ایک لڑکی نے نہایت عمدگی سے پیانو باجے پر خدا کی مناجات میں ایک گیت گایا - وہاں سے سید صاحب اوپر کی منزل میں گئے اور اُنکے رہنیکے مکانات دیکھے لنبے لنبے متعدد کمرے بنے ہوئے ہیں سب لڑکیوں کی چارپائیاں برابر برابر کچھہ فاصلہ سے بچھی ہوئی ہیں اور ہر ایک کے سرہانے اُسکے ضروری اسباب کے لیئے ایک چھوٹا سا صندوق رکھا ہوا ہی مکان بالکل صاف اور ستھرا تہا *

اُس کے دیکھنے کے بعد سید صاحب نیچے اُترے اور بڑے ہال میں گئے جہاں سب لڑکیاں جمع تہیں اُس وقت سب لڑکیوں نے ملکر دوتین گیت گائے اور نہایت خوبی سے گائے ان لڑکیوں کی تعلیم و شایستگی اور سلیقہ کو سید صاحب نے بہت پسند کیا اور نہایت تعریف کرتے تہے اور کہتے تہے کہ تعجب کی بات ہی کہ ایک قوم یہہ ہی کہ غیر قوم کی لڑکیوں کی تعلیم پر اسقدر متوجہہ ہی اور ایک ہماری قوم ہی کہ اپنے بچوں کی تعلیم تک کی کچھہ فکر نہیں کرتی *

اس اسکول کي عمارت میں نوے پچانوے ہزار روپیہ خرچ ہوا هی مشن نے اس کے لئیے بہت تھوڑا روپیہ دیا تھا شاید دس بارہ ہزار باقي سب روپیہ چندہ سے جمع ہوا هی هندوستاني امیروں نے بھي اس میں چندہ دیا هی - اگر هندو اور مسلمان رئیسوں نے اس میں چندہ دیا هو تو نہایت خوشي کي بات هی اور چندہ دینے والوں کي بڑي نیک دلي اور عزت کي دلیل هی - لیکن جبکہ وہ اپني قوم کي کچھہ فکر نہیں کرتے اور اُن کے لئیے تعلیم و تہذیب کے سامان مہیا کرنے پر متوجہہ نہیں هیں تو اُن کے اس قسم کے مواقع پر جس میں انگریزي قوم کا لگاؤ هوتا هی فیاضي کرنا اُن کي ذلت اور بد دلي کي دلیل هو جاتا هی کیونکہ صاف ظاهر هوتا هی کہ وہ فیاضي اُنہوں نے اُس نیک دلي سے نہیں کي هی جو اُن کي عزت کا باعث هو بلکہ نہایت کمینہ خیالات سے کي هی جن سے از خود اُن کي تذلیل هوتي هی *

جو لڑکیاں اس اسکول میں پڑھتي هیں اکثر بورڈر هیں اور کچھہ ڈے اسکالر بھي هیں بورڈر لڑکیوں کے دو یا تین درجے هیں اول درجہ کي بورڈر لڑکیاں جنسے شاید پچیس روپیہ ماهواري لیا جاتا هی ماسٹرس صاحبہ کي میز پر اُن کے ساتھہ کھانا کھاتي هیں اور دوم درجہ کي لڑکیاں آیا کے ساتھہ اور سوم درجہ کي شاید زمین پر بیٹھہ کر یا اور کسیطرح سجھے اچھي طرح یاد نہیں رها اسوقت ساٹھہ ستر لڑکیاں اسکول میں موجود تھیں یہہ اسکول ایسي عمدگي اور انتظام سے هی کہ تمام هندوستاني عیسائیوں کو اپني لڑکیوں کو وهاں بھیجنا ضرور هی — اور همارے هندو و مسلمان هندوستانیوں کو جو لڑکیوں کي تعلیم دلانے کا شوق رکھتے هیں اگر اُن کا وہ شوق سچا هی تو اُن کو اپنے قومي اهتمام سے کم سے کم ایسا هي اسکول بنانا چاهیئے جب لڑکیوں کي تعلیم کا نام لیں ورنہ جھوٹي بک بک اور لغو باتوں اور بیهودہ خیالات سے کچھہ فایدہ نہیں هی - کہو کم اور کرو زیادہ مگر هم هندوستانیوں کي عادت هی کہ کہتے بہت کچھہ هیں اور کرتے کچھہ نہیں *

امرتسر میں سید صاحب کي بہت سے نئے دوستوں سے ملاقاتیں هوئیں اور تمام دن اور کسیقدر رات کا حصہ لوگوں سے ملنے اور عمدہ عمدہ باتیں سننے اور کہنے میں گذرتا تھا — مگر ایک صاحب کا بالتخصیص ذکر کرنا

برکت سے خالي نہوگا وہ بزرگ سید عبداللہ صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت ابن السریان ہیں یہہ درگاہ دیرہ غازي خان میں ہی اور نہایت متبرک گني جاتي ہی وہاں کے سجادہ نشین کا ہر ایک شخص ادب کرتا ہی اور اُن سے برکت لیتا ہی جناب سید عبداللہ صاحب صرف سید صاحب سے ملاقات کرنے کو معہ اپنے ایک مرید خاص کے دیرہ غازي خاں سے تشریف لائے تھے سید صاحب سے ملکر نہایت خوش ہوئے اور دعاے خیر دي اور فرمایا کہ خدا تمارے کاموں میں برکت دے اور اُنکو حسب مراد پورا کرے *

مسٹر سي جي راجرس صاحب کرسچین ورنیکلر ایجو کیشن سوسئیٹي کے نارمل کالج کے پرنسپل جو ایشیاٹک سوسئیٹي بنگال کے ممبر بھي ہیں سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے - چند روز سے پراني تاریخ کي تحقیقات میں لفظ " تنکہ " پر بحث ہورہي ہی کہ یہہ کیا لفظ ہی اور کیا سکہ تھا اور " تنکہ " اور " تنکہ نقرئي " اور " تنکہ طلائي " کن معنوں میں مستعمل تھا — ہندوستان کے محاصل کا حساب آئین اکبري میں دام کے حساب پر لکھا ہی اور بعض تاریخوں میں " تنکہ " کے حساب پر — تنکہ کي صحت نہونے سے محاصل ہندوستان کے حساب میں بہت فرق پڑجاتا ہی - مگر مسٹر راجرس نے ایسے سکے تانبے کے بہم پہونچائے ہیں جنسے امر مذکورہ نہایت غور طلب ہوگیا ہی - ایک سکہ ہی جسپر لکھا ہی " تنکہ اکبر شاہي ضرب دہلي دي ماہ الہي ۴۳ " اس کا وزن چھہ سو پچیس و پانچ دسمل گرین ہی — ممکن ہی کہ لفظ تنکہ کو سکہ پڑھا جاوے *

ایک سکہ ہی جس پر لکھا ہی " دوتانکے اکبر شاہي ضرب آگرہ شہر یور ۵۰ الہي " دوسرے پربھي یہي سکہ ہی مگر اُسپر آذر ۴۶ الہي ہی پہلے کا وزن ۱۰۸ دوسرے کا ۱۰۹ گرین ہی *

ایک سکہ ہی جسپر لکھا ہی " یک تانکے اکبر شاہي ضرب لاہور ۴۹ الہي وزن ۵۹ گرین *

ایک سکہ ہی جس پر لکھا ہی " دام ۴۳ - الہي " وزن ۷۹ گرین
ایک سکہ ہی جس پر لکھا ہی " دمري ۴۳ الہي " وزن ۲۰ گرین *
نیم تنکہ کا سکہ بھي ہی جس کا وزن ۳۱۷ و ۳۰۹ گرین کا ہی -

ان تمام سکوں سے اس بحث کو نہایت وسعت ہوگئي ہی اور تحقیقات کے لیئے بہت کچھہ جگہہ باقي ہی سید صاحب نے اُن سب سکوں کو دیکھکر کہا کہ جو خیال مجکھو ننکہ کي نسبت تھا وہ ان سکوں کے دیکھنے سے بالکل اولٹ پلٹ ہوگیا ہی میں سمجھتا ہوں کہ جو تحقیق میں نے اس باب میں کي تھي غالباً وہ ناکافي ہی میں پھر اس پر غور کرونگا — راجرس صاحب نے پانچ کتابیں سکوں کي چھپي ہوئیں اُن کو عنایت کیں اور تشریف لے گئے *

مسٹر عبداللہ ایتھم صاحب بھي سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے اور لکچر میں بھي موجود تھے - ایتھم صاحب هندوستاني عیسائي هیں پہلے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھے اب پنشن لے لی هی اُنکو اپنے مذهب میں نہایت غلو هی سید صاحب کے مضامین کي تردید میں جو عیسائي مذهب کے مخالف ہوتے هیں همیشه لکہتے رہتے هیں - مگر آدمي نہایت نیک اور خلیق هیں سید صاحب اُن سے نہایت اخلاق و کشادہ دلي سے ملے اور اُنکي تشریف آوري کا شکریہ کیا *

راجہ گلاب سنگھہ اٹاري والے جو اب ضلع راے بریلي ملک اودہ میں بہت بڑے علاقہدار هیں اندنوں امرتسر میں تشریف رکھتے تھے وہ بھي سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے اور کچھہ میوہ و شیریني بطریق دعوت کے بھیجا *

امرتسر میں خان بہادر خان محمد شاہ خان صاحب گویا سب مسلمانوں کے سردار هیں تمام امرتسر کے مسلمان اُنکا ادب کرتے هیں اور اُنکي بغیر صلاح و مرضي کے کوئي اهم کام نہیں ہوسکتا خان ممدوح نہایت فہمیدہ و سنجیدہ و سن رسیدہ تجربہ کار شخص هیں سکھوں کے عہد سے برابر معزز چلے آتے هیں - مگر تین شخص امرتسر کي جان هیں خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب - شیخ غلام حسن صاحب — حاجي غلام حسن صاحب یہہ بزرگ تمام نشیب و فراز زمانہ کو اور جو ابتر حالت قوم کي ہوگئي هی اُسکے اسباب بخوبي سمجھتے هیں اور جو آیندہ ہونے والي هی اُسکو بھي بخوبي جانتے هیں اُنکے دل میں قوم کو ترقي دینے کا بہت کچھہ خیال هی اور جسقدر ہوسکتا هی کرتے بھي هیں مگر مسلمان چاروں طرف سے ایسي زنجیروں سے جکڑے ہوئے هیں

جنسے انکي مخلصي نہايت دشوار هی ان صاحبوں کو بهي اُن بندشوں سے مخلصي نہيں هی دل ميں بہت کچهه جوش هی مگر کرنيکا قابو کم هی — بهر حال اگر امرتسر کبهي زندہ هونے والا هی تو بلا شبهه انهي صاحبوں ميں سے کوئي نه کوئي اُسکا مسيحا هوگا *

خان بہادر آغا کلب عابد خاں صاحب نے جو مدت تک پنجاب ميں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہے هيں پنشن لينے کے بعد اس شہر ميں سکونت اختيار کي هی اب وہ پنجابي امرتسري هوگئے هيں امرتسر کے لوگ اُنکي نہايت عزت و تعظيم کرتے هيں اور مسلمانوں ميں نہايت معظم اور مفتخم گنے جاتے هيں *

امرتسر نہايت مشہور اور سکهوں کا بہت مقدس شہر هی جسطرح هماري طرف کے هندو بنارس و اجودهيا کو مقدس جانتے هيں اسي طرح سکهه امرتسر کو متبرک مانتے هيں يہاں گرو صاحب کا دربار سنهري برج کا تالاب کے بيچ ميں نہايت نامي و مشہور هی مسلمانوں کي سکونت کے اعتبار سے بهي يهه ايک نامي تجارتي شہر هی کشميري کثرت سے آباد هيں پشمينه کا کام ايسا عمدہ هوتا هی که کشمير کے بعد امرتسر هي گنا جاتا هی ايک زمانه ميں پشمينه کے مال کي تجارت نہايت فروغ پر تهي اور فرانس ميں پشمينه کے استعمال کا فشن هوگيا تها اس سبب سے يہاں کے مال کي تجارت کو فرانس نے بہت رونق ديدي تهي — فرنکو جرمن وار کے بعد دفعتاً وہ فشن نرها اور اُسکے ساتهه يہاں کي تجارت پشمينه کو جو مسلمانوں کے هاتهه ميں تهي دفعتاً زوال آگيا اب تجارت کو کچهه رونق نہيں هی جو تاجر دولتمند هيں اُن کے هاں طوار مال پڑا هی جس کي نکاسي نہيں هی اور جو غريب هيں وہ مال کے فروخت نهونے کے سبب ديواليه هونے والے هيں پشمينه کے کام کرنے والے کاريگروں کو بهي مزدوري نہيں ملتي وہ بهي تنگ هيں *

جب سيد صاحب خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب سے ملنے گئے تهے اس زوال رسيدہ تجارت کا تذکرہ هوا تها سيد صاحب نے کہا که دوسري تجارت کيوں نہيں کي جاتي سيد صاحب نے مثلاً بتلايا که اگر کمپني قايم هو اور پنجاب سے براہ کرانچي جدہ کو غله لے جايا کرے تو کچهه شبهه نہيں هی که کتنا فائدہ سوداگروں کو اور بے انتہا

آسایش مکہ معظمہ کے حاجیوں کو اور حجاز کے رہنے والوں کو پہونچے اور مفت میں ہر سال دو تین گماشتے حاجي ہو جایا کریں اُس وقت تو سب کي توجہہ اُس طرف مایل ہوئي تھي پھر معلوم نہ ہوا کہ کیا ہوا *

آج ھي کا دن یعني تیسویں جنوري سنہ ۱۸۸۴ ع اور تین بجے کا وقت امرتسر سے روانگي کا قرار پایا تھا اب ہم یہاں کي کہاني کو ختم کرتے ھیں اور اسباب کے باندھنے میں مشغول ہوتے ھیں کہ ریل کے وقت پر اسٹیشن پر پہونچ جائیں - وقت معینہ پر ہم سب اسٹیشن پر پہونچے وہاں خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب - خان بہادر آغا کلب عابد خاں صاحب اور اور بہت سے احباب بطریق مشایعت تشریف لائے تھے جب ٹرین چلي تو صداے چیرز بلند ہوئي ہم نے نہایت احسان بھرے دل سے امرتسر اور احباب امرتسر کو خدا حافظ کہا خواجہ یوسف شاہ صاحب - شیخ غلام حسن صاحب ہمارے ساتھہ لاہور تشریف لے چلے اور حاجي غلام حسن صاحب دوسرے دن ہم سے لاہور میں آن ملے امرتسر کي کہاني ختم ہوئي اب لاہور کے حالات کو سنیئے *

حالات مقام لاهور

امرتسر سے روانہ ہونے کے ایک دن یا دو دن پیشتر خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب لاہور سے سید صاحب کی ملاقات کو امرتسر میں تشریف لائے تھے اُنکا مقصود تھا کہ سید صاحب کے لاہور میں پہونچنے اور وہاں کے قیام کے زمانہ کو منتظم کراویں - خان بہادر ممدوح نے یہہ قرار دیا کہ سید صاحب تیسویں جنوری کو پانچ بجے لاہور میں پہونچیں اور چوتھی فروری تک قیام کریں - اُسی قرار داد کے مطابق سید صاحب امرتسر سے روانہ ہوئے اور وقت معینہ پر لاہور پہونچے *

لاہور کے اسٹیشن پر ہمکو ایسا سامان دکھائی دیا جیساکہ الف لیلہ کے قصوں میں بیان ہوا ہی - کل اسٹیشن لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا - اسٹیشن پر لال بانات کا فرش بچھایا گیا تھا اُس کے دونوں طرف دو قطاریں ایسے لوگوں کی تھیں جو ترکی توپی پہنے ہوئے تھے - مجلس اسلامیہ لاہور کی جانب سے انگریزی و اُردو میں ایک پروگرام سید صاحب کی تشریف آوری کا اور اُن کاموں کا جو زمانہ قیام میں ہونے والے تھے چھاپہ ہوکر تقسیم ہوگیا تھا - اُس میں یہہ بھی لکہا تھا کہ سید صاحب مہاراجہ کپور تھلہ کی کوٹھی میں فروکش ہونگے اور اُن کی سواری ریل کے اسٹیشن سے لنڈہ بازار ہوکر شہر کی گول سڑک سے گذرکر براہ انار کلی فرودگاہ پر جاویگی *

جب ریل اسٹیشن پر پہونچی تو لوگوں نے چھوڑ دی سید صاحب جب پلیٹ فارم پر اُترے تو خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب نے سید صاحب اور اُن کے ساتھیوں کو پھولوں کے گلدستے دیئے اور بتوسط خان بہادر ممدوح نواب عبدالمجید خاں صاحب بہادر - سردار دیال سنگھ صاحب بہادر مجیٹھیہ - دیوان پنڈت ہرندر ناتھہ صاحب - خان بہادر ڈاکٹر رحیم خاں صاحب - پیر زادہ مولوی محمد حسین صاحب ایم اے - شیخ سندھے خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ - سید رمضان صاحب - مولوی ممتاز علی صاحب ڈاکٹر امیر شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی *

جناب مسٹر پارکر صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی پنجاب بھی ریلوے اسٹیشن پر سید صاحب سے ملنے

کو تشریف لئے تھے سید صاحب نے اُن سے ملاقات کي اور اُن کي اس عنایت اور تکلف فرمائي کا شکریہ کیا *

ھجوم اسقدر کثرت سے تھا کہ ھر ایک صاحب سے ملنا اور شکریہ کرنا نا ممکن تھا مگر جہاں تک ھوسکتا تھا سید صاحب دلي احسان مندي کے طریقہ پر لوگوں سے ملتے اور مصافحہ کرتے تھے لاھور کے پنجابي اخبار کے لایق اڈیٹر نے اپنے اخبار مطبوعہ دوسري فروري میں لکھا ھی کہ " اُس وقت (یعني جبکہ سید صاحب اسٹیشن پر پہونچے) کثرت ھجوم اور لوگوں کے دلي جوش اور شوق کا جو اُن کے دلوں میں سید صاحب کے دیدار کا تھا یہہ عالم تھا کہ ھر ایک یہي کوشش کرتا تھا کہ اس نعمت سے محروم نجائیئے چنانچہ لوگوں کے اس اشتیاق نے اکثر معزز حاضرین کو سید صاحب سے مصافحہ کرنے سے محروم رکھا * * اُسوقت لوگوں کي بشاشت کا حال قابل دید تھا اور مسلمانوں کے آیندہ اقبال کي فال نیک ظاھر کرتا تھا پلیٹ فارم پر کافي تعداد کے وہ اصحاب بھي موجود تھے جنھوں نے اپنے لباس میں زمانہ حال کے موافق ترقي کي ھی اور مسلمانوں کے مرغوب لباس ترکي کو اختیار کرلیا ھی یہہ گروہ سید صاحب کا خاص باڈي گارڈ کے طور پر تھا " *

غرضکہ سید صاحب سرخ بانات پر ھوکر جو رستہ اُنکے لیئے محفوظ رکھا گیا تھا اسٹیشن کے دروازہ پر پہونچے اُسوقت دیکھا کہ منشي محرم علي صاحب چشتي اڈیٹر اخبار رفیق ھند جو ایک نوجوان ذکي الطبع آزاد مزاج شخص ھیں اور قوم کي ھمدردي کا چسکا رکھتے ھیں اور سید صاحب کي بہت قدر کرتے ھیں اور مدرسۃالعلوم علیگڈہ میں کچھہ عرصہ تک رھے ھیں تازہ بتازہ چھپا ھوا نفیس کاغذ جسپر سید صاحب کي تصویر بھي چھپي ھوئي ھی اور اشعار بھي ھیں جنسے تاریخ تشریف آوري نکلتي ھی سید صاحب کي تشریف آوري کے مبارک باد میں لوگوں کو تقسیم کر رھے ھیں وہ پرچہ ایسا دلچسپ ھی کہ ھم اُسکو بغیر نقل کیئے نہیں چھوڑ سکتے *

نقل ضمیمہ اخبار رفیق ھند لاھور

مطبوعہ ۳۰ جنوري سنہ ۱۸۸۴ع

۱۳۰۱

خیر مقدم سیدي نعم المجي

اس کے بعد تصویر ہی اور یہہ شعر اور عبارت ہی

۱۳۰۱ ھجری

مرحبا سید اولاد نبی مدنی

جان جاں باد فدایت که وحیدزمنی

آخرکار وہ شخص جسنے قوم کی غمخواری میں اپنے بال سفید کردیئے - جس کی کبھی نہ ہارنے والی ہمت نے مشکلات کے بڑے بڑے روئیں تن پہاڑوں کو گویا طرفۃالعین میں اُڑاکر اولوالعزمی کا ایک مجسم نمونہ ہمارے ملک کے لیئے مہیا کیا - جس نے اُردو لٹریچر میں جان ڈال کر دیسیوں میں اخبار نویسی کا مذاق پھیلایا - جس کے باعث ہم لوگ بھی اپنی عادل گورنمنٹ کے مقاصد سمجھنے اور اُسے رعایا تک پہونچانے کے قابل ہوئے - ایک ایسا ہندوستان کا بے نظیر ریفارمر آج ہمارے شہر کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کرتا ہی - بس ایک ایسا اخلاقی حکمران جسکی عالمگیر محبت کا سکہ ہمارے دلوں پر جما ہوا ہی - جسنے اپنی اخلاقی فتوحات سے دنیا کے بے شمار دلوں کو تسخیر کرلیا ہی - ہم بے اختیار ہیں کہ دلی گرمجوشی اور فرط عقیدت سے اُس اپنی موجودہ اور آیندہ نسلونکے محسن کا خیر مقدم کریں - مرحبا - ! مرحبا - !! اے ہمارے خضر صورت اور خضر سیرت بزرگ سید - !!! خدا وند خدا سچا قادر مطلق تیرا سایہ بہت دنوں تک تیرے روحانی بیٹوں پر سلامت رکھے - آمین *

اور ہاں مبارکی ہو تمہارے لیئے بھی اے بزرگ سید کی ہمدرد پارٹی - مرحبا اے چاروں آل رسول حاجی سید محمد اسمعیل صاحب - مولوی سید اقبال علی صاحب - مولوی سید اکرام اللہ صاحب اور سید محمد علی صاحب - تمہارا قدم ہماری سر آنکھوں پر - ہم آپکی اس دلی توجہہ اور عنایت کے بھی ہمیشہ مشکور رہینگے جو آپنے اپنے سرحدی صوبہ کے بھائیوں کو سرفراز کرنے میں ظاہر کی ہی - خدا تمہارے ساتھہ ہو آمین *

سید صاحب کی شان میں ایک تاریخ مصنفہ مولانا حامد صاحب جو ہمارے پاس پہونچی ہی - وہ بھی درج ذیل ہی :—

۱۳۰۱ ھجری

سید قوم و طبیب دل اہل ہندی

حامد آمد بجنابت پئے درماں طلبی

حاجي محمد اسمعيل خاں صاحب سيد نهيں هيں بلكه شرواني پٹھان هيں اور اكرام‌الله خاں صاحب علوي شيخ هيں همارے دوست چشتي نے نا واقفيت سے أنكو سيد لكها هى مگر مجهكو خوب مضمون هاتهه لگا ـ هيں نے كها كه ميں تو شيعه هوں اور شيعه علويوں كو بهي سيد سمجهتے هيں پس اگر محمد اكرام‌الله خاں صاحب سنيوں كے نهيں تو شيعوں كے تو ضرور سيد هيں همارے مخدوم شرواني پٹھان سيدوں كي دوستي ميں خوب سيد بنے آل اطهار كي دوستي ميں ايسے هي ايسے عالي درجے ملتے هيں *

ريلوے اسٹيشن كے دروازه پر گاڑياں سواري كي موجود تهيں سيد صاحب كے ساتهه نواب عبدالمجيد خاں صاحب ايک گاڑي ميں سوار هوئے اور حاجي محمد اسمعيل خاں صاحب اور بنده اقبال علي جناب سردار ديال سنگهه بهادر كے ساتهه ايک گاڑي ميں اور محمد اكرام‌الله خاں صاحب اور سيد محمد علي صاحب - خان بهادر محمد بركت علي خاں صاحب كے ساتهه ايک گاڑي ميں سوار هوئے *

اسٹيشن كے ميدان ميں ايک گروه كثير مسلمان لڑكوں كا جمع تها جس ميں اسكولوں كے اكثر طالب علم بهي شامل تهے جب سيد صاحب روانه هوئے تو أن سب نے ملكر نهايت جوش خروش سے چيرز دي اور صداے هرے هرے بلند كي ايک عجيب كيفيت تهي كه سيد صاحب نے لاهور ميں تشريف لانے كي هر كه و مه كو بے انتها دلي بشاشت اور خوشي تهي *

نو جوان تعليم يافته أس بڈهے كي جس نے قومي بهلائي كے لئے اپني زندگي كا ايک بڑا حصه صرف كيا هى حد سے زياده قدر كرتے تهے اور بے انتها خوشي و محبت ظاهر كرتے تهے — اسي خيال سے دونو جوان مسلمانوں منشي بشير عليخاں صاحب فرزند جناب خان بهادر محمد بركت علي خاں صاحب اور زبدة‌الحكماء حكيم غلام نبي صاحب نے يهه تجويز كي تهي كه وه گهوڑوں پر سوار هوكر سيد صاحب كي گاڑي كے آگے بطور جلو كے چليں گے طرفه تر يهه هى كه أن دونوں صاحبوں نے تركش ترپس اور لال توپي بطور وردي كے پهني تهي جب گاڑي روانه هوئي تو وه دونوں صاحب گهوڑوں پر بطور جلو كے آگے هوليئے سيد صاحب

کو جب معلوم ہوا تو اُنہوں نے فرمایا کہ " نور بصر ہمیشہ پیش رو ہوتا ہی " *

ہمارے آزاد مزاج ذکي الطبع دوست منشي محرم علي صاحب چشتي نہایت جستي سے اُس گاڑي کے کوچ بکس پر جس میں سید صاحب سوار تھے کوچوان کے پاس ہو بیٹھے اور رفیق ہند کا ضمیمہ تمام رستے لوگوں کو تقسیم کرتے گئے ــــ معینہ راہ سے سید صاحب اور اُن کے ہمراہي دوستوں اور دیگر بزرگوں کي گاڑیاں جو ساتھ تھے روانہ ہوئیں رستہ پر ہر جگہہ غول کے غول جمع تھے اور منشي محرم علي چشتي صاحب کا ضمیمہ اخبار لینے کو گاڑي کے گرد ہجوم کرتے تھے سید صاحب کو نہایت اندیشہ ہوا کہ کسیکے چوٹ نہ لگ جاوے ــــ اُنہوں نے منشي صاحب سے کہا کہ بہت تقسیم ہوچکے اب تامل فرمائیے - غرضکہ ہم سب بخیر وخوبي راہ طویل طے کر کے نہایت تزک و احتشام سے جس سے سید صاحب ہر وقت متعجب ہوتے تھے اور بارہا کہتے تھے کہ لوگوں نے ایسا کیوں کیا مہاراجہ صاحب کپور تھلہ کي کوٹھي میں پہونچے *

ہمارے مفتخر و معظم میزبان خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب نے اُس کوٹھي کو بہت خوبي و خوش اسلوبي سے آراستہ کیا تھا ہر ایک کے لیئے جدا جدا کمرے اور ہر قسم کا سامان آسایش مہیا تھا بڑي نعمت اُس کوٹھي میں یہہ تھي کہ ہر ایک کمرہ میں آتش خانے تھے اور افراط سے لکڑیاں موجود تھیں آگ کي گرمي سے ہر ایک کا دل ٹھنڈا ہوتا تھا کہانے اور چائے کا سامان بھي بہت عمدہ تھا خان بہادر صرف ہمارے ہي میزبان نہ تھے بلکہ جسقدر لوگ باہر سے سید صاحب کي ملاقات کے لیئے آئے تھے سب کے لیئے خان بہادر نے خوان نعمت مہیا کیا تھا *

بہت سے احباب اسٹیشن سے کوٹھي فرود گاہ تک سید صاحب کے ہمراہ آئے تھے اُن سب صاحبوں سے خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب نے تفصیل سے ملاقات کرائي لاہور میں دیگر اضلاع کے بزرگ بھي جہاں جہاں ریل کے ذریعہ سے سفر ہوسکتا تھا سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے تھے ــــ مولوي احمد شفیع صاحب جہلم سے اور منشي غلام جیلاني صاحب خلف منشي مہدي خاں صاحب اور مولوي نور

احمد صاحب ــ منشي عبدالغني صاحب ــ ماسٹر عطاءالله صاحب ــ ماسٹر غلام محمد صاحب ــ شيخ عبدالقادر صاحب ــ محبوب علي صاحب ــ شيخ فضل الهي صاحب گجرات سے ــ مولوي مير حسن صاحب ــ مير حامد شاه صاحب ــ مير امير علي صاحب ــ منشي محمود شاه صاحب ــ شيخ رحيم بخش صاحب ــ منشي وزير علي صاحب ــ دوست محمد خاں صاحب سيالکوٹ سے ــ حاجي غلام حسن صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بهادر فيروز پور سے رونق افروز لاهور تهے اور بهي بهت سے صاحب گرد نواح کے لاهور ميں تشريف رکهتے تهے مگر ميں معافي چاهتا هوں که اس سے زياده تفصيل لکهنے سے معذور هوں ●

يکم فروري سنه ۱۸۸۴ ع کو سيد صاحب جناب مسٹر پارکر صاحب بهادر سے ملاقات کرنے اور انهوں نے جو از راه عنايت اسٹيشن ريل پر سيد صاحب سے ملنے کو قدم رنجه فرمايا تها اسکا شکريه ادا کرنے کو گئے اور سه پهر کو بمعيت خان بهادر محمد برکت علي خاں صاحب کے نواب عبدالمجيد خاں صاحب اور نواب غلام محبوب سبحاني صاحب اور سردار ديال سنگهه صاحب مجيتهيه اور ڈاکٹر رحيم خاں صاحب کي ملاقات کو تشريف ليگئے سب صاحب نهايت مهرباني اور اخلاق سے پيش ائے ــ ڈاکٹر رحيم خاں صاحب نے اپنے هاں سيد صاحب کے ليئے سه پهر کے تنقل کا جسکو اس زمانه ميں تفن سے تعبير کرتے هيں سامان تيار کيا تها مختلف قسم فواکه اور هندوستاني اور انگريزي مٹهائي اور بسکٹ و توس ــ چاے وکافي سب تيار تهي ميز نهايت خوشنما وبصورت برتنوں اور گلدستوں سے آراسته تهي ڈاکٹر صاحب اپنے معزز مهمان کو اس کمره ميں جهاں ميز آراسته تهي ليگئے اور سب احباب نے اطعمه لذيذه سے ذايقه زبان اور کلمات لطيفه سے مذاق جان کو تر و تازه کيا ●

تمام زمانه قيام لاهور کے هروقت صبح سے اور گياره باره بجے رات تک سيد صاحب کے پاس احباب کا مجمع رهتا تها گروه گروه لوگ هر قسم کے سيد صاحب کي ملاقات کو آتے تهے اورسيد صاحب نهايت اخلاق و محبت و فروتني سے سب سے ملتے تهے ايڈيٹر صاحب اخبار انجمن پنجاب نے اپنے اخبار مطبوعه نويں فروري ميں سيد صاحب کي نسبت اس طرح پر لکها هي که ــ

" مولوي سيد احمد خان صاحب بهادر ۳۰ جنوري کو شام کے پانچ بجے وارد لاهور هوئے اور کڑي باغ میں مهاراجه کنور تهله کي کوٹهي میں قیام فرمایا اُسي روز سے اُنکا قیام گاه زیارتگاه بنگیا - سید صاحب کا خلق ایسا عمیم هی که هر شخص کے لیئے کهڑے هوکر تعظیم دینا اور رخصت کے وقت مصافحه کرنا ایک معمولي بات هی - اُنکي گفتگو نهایت دلکش هی اور اُس میں ظرافت کا مصالحه ایسا لگا هوا هی که اُنکي هر بات کو قبول خاص و عام کرتا هی " *

جب سے سید صاحب نے پنجاب میں قدم رکھا هی هر ایک مقام پر دوستوں کي ملاقات اور اُن سے بات چیت کرنے میں سارا دن اور آدهي رات گذر جاتي تهي هم لوگ تو کسي وقت علحده هوکر آرام بهي کرلیتے تهے مگر سید صاحب کو ذرا بهي فرصت میسر نهوتي تهي هم لوگوں کو نهایت اندیشه تها که استقدر تکلیف گوارا کرنے سے کہیں اُنکي طبیعت علیل نهوجاوے - اُن سے کہا بهي که آپ اسقدر تکلیف نه اوٹهاویں مگر اُنهوں نے جواب دیا که کیونکر هوسکتا هی که اسقدر بزرگ تکلیف اوٹهاکر میرے لیئے آویں اور میں اپني تکلیف کے خیال سے اُن سے ملنے اور بات چیت کرنے میں کوتاهي کروں میں نهیں جانتا که پنجاب میں اسقدر قوت سید صاحب میں کہاں سے آگئي تهي *

دوسري فروري کو سه پهر کے وقت ایک گروه کثیر هندو صاحبوں کا سید صاحب سے ملنے کو آیا میں نهیں جانتا که وه سب صاحب کس سوسئٹي یا سبها یا سماج کے ممبر تهے شاید هندو سبها لاهور کے ممبر هونگے اُن سے بهت دیر تک مختلف باتوں پر گفتگو هوتي رهي - میں تو اس درمیان میں اوٹهه کر چلا گیا تها نه مجهکو اس قسم کي گفتگوؤں کے لکهنے کا خیال تها مگر میں نے دیکها که اُس گفتگو کو بهي لوگوں نے قلمبند کیا اور همارے شفیق ایڈیٹر پنجابي اخبار لاهور اور همارے مکرم ایڈیٹر اخبار انجمن پنجاب نے اُنکو بیش قیمت سمجها اور اپنے اخباروں میں چهاپا میں اُنکا شکر کرتا هوں اور اُن تحریروں کو بجنسه اُن اخباروں سے نقل کرتا هوں *

نقل از پنجابي اخبار لاهور

مطبوعه ۹ فروري سنه ۱۸۸۴ ع

۲ فروري کو سید احمد خان صاحب کي خدمت میں آریا سماج کا ایک ڈیپوٹیشن پهنچا چالیس پچاس معزز ممبران سماج اس

ڈیپوٹیشن میں شامل تھے - منشي جیون داس صاحب سکرٹری سماج بھي همراہ تھے - اس ڈیپوٹیشن کے آنے کي خبر سید صاحب کو پہلے سے نہیں دي گئي تھي اسلیئے کوئي خاص وقت ڈیپوٹیشن کے آنے کا مقرر نہ ہوا تھا - جب یہہ ڈیپوٹیشن کوٹھي کے احاطہ کے اندر داخل ہوا اُسوقت سید صاحب معہ اپنے احباب کے ایک معزز دوست کي ملاقات کو سوار ہوکر روانہ ہوئے تھے اور ابھي احاطہ سے باہر نہ نکلے تھے کہ اس مجمع پر نگاہ پڑي نہایت گرمجوشي سے اُسکي طرف متوجہہ ہوئے اور اپني روانگي ملتوي کرکے ڈیپوٹیشن کو ڈرائینگ روم میں لیگئے - لالہ سنگم لال نے سید صاحب صاحب کي تشریف آوري کا شکریہ ادا کیا اور چند مختصر الفاظ میں اپنے ڈیپوٹیشن کا مقصد بیان کیا اور کہا کہ گو وہ عزت اور توقیر جو آپ کے یہاں تشریف لانے سے ہوئي ہی بالخصوص مسلمانوں سے متعلق ہی مگر همارے ملک کے اهل هنود بھي جنکي طرف سے هم حاضر ہوئے ہیں اس عزت کو اپني طرف منسوب کرکے اُسکا فخر کرسکتے ہیں گو آپ هندو نہیں ہیں لیکن یہہ کچھہ کم فخر کي بات نہیں هی کہ همارے ملک میں آپ جیسا رفارمر موجود هی جو ایسي بڑي اور معزز قوم کي رفارمیشن میں جیسي کہ مسلمانوں کي قوم هی سچے دل سے مصروف هی *

اس کے بعد لالہ سنگم لال نے مدرسةالعلوم کے قایم کرنے اور اُس بے تعصبانہ اصول کي طرف جسپر مدرسہ قایم ہوا هی اور جسکي وجہہ سے هر ملت و مذهب کے طالب علم اُس میں داخل ہوسکتے ہیں اشارہ کیا - پھر سید صاحب کي اُن خدمات کا ذکر کیا جو بحیثیت لیجسلیٹو کونسل کے ممبر ہونے کے اُنکي ذات سے اهل هنود کے لیئے ظہور میں آئیں - اخیر میں لالہ سنگم لال نے سول سروس فنڈ کے متعلق یہہ آرزو ظاہر کي کہ اس تجویز میں اهل هنود کو بھي شامل کیا جاے *

سید صاحب نے اسکے جواب میں فرمایا کہ آپ صاحبان جو تکلیف فرماکر یہاں تشریف لائے اور میري بعض خدمات کا ذکر کیا میں اسکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - آپنے جو لفظ هندو کا استعمال فرمایا هی وہ میري راے میں درست نہیں کیونکہ هندو میري راے میں کسي مذهب کا نام نہیں هی بلکہ هر ایک شخص هندوستان کا رهنے والا اپنے

تئیں هندو کهه سکتا هی پس مجهے نهایت افسوس هی که آپ مجهکو باوجود اس کے که میں هندوستان کا رهنے والا هوں هندو نهیں سمجهتے (بهت زور سے چیرز) آپ اس بات کو یقیناً جانتے هونگے که هندوستان کي ترقي کے لیئے یهه بات ضرور هی که اهل هنود اور اهل اسلام باهم ملکر کام کریں جبتک یهه نهیں هوگا اُس ترقي کو جو ایک قوم کریگي هندوستان کي کامل ترقي سے تعبیر نهیں کرینگے کیونکه غیر ملک والے هم سب کو خواه هم مسلمان هوں خواه هندو (مجهے معاف کیجیئے که میں بهي لفظ هندو کو اس خاص معني میں استعمال کرتا هوں) ایک لفظ هندوستاني سے نامزد کرتے هیں اور هماري ترقي و تنزل علحده علحده اهل هنود و اهل اسلام کي ترقي و تنزل سے نامزد نهیں هوتي بلکه کل هندوستان کي ترقي و تنزل سے تعبیر هوتي هی *

آپ صاحبوں نے جو سول سروس فنڈ کا ذکر فرمایا هی وه ایک ایسي تجویز هی جس کا اراده میں نے آج سے دس برس پهلے کیا تها اُس وقت یهه تجویز هوئي تهي که ایک بڑا بهاري سرمایه اس غرض سے جمع کیا جاوے که بعض طالب علموں کو خواه وه هندو هوں یا مسلمان بلا کسي تمیز کے ولایت میں امتحان سول سروس کے واسطے بهیجا جایا کرے اُس زمانه میں دونوں قوموں هندو مسلمانوں کے خیالات ایسے تاریک تهے که هماري وه تجویز نه چل سکي اور همکو لاچار اُس کو چهوڑنا پڑا اس دس برس کے عرصه میں مسلمانوں کے خیالات میں ولایت جانے کي نسبت بهت کچهه تبدیلي هوگئي هی اس وقت قریب دوسو کے میرے ایسے مسلمان دوست موجود هیں جو انگریزوں کے ساتهه کهانا کهانے سے کچهه احتراز نهیں کرتے اور خدا کے فضل سے قریب بیس مسلمانوں کے اس وقت ولایت میں موجود هیں جو مختلف امتحانات کے واسطے گئے هوئے هیں - عورتوں کے خیالات عموماً هر قوم میں به نسبت مردوں کے زیاده تاریک هوا کرتے هیں مگر میں اپني قوم کي مستورات کے خیالات سے جهاں تک واقف هوں کهه سکتا هوں که اُن کے خیالات میں بهي بهت تبدیلي هوگئي هی اور وه اپني اولاد کے ولایت بهیجنے میں کچهه تامل نهیں کرتیں - اهل هنود کے خیالات میں افسوس که ابهي اسقدر تبدیلي نهیں هوئي اور جهانتک مجهکو معلوم هی جو اصحاب اهل

هنود ولایت سے تعلیم پاکر آئے هیں اُن کی قوم نے اُن کو برادری میں شامل نہیں کیا پس ہمنے یہہ حال دیکھہ کر اپنی اس پرانی تجویز کو کسیقدر محدود کردیا اور اُس بڑے سکول سے چھوٹے سکول پر لے آئے — یہہ سمجھنا کہ میرے هندو بھائیوں کے ساتھہ همدردی نہیں هی یا میں اپنے هم مذهب لوگوں کی هی بھلائی میں کوشش کرتا هوں غلط هی — ایسا خیال نہ کبھی میرے دل میں پیدا هوا هی نہ کبھی آیندہ هوگا — میں دل و جان سے دونوں قوموں کے واسطے یہہ تجویز کرنا چاهتا تھا مگر جب حالت موجودہ اس کے موافق نہ تھی تو لاچار مجھے اپنی تجویز کو کسی قدر محدود کرنا پڑا — میں نے خیال کیا کہ اگر دونوں مٹھیوں کو بھرنا ممکن نہیں هی تو فی الحال ایک هی کو بھرنا چاهیئے — لیکن اگر آپ صاحب اس اهم امر کی طرف متوجهہ هوں تو اس کا سرانجام پانا چنداں مشکل نہیں هی *

لاله سنگم لال صاحب نے بیان کیا کہ اهل هنود میں سے تعلیمیافتہ لوگوں کے خیالات بھی بہت کچھہ بدل گئے هیں اور ایک نظیر بھی بیان کی کہ ایک هندو صاحب کسی تقریب سے ولایت گئے تھے اور جب وہ واپس آئے تو اُن کو بلا کسی حجت کے ذات برادری میں شامل کرلیا گیا — پس اگر آپ هماری قوم کے لیئے سعی فرمائیں تو شاید اس قدر مشکلات نہ پیش آئیں جس قدر آپنے خیال فرمایا هی — سید صاحب نے اسکے جواب میں کہا کہ میں نے اس قسم کی یہہ اول هی نظیر سنی هی — مگر اس بات کا خیال رکھنا چاهیئے کہ اگر آپ کی قوم نے اس قدر ترقی کرلی هی کہ وہ اپنی قوم کے کسی شخص کو جو ولایت میں تعلیم پاکر آیا هو باوجود اس بات کے علم کے کہ وہ انگریزوں کے ساتھہ کھاتا پیتا رها هی اور سوسئیٹی کی تمام رسوم میں انگریزوں کی طرح زندگی بسر کرتا رها هی اپنی برادری میں شامل کر لیتے هیں تو حقیقت میں وہ مشکلات جو آج سے دس برس پہلے تھیں رفع هوگئیں اگر یہہ بات نہیں و وہ مشکلات دور نہیں هوئیں *

سنگم لال صاحب نے ڈاکٹر لیٹنر صاحب کی اُس تجویز کی طرف شارہ کیا جو اُنہوں نے اهل هنود طالب علموں کے لیئے ولایت میں هوم ساله بنانے کی کی هی سید صاحب نے فرمایا کہ میں ڈاکٹر صاحب

موصوف کي راے سے متفق نہيں ہوں اگر ہماري قوم کے بچے ولايت ميں جاکر ايسي تعليم پائيں کہ اُن کو اُس ملک کي سوسئيٹي ميں شامل ہونے اور وہاں کے رسم و رواج سے آگاہ ہونے اور اپنے ملک کے تنگ و تاريک خيالات سے نجات ملنے کا موقع حاصل نہو بلکہ ايک کوٹھري ميں بند رہيں اور دنيا کي خبر اُن کو نہو تو ايسي تعليم سے اُن طالب علموں کا سمندر ميں ڈوب جانا ہزار درجہ بہتر ہی *

سنگم لال صاحب اور اُن کي پارٹي نے اس راے کو نہايت پسند کيا اور کہا کہ اگر آپ سعي فرمائيں تو سب مشکلات رفع ہو جائينگي *

سيد صاحب نے فرمايا کہ ميں ہر طرح آپ صاحبان کي مدد کو حاضر ہوں مگر کوئي کام بغير روپيہ کے نہيں چل سکتا اور يہہ يقيني بات ہی کہ آپ صاحبوں کي ادنی توجہہ سے بہت بڑي فنڈ جمع ہوسکتي ہی پس اگر اُس کے ساتھہ يہہ خيال بھي نہو کہ کس کے روپيہ سے کون گيا تو اس سے بہتر قومي ترقي اور باہمي اتفاق کے لئے کوئي امر نہيں ہی اور صاحبان ہنود کو سول سروس کي تجويز ميں شامل کرانيکا بندوبست ہوسکتا ہی - اس پر سب صاحب خاموش ہوگئے اور چند متفرق امور کي نسبت گفتگو ہوتي رہي بعدہ سب صاحب رخصت ہوئے سيد صاحب نے نہايت گرمجوشي سے ہر ايک سے ہاتھہ ملايا اور رخصت کيا *

نقل از اخبار انجمن پنجاب

مطبوعہ ۹ فروري سنہ ۱۸۸۴ع

اسي روز برہم سماج اور آريا سماج کے ممبروں کا ايک ڈيپوٹيشن سيد صاحب کے پاس گيا جن ميں لالہ رام کشن صاحب سکرٹري ہندو سبہا اور لالہ جيونداس صاحب سکرٹري آريا سماج بھي شامل تھے لالہ سنگم لال صاحب نے سب کي طرف سے کچھہ تقرير کي جس کا مطلب يہہ تہا کہ ہم ممبران برہم سماج اور آريا سماج لاہور تمام ہندوؤں کي طرف سے آپ کا خير مقدم کہتے ہيں اور آپ کي اُن کوششوں کا شکريہ ادا کرتے ہيں جو آپ نے قانوني کونسل ميں اور نيز مختلف اوقات ميں ہندوستان کے لئے کي ہيں — اُنہوں نے اپني تقرير ميں اس بات کا بہي ذکر کيا کہ ہندو راجہ مہاراجہ جن سے بہت کچھہ

اُمید کي جاتي تهي ملک کے لیئے خیر خواہ نہ ثابت ہوئے جس کا که انهیں کمال افسوس تها لیکن آپ نے حب الوطني کو هاتهه سے نه دیا اور البرٹ بل اور نیز دیگر مفید ملک تجویزوں کي کونسل میں استقلال سے حمایت کي — آخر میں اُنهوں نے کہا که متحدن سول سروس کي تجویز سے همکو پوري پوري همدردي هی لیکن اگر هندو طالب علموں کے لیئے بهي اُس میں کوئي صورت نکل سکتي هی تو وہ بہت خوشي سے اس تجویز کے لیئے چندہ دینگے *

اس کے جواب میں سید صاحب نے شروع میں اس بات پر کسیقدر افسوس ظاهر کیا که اهل هنود صاحبان صرف اپنے تئیں هندو یعني باشندہ هند خیال کرتے هیں جس کا نتیجه یهه هوتا هی که وہ مسلمانوں کو اجنبي خیال کرنے لگتے هیں حالانکه هندو اور مسلمان دونوں قومیں هندو یعني اهل هند کے خطاب کے مستحق هیں — صاحبو ! وہ زمانه اب نهیں که صرف مذهب کے خیال سے ایک ملک کے باشندے دو قومیں سمجهي جاویں *

اس کے بعد سید صاحب نے فرمایا که هندو صاحبان کي یهه کسر نفسي هی جو وہ خیال کرتے هیں که اُن میں اب کوئي بڑا همدرد اور ملک کا خادم نهیں رها هی — کیونکه جس قدر سول سروس پاس کردہ دیسي صاحبان هندوستان میں موجود هیں اور جنکو هندوستان کا فخر سمجهنا چاهیئے وہ سب هندو هیں اور اُن کي تعداد ایک درجن کے قریب هی اور اس میں صرف وہ لوگ شامل هیں جنکو ضلع کے تمام اختیارات سپرد هیں — سید صاحب نے نهایت موثر الفاظ میں آنریبل بابو کرسٹو داس پال ایڈیٹر هندو پیٹریٹ کي تعریف کي اور کها که وہ کون شخص هی جس نے باوجود اصرار حضور ویسرائے کے اور مختلف جلسوں میں سمجها نیکے آخر دم تک یهه کها که البرٹ بل کا موجودہ شکل میں پاس هونا هندوستانیوں کے لیئے بے انصافي هی — وہ کرسٹو داس پال هی *

متحدن سول سروس کي بابت سید صاحب نے فرمایا که هم نے کسي ایسے خیال سے یهه تجویز نهیں کي هی که هندو طالب علموں کو اُس سے فائدہ نه پهونچایا جاوے بلکه میں نے اپني تمام عمر میں کبهي

ایسے خیال کو اپنے دل میں جگہہ نہیں دی اور خدا ایسا نہ کرے کہ اس قسم کا خیال کبھی میرے دل میں آئے *

سید صاحب نے فرمایا کہ یہہ تجویز ایک بڑے " سکول " پر دس برس کے قریب گذرے کہ قایم ہوئي تھي اُس وقت کے قواعد کے بموجب هندو اور مسلمان دونوں مذهب کے طلبا کو ولایت بهیجنے کا منشا تھا لیکن اُس وقت مسلمانوں اور هندوؤں نے عموماً اس تجویز کو ناپسند کیا اور کہا کہ جو شخص ولایت جائیگا وہ بالکل برادری سے خارج کیا جائیگا - ایک صرف راجہ جے کشن داس صاحب بہادر رئیس بجنور نے اس تجویز کو پسند کیا تھا - اُس وقت سے مسلمانوں اور هندوؤں کو آهستہ آهستہ اسباب کي ترغیب دي گئي اور اس کے فوائد سے اُنکو آگاہ کیا گیا اب ان دس سالوں میں کم سے کم دوسو مسلمان همارے ممالک مغربي و شمالي میں موجود هیں جو یوروپین صاحبان کے ساتھہ کھانا کھانے کو اور میل جول کو برا نہیں سمجھتے اور عمل میں لاتے هیں - سب سے پہلے میں نے اپنے لڑکوں کو ولایت بھیجا اور خود گیا اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کو اس بات کي ترغیب دي اور الحمد لله کہ وہ کوشش کارگر هوئي اور اب بیس تیس طالب علم ولایت میں موجود هیں اور پڑھتے هیں — لیکن افسوس کہ هندو صاحبان سواے بنگالي صاحبان کے ابھي تک اُنھي اوهام میں مبتلا هیں بلکہ ایک دو رئیس زادے جو ولایت گئے تو اُن کو برادري سے خارج کیا گیا اور اُن کي زندگي خراب هوگئي اور بعض نے اپنے مربیوں کے کہنے سے رسم کفارہ بھي ادا کي جو اُن کے آزاد خیالات کے شایان نہ تھي *

سید صاحب نے فرمایا کہ اس قسم کے خیالات سے اس مرتبہ اُس سکول کو چھوٹا کیا گیا اور صرف مسلمانوں کے لیئے یہہ تجویز قرار دي گئي جو یوروپین لوگوں سے میل جول کو ناپسند نہیں کرتے *

اس پر لالہ سنگم لال نے ڈاکٹر لائٹز صاحب بہادر کي وہ تجویز پیش کي جس کي بابت همارے اخبار میں نہایت شرح و بسط کے ساتھہ لکھا جا چکا هی اور کہا کہ اگر کوئي ایسا وسیلہ بہم پہونچایا جاے جس سے ولایت میں دیسي شرفا کي تعلیم ایسے طور پر هوسکے کہ اُن کي مذهبي رسوم میں فرق نہ آوے اور سردار ٹھاکر سنگھہ کي نظیر پیش کي کہ وہ مہاراجہ دلیپ سنگھہ صاحب کے بلانے سے ولایت گئے تھے اور وهاں سے آنے پر اُن کو برادري نے خارج نہیں کیا *

اس کے جواب میں سید صاحب نے ڈاکٹر لائٹز صاحب بہادر کی تجویز سے اپنی نا اتفاقی ظاہر کی اور سردار ٹھاکر سنگھہ صاحب کی نظیر سے ناواقفیت ظاہر فرمائی اور فرمایا کہ اگر ایسے ہندو طالب علم موجود ہیں جن کو برادری سے خارج ہونے کا خوف نہو اور ہندو صاحبان چندہ فیاضی سے دیں تو اُن کے لیئے ایک رقم مسلمانوں کی رقم سے بھی زیادہ چند روز میں ہوسکتی ہی اور اگر ہندو صاحبان کو یہہ خیال نہو کہ کس کے روپیہ سے کون جاتا ہی اور اسی طرح مسلمان بھی سمجھیں تو میں چندہ آپ صاحبوں کا بھی نہایت خوشی سے قبول کرنے کو تیار ہوں اور جن دوستوں نے موجودہ شکل میں متحدن سول سروس کے لیئے ہم کو چندہ لینے کے لیئے مجبور کیا ہی اور در صورت نہ قبول کرنے کے ناراضی ظاہر فرمائی ہی اُن کا چندہ شکریہ کے ساتھہ لیا گیا ہی – غرضکہ سید صاحب نے ممبران برہم و آریا سماج کو ہر طرح سے یقین دلایا کہ متحدن سول سروس سے اگر ہندو صاحبان فائدہ نہ اُٹھاسکیں تو اُن کے اوہام اور رسوم مذہب کا باعث ہی مسلمانوں کی طرف سے کوئی روک نہیں ہی اور اگر ہندو طالب علم برادری سے خارج ہونے کی پرواہ نکریں اور ہندو صاحبان فیاضی سے کافی چندہ دیں تو وہ اُن کے واسطے بھی بندوبست کرنے کو تیار ہیں *

اس کے بعد ایک ممبر نے دریافت کیا کہ متحدن سول سروس کو عمل میں لانے کا کیا طریقہ قرار دیا گیا ہی *

جسکے جواب میں سید صاحب نے فرمایا کہ یہہ بات قرار پاچکی ہی لیکن ابھی عام طور پر مشتہر نہیں ہوئی کہ جب اس قدر روپیہ جمع ہوجائیگا کہ ایک طالب علم کے ولایت میں تعلیم دلانے کے لیئے کافی ہووے اُس وقت ایک مقابلہ کا امتحان لیا جائیگا اور جو کسی مقررہ جگہہ پر مثلاً علیگڈہ یا الہآباد یا کسی اَور جگہہ ہوگا اور اُس میں تمام ہندوستان میں سے خواہ مدراس – بمبئی – بنگال وغیرہ میں سے ہر طالبعلم شامل ہوسکیگا جس کی عمر ۱۷ برس سے زیادہ نہو اور تین مضمون میں امتحان لیا جائیگا – یعنی ریاضی – انگریزی اور عربی میں اور یہہ مضمون اسلیئے منتخب کیئے گئے ہیں کہ انگریزی کی ضرورت میں کسیکو کلام نہوگا اور ریاضی ایسا مضمون ہی جس میں ذہنی اور

طلبا برابر رہ سکتے ہیں اور عربي اس لیئے کہ یورپین طلبا یوناني یا لاطیني زبانیں لیتے ہیں اور اُنمیں اُن کا مقابلہ مشکل ہی عربي دیسي طلبا کے لیئے بمقابلہ یورپین طلبا کے آسان ہی ان مضامین میں یورپین طلبا کا مقابلہ دیسي طالب علم اچھي طرح کرسکینگے - اور جو شخص اول نکلیگا وہ اُس روپیہ سے بھیجا جاویگا لیکن کمیٹي اُس طالب علم کے مربیوں سے پہلے دریافت کریگي کہ وہ کسي قدر مدد کرسکتے ہیں یا نہیں اور جس قدر وہ مدد کرسکیں وہ رقم اُن سے وصول کي جائیگي اور ولایت میں ایک ایجنت کے پاس وہ رقم جمع کي جائیگي اور اُس کو اختیار دیا جائیگا کہ جب تک وہ طالب علم ولایت میں رہے اور تعلیم حاصل کرے اُس کو ایک مقررہ رقم ماہوار اُس کے گذارہ کے لیئے دي جائے *

اس کے بعد یہہ سوال کیا گیا (جو کسي قدر فضول تھا کیونکہ مدرسۃالعلوم کا دستورالعمل منگانے سے وہاں کے تمام قواعد سے آگاہي ہوسکتي ہی) کہ آیا مدرسۃالعلوم میں سنسکرت لازمي ہی یا نہیں اس کے جواب میں سید صاحب نے فرمایا کہ مدرسۃالعلوم میں نہ سنسکرت لازمي ہی نہ عربي اور نہ فارسي — ان تینوں میں سے کوئي سي زبان سکنڈ لینگوج کے طور پر لي جاسکتي ہی *

ایک اور موقع پر ایک عیسائي نوجوان نے سوال کیا کہ آیا مسلمانوں کي طرح کوئي عیسائیوں کے لیئے بھي عبادت گاہ مدرسۃالعلوم میں موجود ہی ؟ اس سوال کے جواب میں سید صاحب نے فرمایا کہ وہاں پر ہندو — مسلمان — عیسائي سب طلبا کے لیئے یکسان آرام موجود ہی وظائف میں کسي طرح کا فرق نہیں کیا جاتا اور کسیطرح کا فرق نہیں اگر ہی تو یہہ ہی کہ مسلمان طلبا پر نماز فرض ہی اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے لیئے اختیاري ہی خواہ عبادت کریں یا نہ کریں - مدرسۃالعلوم کے احاطہ میں بہت سے پیپل کے درخت کھڑے ہیں جس کا جي چاہے پرستش کرے یا اپنے کمرہ میں ہر شخص پوجا کرسکتا ہی اسي طرح عیسائي بھي اپنے کمرہ میں نماز پڑہ سکتا ہی *

میں نے چاہا تھا کہ سید صاحب ان دونوں اخباروں کو دیکھکر جس سلسلہ سے تقریر ہوئي ہو اور دونوں اخباروں میں جو مضمون میں اُن سب کو حاوي ہو تحریر فرماویں تو بہتر ہی مگر اُنہوں نے

انکار کیا اور کہا مجھے یاد نہیں اس لیئے دونوں اخباروں میں جو مضمون چھپے تھے دونوں کو نقل کردیا ہی دونوں کے ملانے سے کل تقریریں جو جلسہ میں ہوئیں معلوم ہوسکتی ہیں *

دوسری فروری کو وقت شب جناب مسٹر پارکر صاحب بہادر نے سید صاحب کے لیئے یونیورسٹی ہال میں ایک ایوننگ پارٹی کا ہونا قرار دیا تھا — سید صاحب سے بعض بزرگوں نے کہا کہ اُس ایوننگ پارٹی میں یہہ بھی قرار پایا ہی کہ جناب مولوی فیض‌الحسن صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب آزاد اور مرزا عبدالغنی صاحب ارشد کچھہ اپنے اشعار سید صاحب کے سامنے پڑھینگے — سید صاحب ایسے موقع پر اشعار مدحیہ کا پڑھا جانا نہایت ناپسند کرتے تھے — اُنہوں نے یہہ بھی فرمایا کہ مولوی محمد حسین صاحب آزاد اگرچہ بلحاظ علم و فضل میرے مخدوم و مکرم ہیں مگر بلحاظ اُس ارتباط کے جو اُن کے دادا صاحب کو سید صاحب کے والد سے تھا اور بلحاظ اُس برادرانہ اخلاص کے جو خود سید صاحب اور والد مولوی محمد حسین صاحب سے تھا وہ اُن کو اپنا ایک چھوٹا عزیز سمجھتے ہیں اگر وہ اُن کے سامنے کچھہ اشعار پڑھیں تو کچھہ مضایقہ نہیں مگر مولوی فیض‌الحسن صاحب کی نسبت کہا کہ میں اُن کو اپنا اوستاد سمجھتا ہوں میں نے اُن سے ایک کتاب مسمی منار اصول فقہ کی اور چند مقامے مقامات حریری کے پڑھے ہیں مجھکو ہرگز گوارا نہیں ہوئیگا کہ وہ میرے سامنے اس طرح پر اپنے اشعار پڑھیں *

سید صاحب کا ارادہ تھا کہ اگر ایسا موقع ہوا تو اُس مجمع میں سید صاحب مولوی فیض‌الحسن صاحب کے ہاتھہ سے وہ کاغذ لے لینگے اور کہینگے کہ آپ کرسی پر بیٹھیں اور میں آپ کے سامنے کھڑا ہوکر پڑھوں میں اُن سبقوں کو بھول نہیں گیا ہوں جو آپنے مجھے پڑھائے ہیں سید صاحب ضرور ایسا ہی کرتے کیونکہ اُنہوں نے مصمم ارادہ کرلیا تھا مگر اُس پارٹی میں مولوی فیض‌الحسن صاحب کسی سبب سے تشریف نہیں لائے اور ایسا کرنے کا موقع نہیں ملا *

اگر میری معلومات میں غلطی نہیں ہی تو غدر کے تھوڑے زمانہ بعد سے اُس وقت تک کہ جناب مولوی صاحب پنجاب میں تشریف لیگئے سید صاحب مولوی صاحب کے ساتھہ ہمیشہ اِس طرح پیش آئے جیساکہ

ایک دوست سے پہنچ سکتا ہی ـ سین ٹیفک سوسیٹی جو سید صاحب نے قایم کی ہی جب تک کہ مولوی صاحب پنجاب میں تشریف لائے اُن کو تعلق ملازمت اُس سوسئیٹی سے تہا اُن کے پنجاب آنے میں بہی سید صاحب کا کچہہ کم حصہ نہ تہا مگر ہمکو پندرہویں فروری سنہ ۱۸۸۳ع کے اخبار شفاءالصدور کے دیکھنے سے جو لاہور سے عربی زبان میں نکلتا ہی اور جسکو مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں نہایت تعجب ہوا کہ سید صاحب کی جو تعظیم و تکریم پنجاب میں ہوئی اُس سے جناب مولانا صاحب کو کیوں رنج ہوا اُنہوں نے یہہ خیال نہیں فرمایا کہ قبول ایک امر خدا داد ہی علم و فضل پر موقوف نہیں ہی *

میرا ارادہ نہیں تہا کہ میں ایسی بیہودہ باتوں کا اپنے رسالہ میں ذکر کروں مگر میں نے کہا کہ ہرگاہ اس رسالہ میں میں وہ سب باتیں لکہتا ہوں جو اس سفر میں واقع ہوئیں ہیں تو شاید ناانصافی ہوگی اگر میں صرف دوستوں کی باتیں لکہوں اور دشمنوں کی باتوں کو چہوڑ دوں خصوصاً ایسی صورت میں کہ جب دشمن کی باتیں ایسی ہوتی ہیں تو خود اُس شخص کی جس کی نسبت کہی گئی ہیں قدر و منزلت زیادہ ہوجاتی ہی ـ دشمن کا لفظ میں نے اس لیئے استعمال کیا کہ جناب مولوی صاحب ممدوح بنی امیہ کے خاندان سے ہیں اور سید صاحب اہل بیت رسول سے — غرضکہ جو کچہہ جناب مولوی صاحب ممدوح نے اُس اخبار میں لکہا ہی بجنسہ اس مقام پر نقل کرتا ہوں *

نقل اخبار شفاءالصدور

مطبوعہ ۱۵ فروری سنہ ۱۸۸۳ع

انی لا اذکر شیئاً من الامور فی ہذا الاخبار الا ما رایت بعینی اوسمعت باذنی علی توثق اویستفاد من الاخبارات الجاریۃ فی البلاد والامصار اذا کان مما یجوزہ العقل السلیم والطبع المستقیم فمن ذلک مارایتہ وما سمعتہ من تعظیم السید احمد خاں فی الفنجاب حیث عظمہ و بجلہ اہل الفنجاب لما انہم استقبلوہ و رحبوابہ و قدموالیہ النذور والتقادیم وتلوا علیہ ماکتبوا لہ والیہ و ایدوا مدرستہ بالانفس والاموال ولم یکن ذلک الالاعتقاد ہم فیہ و تصدیقہم ایاہ فیما قال او یقول و واللہ لوا دعی الولایۃ و الامامۃ بل النبوۃ بل الالوہیۃ لصدقوہ بالقلب و اللسان واسفروا بہ

و اذ عنوانه غاية الاذعان ولكنه لم يدع الولاية لما [ان] انه لايعد الولاية شيئاً ولاالنبوة لما انه لا يعد تصديق النبي ضروريا فى السلام ولا الالوهية لتنا في الظاهر بين البشرية والالوهية وهؤلاء المعتقدون رجال اذ جاء هم دجال من الدجا لين الذين يا تون قبل القيام كما اخبر به النبي صلعم يصدقوه باللسان والجنان ان رغبتهم في منافع الدنيا شيئى يعتد به لاغير ليسوا سواء فمنهم من امن به ومنهم من كفر و من يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسک بالعروة الوثقى لا انفصام لها ويستفاد من افتاب الفنجاب المطبوع في ثلاثين من الشهر الماضى [ان] الهنود - ايضاً ايدوا مدرسة العلوم المذكورة بشئ من المال واعترض عليهم هند كي بان المسلمين الذين هم في سائر بلاد الهند لم ياتوا من العرب بل الاصل ان اباءهم واجدادهم كانوا هنودا فى الاصل فاسلموا خوفا على انفسهم و اموالهم فتسلط المسلمون عليهم حتى اخذوا نساء الهنود و ضيعاتهم و اموالهم وهدموا معابدهم وبنوا المساجد عليها وكسروا اصنامهم و ذللوها فان كانت لهم قوة و منعة كما كانت لهم في العهد الماضي هدموا المعابد وكسروا الاصنام والهنود قوم لاعقل لهم ولاشعور ولا يتدبرون في المنافع والمضار فمن قال لهم مابطرت به انفسهم وخدعهم بادني شيئى فهم يتخدعون به ولايعلمون ان من يتعلم في تلك المدرسة من المسلمين يكون كمثل اسدو يصيد من الهنود كما صادهم من قبلهم واذا كان الامر كذلک فلا بد للهنود ان يقيموا مدارسهم الدينية ويبذلوا فيها انفسهم واموالهم انتهى- اقول ولعل هذا الهند كي لايعلم حقيقة مدرسة العلوم المذكورة فانها لا يدرس فيها مايضا في دين الهنود حيث منافعها مقصورة على منافع الدنيا وهي اكبر همهم ولذلک ايدها من ايدها من الهنود ولوكانت تلک المدرسة كمدارس بلا دنا سلمها الله تعالى من الشرور والافات لما اعطى هند كي شيئا قليلا في امدادها كما هو مجرب مشاهد على ان مدرسة العلوم ليست مختصة بتعليم اهل السلام حتى يتخاف منها بل يتعلم فيها الهنود والمسلمون مايفيد الدنيا و يبيد الدين و ذلک لشيوع تعلم اللسان الانگريزي فيها واعتقاد هم ان سبب الرزق منحصر فيه و ان كل كمال من كمالات الانسان لايبلغ مرتبة من المراتب العالية الا به حتى زعمه من صرف برهة من عمره العزيز فى العلوم العربية ثم تعلق بتلک المدرسة منذ مدة يسيرة اللهم اعذني من وساوس الشيطان وهمزاته *

پهر ایک جگهه اس طرح پر لکهتے هیں اور جو کچهه اخبار انجمن پنجاب میں لکها هی اُسپر بلا خیال اپنے طریقه کے اور اپني حالت نفس کے تفریح فرماتے هیں *

وفي اخبار الانجمن المطبوع ثاني هذا الشهر نقل ماكتبه البعض علی الغيرة وحاصله ان الغيرة مفقودة في اهل الاسلام في زماننا وقد كانت حاصلةلهم فی القرون الماضية ونقل شيئا من احوال السلاطين السابقين كالب ارسلان والسلطان صلاح الدين وعد من باب الغيرة تطهير النبي صلعم بيت الله من الاصنام ثم كتب في آخر مكتوبه انه يكفينا نظيراً و مثالا هذا الشيخ السيد الكبيرالذي هو مقيم في عليگده ولم يذكر من غيرته شيئا ليعلم انه نظير و مثال واضح في باب الغيرة الا انه غار علی الهنودالذين اكبرهممهم الدنيا وما فيها فالقی المسلمين في تحصيل اسباب الدنيا و فلعل مراد هذا الكاتب من الغيرة تلك الغيرة *

اُسکے بعد لاهور میں جو کوئي مسجد بنتي هی اُسکي امداد میں لوگوں کو ترغیب دیتے وقت یوں ارقام فرمایا هی *

والمرجو من مسلمي هذه البلدة ان يبذلوا مساعيهم في تعمير هذا المسجدالجديد كما بذل اهل بلادنا فبنوا مدرسة سهارنفور و مسجدة الجامع و مدرسة ديوبند و مسجده الجامع ولوبذل سادات هذه البلدة اموالهم و انفسهم كما انهم بذلوا السيد احمد خان لكان لهم اجر عظيم ولكن الله يهدي من يشاء و اما اهل بلادنا فلم يا خذوا ولم يقبلوا ما وعدهم هذاالمخدوم ان يعطي في مدرستهم فضلاً ان يعطوا في مدرسته و ان لم يكن عندي عيب وعاران تقبلوا ذلك ولعل وعده كان لهم من جهتي لا من جهتهم و ذلك لان بيني و بينه ربطا و ضبطا من قديم – وانا اعلم به و هو اعلم بي وان لي عليه حقا معلوما و هو معترف به و ذلك من جودة اصله وشرافة نسله *

اس تحریر سے جو امر باعث رنج مولوي صاحب هوا هی ظاهر هوگیا هی که پنجاب کے لوگوں نے اُنکي قدر و منزلت نهیں کي اور اُنکو چنده نهیں دیا اخیر کو مولوي صاحب نے نسبت شرافت نسل سید صاحب لکها هی اس هم غنیمت است هم اُسکا شکر ادا کرتے هیں *

افسوس هی که بیچ میں یهه ایک فضول جمله معترضه آگیا ابتہ میں پهر اصل مطلب کي طرف رجوع کرتا هوں — رات کے وقت سید

صاحب معہ اپنے سب همراهي دوستوں کے ایوننگ پارٹي میں تشریف لیگئے سینٹ هال پنجاب یونیورسٹي کا جہاں ایوننگ پارٹي تھي نہایت خوبصورتي سے آراستہ تھا بینڈ باجا موجود تھا جس نے سید صاحب کے آنے اور جانے کے وقت مبارک باد دي *

اس پارٹي میں لاهور کے قریباً تمام رئیس اور تعلیم یافتہ اشخاص شامل تھے یورپین صاحبان بھي موجود تھے لیکن هندوستاني صاحب کثرت سے تھے — جب سید صاحب وهاں پہونچے تو جناب مسٹر پارکر صاحب بہادر اُنکو استقبال کرکے لیگئے اور جناب مسٹر سایم صاحب بہادر ایم اے پرنسپل گورنمنٹ کالج لاهور کو انٹروڈیوس کیا اور اسي طرح اور صاحبان کي سید صاحب سے ملاقات کرائي سو آدمي کے قریب اس پارٹي میں شریک تھے *

سینٹ کے مکان کي آرایش بھي قابل دید تھي هندو مسلمان یورپین سب صاحبان کے لیئے سامان دعوت بھي نہایت نفیس تھا برامدہ میں بینڈ باجا بج رها تھا کوئي کسي سے ملتا تھا کوئي دو شخص بیٹھے باتیں کر رهے تھے دوسري طرف دو چار دوست ملکر قہقہہ اوڑاتے تھے کوئي چاہ پیتا تھا کوئي کچھہ میوہ کھاتا تھا غرضکہ سبکو بجز هنسي اور خوشي اور آپس میں محبت سے ملنے اور بات چیت کرنیکے کچھہ کام نہ تھا *

اسي جلسہ میں مولوي سید محمد حسین صاحب آزاد نے اپنے پرانے تصنیف کیئے هوئے اشعار جو انگریزي یونیورسٹي " اکسامینر " کا ترجمہ تھے اور جن میں ترقي کرنے کي همت دلانے کا مضمون هی پڑھے جسکا ترجوم بند یہہ تھا *

آهستہ سر اوٹھا کے کہا هاں بڑھے چلو

سید صاحب نے مولوي صاحب کے کلام کي تعریف نہایت برجستہ الفاظ میں کي اور کہا کہ انکي شستگي زبان کي کیا تعریف هوسکتي هی همارے هي دلي کے هیں مسٹر پارکر صاحب نے فرمایا کہ نہیں پنجاب کے سید صاحب نے کہا کہ هاں پنجاب کي خوش قسمتي هی جو اُس نے چھین لیا هی مگر هیں تو هماري دلي هي کے *

اسکے بعد مرزا عبدالغني صاحب ارشد تخلص نے جو خاندان شاهزادگان دهلي سے هیں سید صاحب کے ولکم میں اپنے جدید تصنیف

کہتے ہوئے اشعار پڑھنے شروع کئے اسوقت سید صاحب کو کھڑے ہوئے دیر ہوگئی تھی اور جب سید صاحب کی تعریف آتی تھی تو سید صاحب کے چہرہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ شرمندہ ہوتے ہیں اور اُسکو پسند نہیں کرتے اس بات کو مسٹر پارکر صاحب نے خیال فرماکر مرزا صاحب کو اشارہ کیا کہ اب ختم کردیں — مگر میں نے سنا کہ بعد کو مسٹر پارکر صاحب نے مرزا صاحب کے کلام کی تعریف کی اور اُن سے کہا کہ آپ برا نمانیں میرے نزدیک سید صاحب کو زیادہ تکلیف دینی مناسب نہ تھی *

مرزا صاحب کو شاید افسوس ہوا ہوگا کہ اُنکا پورا کلام نہیں پڑھا گیا مگر میں اُس کی تلافی کرتا ہوں اور اُنکا پورا کلام اس رسالہ میں لکھہ دیتا ہوں کہ ہمیشہ کو یاد گار رہیگا *

وهو هذا

آگیا وہ سید والا ہمم * قوم پر جسنے کیا لطف و کرم
اُسکے استقبال کو جاتے ہیں ہم * گا رہے ہیں یہہ ہی نغمہ دمبدم

ولکم اے عالی جناب ذی حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

خیر مقدم اے حکیم درد مند * خیر مقدم نیکخو نیکی پسند
قوم غم میں ہوچلی تھی پایے بند * دستگیری کر نہیں پہونچے گزند

ولکم اے عالی جناب ذی حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

مرحبا تشریف لانا آپ کا * حبذا لاہور آنا آپ کا
قوم کو لکچر سنانا آپ کا * فرض ہم پر گیت گانا آپ کا

ولکم اے عالی جناب ذی حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

اے رسول الله کے لخت جگر * اے بتول پاک کے نور بصر
اے مسلمانوں کے بوڑھے راہبر * ہم سبھوں کو لانے والے راہ پر

ولکم اے عالی جناب ذی حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

اے سول سروس کے خواہاں مرحبا * مغربی علموں کے جویاں مرحبا

حامي قوم مسلماں مرحبا * سب يهي كهتے هيں هر آں مرحبا
ولكم اے عالي جناب ذي حشم
سيد احمد خاں بہادر ويلكم

آپكا سي ايس آئي هي خطاب * هو علیگڈه كے تمهيں تو آفتاب
قومكي حالت بهت كچهه هي خراب * هاں مدد فرماؤ اے عالي جناب
ولكم اے عالي جناب ذي حشم
سيد احمد خاں بہادر ويلكم

تهي بهت اُميد واري آپ كي * تهي بهت كچهه انتظاري آپ كي
بارے اب آئي سواري آپ كي * قوم هي ممنون ساري آپ كي
ولكم اے عالي جناب ذي حشم
سيد احمد خاں بہادر ويلكم

هاں بهت كچهه غم سے تهي بيمار قوم * هوگئي تهي عاجز و ناچار قوم
آپ آئے هوگئي هوشيار قوم * تهينك يو كهتي هى سوسو بار قوم
ولكم اے عالي جناب ذي حشم
سيد احمد خاں بہادر ويلكم

اولڈ فيشن نے ستايا هى بهت * نيچري كهكر رولايا هى بهت
كافر و ملحد بنايا هى بهت * ابتو سيد تورا سايه هى بهت
ولكم اے عالي جناب ذي حشم
سيد احمد خاں بہادر ويلكم

هو جوادالدوله عارف جنگ تم * هو بهت هي صاحب فرهنگ تم
قوم كي حالت نديكهو تنگ تم * بهتري كي كچهه كرو آهنگ تم
ولكم اے عالي جناب ذي حشم
سيد احمد خاں بہادر ويلكم

اے مورے دلي كے دل والا تبار * اے مورے هندوستان كے افتخار
آپ كے همراه جو هيں چار يار * اُنپه هو مورا سلام اور چار بار
ولكم اے عالي جناب ذي حشم
سيد احمد خاں بہادر ويلكم

آئيے حضرت سلامت آئيے * قوم كي حالت نظر فرمائيے
جلد صحت كي دوا بتلائيے * يهه مبارك باد ليتے جائيے

ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

خیر خواہ ملک و ملت زندہ باش * باہمہ خوبي و صحت زندہ باش
زندہ باش اے نیک طینت زندہ باش * بر سرما تا قیامت زندہ باش

ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

آپنے جو رات کو تقریر کي * اُسمیں بس اُلفت کي ایک تاثیر تھي
اُٹھ گئي ذہن مخالف سے دوئي * آنکھ میں بالکل سمائے آپ ھي

ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

پارکر صاحب بہادر آپ کو * رات دیتے تھے مبارک باد لو
میہماں کي خوب سي خاطر کرو * پارٹي کا شکریہ سنکر کہو

ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

گر نہوتا آپ سا یہاں میہماں * اور صاحب سا نہوتا میزباں
پوچھتا تھا کون ارشد کو یہاں * آپ کا ھي شکر کرتا ھر زماں

ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

غرضکہ اسیطرح لطف و خوبي سے یہہ جلسہ وقت معین پر ختم ھوا سید صاحب جناب مسٹر پارکر صاحب سے رخصت ھوئے اور اُنکي عنایت کا جو ایک ایسي عنایت تھي جس سے آپسمیں محبت و اخلاص و دوستي کي ترقي متصور تھي شکر ادا کیا جب سید صاحب سوار ھوئے بینڈ باجے نے سلامي دي *

تیسري فروري سنہ ۱۸۸۴ ع کو بارہ بجے گورنمنٹ اسکول میں انڈین ایسوسي ایشن لاھور اور انجمن اسلامي لاھور کي جانب سے سید صاحب کي خدمت میں ایڈریسوں کا پیش ھونا اور اُس کے بعد سید صاحب کا ایک لکچر دینا قرار پایا تھا اور اُسي شام کو اسلام پر لکچر دینا سید صاحب نے دوستوں کے اصرار سے منظور کرلیا تھا اگرچہ اکثر لوگوں کو خیال ھوا کہ ایک ھي دن میں ان سب کاموں کا ھونا دشواري سے خالي

نہوگا اور کچھہ نہ کچھہ مشکل پیش آویگي مگر یہہ تجویز قرار پا چکي تھي اور اُس کي تبدیلي دشوار بلکہ قریب نا ممکن کے تھي اور اُسي سبب سے اُس میں کچھہ تبدیلي نہوسکي *

وقت معینہ سے کچھہ پہلے شیخ غلام حسن صاحب اور مولوي مرزا فتح محمد صاحب سید صاحب کي خدمت میں بطور استقبال کے آئے اور گورنمنٹ اسکول میں تشریف لیچلنے کي درخواست کي سید صاحب معہ اپنے همراهي دوستوں کے روانہ هوئے جب سید صاحب کي گاڑي گورنمنٹ اسکول کے دروازہ پر پہونچي تو جناب سردار دیال سنگھہ بہادر - ڈاکٹر رحیم خاں بہادر - خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب - منشي فضل شاہ صاحب - بابو پرتول چند صاحب - رائے صاحب بابو کالي پرشورا صاحب - منشي گوپال داس صاحب - پنڈت امر ناتھہ صاحب راے بہادر ڈاکٹر برج لال صاحب گھوس نے استقبال کیا اور سید صاحب کو گورنمنٹ اسکول کے بڑے هال میں لے گئے - اُس هال میں ایک جم غفیر اور مجمع کثیر لوگوں کا هوگیا تھا افسوس هی کہ لاهور میں ٹکٹ کے تقسیم کا قاعدہ اختیار نہیں کیا گیا تھا اور نیچے کي منزل میں اور اوپر کي منزل میں اسقدر ٹھسا ٹھس آدمي بھرگئے تھے کہ لوگوں کو جنبش کرنے کي بھي جگہہ نہ تھي چیر پھاڑ کر اور لوگوں کو هٹاکر هم سب لوگ اپني کرسیوں تک پہونچے - سید صاحب جب هال میں داخل هوئے سب لوگوں نے چیرز دي اور هال میں صداے عظیم گونج اُٹھي - جناب مسٹر پارکر صاحب معہ چند یورپین صاحبان کے تشریف لائے تھے هجوم خلایق سے ایسي تنگي هوگئي تھي کہ صاحبان ممدوح نے جس طرح ممکن هوا هال سے نکل جانا اور اپنے گھر چلا آنا وهاں ٹھرنے سے بہتر سمجھا *

سب سے اول انڈین ایسوسي ایشن لاهور کي جانب سے ایڈریس کا پیش هونا قرار پایا تھا ایڈریس انگریزي میں تھي - جناب سردار دیال سنگھہ بہادر پریسیڈنٹ انڈین ایسوسي ایشن لاهور اُس اڈریس کو پڑھنے اور پیش کرنے کے لیئے اپني کرسي پر سے اُٹھے مگر هال میں غل ایسا تھا کہ اُن کو توقع نہ تھي کہ کوئي سن سکیگا چند منٹ اُنھوں نے تامل کیا اور لاچار اُسي غل میں اُنھوں نے پڑھنا شروع کیا * وہ اڈریس

بہت کم سنائي دي یہاں تک کہ جو لوگ قریب تھے وہ بھي بخوبي نہیں
سن سکے - پڑھنے کے بعد وہ اڈریس خریطہ زرین میں سید صاحب کے
پیشکش کیا گیا - سید صاحب نے نہایت احسانمندي سے اُس کو لیا -
اور اُسي غل میں اُسکا جواب اُردو زبان میں دیا - ہر چند سید صاحب
نے بہت بلند آواز سے جواب دیا لیکن سوائے اُن لوگوں کے جو قریب تھے
بہت لوگوں کو وہ جواب سنائي نہ دیا *

شام کو سید محمد علي صاحب نے انگریزي میں اُس جواب کا ترجمہ
کرکے پریسیڈنٹ صاحب کي خدمت میں بھیجدیا ٹریبیون اخبار لاہور
میں وہ جواب معہ مختصر ریمارک کے چھپا ہی چنانچہ ہم اس مقام پر
انڈین ایسوسي ایشن کي انگریزي اڈریس اور اُس کا اُردو ترجمہ اور
سید صاحب کا اُردو جواب اور اُس کا انگریزي ترجمہ اور ٹریبیون کا ریمارک
اور اُس کا اُردو ترجمہ مندرج کرتے ہیں *

ADDRESS FROM THE INDIAN ASSOCIATION, LAHORE.

TO

THE HON'BLE SYED AHMED KHAN BAHADUR, C. S. I.

HON'BLE SIR,

We, the members of the Indian Association of Lahore, beg to welcome you to our city with our best wishes and most distinguished sentiments.

Your noble exertions to improve the condition of the Mahomedan population of India and to diffuse the blessings of knowledge and enlightenment among them, and the brilliant success you have been able to achieve in this direction, mark you out as one of the most meritorious of our public men, and deservedly entitle you to the esteem and gratitude of all classes of the Indian people. Our Association, composed of members of all races and creeds in this Province, have much pleasure in bearing testimony to the high character of your services to the

public and in expressing their sense of the benefits you have conferred on the country.

Not the least remarkable feature of your public career has been the breadth of your views and your liberal attitude towards sections of the community other than your co-religionists. Your conduct throughout has been stainless of bias or bigotry. The benefits of the noble educational institution you have established at Aligarh are open alike to Hindus as well as Mahomedans. Our unhappy country is so split up with petty religious and sectarian jealousies and had suffered so much in the past from sectarian and religious dissensions, that the advent of a man of your large-hearted and liberal views is a matter of peculiar congratulation at this time. Long may you be spared to inculcate knowledge among Mahomedans and Hindus alike, and, by eradicating prejudice and bigotry from their minds, to unite them in the firm bonds of fraternal union.

Your highly useful career in the Legislative Council of India can only be touched upon here. Your impartial care for all classes, your manly and faithful representation of national views and your vigilant regard for national interests, while acting in that body, deserve the warmest acknowledgments from us and our countrymen.

Again welcoming you to Lahore and hoping that the pleasure of your visit may often be renewed and that your noble efforts may be crowned with success,

We remain,

Your most obedient servants.

(Sd.) Dayal Singh—*President.*

(Sd.) Jogendra Chandra Bose, M. A., B. L, Pleader, High Court Calcutta.

(Sd.) Ramnarain Pandit, Pleader, High Court N, W.-P. Honorary Secretary.

(Sd.) Gholam Hasan, Honorary Magistrate.

(Sd.) Rahim Khan "Khan Bahadur" Honorary Surgeon.

(Sd.) Gopal Dass, Supdt. Chief Court.

(Sd.) Eduljee Cowasjee Jussawalla, merchant.

(Sd.) Sashi Bhoshan Mukerjee, M. A., B. L., Professor, Lahore College.

(Sd.) Brij Lall Ghose, "Rai Bahadur", Asstt. Surgeon, Teacher Medical College.

(Sp.) Haji Gholam Hassan, Fellow, Punjab University.

(Sd.) Syed Fuzal Shah, Member, Municipal Committee.

(Sd.) Kali Prosonno Roy, M. A., B. L., Pleader, High Court, Calcutta.

(Sd.) Protul Chandra Chatterjee, M. A., B. L., Pleader, High Court, Calcutta.

(Sd.) Usuf Shah, Municipal Commissioner, Amritsar.

(Sd.) Pandit Amar Nath, Head Translator, Chief Court, Punjab.

(Sd.) Amrita Lal Roy, B. A., B. L., Pleader, Chief Court, Lahore.

(Sd.) Ram Gopal Bose, Accountant, Alliance Bank of Simla, Ld.

(Sd.) Gunda Mal, Head Clerk, Medical College.

(Sd.) Peyari Lal, Pleader.

REPLY.

Mr. President and Members of the Indian Association.—I beg to thank you cordially for the kindness and honor you have shown me this day by presenting me with this address here. It is a matter of great pleasure for me to learn that your Association is composed of members of all classes and creeds; this is not only a matter of pleasure, but this union reflects a light at its foundation which gives a hope that our dear India is still capable of advancement. My friends, I cannot help ex-

pressing the pride which I feel at the presentation to me of this address on behalf of the Indian Association. If I remember right, I think this Association was founded by one whose name should be respected by all classes of the Indian population without regard to creed, caste, or place of abode; his name is Surendro Nath Bannerjee. I feel that this address, presented as it is to me, an insignificant person, by the Association whose founder was such a great man, has given me this day such an honor as I shall never forget as long as I live.

MY FRIENDS,—You will excuse me if I am wrong in thinking that this Association, composed as it is of members of all classes and creeds, consists mostly of the Bengalis (Here one of the members of the Association pointing out that it was composed mostly of natives of the Punjab, the speaker said that he was sorry that he was wrong here, and continued). Well if it consists mostly of the people of the Punjab, even then I would say that this light has been introduced by the selfsame people whom I have designated by the name of the Bengalis. I confess that the Bengalis are the only people in our country of whom we can rightly feel proud. It is solely on account of them that the progress of learning, the progress of liberty, and the feelings of patriotism have spread in our country. I can rightly say that they are certainly the head of all the peoples of India.

MY FRIENDS,—You have alluded to the Mahomedan Anglo-Oriental College at Aligarh in your address. I would be sorry if any one were to think that this College was founded to mark a distinction between the Hindus and Mahomedans. The chief cause that led to the foundation of this College was, as I believe you are aware of, that the Mahomedans were becoming more and more degraded and poor every day. Their religious prejudices had kept them back from taking advantage

of the education offered by the Government Colleges and Schools; and consequently it was deemed necessary that some special arrangement should be made for them. It can be thus illustrated: suppose there are two brothers, one of whom is quite vigorous and healthy while the other is ill and is decaying; then it will be the duty of his other brother to help him towards his recovery. This was the thought which led *me* to the foundation of the Mahomedan Anglo-Oriental College. But I am happy to be able to say that both brothers receive the same instruction in that College. All the rights at the College which belong to one who calls himself a Mahomedan, belong without any restriction to him also who calls himself a Hindu. There is not the least distinction between the Hindus and the Mahomedans. Only he can claim the reward who earns it by his own exertions. Both Hindus and Mahomedans are equally entitled to scholarships at the College; both are treated equally as boarders. I regard the Hindus and Mahomedans as my two eyes. The people would generally mark a difference by calling one the right, and the other the left eye; but I regard both Hindus and Mahomedans as one single eye. I wish I had only one eye; in which case I could compare them with advantage to that single eye.

You have also alluded, in your address, to my services in the Legislative Council during the period when I have had the honour of being a member of the Council. I cannot help saying that I feel that a man like myself was not worthy of having a seat in the Legislative Council of India, and of holding the great responsibility attached to that seat. I was myself aware of the difficulties that stood in my way; nevertheless, it was my earnest and sincere desire that I should faithfully serve my country and my nation. By the word *nation*, I mean both Hindus and Mahomedans. This is the way in which I

define the word *nation*. In my opinion, it matters not whatever be their religious belief, because we cannot see anything of it; but what we see is that all of us, whether Hindus or Mahomedans, live on one soil, are governed by one and the same ruler, have the same sources of our advantage, and equally share the hardships of a famine. These are the various grounds on which I designate both the communities that inhabit India by the expression Hindu nation; and while a member of the Legislative Council I had at heart the prosperity of this very nation. I feel very much gratified that you attach so much value to my insignificant services; and now, in the end, I pray to God that He may grant progress of learning to our nation as defined above, which may spread light among our people and in our country. May He also crown your Association's efforts with success, and may He also help you in all your undertakings and endeavours!

REMARKS OF THE "TRIBUNE" OF THE 9TH FEBRUARY, 1884.

THE HON'BLE SYED AHMED KHAN, C. S. I. was here. He left this on Monday last. His visit to this place deserves more than a passing justice on account of certain utterances which deserve the careful consideration of all our countrymen. We have all along pointed out the great desirability of establishing more friendly and intimate relations between the Hindus and Mahomedans than now exist. They should not only love and embrace each other as brothers, but they should also, if they want this country to rise to its ancient glory once again, become fused into one nation. The latter, however, must be the work of generations; the former is unquestionably the easier of the two and can be accomplished in less time. It would help us little now to insist on the exclusive privileges of either the Hindu or the Mahomedan. It is a fact that there

are in India about 200 millions of Hindus and about 50 millions of Mahomedans, and this fact cannot be ignored. Religious prejudices are the great stumbling block in the way of brotherly feeling between the two mighty sections of the people; but liberal thought and liberal training have been at work, and we have already seen many apostles among the Hindus who have made it the mission of their life to preach the development of that feeling. The Mahomedans are more conservative in this respect, and it therefore gives us infinite pleasure to find that there is at least one great man among them who does not yield to any one in large-minded patriotism.

We heartily welcome his words which we do not often hear from the lips of our Mahomedan compatriots. The example set by the Syed is worthy of imitation not only by men of his own creed but even by Hindus. We trust it will be largely followed. Before we conclude, there is one point which we would point out here. The Syed was very naturally led by false reports into a mistake as to the constitution of the Indian Association. Those who are jealous of it always try to make out that the Lahore Indian Association consists mostly of Bengalis. The fact, however, is that out of nearly one hundred members there are only eleven Bengalis. Ungenerous and not overtruthful critics should bear this fact in mind.

ترجمہ ایڈریس

منجانب انڈین ایسوسی ایشن لاہور

بخدمت جناب آنریبل سید احمد خاں بہادر سی ایس آئی —

آنریبل سر — ہم ممبران انڈین ایسوسی ایشن لاہور اپنے شہر میں آپ کی تشریف آوری پر اپنی بہترین خواہشوں اور نہایت عمدہ خیالات کے ساتھ آپ کو ویلکم دیتے ہیں •

جو عمدہ کوششیں آپنے ہندوستان کے مسلمان باشندوں کی حالت کی اصلاح اور اُنکے درمیان علم اور روشنضمیری کی برکتوں کے پھیلانے کے

واسطہ کي ھيں اور جو نماياں کاميابي آپنے اس باب ميں حاصل کي ھی اسکے لحاظ سے آپ ھمارے ملک کے مشہور و معروف شخصوں ميں سے نہايت ممتاز اور نيکنام ھيں اور آپ واجبي طور پر رعاياے ھندوستان کے تمام فرقوں کيطرف سے قدر و منزلت اور احسانمندي کے مستحق ھيں — ھماري ايسوسي ايشن جس ميں اس صوبہ کے تمام اقوام اور مذاھب کے لوگ شامل ھيں نہايت خوشي سے آپ کے أن اعلى درجہ کي خدمتوں کي تصديق کرتي ھی جو آپنے عوام کے حق ميں کي ھيں اور أن فايدوں کي نسبت اپني قدرشناسي ظاهر کرتي ھی جو آپ نے ملک کو پہنچائے ھيں *

آپکے خيالات کے وسعت اور آپکا فياضانہ برتاؤ جو آپنے اپنے خاص ھم مذھبوں کے علاوہ اور فرقوں کے ساتھہ کيا ھی آپکے عام طريقہ کارروائي کي کچھہ کم مشہور و معروف صفت نہيں ھی - آپ کا برتاؤ ابتدا سے انتہا تک تعصب يا خود رائي کے دھبہ سے بالکل مبرا رھا ھی — جو عمدہ تعليمي انسٹيٹيوشن آپنے عليگڈہ ميں قايم کيا ھی أسکے فايدوں سے ھندو اور مسلمان دونوں برابر مستفيض ھوسکتے ھيں ھمارے بدقسمت ملک ميں خفيف مذھبي اور قومي خصومتوں کي وجہہ سے اس قدر تفرقہ پڑا ھوا ھی اور أسکو زمانہ گذشتہ ميں قومي اور مذھبي تنازعات کے باعث سے اسقدر نقصان پہنچا ھی کہ آپ جيسے کشادہ دل اور فياضانہ خيالات رکھنے والے شخص کا يہاں تشريف لانا اسوقت پر ايک خاص مبارکبادي کا باعث ھی خدا کرے کہ آپ عرصہ دراز تک زندہ رھيں تاکہ آپ مسلمانوں اور ھندوؤں کو برابر تلقين علم کرسکيں اور أنکے دلوں سے تعصب اور خود رائي کو بيخ و بنياد سے دور کرکے برادرانہ اتحاد کے مستحکم رشتوں ميں أن کو باھم ملاسکيں *

ھندوستان کي قانوني کونسل ميں جو آپ نے نہايت منفعت بخش کارروائي کي أس کي نسبت يہاں صرف سرسري طور پر ذکر کيا جاسکتا ھی اور آپ جو أس زمانہ ميں جب کہ آپ مجلس مذکور ميں کام کرتے تھے بے طرفدارانہ طور پر تمام فرقوں کي بہبودي کي فکر رکھتے تھے اور قومي خيالات کو دليري اور راستبازي کے ساتھہ اور بڑي سرگرمي کے ساتھہ قومي مطالب کا خيال رکھتے تھے أس کے لحاظ سے آپ ھماري

طرف سے اور همارے هموطنوں کي طرف سے دلي احسانمندي کے مستحق هیں *

اب هم پهر لاهور کو آپکے تشریف لانے پر آپ کو مبارکباد دیتے هیں اور یهه اُمید کرتے هیں که آپ کي ملاقات کي خوشي اکثر نصیب هوا اور آپ کو اپني عمده کوششوں میں کامیابي حاصل هو *

هم هیں

آپ کے تابعدار خادم

(دستخط) دیال سنگهه — پریزیڈنٹ

(دستخط) جوگندر چندر بوس — ایم اے - بي ایل وکیل عدالت هائي کورٹ کلکته

(دستخط) رام نراین وکیل هائي کورٹ اضلاع شمال و مغرب آنریري سکرٹري

(دستخط) غلام حسن — آنریري مجسٹریٹ

(دستخط) رحیم خاں — خان بهادر آنریري سرجن

(دستخط) گوپال داس سپرنٹنڈنٹ عدالت چیف کورٹ

(دستخط) ایدلجي کواسجي — جسا واله سوداگر

(دستخط) سوسي بهوشن مکرجي ایم اے - بي ایل پروفیسر لاهور کالج

(دستخط) برج لال گهوس — راے بهادر اسسٹنٹ سرجن تیچر میڈیکل کالج

(دستخط) حاجي غلام حسن - فیلو پنجاب یونیورسٹي

(دستخط) سید فضل شاه — ممبر میونیسپل کمیٹي

(دستخط) کالي پرسنو راے - ایم اے - بي ایل - وکیل عدالت هائي کورٹ کلکته

(دستخط) پروتل چندر چٹرجي ایم اے - بي ایل - وکیل عدالت هائي کورٹ کلکته

(دستخط) یوسف شاه - میونیسپل کمشنر امرتسر

(دستخط) پنڈت امر ناتهه مترجم اول عدالت چیف کورٹ پنجاب

(دستخط) امرت لال رائے - بي اے - بي ايل - وكيل
عدالت چيف كورٹ لاهور

(دستخط) رام گوپال بوس ايكونٹنٹ ايلائنس بنك لميٹڈ
شمله

(دستخط) گيندا مل هيڈ كلرک ميڈيكل كالج

(دستخط) پيارے لال وكيل

سين صاحب كا جواب

جناب پريزيڈنٹ و ممبران انڈين ايسوسي ايشن — جو مهرباني اور عزت آج آپ نے ميري نسبت اس هال ميں اس ايڈريس كے پيش كرنے سے ظاهر فرمائي هى اُسكے ليئے ميں دل سے آپكا شكريه ادا كرتا هوں - مجهكو اس بات كے معلوم هونے سے نهايت خوشي هوئي كه آپ كي ايسوسي ايشن ميں تمام فرقوں اور قوموں كے لوگ شامل هيں يهه امر صرف خوشي كا هي باعث نهيں هى بلكه اس اتفاق سے اُس ميں ايک روشني كي جڑ پائي جاتي هى جس سے يهه اُميد هوتي هى كه همارا پيارا هندوستان اب بهي ترقي كرنے كے لايق هى — ميرے دوستو - ميں اُس فخر كے ظاهر كرنے سے باز نهيں ره سكتا هوں جو مجهكو انڈين ايسوسي ايشن كي جانب سے اس ايڈريس كے پيش كيئے جانے پر حاصل هوا هى - اگر ميري ياد صحيح هى تو ميں خيال كرتا هوں كه اس ايسوسي ايشن كو ايک ايسے شخص نے قايم كيا تها جس كے نام كي عزت هندوستان كے تمام فرقوں كو بلا لحاظ قوم اور ذات يا جاے سكونت كے كرني چاهيئے يعني سررندر ناتهه بانر جي نے - ميں خيال كرتا هوں كه اس ايڈريس نے جو اُس ايسوسي ايشن نے مجهه سے ناچيز شخص كو دي هى جسكا باني ايسا بڑا شخص تها آج مجهكو اس قسم كي عزت بخشي هى جسكو ميں جب تک زنده هوں هرگز نهيں بهولونگا *

ميرے دوستو — آپ مجهكو معاف فرماوينگے اگر ميرا يهه خيال غلط هو كه اس ايسوسي ايشن ميں جو تمام فرقوں اور مذهبوں كے لوگوں سے مركب هى بيشتر بنگالي شامل هيں (اس مقام پر ايسوسي ايشن كے ايک ممبر نے يهه اشاره كيا كه اس ايسوسي ايشن ميں بيشتر پنجاب كے باشندے شريک هيں تو اسپيكر نے كها كه مجهكو افسوس هى كه يهاں

مجهه سے غلطي هوئي اور پهر اپني گفتگو کو اس طرح پر جاري رکها)
اچها اگر اس ايسوسي ايشن ميں بيشتر پنجاب کے باشندے شريک هيں
تو بهي ميں يهه بات کهتا هوں که يهه روشني أنهي شخصوں نے پهيلائي
هی جنکو ميلے بنگاليوں کے نام سے تعبير کيا هی — ميں اقرار کرتا هوں
که همارے ملک ميں صرف بنگالي هي ايسي قوم هيں جنپر هم واجبي
طور پر فخر کرسکتے هيں اور يهه صرف أنهيں کي بدولت هی که علم
اور آزادي اور حب وطني کو همارے ملک ميں ترقي هوئي هی - ميں
صحيح طور پر کهه سکتا هوں نه وه باليقين هندوستان کے تمام قوموں کے
سر تاج هيں *

ميرے دوستو - آپ نے اپني ايڈريس ميں محمدن اينگلو اوريئينٹل
کالج عليگڈه کا ذکر کيا هی مجهکو افسوس هوگا اگر کوئي شخص يهه خيال
کرے که يهه کالج هندوؤں اور مسلمانوں کے درميان امتياز ظاهر کرنے کي
غرض سے قايم کيا گيا هی — خاص سبب جو اس کالج کے قايم کرنيکا
هوا يهه تها جيسا که ميں يقين کرتا هوں آپ بهي واقف هيں که مسلمان
روز بروز زياده تر ذليل اور محتاج هوتے جاتے تهے - أن کے مذهبي تعصبات
نے أن کو أس تعليم سے فائده اوٹهانے سے باز رکها تها جو سرکاري کالجوں اور
مدرسوں ميں مهيا کي گئي تهي اور اسي وجهه سے يهه امر ضروري خيال
کيا گيا که أن کے واسطے کوئي خاص انتظام کيا جاوے - أسکي مثال اس
طرح پر دي جاسکتي هی — فرض کرو که دو بهائي ايسے هيں جن ميں
سے ايک بالکل طاقت ور اور تندرست هی اور دوسرا بيمار هی اور أسکي
تندرستي زوال پر هی — پس أسکے تمام بهائيوں کا يهه فرض هوگا که أس
بيمار بهائي کي صحت کي تدبير کريں اور أسکو مدد ديں — يهي خيال
تها جسنے مجهکو محمدن اينگلو اوريئينٹل کالج کے قايم کرنے پر آماده کيا
مگر ميں اس بات کے بيان کرنے سے خوش هوں که اس کالج ميں دونوں
بهائي ايک هي سي تعليم پاتے هيں کالج کے تمام حقوق جو أس شخص سے
متعلق هيں جو اپنے تئيں مسلمان کهتا هی بلا کسي قيد کے أس شخص
سے بهي متعلق هيں جو اپنے تئيں هندو بيان کرتا هی — هندوؤں اور
مسلمانوں کے درميان ذرا بهي امتياز نهيں هی صرف وهي شخص انعام
کا دعوى کرسکتا هی جو اپني سعي و کوشش سے أسکو حاصل کرے اس

کالج میں هندو اور مسلمان دونوں برابر وظیفوں کے مستحق هیں اور دونوں کي نسبت بطور برتر کے یکساں طور پر سلوک کیا جاتا هی - میں هندوؤں اور مسلمانوں کو مثل اپني دو آنکھوں کے سمجھتا هوں — اس کہنے کو بھي میں پسند نہیں کرتا کیونکہ لوگ علی‌العموم یہہ فرق قرار دینگے کہ ایک کو دائیں آنکھہ اور دوسرے کو بائیں آنکھہ کہینگے مگر میں هندو اور مسلمان دونوں کو بطور ایک آنکھہ کے سمجھتا هوں — اے کاش میرے صرف ایک هي آنکھہ هوتي کہ اُس حالت میں میں عمدگي کے ساتھہ اُن کو اُس ایک آنکھہ کے ساتھہ تشبیہہ دے سکتا ٭

آپ نے اپني ایڈریس میں میري اُن خدمتوں کا بھي ذکر کیا هی جو میں نے اُس زمانہ میں انجام دي تھیں جبکہ مجھکو قانوني کونسل کے ممبر هونے کي عزت حاصل تھي — میں اس بات کے کہنے سے باز نہیں رہ سکتا هوں کہ مجھکو پورا یقین هی کہ مجھہ سا شخص هندوستان کي قانوني کونسل کي ممبري اور جو بڑي جوابدهي اُس ممبري سے متعلق هی اُسکو اپنے ذمہ لینے کے لایق نہ تھا — میں خود اُن مشکلات سے واقف تھا جو میرے راستہ میں حایل تھیں مگر باوجود اسکے میري یہہ دلي تمنا تھي کہ میں اپنے ملک اور اپني قوم کي وفاداري کے ساتھہ خدمت کروں — لفظ قوم سے میري مراد هندو اور مسلمان دونوں سے هی یہي وہ معنے هیں جس میں میں لفظ نیشن (قوم) کي تعبیر کرتا هوں — میرے نزدیک یہہ امر چنداں لحاظ کے لایق نہیں هی کہ اُن کا مذهبي عقیدہ کیا هی کیونکہ هم اُسکي کوئي بات نہیں دیکھہ سکتے هیں لیکن جو بات کہ هم دیکھتے هیں وہ یہہ هی کہ هم سب خواہ هندو هوں یا مسلمان ایک هي سر زمین پر رهتے هیں — ایک هي حاکم کے زیر حکومت هیں — هم‌سب کے فائدہ کے مخرج ایک هي هیں - هم سب قحط کي مصیبتوں کو برابر برداشت کرتے هیں — یہي مختلف وجوهات هیں جن کی بنا پر میں اُن دونوں قوموں کو جو هندوستان میں آباد هیں ایک لفظ سے تعبیر کرتا هوں کہ " هندو " یعني هندوستان کي رهنے والي قوم - جس زمانہ میں میں قانوني کونسل کا ممبر تھا تو مجھکو خاص اسي قوم کي بہبودي کي دل سے فکر تھي - مجھکو اسبات سے نہایت مسرت هوتي هی کہ آپ میري نا چیز خدمتوں کي اسقدر وقعت کرتے هیں اور اب میں اخیر پر خدا تعالی سے یہہ

دعا مانگتا هوں که وہ هماري قوم کو جس کي تعریف میں نے ابھي بیان کي هی علمي ترقي عطا فرمائے جس کے ذریعه سے هماري قوم اور همارے ملک میں روشني پھیلے اور آپ کي ایسوسي ایشن کي کوششوں کو کامیاب کرے اور نیز آپ کي تمام کوششوں اور کاموں میں آپ کا معاون هو (چیرز بڑے زور سے) *

ترجمه ریمارک مندرجه اخبار تریبیون لاهور

مورخه ۹ فروري سنه ۱۸۸۴ ع

آنریبل سید احمد خاں بهادر سي ایس آئي یہاں تشریف لائے تھے اور دوشنبه گذشته کو یہاں سے تشریف لے گئے - اس مقام پر اُن کا تشریف لانا بعض باتوں کے سبب سے جو همارے تمام هموطنوں کے دلي غور توجهه کے لایق هیں سرسري طور کي به نسبت زیادہ تر انصاف کے ساتهه ذکر کیئے جانے کا مستحق هی - همنے برابر اس بات کو ظاهر کیا هی که هندوؤں اور مسلمانوں دونونکے درمیان به نسبت حال کے زیادہ تر دوستانه اور مخلصانه تعلقات کا قایم هونا پسندیدہ هی اُن کو صرف یهي بات نهیں چاهیئے که مثل بهائیوں کے ایک دوسرے سے محبت کریں اور بغلگیر هوں بلکه اگر وہ یهه بات چاهتے هیں که یهه ملک پھر اپنے قدیمي عروج کو پهونچ جاوے تو اُن کو آپسمیں مل ملاکر ایک قوم هوجانا چاهیئے - لیکن پچھلي بات (یعني ایک قوم هوجانا) کئي پشتوں میں حاصل هوگي اور پهلي بات (یعني برادرانه تعلقات کا پیدا هونا) بلاشبهه دونوں باتوں میں سے زیادہ آسان هی اور وہ کم مدت میں حاصل هو سکتي هی - هندوؤں یا مسلمانوں کے جداگانه حقوق کي نسبت اصرار کرنے سے همکو بالفعل بهت کم مدد ملے گي - یهه امر واقعي هی که هندوستان میں هندوؤں کي تعداد قریب بیس کروڑ کے اور مسلمانوں کي تعداد قریب پانچ کروڑ کے هی اور اس امر کي جانب سے چشم پوشي نهیں کي جاسکتي هی — مذهبي تعصبات لوگوں کے ان دو زبردست فرقوں کے درمیان برادرانه ارتباط قایم هونے کے سخت مانع هیں مگر فیاضانه خیالات اور فیاضانه تعلیم و تربیت اپنا اثر پیدا کررهي هی اور همنے هندوؤں میں بهت سے پیشوا ایسے دیکھے هیں جنهوں نے اس قسم کے اتحاد کي ترقي کي نسبت پندو نصیحت کرنا اپني زندگي کا ایک کام

ٹھرایا ھی — مسلمان لوگ اس باب میں قدیمی طریقہ پر زیادہ تر قایم ھیں اور اسی وجہہ سے ھمکو اس بات کے دیکھنے سے بے انتہا خوشی حاصل ہوتی ہی کہ بہر کیف اُن میں ایک بڑا شخص ایسا ھی جو کشادہ دلی اور حب وطنی میں کسی سے کم نہیں ھی *

ھم اس شخص کے کلمات کو سنکر جیسے کہ ھم اکثر اپنے مسلمان ھموطنوں کی زبانی نہیں سنتے ھیں دل سے خوش ھوتے ھیں جو نظیر سید احمد خاں بہادر نے قایم کی ھی وہ صرف اُنکے ھم مذھبوں کی ھی پیروی کے لایق نہیں ھی بلکہ ھندوؤں کی پیروی کے بھی لایق ھی اور ھم یقین کرتے ھیں کہ اُسکی کثرت سے پیروی کیجاویگی – قبل اس سے کہ ھم اپنی تحریر کو ختم کریں ایک بات ایسی ھی جس کو ھم یہاں ظاھر کرنا چاھتے ھیں یعنی آنریبل سید احمد خاں بہادر کو جھوٹی خبروں کے سننے سے انڈین ایسوسی ایشن کی بناوٹ کی نسبت بالطبع دھوکا ھوگیا — جو لوگ اس ایسوسی ایشن سے خصومت رکھتے ھیں وہ ھمیشہ اس بات کے مشہور کرنے کے واسطے کوشش کرتے ھیں کہ اُس میں سب سے زیادہ بنگالی شریک ھیں — لیکن اصل حقیقت یہہ ھی کہ قریب سو ممبروں میں سے صرف گیارہ بنگالی ھیں – پس تنگ دل اور خلاف واقع نکتہ چینی کرنے والوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاھیئے *

ممبران انڈین ایسوسی ایشن لاھور کی جانب سے مبلغ ایک ھزار تین سو اَسی روپیہ جس میں بہت بڑی رقم تعدادی پانسو روپیہ کی عطیہ جناب سردار دیال سنگھہ بہادر مجیٹھیہ پریسیڈنٹ ایسوسی ایشن کی شامل تھی بطریق دعوت سید صاحب کے پیشکش کی گئی اور اُمید ھی کہ یہہ رقم پوری پندرہ سو روپیہ کی ھو جاویگی *

بعد اس کے انجمن اسلامیہ لاھور کی جانب سے ایک اڈریس سید صاحب کی خدمت میں پیش ھوا یہہ اڈریس بہت طولانی تھا اور باوجودیکہ غل بھی ھورھا تھا اور لوگوں کے آنے اور اُوپر کے مکان میں چڑھنے اور جگہہ نملنے کے سبب دوسری طرف جانے کے قصد سے ھال گونج رھا تھا اُس اڈریس کو جناب خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب نے نہایت خوبی سے پڑھا – غنیمت ھی کہ جو لوگ قریب تھے اُنہوں

نے اُس کو سنا وہ اڈریس اسقدر طولاني تھا کہ اُس کے ختم ہونے کو ایک لکچر کے برابر عرصہ لگ گیا *

بعد ختم ہونے کے وہ اڈریس سید صاحب کو نذر کیا گیا سید صاحب نے نہایت احسانمندي سے اُس کو لیا اور جواب دینے کو کھڑے ہوئے اور جہاں تک اُن کي طاقت میں تھا اُنہوں نے بلند آواز سے اُس کا جواب دیا - سید صاحب نے اسقدر پکارکر اُس کا جواب دیا تھا کہ اُن کي آواز اور دماغ پر اُس کا تکان ظاہر ہوتا تھا - حقیقت میں اسقدر پکار کر بولنے سے سید صاحب کو تکلیف ہوئي اور اُن کي طبیعت میں اضمحلال آگیا تھا - مذکورہ بالا اڈریس اور اُس کا جواب ذیل میں مندرج ہی *

اڈریس از جانب انجمن اسلامیہ لاہور

عالي جناب

حضرت سیدنا و مولانا آنریبل مولوي سید احمد خاں صاحب بہادر سي ایس آئي عارف جنگ جوانالدولہ دام مجدکم

آج وہ دن ہی کہ تمام بلاد ہندوستان شہر لاہور کو مبارکباد دیں کیونکہ اُن کا حامي تہذیب شہر مذکور میں وارد ہی اور فخر ہی ہمارا کہ اس کے کار ناموں کي کامیابي پر اُسے مبارکباد دے رہے ہیں *

اے حامي قوم ! - آپ کے خانداني احسان ہر طبقہ ملک پر برابر چلے آتے ہیں - آپکے نانا نواب دبیرالدولہ بہادر مرحوم جو فنون ریاضي - حکمت طبعي اور علم ہیئت کي مہارت سے اپنا نظیر نہ رکھتے تھے ہمیشہ قوم کو تعلیم علوم سے فیض پہونچاتے رہے عین جواني جس میں دنیا کے لوگ ترقي مراتب کي فکروں یا عیش و طرب کے فقروں میں وقت گذارتے ہیں — اُس میں آپ اور آپ کے برادر مغفور قوانین سرکاري کو مرتب و منضبط کرکے قوم کي ترقي مناصب کے لیئے بلند سیڑھي تیار کرتے تھے *

ساتھہ اس کے ایک اخبار بھي جاري کیا تھا - اُسوقت اُردو تحریر نثر کے لحاظ سے گھٹنیوں چلتي تھي - اخبار مذکور سے ملک کي زبان کو

قوت داوں کو تفریح حاصل ہوئي اور اُس کے قانوني مباحثوں نے ضرورت مندوں کو گرانبہا سرمایہ دیا *

اسي عالم میں تواریخ ہند کي مختلف کتابوں سے اور کہن سال بزرگوں کي زبانوں سے نکتہ نکتہ اور بات بات چنکر آثارالصنادید لکھے جوکہ دھلي کي عمارات اور اھل دھلي کے قدیم و جدید حالت کے لیئے عمدہ دوربیں ہوئے *

انھي دنوں میں کئي رسالے علم ریاضي میں ایشیائي طرز پر لکھے - ان میں بعض آلات جرثقیل اور پرکار متناسبہ وغیرہ کا بیان تھا جن سے اس ملک کے لوگ کم واقف تھے *

اس سلسلہ میں اُس تصنیف کو نہ بھولنا چاھیئے کہ غدر سنہ ۱۸۵۷ ع کے بعد آپنے ایک رسالہ کے قالب میں اسباب بغاوت ہند کو گورنمنٹ پر ظاھر کیا اور جہاد کي تحقیق میں ثابت کردیا کہ جو اصلي اور خالص اسلام ھی اُس کا اصل اصول اطاعت اور فرماں برداري اور خدمت گذاري اپنے بادشاہ کي ھی *

اس شکریہ کے اظہار سے ھم کسیطرح خاموش نہیں رہ سکتے کہ جب آپنے دیکھا کہ زمانہ اپني رفتار بدلتا چلا جاتا ھی اور مسلمان پیچھے رھے جاتے ہیں تو اُن کے بڑھانے کے لیئے کیا کیا عمدہ کلیں تیار کیں - پہلے علیگڈہ میں ایک سوسئیٹي قایم کي اور اُس میں بہت سي کتابیں فن تاریخ - علم فلاحت - فنون ریاضي وغیرہ وغیرہ اور بعض رپورٹوں کے ترجمے کیئے - کتب مذکورہ کو اھل نظر نے دیکھا لیکن قوم کي حالت کچھہ اور تھي - عام لوگ جو بکاولي اور فسانہ عجایب سے دل بہلا رھے تھے ادھر متوجہہ نہ ہوئے - اسیواسطے فواید اُن کے کاغذوں میں ملفوف رھے اور یہہ نہایت مایوسي اور افسوس کي حالت تھي *

آپنے وقت کو دیکھہ کر ایک اخبار جاري کیا جو اپني دو زبانوں سے انگریزي اور دیسي قوموں کے درمیاں میں ترجمان ھی اخبار مذکور ایک ابر رحمت ہوکر اُٹھا اور مضامین ملکي - اخلاقي - علمي اصلاح قومي کا مینھہ برسا دیا - اُس سے دماغ شاداب - مکدر دل صاف اور آنکھیں روشن ہوگئیں - آپنے اس کي عمدہ طرز تحریر سے سکھا دیا کہ ایک قومي اخبار کو کیسا ہونا چاھیئے - وہ کیونکر اپنے بادشاہ کا مشیر خیر اندیش ہوسکتا

هی اور حتیقی اور نیک نیت رعایا کھونکر اپنے بادشاہ سے عرض حال کرکے کچھہ لے سکتی هی - کوسی طرز گفتار اُسے مشورہ اور مصاحبت کے درجہ پر عزت دیتی هی اور کب اس کی گفتگو حد ادب سے بڑھکر رتبہ سے گرا دیتی هی اس مقام پر یاد آتا هی همیں تہذیب الاخلاق — وہ مرحوم دو دفعہ ملک عدم سے آیا مگر قوم کی بے توجهی سے پھر نقل مکان کرگیا جب دلسوزی نے دیکھا کہ ایک دل کی گرمجوشی تہذیب قوم کی انجن کو نہیں گرما سکتی اور جسقدر همت و حوصلہ کے خیالات یہاں تحصیل انگریزی سے حاصل هوتے هیں وہ منزل مقصود کو پہونچانے والے نہیں تو تجویز کیا کہ بہت سے دل تیار کرنے چاهیئیں جن میں گرمجوشی کا مادہ قوی هو — آپ نے ولایت کے سفر سے اس کا راستہ نکالا وہ نہایت سیدھا اور پاس کا راستہ نکلا — اکثر کوتہ اندیشوں کے خیالات اِس جہاز کے لیئے باد مخالف هوئے مگر آپ نے خود کمر همت کو چست کیا دونوں فرزندوں کو تعویذ کی طرح بازوں پر لیا — دو اور شریف زادوں کی سرپرستی کا ذمہ لیا اور توکل بخدا روانہ هوئے - نیت کی برکت تھی کہ همت کا کارواں جس طرح گیا تھا اُسی طرح صحیح سلامت کامیابی کی متاع لے کر پھرا اور تمام قوم کے لیئے رستہ کی داغ بیل ڈالتا آیا اب میدان صاف اور سمندر پایاب هی اسوقت پانچ شہسوار مدرسۃالعلوم کے ولایت میں میدان تحصیل پر گھوڑے دوڑاتے پھرتے هیں - ولایت میں بھی آپ خالی نہیں بیٹھے — وهاں کے کتب خانوں کو تجسس کی نگاہ سے دیکھا اور قدیم و جدید کتابوں سے عمدہ اور کارآمد مطالب نکالکر لائے جو یہاں حاصل هونے ناممکن تھے بعض کتابیں وهیں لکھیں اور اسلام کی اصلیت پر جو پردہ تھا اُسے اس خوبصورتی سے اُٹھایا کہ اکثر صاحبان فرنگ اُسکی خوبیوں کے گرویدہ هوکر همدردی پر آمادہ هوگئے اور اکثروں نے کتابیں لکھیں آپ بہت کتابیں علوم و فنون کی وهاں سے لائے جس کا حال بھی همیں معلوم نہ تھا *

بعض اهل یورپ کی عمدہ تصانیف اسلام کے متعلق لائے کہ هندوستان نے اُنھیں شوق کے هاتھوں پر لیا اور دیسی زبان میں ترجمہ کیا کہ اُن سے روشن دماغ لوگوں نے عقیدوں کو روشن کیا *

آپ نے دیکھا کہ یہہ کچے کوئلے اس آگ سے بھی دهکتے نہیں تب

علیگڈھ میں ایک ابتدائي مدرسہ کي بنیاد ڈالي اور اپنے چست انتظام اور درست تدبیروں سے اس درجہ پر پہونچایا کہ آج وہ کالج هی اور ایک برگزیدہ اور نامور کالج هی *

جسوقت یہہ مدرسہ قایم هوا تها تو عام لوگوں نے یہي سمجها تها کہ اس میں حنفي فرقے تعلیم پائینگے لیکن آپ نے سب کو سمجها دیا کہ سچے اسلام کي خیر خواهي فقط مسلمانوں میں یا اُنکے ایک فرقہ میں محبوس نہیں — کل اولاد آدم مختلف رنگ — مختلف مذهب مختلف وطن شہر میں هوں یا گانوں میں جنگل میں یا پہاڑوں میں یا دریا اور سمندر کے کڑاروں میں — بلکہ جو گمنامي کے جزیروں میں زندگي بسر کر رهے هیں وہ سب کا فیض پہونچانے والا هی — سب اُسکي قوم اور سب اُسکے بهائي هیں — آپ نے اس کے فوائد کو ایسا عام کیا کہ سني شیعہ اور هندو بهائي سب اُسي گهاٹ سے تعلیم و تہذیب کا پاني پیتے هیں — پرهیزگار مولوي پارسا پنڈت موجود هیں — جب نماز کا وقت هوتا هی سني اپني نماز — شیعہ اپني نماز پڑهتے هیں اور نماز جماعت ادا کرتے هیں هندو اپنے وقت پر گیان دهیان کے ساتهہ پوجا پاٹ کرتے هیں *

کالج کي حیثیت حال نے فقط آٹهہ برس کي عمر میں ایسا اعتبار اور بزرگي دکهائي کہ صاحب عالي مراتب — فاضل جلیل مناصب ڈاکٹر ڈبلیو ڈبلیو هنٹر صاحب نے اسے ملاحظہ فرمایا اور اپني رپورٹ تعلیم میں لکها کہ یہہ مدرسہ هندوستان کے کالجوں میں اول درجہ کا کالج هی یونیورسٹی کلکتہ نے اُسے اس فخر کا تمغہ دیا کہ اضلاع نواح کے لیئے ایف اے تک کے طلباء وهیں آکر امتحان دے سکتے وهیں — هائي کورٹ نے اجازت دي کہ هائي کورٹ کي پلیڈري کے لیئے طالب علم تیار کرسکتا هی *

مدرسہ اور بورڈنگ هوس کي عالیشان عمارتیں اور اُسکے متعلق مکانات و لوازمات ضروري جس برجستگي اور خوشنمائي کے ساتهہ آپ نے تعمیر فرمایا هی وہ هماري تعریفوں سے بہت بلند هیں — ڈاکٹر موصوف نے خود تحریر فرمایا هی کہ کیمبرج اور آکسفورڈ کے مکانات بهي ان کي خوبیوں کو نہیں پہنچتے — سب سے بڑي مہم انکي تعمیر کے لیئے روپیہ فراهم کرنا تها جو کچهہ هوا آپ کي عالي همت سے هوا اور فکر کي

چکہہ ہی کہ ابھی بہت کام باقی ہی — کریم و کارساز قوم کو ہمت دے
اور اِس مہم کا سرانجام کرے *

جب آپ نے دیکھا کہ ہمارے لڑکے ولایت میں جاکر امتحان سول سروس میں کم کامیاب ہوتے ہیں تو اس کے اسباب و بواعث پر غور کرکے کالج میں ایک جماعت کی تجویز کی — اس میں سول سروس کے اُمیدوار اُن مراتب کی تکمیل کرینگے جن میں وہاں امتحان دینا ہوگا اُس کے لیئے سول سروس فنڈ قرار دیا اور روپیہ فراہم کرنے پر قوم کو آمادہ کیا -

آپ نے قوم کو فقط تعلیم و تہذیب ہی سے شکر گذار نہیں کیا بلکہ جب آپ قانونی کونسل کے ممبر ہوئے اُسوقت بھی قوم کی یاد کو نہیں بھولے ان کے آرام و آسایش کے لیئے بینظیر اور عمدہ مطالب نکالتے رہے — ہمیں یاد نہیں کہ آجتک کسی ممبر نے گورنمنٹ کی خیر اندیشی اور قوم کی ہمدردی میں ایسی نکتہ یابی اور عرقریزی کی ہو - ٹیکے کا قانون پاس کراکر ہمارے ہزاروں بچوں کی جانیں بچالیں — قاضیوں کا ایکٹ منظور کروایا — وقف خاندانی اہل اسلام کا مسودہ تجویز کیا — تمام اہل ریاست اور اہل دول نے جو عقل دوراندیش رکھتے ہیں اُسے دل سے پسند کیا اور شکریہ کے ساتھہ تسلیم کیا کہ آپ قوم کے حامی خاندانوں کے محافظ اور اُنکی عظمت و اعزاز کی بنیاد کو قایم رکھنے والے ہیں *

آپنے اپنے کاموں اور نیک کاموں سے — محنت روحانی و جسمانی مصارف مالی - صرف اوقات - ارتکاب خطرات اور برداشت مکروہات سے ہمیں سکھا دیا کہ قومی ہمدردی اور ملکی اتحاد کا حق اس طرح ادا کیا کرتے ہیں *

آپ نے اس مسئلہ کو اس طرح پھیلایا ہی کہ ایک عالم دلونپر چھا گیا ہی اور آپ کی برکات انفاس سے اُمید ہی کہ یہہ نور جلدی اندھیرے کو اوجالا کردیگا *

اے حامی قوم جب ہم زمانہ کی حالت پر غور سے دیکھتے ہیں تو عقل حیران ہوتی ہی کہ ملک کی یہہ شکستہ حالی — قوم کی یہہ بدحالی - باوجود اسکے انہی میں سے ایک شخص پیدا ہوجاے جو ایسے

خیالات اور ایسے اعمال کا موجد اور آفریدگار ہو یہہ فقط شان الٰہي هی
اِس شفقت کا شکریہ ہم کسیطرح نہیں ادا کرسکتے کہ آپ کي عمدہ
تدبیروں اور نیک تجویزوں کے روکنے میں ہزاروں سدراہ پیدا ہوئے —
زباني باتوں اور تحریري باتوں سے تضحیک بلکہ تکفیر تک نوبت
پہنچائي لیکن آپ نے فقط ہماري بھلائي اور قوم کي نیک خواہي کے
جوش میں ایک بات کي پرواہ نہ کي — پہاڑ کي ثابت قدمي سے
مستقل رہے اور دریا کے بہاؤ سے اپنے رستہ پر چلتے رہے — وہ گھاس پھوس
تھے کہ بہ گئے اور بہے چلے جاتے ہیں *

سنہ ۱۸۷۳ ع میں علم و شایستگي کا نوروز ہوا تھا کہ آپ نے اپنے قدوم سے اس ملک کو برکت بخشي تھي دس برس کے بعد پھر اُس عید نے اعادہ کیا هی — اے خدا ہمیں سال بسال یہہ عید نصیب کر اور ہمارے حامي قوم کو صحت کي سلامتي — تن کي توانائي سے عمر دراز روزي کر — این دعا از من و از روح آمین آمین باد *

نواب عبدالمجید خان
آنریري اسسٹنٹ کمشنر لاہور

سید صاحب کا جواب

جناب صدر انجمن اور ممبران مجلس اسلامیہ لاہور—

مجھکو اس حیثیت سے کہ میں بھي ایک مسلمان ہوں اپنے بھائي مسلمانوں کي انجمن کي طرف سے آج اس اڈریس کے پیش ہونے سے جو عزت اور افتخار حاصل ہوا اُسکو بیان نہیں کرسکتا بجز اس کے کہ میں آپ سب ممبروں اور پریسیڈنٹ کا شکریہ ادا کروں اورکچھہ نہیں کرسکتا مگرافسوس هی کہ میري زبان اُس شکریہ کے ادا کرنےمیں بھي قاصر هی آپنے اپني اڈریس میں میري پچھلي تصنیفات کا کچھہ ذکر کیا هی وہ میري تصنیفات اس سے زیادہ کچھہ رتبہ نہیں رکھتي تھیں جو ایک طالب علم اپنے زمانہ طالب علمي میں اپنے کچے علم اور کچي زبان میں کچھہ لکھتا هی لیکن آپنے اُس کي بھي قدر کي میں اُس کا بہت شکر گذار ہوں ہاں اُن تصانیف میں ایک ایسي کتاب کا ذکر ہوا هی جس کي نسبت بالتخصیص کچھہ کہنا چاہتا ہوں وہ کتاب آثارالصنادید هی جس

میں دلي کي پراني عمارات کا عالیشان مکانات کا اور اُن کے کتبوں کا ذکر
هی یہہ وہ یاد گاریں هیں جو همارے بزرگوں نے بنائي تهیں جن سے اُن
کي شان و شوکت ظاهر هوتي تهي مگر اس زمانه میں وہ سب افسوس
اور حسرت کي نگاهوں سے دیکهنے کے لایق هیں که هم لوگ ایسے نا خلف
هوئے که اُن کو قایم نرکهه سکے اور اُن کو مٹا دیا مجهے اُمید هی کهمسلمان
اپنے بزرگوں کے اُن ٹوٹے پهوٹے کهنڈروں کو دیکهینگے اور روئینگے که اُس
دارالسلطنت میں جهاں سالها سال مسلمانوں نے شاهنشاهي کي وهاں
مسلمانوں کے پاس حسرت اور افسوس کے سوا اور کچهه باقي نهیں تمام
خانوادے برباد هوگئے اب وهاں بجز کهنه دیوار هاے لمیدہ و استخوانهاے
زیر زمین بوسیدہ اور کچهه نهیں هی یهه سچ هی که زمانه کے انقلاب سے یهه
سب چیزیں هوجاتي هیں مگر هماري قوم کے لوگ اگر اُس کو توجهه
سے پڑهینگے تو اُس سے عبرت پکڑینگے اگر اسقدر بهي هوگا تو میں سمجهونگا
که میري محنت وصول هوئي آپنے اُس رساله کا بهي ذکر کیا هی جو غدر
کے حالات پر میں نے لکها تها اس سبب سے که میں بهي هندوستان کا
باشندہ هوں میں نے خیال کیا تها که جو غلط خیال همارے حاکموں
کے دلوں میں اُس خراب زمانه کي نسبت جم گئے تهے اُن کو مٹاؤں
اور سچے واقعات ظاهر کروں گورنمنٹ کي خیر خواهي اسي میں
هی که سچے واقعات ظاهر کیئے جاویں — جهاد کا مسئله جو میں نے
لکها اُس کو بهي میں نے اپنے خدا کا فرض ادا کرنا اپنے پر فرض سمجهکر
لکها تها میرے عقیدہ میں مذهب اسلام دغا بازي اور فریب کا وسیله یا
لوٹیرےپن کا حیله نهیں هی اُس کا سچا مسئله یهه هی که اپنے حاکم کے
جس کي امن میں رهتے هیں اور امن میں زندگي بسر کرتے هیں اُسکے
سچے خیر خواہ رهیں میري راے میں یهه اصول مذهب اسلام کا هی
گو میرے کسي نا اهل هندوستاني یا میرے کسي نا واقف یورپین دوست
کو اُس سے مخالفت هو (چیرز) میرے سفر انگلستان کا جو کچهه آپنے
ذکر کیا اُس کے متعلق میں یهه کهنا چاهتا هوں که ملکوں کا دیکهنا
خاصکر ایسے ملکوں کا جهاں سے روشني پهیلتي هی جو تهذیب کے گهر
هیں انسان کے واسطے خود اور جس ملک میں وہ رهتا هو اُس ملک
کے واسطے بهي مفید هی (چیرز) هملوگ جو گورنمنٹ انگلشیه کے

شایستہوں آباد ھیں اُن کو اُس وقت تک ترقی نہیں ھوسکتی جبتک ھم انگلش نیشن کے عادات اور حالات سے خوب واقف نہیں اسی خیال سے میں نے ولایت کا سفر اختیار کیا تھا اور اس غرض سے کہ اور صاحبوں کو اپنی اولاد کے بھیجنے کی ترغیب ھو اپنے لڑکوں کو بھی ساتھہ لیگیا تھا خدا کا شکر ھی کہ جو کچھہ میں نے خیال کیا تھا اُس کا نتیجہ اچھا ھوا اس وقت لندن میں ستائیس اتھائیس مسلمان تعلیم پاتے ھیں اور اُمید ھی کہ یہہ جماعت روز بروز بڑھتی جائیگی مسلمانوں میں انگلستان جانے کی نسبت جو تعصبات مذھبی تھے وہ اب نہیں رھے ھیں یا بہت کم ھوگئے ھیں — جو لوگ لڑکوں کو بلحاظ اُن کے چال چلن کے یورپ بھیجنے سے ڈرتے ھیں یا جو لوگ ھندوستانیوں کو ڈراتے ھیں میں اُن کی راے سے متفق نہیں ھوں بلکہ میں اُن کو ھندوستانیوں کا خیر خواہ یا دوست نہیں سمجھتا ھوں مدرسۃالعلوم جن ضرورتوں سے قایم ھوا اُس کو آپ خوب جانتے ھیں اور ابھی ایک اڈریس کے جواب میں میں اُس کا بیان کرچکا ھوں اب دوبارہ اُس کے اسباب بیان کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا مگر ایک بات اپنی قوم اور ھموطن بھائیوں بلکہ سب سے کہتا ھوں کہ جس قدر آپ نے اُس کی قدر کی ھی اور جیسے نیک خیال اُس کی نسبت ظاھر کیئے ھیں وہ بڑی قدر کے قابل ھیں مگر باوجود ان خوبیوں کے وہ ابھی تک ناتمام ھی جب تک وہ پورا نہولے اور اس قدر سرمایہ نہو جارے جو تمام مصارف کو کافی ھو اور تمام ترقی کے وہ سامان اُس میں موجود نہوجائیں جس کے لیئے وہ بنایا گیا ھی تب تک وہ ادھورا ھی جب وہ پورا تیار ھو جاویگا تب وہ اُس قدر مفید ھوگا جیسا کہ آپنے خیال کیا ھی پس ھم سب کو لازم ھی کہ اُس کے پورا ھونے کی خدا سے التجا اور اپنی جانب سے اُس کی تکمیل کے لیئے کوشش کریں — سول سروس فنڈ کا بھی آپنے ذکر کیا ھی یہہ ایک ایسا امر ھی جس پر مسلمانوں کو زیادہ توجہہ کرنی چاھیئے ھمکو بہت خوشی اور بڑا افتخار ھی کہ ھمارے ھندو بھائیوں نے اُس میں بہت کچھہ کوشش کی ھی اُن میں سے بہت سے لوگ اپنا روپیہ صرف کرکے سول سروس میں شامل ھونیکو ولایت گئے ھیں اور بہت اپنے دوستوں کی مدد سے جسکا نتیجہ یہہ ھوا کہ اسوقت ایک درجن ھمارے ھموطن

هندو بھائي سول سروس کے ممبر هیں اور ضلع کے افسر اعلی اور اُس سے بڑھکر سشن جج کے منصب اعلی پر ممتاز هیں کوئي شک نهیں هی جبتک کوئي قوم اپنے ملک کي حکومت میں شریک نهو تب تک وہ پوري عزت نهیں حاصل کرسکتي هندؤں کي یهه کوشش بهت تعریف کے قابل هی مگر اُنکو یهه نه خیال کرنا چاهیئے که اُنهوں نے پورا کام کرلیا اُنکو ابھي اور کوشش کرني چاهیئے جس سے بهت سے لوگ همارے ملک کے ملکي انتظامي کاموں کے ممبر هوجائیں چند دهوکے یا سوانگ کے سویلین جو هندوستان میں مقرر کیئے گئے هیں اُن سے ملک کو عزت یا ترقي نهیں حاصل هوسکتي میں قبول کرتا هوں که همارے ملک کي ایسي حالت هی که اگر گورنمنت کسي قسم کے عهدے هندوستانیوں کے لیئے تجویز کرے اور وہ کیسے هي مناسب یا نا مناسب هوں اُنکے اختیار کرنیکو بهت لوگ مل جاوینگے کیونکه اُنکو ضرورت اور حاجت نے مجبور کر رکھا هی لیکن اگر همارے ملک کے لوگ ایسے جوان مرد اور صابر هوتے که گو وہ کیسي هي مشکلوں میں پھنسے هوئے هوتے اور بھوکوں کے مارے مرتے هي هوتے اُسوقت بھي اگر انڈین سول سروس جو هندوستان میں مقرر هوئي هی اُس کے قبول کرنے سے انکار کرتے تو البتہ میں سمجھتا که قوم عالي حوصله هی یهه بھي میں جانتا هوں که یهه بات کهني آسان هی مگر کرني بهت مشکل هی — اے دوستوں کوئي عهدہ گو که وہ کیساهي ذلیل هو اختیار کرنا کچھه زیادہ ذلت کي بات نهیں هی بڑي ذلت ایسے عهدہ کے اختیار کرنے میں هی جس میں اُس عهدہ کے مناسب یا اپنے همسر عهدہ داروں کي مانند اُس میں عزت نهو – اور یهه بات اُسوقت تک حاصل نهیں هونیکي جب تک هم خود ولایت جاکر اور عزت سے امتحان پاس کرکر سول‌سروس کے عهدے نه حاصل کرینگے

(چیرز) میري کونسل کي خدمتوں کا جو آپ نے ذکر کیا اُس سے میں بهت خوش هوں که آپنے میري خدمتوں کي قدر کي آپ کي اس ایڈریس میں کسیقدر اُس اختلاف کا بھي ذکر هی جو همارے مسلمان بھائیوں نے نه که هندوؤں نے ان نیک کوششوں میں کي آپ کو خیال کرنا چاهیئے که اگر هماري قوم کي ایسي حالت نهوتي تو همکو ایسي کوشش کرنیکي کیا ضرورت هوتي مجھکو عیسائي – هندو – جولاها – چمار سبکے

سامنے اپني ذليل قوم ري بهلائي کے واسطے کهوں هاتهه پهيلانا پڑتا مجهکو اُس مخالفت کي کچهه پرواه نهيں هی جسکا اندازه ميں نے پہلے هي کرليا تها اور نه اسکي پرواه کرني چاهئيے مجهکو اُس مخالفت سے کچهه افسوس نهيں هی بلکه ميں اُس مخالفت سے بهت خوش هوں يهه خوشي اسليئے هی که ميں نے يهه کوشش دين ميں يا دنيا ميں کسي صله پانے کي اُميد پر نهيں کي هی؛ ميرا قدرتي جوش اسکا مقتضي تها که ميں اپني قوم کي بهلائي کے ليئے کوشش کروں جوں جوں لوگ گالياں ديتے هيں جوں جوں تکليف ديتے هيں جوں جوں برا کہتے هيں ميرا جوش بڑهتا جاتا هی اور ميں سمجهتا هوں که وه نهيں سمجهتے (بهت زور سے چيرز) *

اسي مجلس ميں خان بهادر محمد برکت علي خاں صاحب نے انجمن اسلاميه اور احباب لاهور کي جانب سے زردعوت پيش کيا جو اسوقت تک پورا وصول نهيں هوگيا تها اور جسکي تعداد وصولي اسوقت تک دو هزار چوهتر روپيه تک پهونچ گئي هی *

اس کارروائي کے ختم هونے پر لوگوں نے سمجها تها که ايڈريسوں کے پيش هونيکا سلسله اب ختم هوگيا مگر دفعتاً اُسي مجمع ميں سے چند لوگ کهڑے هوگئے اور بآواز بلند پکارے که هم لوگ انجمن اسلاميه گُجرات کي طرف سے بطور ڈيپوٹيشن کے سيد صاحب کي خدمت ميں حاضر هوئے هيں, اور اُنکي طرف سے ايک ايڈريس سيد صاحب کي خدمت ميں پيش کرنے کو لائے هيں همکو اُسکے پيش کرنے کي اجازت دي جاوے - يهه بزرگ مولوي غلام محمد صاحب — شيخ محبوب علي صاحب - شيخ غلام حيدر صاحب - شيخ فضل کريم صاحب - شيخ عبدالقادر صاحب تهے - اس کے سننے سے سيد صاحب کو حيرت هوئي کيونکه اس کا نه اُن کو اور نه کسي اَور کو خيال تها سيد صاحب نے نهايت احسانمندي سے اجازت دي — شيخ محبوب علي صاحب نے اُس اڈريس کو نهايت خوبي اور ايسي بلند آواز سے پڑها که جو شور هال ميں هورها تها وه بهي دب گيا — اڈريس کا مضمون بهي نهايت عمده تها اور هر لفظ سے پايا جاتا تها که جو اُنکے دلميں تها اور سيد صاحب کے کاموں سے جو اثر اُن کے دلميں هوا تها وهي اُنهوں نے لکها تها ۔

شیخ محبوب علي صاحب نے پڑھنے کے بعد اُس ایڈریس کو گجرات کے بنے ہوئے کرفتکاري کے نہایت خوبصورت بکس میں رکھہ کر سید صاحب کي نذر کي *

هم دیکھتے تھے کہ سید صاحب کي طبیعت پر زیادہ پکار کر بولنے سے کسقدر اضمحلال ہی وہ کس مساکر اُسکا جواب دینے کو کھڑے ہوئے اور بہت مختصر مگر دلچسپ اُسکا جواب دیا - سید صاحب کہتے تھے کہ وہ ایڈریس بہت طولاني اور مفصل جواب دینے کے لایق تھي اگر وہ سب سے اول پیش ہوتي تو تمام وقت اُسیکے جواب میں گذر جاتا — مذکورہ بالا ایڈریس اور اُسکا جواب ذیل میں مندرج ہی *

ایڈریس انجمن اسلامیہ گجرات

بعالي خدمت آنریبل جناب مولوي سید احمد خاں
صاحب بہادر سي ایس آئي فخر اسلام
حامي قوم باني مدرسةالعلوم علیگڈہ

هم ممبران انجمن اسلامیہ گجرات نل ممبران انجمن کي طرف سے نیابتاً خدمت اقدس میں نہایت عجز و انکسار سے اس ایڈریس کے پیش کرنے کي جراُت کرتے هیں - انجمن آپکي اُن تمام کوششوں کا جوآپ همیشہ قوم کي اصلاح و بہبودي کے لیئے فرماتے هیں تہ دل سے شکریہ ادا کرتي هی هم خداوند کریم کا هزار هزار شکر بجا لاتے هیں جس نے ایسے وقت میں جبکہ قوم کي ناؤ ادبار کے بھنور میں پھنسي هوئي تھي - علم سے نا آشنا تھي - تعصب کے دریا میں غرقاب تھي - آپ جیسے ناخدا کو اس کشتي کے گرداب سے نکالنے اور اهل کشتي کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیئے پیدا کیا — آپکي اُن مساعي جمیلہ نے هماري مردہ قوم میں زندہ دلي کي ایک نئي جان ڈالدي - مدت سے مہذب قومیں همکو نیم وحشي اور نامہذب کہتي تھیں اور هم اُن کے ایسے الفاظ پر کچھہ توجہہ نکرتے تھے — اب هم سمجھنے لگے هیں کہ هم کس حالت ابتر میں پڑے تھے اور اُس سے نکلنے کے کیا وسائل هیں - آپ نے نہ صرف وہ وسائل زباني بتائے بلکہ نہایت احسن طور پر مہیا بھي کردیئے محمدن اینگلو اورینٹل کالج علیگڈہ آپ نے ایسا عالیشان دارالعلوم

بنادیا جسکو قوم کے لیئے تمام ترقیوں کي بنا اور تمام کمالات کي بنیاد تصور کرنا چاهیئے بالتخصیص هم آپکي اُن مساعي جمیلہ کا ذکر کرنا بهي نهایت ضروري سمجهتے هیں جو مذهب اسلام کے حقایق و معارف کے ظاهر کرنے میں دکهلائے هیں ۔ هم یهہ بات بهول نهیں سکتے کہ هماري قوم جو حقیقت میں مختلف‌النسل قوموں کا مجموعہ هی صرف مذهب اسلام کے هي رشتہ سے ایک قوم کہلاتي هی ۔ مذهب اسلام کے هي ذریعہ سے مسلمانوں نے نهایت اعلی درجہ کي ترقي حاصل کي تهي اور اب اپني بدبختي اور نالایقي کے سبب سے مذهب اسلام کو ایک ایسي چیز بنا دیا هی جو بلا مبالغہ هماري تمام خرابیوں کي جڑ اور تمام بدیوں کي بنیاد کہا جاسکتا هی ۔ مگر آپ نے اپني کمال تحقیق سے دنیا پر یهہ بات روشن کردي کہ اسلام هي ایک ایسا مذهب هی جو علوم کي روشني کا خوب مقابلہ کرسکتا هی — اگر نظر تحقیق سے دیکها جاوے تو علم سے — عقل سے — فطرت سے — تجربہ سے اور هر طرح سے سچا هی سچا هی — اس بات میں کچهہ شک نهیں کہ همارے تمام تنزل و بربادي کا اصلي سبب صرف یهي تها کہ همنے اپني نا سمجهي سے مذهب و معاشرت کو جو بالکل اور بالاستقلال علحدہ علحدہ شے هیں ایسا خلط ملط کردیا تها کہ اُن میں کوئي تمیز باقي نرهي — اور ایک سے نکلنا بغیر دوسرے سے خارج هونے کے محض نا ممکن هوگیا جس سے کہ ترقي معاشرت کا رستہ بالکل مسدود هوگیا — اب یهہ عقدہ امتیاز صدها برس کے بعد آپ نے هي حل کر دکهلایا کہ جس سے همنے مذهب و معاشرت کو جدا جدا سمجها — اور حدیث "انتم اعلم" کي رمز کے سمجهنے کے آپ هي مصداق هوئے اور اسلام کے دریا کو اپنے اصلي بهاؤ پر لائے اور قوم کو اُسي عروج و ترقي کے مدارج پر پهنچانے کي کوشش کي هی همارا شهر ایک چهوٹا سا شهر هی — اور بلحاظ علم و فضل کے اس قابل نهیں هی کہ آپکي بیش بها قومي خدمات کي پورے طور سے قدر کرسکے یهہ صرف آپ کي کوشش اور اسلام کي برکت هی جو نور اسلام رفتہ رفتہ هر چهوٹے بڑے شهر میں آفتاب کي روشني کي طرح پهیلتا جاتا هی — آخر میں هم اس ایڈریس کو اس دعا پر ختم کرتے هیں کہ خدا تعالی آپ جیسے هادي حقیقت حامي قوم

کا سایہ همارے سروں پر دیر تک قایم رکھے تاکہ نور اسلام آپ کي بدولت ملکوں — جنگلوں اور پہاڑوں میں پهیلے - آمین ثم آمین *

شیخ غلام محمد سکرتري - شیخ فضل کریم اسسٹنٹ سکرتري - شیخ غلام حیدر ممبر - ماسٹر محمد عبدالعزیز ممبر - شیخ میراں بخش — چراغ دین — نور احمد — شیخ محبوب علي *

سید صاحب کا جواب

اے بزرگان و برادران ساکنان گجرات —

آپ نے جو اس دور دراز مقام سے سفر کرکے یہاں تشریف لانے کي تکلیف گوارا کي اور ایک اڈریس مجلس اسلامیۂ گجرات کي طرف سے میرے سامنے پیش کي اسکا دلي شکریہ ادا کرتا هوں اسوقت کہ میں نے پنجاب کے مختلف اضلاع میں سفر کیا تو لوگوں نے میري وہ عزت کي جسکے لایق میں نہ تھا مجھکو اُن اڈریسوں سے جو مختلف مقاموں میں مجھکو دي گئیں اور اُن مہربانیوں سے جو هر ایک مقام کے بزرگوں نے میرے ساتھہ کیں بہت فخر حاصل هوا هي مگر میں یقین دلاتا هوں کہ آپ کي اس اڈریس سے جو خوشي مجھے حاصل هوئي هي اور جو عزت اُس کے پیش هونے سے میں اپني سمجھتا هوں وہ اُن سب سے زیادہ هي اور مقاموں میں میرے معزز عالي درجہ دوست موجود تھے اور میں خیال کرتا تھا کہ جو کچھہ اُن مقاموں پر میري عزت کي گئي وہ صرف اُن بزرگوں کي محبت اور عالي حوصلگي کے سبب سے هوئي جنہوں نے ایک شیشہ کے ریزے کو هیرے کے مول پر خریدا لیکن گجرات ایک ایسا مقام هي جس کے کسي شخص سے بهي میں واقف نہیں هوں وهاں کے بزرگوں سے بجز اخوت اسلامي جو بلاشبہہ نہایت مستحکم رشتہ هي اور کسي طرح کا تعلق نہیں رها هي هاں وہ میرے اس وجہہ سے مخدوم هیں کہ میں اپنے تئیں تمام قوم کے خادم هونے کے لایق هونا خدا سے مانگتا هوں — گو گجرات کے بزرگ میري آنکھہ سے دور هوں مگر میرے دل سے دور نہیں پس ایسے شہر سے جس کے ساتھہ ظاهري تعلقات نہیں هیں مجھہ جیسے ناچیز کے لیئے ایک اڈریس کا آنا بلا شبہہ نہایت عزت اور نہایت قدر اور سب اڈریسوں پر ترجیح دینے کے لایق هي بهائیو اس

اڈریس کے سننے سے ایک اور بھي خوشي مجھے ہوئي ھی اور وہ یہہ ھی کہ اپنے میري ناچیز تحریروں کو ایسا سمجھا ھی کہ جن سے اسلام کي حقیقي پاکیزگي ظاھر ھوتي ھی بلاشبہہ اسلام ایسا ھي پاک ھی اور خدا سے اُمید ھی کہ ھمارے دل میں جسقدر کہ ھم اُس کي اصلیت پر غور کرینگے تو اُسکي پاکیزگي زیادہ منقش ھوتي جاویگي — مدت سے میں اس خیال میں تھا کہ ھماري قوم کي یہہ حالت ھوگئي ھی جیسے ایک بند پاني نہ اُس میں اور کسي طرف سے پاني آتا ھی نہ اُس میں خود حرکت ھی وہ روز بروز میلا اور گدلا ھوتا جاتا ھی مگر آپ کے تشریف لانے اور اس اڈریس کے پیش کرنے سے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ مسلمانوں میں اب ایک جوش پیدا ھوگیا ھی اور وہ سمجھنے لگے ھیں کہ اُن میں کچھہ نقص ھی اب ھر جگہہ سے اسکي صدا آتي ھی کہ ھمکو کچھہ کرنا چاھیئے یہہ یقین مجھکو آپ ھي کي اڈریس نے دلایا ھی اس لیئے میں خدا کا اور آپ کا شکر ادا کرتا ھوں (چیرز) *

اس کارروائي میں بہت عرصہ گذرا اور ھال میں بسبب ھجوم لوگوں کے سکوت بھي نہ تھا اور لکچر کا دیا جانا جس کا مضمون بھي طولاني تھا ناممکن تھا اور اسقدر تکلیف کے بعد سید صاحب کسیطرح اُس کو درستي سے ادا نہیں کرسکتے تھے اس لیئے سب دوستوں نے سید صاحب کو زیادہ تکلیف دینا پسند نہ کیا بلکہ خیال کیا کہ زیادہ محنت اُن کے مضر صحت ھوگي — آپس کي صلاح سے خان بہادر ڈاکٹر رحیم خاں صاحب آنریري سرجن اپني کُرسي پر سے اُٹھے اور کہا کہ ھم لوگ یہہ تجویز کرتے ھیں کہ سید صاحب نے جو اس وقت اس قدر محنت کي ھی اور متعدد ایڈریسوں کے بہت زور سے جواب دیئے ھیں وہ ضرور تھک گئے ھونگے اس امر پر غور کیا جاوے اور اس لیئے میں تحریک کرتا ھوں کہ اب کار روائي ختم کي جاوے اور کوئي اور تکلیف کسي بیان یا لکچر کي سید صاحب کو ندي جاوے *

شیخ غلام حسن صاحب اور خان بہادر محمد برکت علي خانصاحب نے اس تحریک کي تائید کي اور بالاتفاق منظور ھوئي اور جلسہ برخاست ھوا *

سید صاحب کو آج کے جلسہ کا بغیر لکچر کے ختم ھوجانے کا نہایت

افسوس تھا وہ نہایت شوق سے لاہور سے بڑے شہر میں لکچر دینے کو طیار ہوئے تھے وہ اس بات سے خوش تھے کہ مسلمانوں کي سوشیل حالت اور انگریزوں کے ساتھہ برتاؤ پر جو لکچر وہ جالندھر میں دینا چاھتے تھے اور وھاں ندیا گیا تھا اُس کو لاھور میں دینگے کیونکہ وہ مضمون لاھور سے بڑے شہر میں زیادہ مفید تھا اور جو دوستانہ برتاؤ مسٹر پارکر صاحب نے کیا تھا وہ ایک عمدہ نظیر اُس سبجکٹ کے لیئہ ھاتھہ آئي تھی - علاوہ اسکے اس دس برس کے زمانہ میں جو پنجاب نے تعلیم میں اور ھرقسم کي باتوں میں ترقي کي ھی اُس کي مبارک بادیں گورنمنٹ پنجاب کو اور پنجاب کے لوگوں کو دینے والے تھے - مجھے کچھہ شک نہیں ھی کہ سید صاحب کا ارادہ پنجاب یونیورسٹي کي نسبت بھي بہت کچھہ کہنے کا اور لوگوں کو اسبات سے آگاہ کرنیکا تھا کہ پنجاب یونیورسٹي کہ وہ کسطرح اپنے لیئے زیادہ فائدہ رساں کرسکتے ھیں - پنجاب سے مراجعت کیوقت جالندھر کے لکچر میں اُنھوں نے کچھہ اشارہ اُس کي نسبت کیا مگر لاھور میں اُس پر بہت زیادہ تفصیل سے ضرور گفتگو کرتے - مجھکو بخوبي معلوم تھا کہ سید صاحب کو لاھور میں لکچر دینے کا کس قدر شوق تھا اور مجھکو وہ مضامین بھي معلوم تھے جن پر وہ لکچر دیتے - میں یقین کرتا ھوں کہ اگر پورا لکچر جیسا کہ سید صاحب کے دل میں تھا دیا جاتا تو تین گھنٹہ سے کم میں ھرگز ختم نہوتا - بہر حال جو ھوا سو ھوا الخیر فیما وقع *

جو روپیہ کہ برٹش انڈین ایسوسي ایشن لاھور نے عطا فرمایا ھی اُس روپیہ سے مدرسۃ العلوم میں ایک پختہ بورڈنگ ھوس بنانا تجویز ھوا جسکي پیشاني پر پتھر میں کندہ ھوکر مندرجہ ذیل کتبہ لگایا جاویگا *

از زر عطیہ

ممبران ایسو سي ایشن لاھور

کہ بذریعہ جناب سردار دیال سنگھہ بہادر پریسیڈنٹ ایسو سي ایشن بتاریخ سوم فروري سنہ ۱۸۸۴ ع بہ تقریب دعوت سید احمد خاں بہادر سي ایس آئي عطا فرمودند *

تعمیر یافت

جو روپیہ ممبران انجمن اسلامی و دیگر احباب لاہور نے عطا فرمایا ہی اُس روپیہ نے بھی مدرسۃالعلوم میں ایک پختہ بورڈنگ ہوس بنانا اور مندرجہ ذیل کتبہ اُس پر لگانا قرار پایا ہی *

از زر عطیۂ

ممبران انجمن اسلامیہ و دیگر احباب لاہور

کہ بذریعہ جناب خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب حامی انجمن مذکور بتاریخ سوم فروری سنہ ۱۸۸۴ ع بہ تقریب دعوت سید احمد خاں بہادر سی ایس آئی عطا فرمودند *

تعمیر یافت

سید صاحب کا مستقل لکچر اسلام پر تو پہلی فروری کو ہوچکا تھا جسکو سب سے اخیر لکھنے کا میں نے ارادہ کیا ہی مگر بعض دوستوں نے جو یہہ بات چاہتے تھے کہ آج شام کو سید صاحب مذہب اسلام کی دو ایک خاص باتوں پر چند اپنے احباب خاص کے سامنے کچھہ بیان کریں یا ایک چھوٹا سا لکچر دیں وہ اس سبب سے کہ سید صاحب بہت تھک گئے تھے اور خود اُنکے دوستوں کو منظور نہ تھا کہ وہ زیادہ تکلیف اوٹھائیں اسلیئے وہ لکچر ملتوی رہا — اب میں اُس لکچر کا ذکر کرتا ہوں جو اسلام پر دیا گیا تھا میری خواہش تھی کہ اُسکے تمام حالات اور کارروائیوں سے علحدہ اور ممتاز رہیں اسلیئے میں نے اُسکو سب سے اخیر پر لکھنا مناسب سمجھا تھا *

حالات متعلق لکچر اسلام

لاہور کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو بڑی خواہش تھی کہ سید صاحب اسلام پر ایک لکچر دیں علیگڈہ میں بھی اس مضمون کے خطوط اُنکے پاس پہونچے تھے مگر اُنھوں نے اُنپر کچھہ خیال نہیں کیا تھا اور یہہ کہہ کر ٹالدیئے تھے کہ میں واعظ نہیں ہوں کہ ممبروں پر بیٹھکر مذہب کا وعظ کرتا پھروں — لیکن جب وہ لاہور میں آئے تو اُنھوں نے چھپا ہوا پروگرام دیکھا جس میں لکھا تھا کہ اکتیسویں جنوری کو سید صاحب اسلام پر لکچر دینگے اور گویا عموماً سب لوگوں کو اجازت دی تھی کہ جو چاہے اُس لکچر میں آوے *

سید صاحب کو یہہ بات پسند نہ تھي اول تو اُنکو یہہ عذر تھا کہ میں کوئي واعظ نہیں ہوں نہ کسیکو کسي مذہب کي ہدایت کرنا چاہتا ہوں پھر اس طرح عام طور پر لکچر دینا بے معني بات ہی - دوسرے اس قسم کے لکچر میں میں عوام کے جمع ہونے سے جو اُن مضمونوں کے سمجھنے کي کچھہ بھي لیاقت نہیں رکھتے کیا فائدہ ہوگا — تیسرے اُنھوں نے کہا کہ میں کسي مسجد میں جاکر تو لکچر دینے سے رہا اور کسي ایسے مکان میں جو سرکار سے علاقہ رکھتا ہو میں مذہبي معاملہ میں لکچر دینا پولیٹکل مصلحت کے برخلاف سمجھتا ہوں پس ایسا مکان کہاں ہی اور اُسکا انتظام کیونکر ہوسکتا ہی جس میں اس طرح عام طور پر لکچر دیا جاوے — غرضکہ اُنھوں نے لکچر دینے سے انکار کردیا *

نوجوان تعلیم یافتہ سید صاحب کے اس انکار سے نہایت مضطر اور پریشان ہوئے اور آپس میں کانا پھونسي کرتے تھے کہ کسي طرح سید صاحب کو راضي کیا جاے میں بھي دبي زبان سے سید صاحب سے کہتا تھا کہ اس میں کچھہ مضایقہ تو نہیں ہی اور اگر آپ لکچر نہ دیجیئیگا تو اُن لوگوں کے دل جو شوق سے بھرے ہوئے ہیں پژمردہ ہوجاوینگے حاجي محمد اسمعیل خاں صاحب بھي موقع بموقع سید صاحب کو لکچر دینے پر آمادہ کرتے تھے کیونکہ ہم دونوں کو بھي اُس لکچر کے سننے کا نہایت اشتیاق تھا سید صاحب کي عنایت مولوي ممتاز علي صاحب پر بہت زیادہ ہی اور اُن سے بہت محبت کرتے ہیں تمام تعلیم یافتہ نوجوانوں نے مولوي ممتاز علي صاحب کو آمادہ کیا کہ وہ سید صاحب سے لکچر دینے پر اصرار کریں ہماري کچھہ خاطر تو سید صاحب نے نہ کي جسکي ہمکو شکایت ہی مگر مولوي ممتاز علي صاحب کے اصرار سے لکچر دینے پر راضي ہوئے اس شرط پر کہ اسي کوٹھي میں جہاں وہ ٹھہرے ہوئے ہیں لکچر ہو اور خاص خاص آدمي جو اس قسم کا لکچر سننے کے قابل ہوں وہي بلائے جاویں اور پہلي فروري کو شام کے وقت لکچر دینا قرار پایا مولوي ممتاز علي صاحب نے بذریعہ اپني خاص تحریر کے اُن لوگوں کو جنکو اُنھوں نے مناسب سمجھا اطلاع دي خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب نے لکچر کا انتظام کیا اور کرسیاں اور سرخ ٹول کي مڑھي ہوئي بینچیں کہیں سے منگاکر اور جھاڑ اور فانوس روشن کرکے مکانکو آراستہ کیا *

وقت معین پر جو لوگ بلائے گئے تھے اور اُنکے سوا اور لوگ بھی جنکو اتفاقیہ لکچر کی خبر ہوئی تھی جمع ہوئے قریب سواسو ڈیڑھ سو آدمی کا مجمع ہوگیا تھا - جب سات بجے تو خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب سید صاحب کے کمرہ میں تشریف لائے اور کہا کہ کوٹھی کے بڑے ہال میں سب کے سب منتظر ہیں - سید صاحب اوٹھے اور خان بہادر کے ہمراہ بڑے ہال میں تشریف لیگئے لوگوں نے نہایت گرم جوشی سے چیرز دی سید صاحب ایک لمحہ اپنی کرسی پر بیٹھے اور پھر کھڑے ہوئے اور مندرجہ ذیل لکچر دیا - جسکو اس عاجز نے دل لگاکر حتی المقدور لفظ بلفظ قلمبند کرلیا - ادہر اُنکی زبان سے جو لفظ نکلتے تھے دلکو کھینچتے تھے اودھر یہہ خوف کہ کہیں کچھہ لکھنے سے نہ رہ جاوے عجب کش مکش میں مبتلا تھا مگر جس طرح پر ہوا میں نے اُسکو لکھا ہی - ہمارے دوست منشی محرم علی صاحب چشتی کسیقدر ناراض ہوئے کہ ہم نے اُسیوقت وہ لکچر اُنکو کیوں ندیا مگر اُنکو یہہ معلوم نہیں تھا کہ جب میں اُس لکچر کو صاف کرنے بیٹھا ہوں تو خود میرا لکھا ہوا مجھسے نہیں پڑھا جاتا تھا گھنٹوں میں مطالعہ کے بعد فقرے پڑھے جاتے تھے پس اُمید ہی کہ وہ ہمکو معاف کرینگے *

سید صاحب کا لکچر اسلام پر

اے برادران دینی ---

آپ جو اسوقت اس غرض سے تشریف لائے ہیں کہ مذہب اسلام کے متعلق جو میرے خیالات ہیں وہ میں آپ کے سامنے بیان کروں اُسکے لیئے میں آپکا شکر کرتا ہوں - جو احباب میرے خیالات کے سننے کے مشتاق ہیں مجھے اُنکے سامنے اپنے خیالات کے بیان کرنے میں کچھہ عذر نہیں - مگر قبل اسکے کہ میں اُنکو بیان کروں میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں ایک جاہل آدمی ہوں نہ مولوی ہوں نہ مفتی اور نہ قاضی اور نہ واعظ - نہ میری یہہ خواہش ہی کہ کوئی شخص گو وہ میرا کیسا ہی دوست ہو میرے خیالات کی پیروی کرے - میں رسولوں کے سوا کسی شخص کا ایسا منصب نہیں سمجھتا کہ (اُن باتوں میں جو خدا اور بندوں کے درمیان دلی اور روحانی امور سے متعلق

هیں اور جسکو مذهب کهتے هیں) وہ یهه خواهش کرے که لوگ اُسکي پیروي کریں - یهه منصب رسولوں کا تها اور آخر کو جناب رسول خدا محمد مصطفی صلعم پر جنکا ازلي مذهب خدا ابدالاباد تک قایم رکهے اور ضرور قایم رکهیگا کیونکه جیسا وہ ازلي هی ابدي بهي هی ختم هوگیا (چیز) لیکن میں اپنے خیالات جو کچهه بیان کرونگا پهلے اُنکا منشاء ظاهر کرنا چاهتا هوں — میرے خیال میں یهه بات هی که دنیا میں جب سے که وہ آباد هوئی اور جب سے که خدا نے انبیاء و رسل کے مبعوث کرنے کا سلسله قایم کیا اُس وقت سے آج تک دنیا میں دو قسم کے لوگ هوتے رهے هیں اور اس زمانه میں بهي موجود هیں - ایک وہ جنکي نسبت خدانے فرمایا که جسکو میں چاهتا هوں هدایت کرتا هوں - دوسرے وہ جنکي نسبت اُس نے اپنے رسول سے کہا که تو جنکو هدایت کرني چاهتا هی هدایت نهیں کرسکتا - تو کتني هي کوشش کر اپني جان تک کیوں نه کهودے وہ ایمان نهیں لانے کے - یهی دو قسم کے لوگ هیں جنکي تصریح قرآن مجید سے پائي جاتي هی - اس سے ثابت هوتا هی که جو لوگ ایمان لائے یا ایمان لاتے هیں خدا نے اُنکي خلقت - طبیعت - فطرت یا اُنکا نیچر ایسا بنایا هی جس میں ایمان لانیکا یا کافر هونیکا مادہ موجود تها یا موجود هی — کیونکه جو چیز انسان کي فطرت میں هی اُس میں تبدیل نهیں هوسکتي اُسکا بدل دینا خود اُس انسان کی یا دوسرے انسان کي طاقت سے گو که وہ نبي هي کیوں نهو خارج هی *

والله یهدي من یشاء الی صراط مستقیم - انک لاتهدي من احببت ولکن الله یهدي من یشاء لعلک باخع نفسک ان لایکونوا مومنین —

یهه امر روز مرہ هماري زندگي کے تمام کاموں میں پیش آتا هی — دنیا میں بهت سے ایسے امر پیش آتے هیں جنکي صداقت کي دلیلیں هم نهیں جانتے مگر دل میں از خود لا معلوم اسباب سے ایک ایسي بات پیدا هوتي هی جس سے اُسکي صداقت پر پورا یقین هوتا هی - اسي طرح اسلام کي کیفیت هی هزاروں لاکهوں بلکه کروڑوں آدمي جو گذر گئے یا جو اب موجود هیں اور وہ بهي جو رسول خدا صلعم کے زمانه میں موجود تهے ایسے تهے که اُنکا دل هدایت اور ارشاد کو قبول کرتا تها اور وہ

اسکي سچائي پر يقين کامل کرتے تھے گو که اُسکي صداقت کي دليلوں سے اُنکو کچھه واقفيت نه تھي — اسکا سبب يهي تھا که خدا نے اُنکے دل اس طرح کے بنائے تھے که وه ذرا سي هدايت سے صراط مستقيم کو مان ليتے تھے اُنکا دل اُس هدايت کوقبول کرليتا تھا اور وه ايمان لے آتے تھے (چيرز) خدا کا شکر ادا کرنا چاهيئے که اُس کي يهه رحمت اس زمانه ميں بھي هزاروں لاکھوں کروڑوں مسلمانوں پر مبذول هے که وه لوگ دل سے اسلام پر يقين رکھتے هيں گو وه اُس کي صداقت کي دلايل منطق و فلسفه کے اصول پر نهيں جانتے — ميرا اعتقاد يهه هے که جو لوگ بلا فلسفي دليل و حجت کے اسلام پر يقين کرتے هيں يا يقين رکھتے هيں اُن کا ايمان اور اُن کا يقين به نسبت اُن لوگوں کے جو دليل و حجت فلسفه سے اپنے عقيده کو مستحکم کرتے هيں بهت زياده مستحکم هے کيونکه اُنکے دل ميں کسي قسم کے شک و شبهه نے راه نهيں پائي اور نه راه پانے کي اُس ميں گنجايش هے يهي لوگ اهل جنت هيں جو سيدھے بهشت ميں جاوينگے (چيرز) *

مجھکو اپنے ملک کا ايک قصه ياد هے همارے طرف رانگھڑ ايک قوم هے جو کسي زمانه ميں مسلمان هوگئي تھي اُن کے هاں شايد جناب مولوي اسمعيل کے زمانه سے پيشتر تک هندوؤں کي تمام رسميں جاري تھيں — دھوتي باندھتے تھے اُلٹے پرده کا انگرکھا پهنتے تھے قاضي نکاح باندھتا تھا اور برامن پھيرے پھرواتا تھا — اور بھي بهت سي هندوؤں کي رسميں اُن ميں مروج تھيں — اتفاق سے ايک مسلمان اُن کے ايک گانوں ميں گذرا وه پياسا تھا پاني پينا چاهتا تھا — اُسنے ديکھا که پاني بھرا هوا ايک مٹکا رکھا هے مگراُسکو شبهه هوا که يهه لوگ مسلمان هيں يا هندو اور وه پاني هندوؤں کا هے يا مسلمانوں کا اس ليئے اس نے پوچھا که يهه پاني مسلمان کا هے يا هندو کا — جس شخص سے اُس نے پوچھا اُسنے نهايت درشتي سے جواب ديا که تو اندھا هے يهه نهيں ديکھتا که پاني کے مٹکے پر کلھڑ (يعني مٹي کا آبخوره پاني پينے کو) رکھا هے — گويا يهه مسلماني کي ايک علامت تھي که سب لوگ ايک آبخوره سے پاني پيتے هيں — اُس نے درشتي اس ليئے کي که باوجود مسلماني کي علامت موجود هونے کے اُسنے اُنکے مسلمان هونے ميں شبهه کيا —

اے بھائیوں جبکہ وہ قوم ایسی جاہل تھی تو وہ مسائل اسلام اور فلسفی دلایل صداقت اسلام کو کیا جانتے ہونگے - بجز خدا و رسول پر یقین ہونیکے اور کوئی بات جس سے وہ اپنے تئیں مسلمان کہتے تھے اُن میں نہ تھی مگر میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں اُن کے ایمان کو (میں اور کسیکو کیوں کہوں) اپنے ایمان سے تو بہت زیادہ مستحکم جانتا ہوں (چیرز)
اے بھائیو ایسے شخصوں کا ایمان نہایت مستحکم اور اعلی درجہ کا ہوتا ہی جن کو کسیطرح کا نہ کچھہ شک ہی نہ دل میں کسیطرح کا کچھہ شبہہ ہی — خدا و رسول پر وہ دل سے یقین رکھتے ہیں اور جو کوئی اپنے تئیں مسلمان کہتا ہی اُسکو مسلمان جانتے ہیں - خدا کے جاننے اور رسول پر یقین کرنے کے لیئے اُنکو کسی منطقی دلیل اور فلسفی برہان کی حاجت نہیں - کیسی ہی کوئی بات خارج از عقل و ناقابل یقین اُن کے سامنے صحیح یا غلط بیان کی جاوے یہہ کہکر کہ خدا اور رسول نے فرمایا ہی وہ اُسپر یقین کرینگے پس ایسے لوگ ہماری بحث سے بالکل خارج ہیں — میں اُن کو یقین کا ستارا اور اسلام پر یقین رکھنے کا نمونہ سمجھتا ہوں اور ٹھیک مسلمان جانتا ہوں *

مگر دوسرا فرقہ بھی ہی جو ہر چیز کی صداقت کے لیئے دلیل چاہتا ہی وہ اسبات کا خواہش مند ہی کہ اسلام کے عقاید فلسفی دلایل سے اُسکو بتائے جاویں - اُس کے دل کے شبہے مٹائے جاویں تاکہ اُس کے دل کو تشفی حاصل ہو - وہ یہہ نہیں چاہتا کہ دل میں تو دھوکڑ پکڑ ہو اور وہ زبان سے لوگوں کے ڈر سے سوسئیٹی کے دباؤ سے ہاں ہاں کہا کرے - یہی لوگ وہ ہیں جو ہمارے مخاطب ہیں اور جن سے ہم کو بحث ہی *

جس زمانہ میں خلفاء عباسیہ کی سلطنت رونق پر تھی اور مسلمانوں کا ستارہ نہایت عروج پر تھا اُس وقت مسلمانوں میں یونانی فلسفہ — علم طبعی نے کثرت سے رواج پایا تھا اُس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ بہت سے مسائل میں جو اسلام سے متعلق تھے لوگوں کو شبہہ پیدا ہوا کیونکہ جو لوگ اُن مسائل فلسفہ اور علم طبعی کو سچ جانتے تھے اور اُن میں اور اسلام کے اُسوقت کے موجودہ یا مجتہدہ مسائل میں اختلاف پاتے تھے تو اُن کو اسلام کی نسبت شبہہ پیدا ہوتا تھا - اگر تاریخ

پر اعتماد کیا جاسکتا هی تو ثابت هوتا هی که وه زمانه اسلام پر ایسے سخت حمله کا تها که اسلام کے سخت سے سخت دشمن کے سخت سے سخت حمله کرنے سے بهي اُس سے زیاده اسلام کو نقصان پهونچنے کا اندیشه نهوتا — تمام علماء کو اُس وقت اسلام کي حمایت کي ضرورت پڑي اور اُنهوں نے اُس کي حمایت اور اُس کي نصرت میں کوشش کي خدا اُن کي کوششوں کو قبول کرے - اُنهوں نے اسلام کي حمایت کے تین طریقے قرار دیئے - اول یهه که جو مسائل یوناني حکمت و فلسفه کے اسلام کے مسائل کے برخلاف تهے اُن کي غلطي ثابت کردیں - دوسرے یهه که اُن حکمي اور فلسفي مسائل پر اس قسم کے اعتراض وارد کردیں که جن سے وه مسئلے خود مشتبهه هو جاویں — تیسرے یهه که اسلام کے مسائل اور اُن حکمي و فلسفي مسائل میں تطبیق کردیں *

اسي مباحثه کي غرض سے مسلمانوں میں ایک نیا علم پیدا هوا جس کو علم کلام کهتے هیں اور جسکي کتابیں آج تک همارے مذهب کے علماء کي درس و تدریس میں داخل هیں اور جن پر وه بهت کچهه افتخار رکهتے هیں - یهي باعث هوا که بهت سے مسائل یوناني فلسفه اور علم طبعي کے جو تیسري قسم کے تهے مسلمانوں نے اپني مذهبي کتابوں میں شامل کرلیئے اور رفته رفته مثل مذهبي مسائل کے تسلیم هونے لگے حالانکه اُنکو مذهب اسلام سے کچهه تعلق نهیں هی اور اس زمانه میں اُن کا جدا کرنا کچهه آسان کام نهیں هی — پس میرا یهه خیال هی که جس زمانه میں اسلام کي ایسي حالت هو اور اُس پر ایسا هي حمله هو جیسا که اُس زمانه میں هوا تها تو همکو بقدر اپني لیاقت کے ویسي هي کوشش کرني چاهیئے جیسي که همارے بزرگوں نے اگلے زمانه میں کي تهي *

اے دوستو ! تم خوب جانتے هو که اس زمانه میں جدید فلسفه و حکمت نے شیوع پایا هی جسکے مسائل اُن اگلے مسائل سے بالکل مختلف هیں اور جو ایسے هی برخلاف مسائل اسلام کے جو اسوقت مروج هیں پائے جاتے هیں جیسےکه اُس زمانه میں تهے — بلکه سخت مشکل یهه آپڑي هی که یوناني مسائل علم طبعي کے جن کي غلطي اب ثابت هوئي هی اور جنکو اُس زمانه کے علماء نے بمثل مذهبي

مسائل کے مان لیا تھا جیسا کہ میں نے ابھی کہا اُس سے اور زیادہ مشکل ہوگئی ہی •

اے دوستو ! ایک اور بڑی مشکل یہہ ہی کہ اس زمانہ کی تحقیقات اور یونانی حکمت کے زمانہ کے مسائل میں ایک بڑا فرق یہہ ہی کہ اُس زمانہ میں جو حکمت کے مسائل تھے وہ زیادہ تر عقلی اور قیاسی دلیلوں پر مبنی تھے — تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر قایم نہیں ہوتے تھے — ہمارے بزرگونکو نہایت آسانی تھی کہ مسجدوں اور خانقاہوں کے حجروں میں بیٹھے بیٹھے قیاسی مسائل کو قیاسی دلایل سے اور عقلی کو عقلی براہین سے توڑتے پھوڑتے رہیں اور اُنکو تسلیم نکریں — مگر اس زمانہ میں نئی صورت پیدا ہوئی ہی - جو اس زمانہ کے فلسفہ و حکمت کی تحقیقات سے بالکل علحدہ ہی — اب مسائل طبعی تجربہ سے ثابت کیئے جاتے ہیں اور وہ ہمکو دکھلا دیئے جاتے ہیں — یہہ مسائل ایسے نہیں ہیں جو قیاسی دلایل سے اُٹھا دیئے جاویں یا اُن تقریروں اور اصولوں سے جو اگلے زمانہ کے عالموں نے قرار دیئے ہیں ہم اُنکا مقابلہ کرسکیں — مثلاً آسمانوں کے خرق و التیام کا مسئلہ جو ہمارے ہاں کے علم طبعی کا بہت بڑا مسئلہ ہی اور آج تک درس وتدریس میں رہا ہی اور جو اصول علم طبعی کے مذہب اسلام میں تسلیم کراوئیے گئے ہیں اُن سے بھی اُس کو بڑا تعلق ہی — اب وہ مسئلہ کس کام کا ہی اور اُسکے پڑھنے پڑھانے سے کیا فائدہ ہی جبکہ یہہ ثابت ہوگیا ہی کہ جس طرح اگلے حکماء یا علماء نے آسمانوں کا وجود قرار دیا تھا وہی غلط تھا — اب تو اسبات پر غور کرنی لازم ہی کہ آسمان سے کیا مراد ہی اور اُس کے لیئے جدید اصول و مسائل ایجاد کرنے کی ضرورت ہی نہ اُن بوسیدہ و از کار رفتہ مسائل کے یاد کرنے کی (چیرز) •

ایک بہت بڑی بحث ہمارے ہاں ہیولا و صورت کی تھی اگر یونانی فلسفہ کے مطابق ہیولا تسلیم کیا جاتا تھا تو معاد کا وجود جو ایک اہم مسئلہ مذہب اسلام کا ہی باطل ہوتا تھا اُس پر علماء اسلام نے بہت بڑی بحث کی جو کسیقدر بے سود اور کسیقدر ناکافی تھی •

بہر حال اس زمانہ کی حکمت طبعی میں ہیولا کی کچھہ بحث نہیں ہی بلکہ تمام اجسام کی ترکیب اجزاء صغار سے تسلیم کی

جاتي هی پس اب هیولا و صورت کي بحث سے جو همارے هاں تعلیم دیني اور دنیاوي دونوں میں داخل هی کیا فائدہ هی - ایسے اور بہت سے مسائل هیں جو اسیطرح مثلاً بیان هوسکتے هیں *

اے دوستو ! مجھکو معاف کروگے اگر میں یہہ کہوں کہ ایک بہت بڑا ضروري امر جو اُن علماء کے خیال سے رہ گیا وہ یہہ تھا کہ اُنہوں نے یوناني حکمت و فلسفہ کے مقابلہ میں تو بہت کچھہ کیا مگر اسبات میں کچھہ نہیں کیا یا بہت هي کم کیا کہ جو کچھہ وہ خود مذهب اسلام کو بیان کرتے تھے اُسپر منکر اسلام یا مشکک في الاسلام کے دلکو کیونکر تشفي هو ــ یہہ کہدینا کہ اسلام میں یونهي آیا هی اُس کو ماننا چاهیئے یہہ تو نہ یقین کو اور نہ اُن لوگوں کي تشفي کو کافي هی (چیرز) *

ایسي هي اور بہت سے وجوهات هیں جنکي وجہہ سے اس زمانہ میں نئے طریقے بحث کے اختیار کرنے کي مسلمانوں کو ضرورت هی ــ کیونکہ جو شخص اسلام کو برحق سمجھتا هی اور اُس پر پورا یقین رکھتا هی اُس کا دل گواهي دیگا نہ گو منطق و فلسفہ اور علم طبعي میں کتني کچھہ تبدیل هوجاوے اور مسائل حقہ اسلام کے وہ کیسے هي مخالف معلوم هوتے هوں مگر اسلام هي سچا هی ــ یہہ بات سچے اور سادہ دل سے اسلام پر یقین رکھنے والوں کے لیئے تو کافي هی مگر منکرین یا مشککین کے لیئے کافي نہیں علاوہ اس کے یہہ کچھہ حمیت کا کام نہیں هی کہ منہہ سے تو یہہ کہیں کہ اسلام سچا هی مگر اُن جدید مسائل حکمت و فلسفہ کے مقابلہ میں اُسکي تائید نکریں - اس لیئے اس زمانہ میں مثل زمانہ گذشتہ کے ایک جدید علم کلام کي حاجت هی جس سے یا تو هم علوم جدیدہ کے مسائل کو باطل کردیں یا اُن کو مشتبہہ کردیں یا اسلامي مسائل کو اُن سے مطابق کر دکھلائیں ــ اس وقت جو بزرگ اس جلسہ میں موجود هیں میں اُن سب سے بخوبي واقف نہیں هوں - مگر میں یقین کرتا هوں کہ اس جلسہ میں بہت سے ذي علم لوگ بھي موجود هیں میں نہایت صدق دل سے اُنکو مخاطب کرکے کہتا هوں کہ جو لوگ ایسا کرنیکے لایق هیں اور وہ پوري کوشش حال کے علم طبعي و فلسفہ کے مسائل کے اسلامي مسائل سے تطبیق دینے یا اُن کا بطلان ثابت کرنے میں نکرینگے وہ سب گنہگار هیں اور یقیناً گنہگار هیں اگر اُن میں سے ایک دو بھي

اس کام کو انجام دینگے تو بیشک فرض کفایہ ادا ہوجاویگا (چیرز) *

میں ایک شخص ہوں جسکا یہہ یقین ہی کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہی جو جدید فلسفہ اور جدید علوم طبعي سے جو انگریزي زبان میں ہیں بخوبي واقف ہو اور اُن تمام اسلامي مسائل پر جو اس زمانہ میں اسلامي مسائل کہلاتے ہیں یقین رکھتا ہو — انگریزي خوان نوجوان اور بچے مجہے معاف کرینگے میں نے کوئي انگریزي خوان جسکو انگریزي علوم کا مذاق بہي حاصل ہوگیا ہو ایسا نہیں دیکھا جسکو پورا پورا یقین ہمارے زمانہ کے مروجہ مسائل اسلام پر ہو — میں یقین کرتا ہوں کہ جسقدر وہ علوم پہیلتے جاوینگے اور جن کا پہیلنا ضروري ہی اور میں خود بہي اُن کے پہیلانے میں معین و مددگار ہوں اُسیقدر لوگوں کے دلوں میں اسلام کي جانب سے جیساکہ اُس کو اس زمانہ میں بنا دیا ہی بد ظني اور بے پرواهي بلکہ روگرداني ہوتي جاویگي — میرا یہہ بہي یقین ہی کہ اصلي مذہب کا یہہ نقصان نہیں ہی بلکہ یہہ اُن غلطیوں کا سبب ہی جو اسلام کے نوراني چہرہ پر لگ گئي ہیں یا نا دانستہ لگادي ہیں *

میں ہرگز اس لایق نہیں ہوں کہ اسلام کے نوراني چہرہ پر سے اُن غلطیوں کے سیاہ دہبوں کے چہوڑانے کا دعوی کروں یا حمایت اسلام کا کام اپنے ذمہ لوں یہہ فرض اور یہہ منصب دوسرے مقدس و با علم لوگوں کا ہی — مگر جبکہ میں مسلمانوں میں اُن علوم کے پہیلانے کا ساعی ہوں جن کي نسبت میں نے ابہي بیان کیا کہ وہ موجودہ اسلام کے کسقدر مخالف ہیں تو میرا فرض تہا کہ جہاں تک مجہہ سے ہوسکے صحیح یا غلط جو کچہہ میرے امکان میں ہو اُس طرح اسلام کي حمایت کروں اور اسلام کي اصلي نوراني چہرہ کو لوگوں کو دکہلاؤں میرا کانشنس (ایمان) مجہہ سے کہتا تہا کہ اگر میں ایسا نکرونگا تو خدا کے سامنے گنہگار ہونگا (چیرز) *

اے میرے دوستو ! میں یہہ نہیں کہتا کہ جو کچہہ میري تحقیقات ہی وہي صحیح ہی مگر جب مجہکو بجز اس کے نہ جو کچہہ مجہہ سے ہوسکے وہ کروں اور کچہہ چارہ نہ تہا تو مجہکو ضرور وہي کرنا تہا جو میں نے کیا یا کرتا ہوں — میري نیت خالص خدا کے ساتہہ ہی

اگر میں نے برا کیا هی وہ چاهیگا معاف کریگا چاهیگا نکریگا — اگر میں نے اچھا کیا هی تو میں اُس کا صلہ کسی بندہ سے نہیں چاهتا — اور یہی وجهہ هی کہ نہ میں لوگوں کے کافر کہنے سے یا نیچری کہنے سے ڈرتا هوں نہ برا مانتا هوں — جو لوگ مجھکو میری ان کوششوں کے سبب برا کہتے هیں کافر بتلاتے هیں میں اُن سے اپنی شفاعت کا خواستگار نہیں هوں اور نہونگا جو بھلا یا برا میرا معاملہ هی وہ خدا کے ساتھہ هی — اگر مجھہ سے کچھہ غلطی هوئی هی یا آیندہ هوگی خدا سے مجھے اُمید هی کہ وہ مجھہ پر رحم کریگا (چھ,ز) *

اے دوستو ! اس لمبی تمہید کے بیان کرنے کے بعد اب میں اپنے کچھہ خیالات جو اسلام کے متعلق هیں بیان کرونگا — اسوقت جو کچھہ میں بیان کرونگا ضرور هی کہ محض آزادانہ طریقہ سے بیان کرونگا اُن کو اس خیال پر نہیں بیان کرنے کا کہ میں مسلمان هوں کیونکہ مسلمان هونے کی حیثیت سے جو مسئلہ بیان کیا جاتا هی اُس میں آزادانہ دلیل کی ضرورت نہیں هوتی — اس وقت میں اپنی گفتگو کا طرز ایسا اختیار کرونگا جیسے ایک غیر شخص اسلام کے اصول و مسائل کو ایسے لوگوں کے سامنے بیان کرتا هی جن کو اسلام یا اصول اسلام پر شبهہ هی یا انگریزی خواں نوجوان طلبہ میرے مخاطب هیں جن کو جدید فلسفہ اور جدید علوم طبعی نے اسلام کے اصول کے صحیح هونے پر شبهہ ڈالدیا هی یا اُس کے غلط هونے کا اُنھوں نے یقین کرلیا هی *

جو شخص یہہ دعوی کرتا هی کہ اسلام سچا هی تو اُس کو یہہ بھی کہنا چاهیئے کہ وہ اسلام کی سچائی کیونکر ثابت کرسکتا هی — کوئی مذهب هو اسلام یا عیسائی یا هندو جسوقت اُن میں کا کوئی اپنے مذهب کی تائید یا تصدیق کرنی چاهتا هی تو ضرور هی کہ اول وہ اُس کی صداقت ثابت کرے — یہہ کہنا کہ فلاں شخص کے مقدس هونے میں کچھہ شبهہ نہیں هی اور هم اُس مقدس کے قول پر ایمان رکھتے هیں اس مذهب کی صداقت ثابت کرنے کو کافی نہیں — یہہ تو صرف ایک اعتقادی بات هی — جو لوگ جس کسیکی پیروی کرتے هیں خواہ وہ اُوتار هو یا پیغمبر یا عیسائیوں کا خدا هر ایک کا پیرو اُسکو جس کی وہ پیروی کرتا هی ایسا هی مقدس اعتقاد کرتا هی — هر ایک مذهب والے

کو اپنے مذہب پر ایسا ہي یقین هی جیسے دوسرے مذہب والے کو اپنے مذہب پر پھر کیونکر هم ایک کو سچا اور دوسرے کو غلط کہہ سکتے هیں *

جب هم یہہ کہتے هیں کہ همارے پاس خدا کي بھیجي هوئي کتاب هی جس میں غلطي کا احتمال بھي نہیں هی تو دوسرا شخص بھي کہتا هی کہ اُس کے پاس بھي خدا کي کتاب هی جسکي صحت میں اُس کو ذرا بھي شک نہیں هی پس اس صورت میں ایک کے یقین کي دوسرے کے یقین پر ترجیح کي وجہہ بتاني چاهیئے اور قابل تسکین دلیل پیش کرني چاهیئے جسکي بنا کسي اعتقاد پر نہو کہ کیوں همارے پاس کي کتاب تو خدا کي بھیجي هوئي هی اور دوسرے کے پاس کي خدا کي بھیجي هوئي نہیں هی *

اگر هم اپنے پیغمبروں کے معجزات کو اپنے مذہب کي صداقت کے لیئے پیش کرتے هیں تو قطع نظر اُن مشکلات کے جو اُن کے امکان وقوع میں اور پھر اُن کے ثبوت وقوع میں پیش آتي هیں دوسرے مذہب والا بھي اُسي قسم کے معجزات اپنے پیشواؤں کے بیان کرتا هی تو اب کیا وجہہ هی کہ جو معجزات هم بیان کرتے هیں اُن کو صحیح مانیں اور دوسرا جو بیان کرتا هی اُن کو غلط قرار دیں — یہہ تمام امور ایسے هیں جو اعتقادات پر مبني هیں کوئي شخص اُنکو مٹا نہیں سکتا اور کوئي شخص نہیں کہہ سکتا کہ فلاں اعتقاد صحیح هی اور فلاں اعتقاد غلط - اگر کسي ایک شخص کا ایسا عقیدہ هو بھي جاوے تو کیا اُمید هی کہ اور بھي ایسا هي اعتقاد کرلینگے - اس لیئے ضرور هی نہ هم صداقت کے پہچاننے کے لیئے ایک ایسي معیار پیدا کریں اور ایسي کسوٹي قایم کریں جو سب مذہبوں سے یکساں نسبت رکھتي هو اور جس سے هم اپنے مذہب یا اعتقاد کو سچا ثابت کرسکیں (چیرز) *

اب میں اُس معیار کو بیان کرونگا جو تمام دنیا کے مذہبوں سے یکساں نسبت رکھتي هی اور جو کہ میں اصلي مذہب اسلام کو جیسے خدا و رسول نے بتایا هی سچ جانتاهوں نہ اُسکو جیسے علماء نے اور مقدس مولویوں اور واعظوں نے گھڑا هی بغیر کسي دھوکہ پکڑ کے اُس معیار سے جانچونگا اور اُسکا سچ هونا ثابت کرونگا اور یہي فیصلہ همارے اور دوسرے مذہب والوں کے درمیان هوگا *

کوئي شخص لامذهب یا کسي مذهب کا معتقد اس بات سے انکار نہیں کرسکتا که انسان کي بناوت اس قسم کي هی یا خدا نے اُس کو ایسے قواء مرکبه سے پیدا کیا هی جن سے وہ کسي کام کے کرنے کے لایق هی اور کسیکے نکرنے کے لایق هی اور اسلیئے حالت زندگي میں اُسکو ایک ایسي روش اختیار کرني چاهیئے جس سے اُسکے قواء بیروني و اندروني وہ کام دیں جس کے لیئے اُنکا هونا یا پیدا کرنا پایا جاتا هو — پس جو مذهب که همارے سامنے پیش کیئے جاتے هیں اُن کي صداقت کي یهي معیار هو سکتي هی که اگر وہ مذهب فطرت انساني یا نیچر کے مطابق هی تو سچا هی اور اسبات کي صاف دلیل هی که وہ مذهب اُس شخص کا بهیجا هی جس نے انسان کو بنایا هی اور اگر وہ مذهب انساني فطرت اور اُسکي خلقت اور اُن قوا کے جو انسان میں هیں اور اُن حقوق کے جواُن قوا سے انسان کےلیئے پائے جاتے هیں اُسکے برخلاف هی اور اُن کو فائدہ مندي سے کام میں لانے سے باز رکهتا هی تو اس بات میں شبهه هوتا هی که وہ مذهب اُس شخص کا بهیجا هوا هی جس نے انسان کو بنایا هی کیونکه هر شخص اسبات کو غالبا قبول کریگا که مذهب انسان کے لیئے بنایا گیا هی اور اگر اسکو اولت دو اور یوں کهو که انسان مذهب کے لیئے بنایا گیا تو بهي متحد نتیجه پیدا هوتا هی *

پس میں نے مذاهب کي صداقت دریافت کرنے کے لیئے اور مذهب اسلام کي صداقت کي جانچ کے لیئے بهي یهه اصول قرار دیا هی که وہ فطرت انساني کے مطابق هی یا نہیں جو انسان میں بنائي گئي هی یا انسان میں موجود هی — اور مجهکو یقین هوا هی که اسلام اُس فطرت کے مطابق هی (نیچرز) *

بیشک یهه کام بهت بڑے عقلا و علما کا تها مجهکو اس کام کے انجام دینے کي لیاقت نہیں هی مگر جیسا که میں نے چند لمحه پہلے اُسکے اختیار کرنیکي وجهه کو بیان کیا تها اُس سبب سے میں نے بقدر اپني طاقت کے اُسکو کرنا شروع کیا هی — میں یقین رکهتا هوں که خدا نے جو همکو پیدا کیا هی اور همارے واسطے جو هدایت بهیجي هی وہ هدایت بالکل هماري خلقت — هماري فطرت — همارے نیچر کے مطابق هی اور یهي اُسکي سچائي کي دلیل هی کیونکه یهه کهنا بڑي

بے عقلي کي بات هوگي که خدا کا فعل اور هوگا اور أسکا قول اور ــــ تمام کائنات معه انسان کے خدا کا فعل هی اور مذهب أس کا قول وہ دونوں مختلف نهیں هوسکتے (واضح هو که سید صاحب کا یهه قول هی که ورک آف گاڈ اور ورڈ آف گاڈ مختلف نهیں هوسکتے - ورک سے وہ نیچر مراد لیتے هیں اور ورڈ سے مذهب) یهه معیار میں نے أن لوگوں کے لیئے مقرر کي هی که جو خود اپنے دل میں کسي مذهب کي صداقت کا تصفیه کرنا اور اپنے دل کو تشفي دینا چاهتے هیں - اورنیز أن لوگوں کے لیئے جو مشکک فی الاسلام هیں یا اسلام کے مخالف هیں - اور میري سمجهه میں اس سے زیادہ اور کچهه معیار نهیں هوسکتي *

اس معیار کے قایم کرنے کے بعد میں نے یهه تصفیه کیا هی که اسلام بالکل فطرت کے مطابق هی اور اسلیئے میں نے کہا هی که " الاسلام هوالفطرت والفطرت هوالاسلام " بہت ٹهیک مسئله هی - مگر افسوس هی أن لوگوں پر جنهوں نے دانسته فطرتي یا نیچري هونے کا دوسرے معنوں میں مجهه پر الزام لگایا هی أن کو خدا کے سامنے اس کا جواب دینا هوگا - خدا سب چیزوں کا پیدا کرنے والا هی جس طرح أس نے اسمان و زمین و مافیها اور تمام مخلوقات کو پیدا کیا اسیطرح أسنے نیچر کو بهي پیدا کیا وہ جسطرح همارا اور تمهارا اور سب کا خالق هی اسیطرح نیچر کا بهي خالق هی پس مخالفین کا یهه کهنا که میں نیچر کو خالق یا نعوذ بالله نیچر کو خدا کهتا هوں کسقدر بهتان عظیم هی جسکو میں مخلوق کهتا هوں وہ کهتے هیں که وہ أسکو خالق کهتا هی - خدا کے سامنے أس دن جبکه اعمالوں کي پرسش هوگي ــــ بڑي بڑي داڑهي والوں - اور پیشاني پر رگڑکرکٹا ڈالنے والوں - ٹخنے سے اونچا پاجامه پهننے والوں - جو سچ کے بدلے جهوٹ کو خریدتے هیں اس کا سوال هوگا جنهوں نے یهه جهوٹے الزام مجهه پر لگائے هیں أسکو میں خدا پر چهوڑتا هوں - نهیں - میں خدا پر نهیں چهوڑتا بلکه میں اپني طرف سے أن کو معاف کرتا هوں (چیرز نهایت زور سے) میں اپنے کسي بهائي سے کسي همجنس سے نه دنیا میں بدلا لینا چاهتا هوں نه قیامت میں (چیرز) میں نهایت ناچیز هوں مگر أس رسول کي ذریت میں هوں جو رحمةللعالمین هی - میں اپنے دادا کي راہ پر چلونگا اور تمام لوگوں کو جنهوں نے مجهکو برا

کہا جنھوں نے مجھہ پر اتہام کیا یا آیندہ کہیں اور کریں سب کو میں معاف کرونگا (چیرز) *

جو طریقہ میں نے اوپر بیان کیا — کیا کوئي کہیگا کہ وہ طریقہ اسلام کي تائید کا نہیں اور کیا اُسکے ذریعہ سے بڑے بڑے فلسفي حکیموں اور علوم طبعي کے جاننے والوں اور ملحدوں کا مقابلہ نہیں ہوسکتا — اور کیا وہ طریقہ کسي طرح اسلام کے مخالف هی ؟ اس پر بھي مجھے یہہ دعوی نہیں کہ جو طریقہ میں نے اختیار کیا هی اُس میں غلطي نہیں — میں معصوم نہیں ہوں اور نہ معصوم ہونے کا دعوی کرتا ہوں — میں ایک جاهل آدمي هوں اسلام کي محبت سے میں نے یہہ کام کیا هی جس کے لایق میں نہیں ہوں — بلاشبہہ وہ ایک نیا طریقہ هی اس میں بھي درحقیقت میں نے قدیم علماء کي پیروي کي هی جسطرح اُنہوں نے ایک نئے ڈھنگ پر علم کلام ایجاد کیا تھا اُسي کي نظیر پر میں نے یہہ نیا طریقہ صداقت کے ثابت کرنے کا ایجاد کیا هی ممکن هی کہ اُس میں غلطي ہو مگر آیندہ علماء اُس کي صحت کردینگے اور اسلام کو مدد دینگے میرے خیال میں مخالفین اور مشککین فی الاسلام کے مقابلہ میں اسلام کي تائید اسي طریقہ پر هوسکتي هی اور اور کسي طریقہ پر نہیں هوسکتي (چیرز) *

آپ صاحبوں نے مجھہ سے چاہا هی کہ میں بیان کروں کہ اسلام کیا چیز هی ؟ اُسکے جواب میں میں کہتا ہوں کہ وہ چیز جس پر یقین کرنے سے کوئي شخص مسلم یا مسلمان کہا جاسکتا هی وہ خدا کي توحید هی جو شخص خدا کو برحق جانتا هی اور اُسکي توحید پر یقین رکھتا هی وہ مسلم یا مسلمان هی — یہي رکن اول اور رکن اعظم اسلام کا هی اور باقي ارکان اُس کے تحت میں اور اُس کے ساتھہ اس طرح ملے ہوئے ہیں جیسےکہ کسي خاص دوا کي معجون ہو اور اُس کے ساتھہ اور اجزا بھي ملے ہوئے ہوں — خدا کو واحد مطلق اور خالق تمام چیزوں کا جاننا اور سمجھنا — بلکہ نہ صرف جاننا اور سمجھنا بلکہ اُسپر یقین ہونا اسلام هی اور جو اُسپر یقین کرے وہ مسلم هی — خدا تعالی نے قرآن مجید میں یہود و نصارا کي تکرار کا ذکر فرماکر فرمایا " بلی من اسلم وجهه لله و هو محسن فله اجره عند ربه " یعني جسنے خدا پر یقین کیا اپنا منھہ خدا کے سامنے کیا اور

نیک کام کرتا هی تو أسکا اجر أسکے خدا کے پاس هی - خدا نے اهل کتاب سے اور کچهه نہیں چاها بجز اسکے که خدا کي توحید مانیں اور أسي کي عبادت کریں جہاں فرمایا" یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم ان لا نعبدالا الله " اور ایک جگهه پیغمبر خدا نے فرمایا که میري نماز اور میري عبادت اور میري زندگي اور میري موت خدا کے لیئے هی اور أس کے بعد فرمایا که " انا اول المسلمین " اسمعیل و ابراهیم نے یهه دعا مانگي " ربنا و اجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا امة مسلمةلک " حضرت عیسی کے حواریوں نے بهي خدا پر ایمان لانے کے بعد کہا که " و اشهد بانا مسلمون " حضرت ابراهیم کو خدا نے کہا " اسلم " حضرت ابراهیم نے کہا " اسلمت لرب العالمین " حضرت ابراهیم نے اپني اولاد کو نصیحت کي " یا بني ان الله اصطفی لکم الدین فلاتموتن الا و انتم مسلمون " اور ایک جگهه خدا نے فرمایا که " ان الدین عندالله الاسلام " پهر خدا نے فرمایا که " ماکان ابراهیم یهودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما " یعني ابراهیم نه یهودي تها اور نه نصراني بلکه ٹهیٹ مسلمان تها - پس جو حقیقت اسلام کي خدا نے بتلائي وہ خدا کو ماننا اور أسپر یقین هونا هی *

خدا پر اور خدا کي وحدانیت پر أس وقت یقین هوسکتا هی جب أسکي ذات و صفات پر جو حقیقت میں متحد هیں اور أس کے استحقاق عبادت پر جو أسکو لازم هی پورا پورا یقین هو — أسکي ذات پر یقین — أسکے موجود بالذات ازلي و ابدي وحدہ لاشریک له هونے پر یقین هوتا هی — أسکي صفات پر یقین — أسکي مانند صفات کا کسي دوسرے میں نهونے پر یقین کرنا هی - تمام صفتیں جو خدا سے منسوب کي جاتي هیں عالم - رحیم — حی اور مثل انکے اور جو أن کا مفہوم همارے ذهن میں آتا هی اور جن میں اوروں کا اشتراک بهي بوجهه ما متصور هوتا هی أس مفہوم سے اور أس اشتراک سے بهي خدا کي صفات کو مبرا و منزہ ماننا أسکي صفات پر یقین هونا هی — أسکے استحقاق عبادت پر یقین یهه هی که کوئي شے سوا خدا کے مستحق عبادت نہیں یعني عبادت کے لایق نہیں - جو شخص که اسطرح سے خدا پر یقین رکهتا هی وہ مسلمان هی - میں نہیں کہتا بلکه خدا نے یوں هي

کہا ہی - ہاں ایسے شخص کی نسبت جو صرف خداے وحدہ کو مانتا ہی میں یہہ ضرور کہوں گا کہ وہ محمدی نہیں - قرآن کی اصطلاح تو یہی ہی جو میں نے بیان کی مگر ہمارے زمانہ میں محمدی اور مسلمان کے الفاظ ایک ہی معنی میں لیئے جاتے ہیں اور مترادف سمجھے جاتے ہیں اسلیئے مجھکو کسیقدر تفصیل کے بیان کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہی - محمدی ہونے کے لیئے ضرور ہی کہ ہم اُس شخص پر بھی جس نے ہمکو توحید کی نعمت دی اور جس نے ہمکو توحید کی تعلیم کی - جس کی وجہہ سے ہم نے خدا کو جانا اور اُسکی صفات کو پہچانا یقین کریں خود عقل ہی ہمکو ہدایت کرتی ہی کہ جس سے ہمکو ہدایت ہوئی کس طرح ہوسکتا ہی کہ ہم اُس کے ہادی ہونے پر یقین نکریں - اسلام جس کو میں نے ایسے استحکام سے سچا بتایا اُس کی ہدایت محمد رسول الله صلعم نے کی ہی پس اس کی تصدیق بالضرور دوسرا رکن اسلام کا ہی جو پہلے رکن سے منفک ہی نہیں ہوسکتا - اس تمام تقریر کا نتیجہ یہہ ہی کہ جو شخص خدا کو مانتا ہی اور وحدہ لاشریک جانتا ہی اور اُس پر یقین رکھتا ہی اور کسی نبی کی تصدیق نہیں کرتا اور آنحضرت صلعم کی بھی تصدیق نہیں کرتا اُسکی نسبت یہہ کہنا کہ محمدی نہیں یا مرادف معنی لیکر یہہ کہنا کہ وہ مسلمان نہیں ہی بالکل صحیح ہی مگر اُس کو کافر بمعنی مشرک کہنا یا موحد نہ کہنا اسلام کے اصول کی روسے درست نہیں *

بلاشبہہ تصدیق نبوت دوسرا رکن اسلام کا ہی - موحدین محض کے مخلد فی النار ہونے یا نہونے پر قدیم سے علماء میں بحث چلی آتی ہی کوئی کہتا ہی کہ مخلد فی النار ہونگے کوئی کہتا ہی کہ بعد عذاب نجات پاوینگے اس بحث کو اُنہی عالموں کے لیئے چھوڑ دو اور ہمکو اپنے حبیب کے اس قول پر رہنے دو کہ " علی رغم انف ابی ذر " *

وحدانیت و رسالت کی تصدیق کے بعد اور چیزیں بھی اسلام کے ساتھہ ہیں جنکو خدا تعالی نے فرض قرار دیا ہی مثلاً نماز روزہ حج زکاۃ وغیرہ وغیرہ *

ان فرایض کے نہ ادا کرنے والے کو ہم گنہگار اور اُن کے منکر کی نسبت وہی کہینگے جو رسالت کے منکر کی نسبت کہا ہی کہ وہ محمدی نہیں

یا بمعنی مرادف مسلمان نہیں — اُسکے مخلد فی النار ہونے یا نہونے کی نسبت وہی بحث پیش آ جاتی ہی جو ابھی موحد محض کی نسبت میں نے بیان کی *

اے دوستو! یہہ ایک بحث بہت بڑی اور نہایت نازک ہی جس کے بیان کے لیئے ایک بہت بڑا وقت درکار ہی اُس کو مختصر کردینا ہی وقت کے لحاظ سے بہتر ہی اسیطرح شرک کی بحث بھی جو اسلام کا پورا پورا دشمن ہی اور جس کے ساتھہ اسلام جمع ہی نہیں ہو سکتا بہت بڑی ہی مگر میں اسوقت ایک شمہ اُس کا بیان کرونگا — جس طرح خدا کو اپنی ذات و صفات میں وحدت ہی اسیطرح رسول کو تبلیغ احکام یا احکام شریعت کے قرار دینے میں وحدت ہی اور کسی کو اُس میں شرکت نہیں پس جو شخص رسول کے سوا کسی اَور شخص کے احکام کو دین کی باتوں میں اسطرح پر واجب العمل سمجھتا ہی نہ اُس کے برخلاف کرنا گناہ ہی اور اُسی کی تابعداری کو باعث نجات یا ثواب سمجھتا ہی وہ بھی ایک قسم کا شرک کرتا ہی جسکو میں شرک فی النبوۃ سے تعبیر کرتا ہوں خدا نے یہود و نصارا دونوں کو اسی بات پر ملزم ٹھہراکر فرمایا "اتخذوا احبارهم و رهبانهم اربابا من دون الله" پس اس طرح کی پیروی اربابا من دون الله تک پہونچا دیتی ہی *

میری اس تقریر سے آپ یہہ تصور نکریں کہ میں ائمہ مجتہدین کے برخلاف راے رکھتا ہوں — نہیں — میں اُن کو اُمت کا سرتاج اور اُن کے اجتہادوں اور اختلافوں کو باعث رحمت سمجھتا ہوں — یہہ بھی آپ خیال نکریں کہ میں اُن کے پیرو مقلدین کو برا کہتا ہوں یا تقلید کو برا جانتا ہوں مگر اسقدر میں ضرور سمجھتا ہوں کہ مقلدین کے بعض افعال اس حد تک پہونچ گئے ہیں نہ اُنہوں نے اپنی غلطی سے نہ اُن کی تقلید سے اُن کو اربابا من دون الله تک پہونچا دیا ہی — جو لوگ کہ اس مسئلہ تقلید کے برخلاف ہیں اور عدم تقلید کے مسئلہ کی پیروی کرتے ہیں اور اُس کے اجرا میں کوشش کرنی چاہتے ہیں اُن کی بھی میں عزت کرتا ہوں — میں سمجھتا ہوں کہ دونوں کا مقصود ایک ہی اور دونوں خدا و رسول کی خوشنودی چاہتے ہیں (چیرز) مگر افسوس

هی که ان دونوں فرقوں کے سبب سے باهم رنج و عداوت پیدا هوئي هی یهه شیطان کے وسوسے هیں جوگروه اسلام کو متفرق کرنے اور قوت کو ضعیف کرنیکي فکر میں هی حقیقت میں اسلام لااله الاالله و محمد رسول الله کهنا اور اُسپر دل سے یقین رکهنا اور سب کلمه گوؤں کو بهائي سمجهنا هی باهمي اختلاف سے اسلام کے مجمع کو متفرق کرنا اصول اسلام کے برخلاف هی اور اُس برکت کي ناشکري هی جو خدا نے دي هی اور جسکو " فالف بین قلوبهم " نے لفظوں سے تعبیر کیا هی (چیرز) *

اب میں اُن امور کي نسبت کچهه تهوڑا سا بیان کرنا چاهتا هوں جو تصدیق نبوت اور اُن مسائل اسلام سے متعلق هیں جو ظاهر میں عقل و علم کے برخلاف پائے جاتے هیں - اگرچه اسکي تفصیل بیان کرنے کو بهت بڑا وقت چاهئے اور شاید برسوں گذر جاویں اور یهه بیان ختم نهو تو بهي کچهه عجب نهیں - مگر بعض نوجوان انگریزي خوانوں یا اور لوگوں کے لیئے جو اپنے خیال دوسري طرح پر کرنے چاهتے هیں اسکا بیان کرنا گو مختصر هي هو بے موقع نهوگا *

محمدي هونے کے لیئے یا مرادف معني کے لحاظ سے اسلام کے دائره میں داخل هونیکے واسطے توحید کے ساتهه رسالت یعني نبوت کي تصدیق بهي واجب هی اسلام کي نسبت نوجوان انگریزي خوانوں کو یا آزاد خیال والوں کو دو چیزیں هیں جو شک میں ڈالتي هیں ایک تصدیق نبوت دوسرے وه مسائل جو اس زمانه کي حکمت و فلسفه یا عقل کے برخلاف یا بعید ازعقل معلوم هوتے هیں- نبوت کي بحث فطرت کے اصول پر ایک طولاني بحث هی اسوقت میں اُسکو نچهیڑونگا محمد رسول الله صلعم کي نبوت کي صداقت پر چند باتیں بطور خطابیات کے جن کو دل قبول کرسکتا هی بیان کرونگا — بڑے بڑے فلاسفر جو گذر گئے هیں اور جو اب بهي موجود هیں جنهوں نے علوم میں بهت بڑا درجه حاصل کیا هی اور عمده عمده کتابیں تصنیف کي هیں وه بهي اصل اسلام کي هدایتوں کو اور اُن اصولوں کو جن پر اصل اسلام مبني هی لاثاني تسلیم کرتے هیں – اُنکو جانے دو اور خود جانچ لو که اصل اسلام کے اصول فقها کے اجتهادات اور پیچیده مسائل کو چهوڑ کر جو سیدهے سادهے اصول اسلام سے مناسبت نهیں رکهتے کیسے عمده و پخته لاثاني هیں جس نے

تمام عمر فلسفه و حکمت و علوم و طبعي اور انسانکے نیچر کي حقیقت
کي تحقیق میں بسر کي هو وہ بهي ایسے اصول قایم نہیں کرسکتا —
پس اب کیا میرا یہہ کہنا بیجا هوگا که ایک ایسے شخص نے جو ریتیلے
کنکریلے ملک میں پیدا هوا اور جو چهوتي عمر میں یتیم هوگیا اور
جس نے نه کسي دارالعلوم میں تعلیم پائي نه سقراط و بقراط اور افلاطون
کے مسائل کو سنا نه کسي اوستاد کے سامنے تعلیم کو بیتها نه حکماء اور
فلاسفروں اور پولیتکل و مارل سینس کے عالموں کي صحبت اُتهائي
بلکه چالیس برس اپني زندگي کے نا تربیت یافته اور بد اخلاق
اونت چرانے والوں میں بسر کیئے چالیس برس تک بجز ایسي
قوم کے جو بت پرستي اور باهمي جنگ جدال میں مبتلا تهے چوري
و زنا کاري پر عورت و مرد کو فخر تها اور کسیکو نہیں دیکها تها — وہ
دفعتاً اپني تمام قوم کے برخلاف اوتها — چاروں طرف سے وہ بت پرستي
میں گهرا هوا تها مگر اُس نے کہا تو یہہ کہا کہ " لااله الاالله " اُس نے
صرف یہہ کہا هي نہیں بلکه تمام قوم سے بهي جو سیکڑوں برس سے لات
و منات و عزی کو پوجتي آتي تهي یہي کہوا دیا - اُن تمام بد اخلاقیوں
واطوار عادتوں کو تمام قوم سے متوا دیا — بتوں کو زمین پر گروا یا اُن
کو تڑوایا اور خدا کے نام اور خدا کي پرستش کو تمام عرب کے جزیرہ نما
میں بلند کیا — وہ جزیرہ جو ابراهیم و اسمعیل کے بعد سے هزاروں
ناپاکیوں سے ناپاک هوگیا تها پهر اُس کو اُس کي اصلي پاکي اور دین
ابراهیم کي بزرگي تک پہونچایا - چالیس برس کے بعد کس نے یہہ نور
اُس کے دل میں ڈالا جس نے نه صرف جزیرہ عرب کو بلکه تمام دنیا کو
روشن کردیا (چیرز) اُس نے لااله الاالله کي تعلیم کے بعد جو احکام دین
کے اخلاق کے لوگوں کو بتائے کیا کوئي فلاسفر اُس سے زیادہ کچهه بتا سکتا
تها جو اُس امي نے بتائے (چیرز) صرف بتائے هي نہیں بلکه اپنے پاک
دل اپني پاک زبان کے اثر سے لوگوں کے دلوں میں بتهلا دیئے (چیرز)
یہہ کام وہ تها جو نه کسي فلاسفر سے هوسکتا تها نه کسي سلطان مقتدر سے
پهر کیا چیز اُس یتیم بچے میں تهي جس نے نه جزیرہ عرب کو بلکه تمام
دنیا کو خدائي کا کرشمه دکهلا دیا (چیرز) اے میرے دوستوں ! کوئي
سخت سے سخت دهریه اور لا مذهب بهي اگر ایسے شخص کو معاذالله

نہي نمانے گا تو اُس کو یہہ ماننا تو ضرور پڑیگا کہ اگر بعد خدا کے کوئي دوسرا شخص بزرگ هی تو یہي هی (چہرز) روحي فداک یا رسول‌الله پس جو کوئي شخص نبوت کي حقیقت کو سمجھہ لیگا تو امکان سے خارج هی کہ محمد رسول‌الله کی نبوت کي تصدیق نکرے (چہرز) یہہ مختصر الفاظ تصدیق نبوت کے ایسے شخص کي دل کي تشفي کے لیئے جو کچھہ بھي سمجھہ بوجھہ رکھتا هی میں سمجھتا هوں کہ بالکل کافي هیں *

اب مسائل اسلام کي نسبت مجھکو کچھہ کہنا هی آپ سب صاحب بخوبي جانتے هیں کہ اسلام کے مسائل دو قسم کے هیں ایک منصوص دوسرے اجتہادي جو علماء نے اپني نیک دلي اور نیک نیتي سے قایم کیئے هیں — دوسري قسم کے مسائل جو اجتہادیات کہلاتے هیں اگر اُنکا کوئي مسئلہ نیچر یا فطرت انساني کے برخلاف هو تو اُس سے اسلام پر کوئي حرف نہیں آتا کیونکہ فی‌الحقیقت وہ ایک ایسے انسان یا مجتہد کا اجتہاد هی جو سہو و خطا سے معصوم نہیں هی *

خود ائمہ مجتہدین نے بھي اس بات کو تسلیم کرلیا هی کہ " المجتہد قد یخطی و قد یصیب " اس سبب سے همکو علماء کے اجتہادي اور قیاسي مسائل پر بحث کرني فضول هی ممکن هی کہ وہ صحیح هوں اور ممکن هی کہ غلط هوں — هم اسلام کے طرف دار هیں نہ فلاں و بہماں کي راے و اجتہاد کے اگر اُن میں غلطي هی تو اُس سے اسلام کو کچھہ مضرت نہیں اگر وہ صحیح هیں تو اسلام کو اُس پر فخر کرنے کي کچھہ ضرورت نہیں — منصوص مسائل کو نیچر انساني فطرت کے مناسب ثابت کرنے کو هم موجود هیں نہ کسي نقلي دلیل سے نہ اپنے هاں کے عالمونکے قول سے نہ مجتہدوں کي براهین اجتہادیہ سے بلکہ نیچر سے — هم اُن مسائل کو اُسي علم سے ثابت کرنے کو طیار هیں جس علم کے پڑھنے سے اُن لوگوں کے دلوں میں شبہے پیدا هوئے هیں — یہہ همارا دعوی لوگوں کے خیال میں کیساهي هو اور گو بعض لوگ اُس کو ناممکن سمجھتے هوں مگر جو کچھہ همارے دل میں هی اور جسپر همکو یقین هی اُس کو بآواز بلند هم کہہ رهے هیں — هماري سمجھہ میں کوئي مسئلہ تہمت اسلام کا یا جو کچھہ قرآن مجید میں بیان کیا گیا هی

کسي قديم يا جديد علم کے برخلاف نهيں هی نه کوئي حکمت اس کو توڑ سکتي هی نه کوئي فلسفه (چيرز) ميں يقين کرتا هوں که دنيا ميں سواے اسلام کے اور کوئي ايسا مذهب نهيں هی جسکو پراني اور حال کي تحقيقاتوں فلسفه اور نيچرل فلسفي سے مقابله کرو اور سب طرح ٹهيک اور مضبوط پاؤ - بات صرف اسقدر هی که حقيقت کبهي تبديل نهيں هوتي - هاں بلاشبهه جس وقت فلسفه کا طرز بدل جاتا هی مباحثه کے اصول بدل جاتے هيں اور نئي دليلوں کي حاجت هوتي هی — يهي سبب هی که اگلے زمانه ميں جو دلايل همارے قدما نے قايم کيئے تهے وه اس زمانه ميں بکارآمد نهيں رهے هيں اور اس ليئے ضرور هی که نيا طريقه بحث کا اختيار کيا جاوے — قرآن مجيد جو تيرہ سو برس سے معجز يقين کيا جاتا هی ميں بهي اس کو معجز مانتا هوں — مگر همارے قدما نے صرف ايک ادبي دليل اُس کے معجز هونے کي قرار دي تهي يعني فصاحت اور کلام کي عمدگي اور وه يهي اس وجهه سے که آجتک کسي بشر سے نه کسي فصيح و بليغ سے اُس کي ايک يا دس آيتوں کي برابر بهي ويسا فصيح کلام نهيں کها گيا — باوجوديکه اُن سے بطور مقابله کے کها گيا که اگر کهه سکتے هو تو کهه لاؤ - بلاشبهه ميں بهي قرآن مجيد کو ايسا هي فصيح و بليغ تسليم کرتا هوں اور کيوں نه تسليم کروں جبکه ميں يقين کرتا هوں که وه خدا کا کلام اور وحي متلو هی اُسکے الفاظ وهي هيں جو خدا کي طرف سے رسول کے دل ميں ڈالے گئے تهے اور رسول کي زبان سے هم لوگوں تک پهونچے - اور ميں يهه بهي قبول کرتا هوں که آج تک کسي بشر سے مثل اُسکے نهيں کها گيا - مگر ميں اس دليل کو ايک خام دليل سمجهتا هوں اور جو الفاظ قرآن مجيد ميں اس امر کي نسبت آئے هيں اُنکا يهه مطلب قرار نهيں ديتا هوں - اور اگر يهه دليل ايک دليل هونے کے رتبه ميں بهي هو تو بهي ايسي نهيں هی جو غير معتقد لوگوں کے مقابله ميں پيش کي جاسکتي هو اور اُن کے دلکو تسلي دے سکتي هو - ميں ايک اَور دليل رکهتا هوں جسکو ميں اُس دليل سے زياده مضبوط سمجهتا هوں - وه دليل کيا هی وه هدايتيں انسان کے ليئے هيں جو قرآن مجيد ميں بيان کي گئي هيں - کوئي اور هدايت اُس کے مثل بے شک نهيں هوسکتي ميں اُس کو بهي معجزه بلکه اصلي معجزه

قرآن مجید کا سمجھتا هوں (چهرز) قرآن مجید اُس زمانہ میں نازل هوا جو جاهلوں اور نا واقفوں اور ناتربیت یافتہ لوگوں کا زمانہ تھا وہ اُس زمانہ کے جاهل لوگوں کي هدایت کي لیئے بھي تھا اوراُن اعلی درجہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے لیئے بھي تھا جو اُسوقت کي دنیا میں تھے اور جو آیندہ دنیا میں هونے والے تھے ضرور تھا کہ اُس کي هدایتیں اسطرح پر بیان کي جاویں کہ اُس سے ایک صحرائي اونت چرانے والا بدو اور ایک اعلی درجہ کا حکیم سقراط اور بقراط دونوں برابر فائدہ اُتھاویں دونوں برابر هدایت پاویں – قران مجید هي صرف ایسا کلام هی جسمیں یہہ صفت موجود هی اور جس سے مختلف درجوں بلکہ متضادہ حیثیتوں کے لوگوں کو یکساں هدایت هوتي هی – ایک جاهل بدو یا ایک مقدس مولوي اُسکے لفظي معنوں سے جیسي هدایت پاتا هی ویسا هي ایک فلاسفر اُنهي الفاظ کے مقصود سے ویسي هي هدایت پاتا هی اور کسي لفظ کو نیچر یا فلسفہ سے برخلاف نهیں پاتا – کسي زبان میں – فرنچ لیتن – عربي – فارسي – سنسکرت وغیرہ میں کوئی ایسي کتاب لکھہ دو یا اگلے زمانہ کي لکھي هوئي بتا دو جس میں اعلی سے اعلی مضامین فلسفہ اور حکمت بھرے هوئے هوں اور پھر نهایت دلکش اور سهل الفاظ میں اور پھر اُس سے جاهل اور عالم عامي اور فلسفي سبکو یکساں فائدہ حاصل هو اور سبکے دلوں پر یکساں اثر ڈالے نهایت ناممکن هی – مگر صرف قرآن مجید هي ایسا هی جس میں یہہ تمام خوبیاں موجود هیں اور یهي اُس کا اصلي اور سچا اور واقعي معجزہ هی (چهرز) اُسکے مسائل جیسے اُس زمانہ میں سچے تھے جبکہ زمین ساکن ماني جاتي تھي ویسے هي اب بھي سچے اور قابل تسکین هیں جبکہ سورج ساکن اور زمین گھومتي ماني جاتي هی – یهودیونکے پاس عیسائیوں کے پاس چینیوں کے پاس هندوؤں کے پاس بھي کتابیں هیں جنکو وہ مقدس سمجھتے هیں مگر بتاؤ کہ کس میں یہہ صفت موجود هی جو میں نے بیان کي – توریت میں هی کہ یوشع کے لیئے سورج تھہر گیا — اگر ایسا هوا هوتا تو تمام عالم کب کا برباد هوچکا هوتا مگر قرآن مجید ایسي باتوں کے وعظ کرنے سے پرهیز کرتا هی اور اگر وہ کچھہ نصیحت کرتا هی تو یہہ کرتا هی کہ " لا تبدیل لخلق اللہ " — میرا یقین هی اور گو کہ وہ ایک پیشین گوئي هونے کے لحاظ سے

قابل اعتراض هو که اگر یهه حکمت و فلسفه جو اس زمانه میں سچی مانی جاتی هی اگر آیندہ غلط ثابت هو جیسے یونانی حکمت اب ثابت هوئی هی اور حکمت و فلسفه کے بالکل نئے اصول سچے ثابت هوں تو بهی میں دعوی کرتا هوں که قرآن مجید ویسا هی سچا ثابت هوگا جیسا که اب سچا هی اور غور کرنے کے بعد ثابت هوگا که جو کچهه غلطی تهی وہ همارے علم کا نقصان تها مگر قرآن ویسا هی سچا تها (چیرز) همارے قدیم مفسروں نے قرآن مجید پر اُس کو یونانی حکمت اور علم هیئت سے مطابق کرنے پر بهت زور ڈالا هی مگر جو لوگ خدا کی هدایت کی روشنی سے قرآن پر غور کرتے هیں وہ سمجهتے هیں که جو کچهه اُس میں غلطی هو وہ اُن کی غلطی تهی نه قرآن مجید کی *

اے بهائیو اے میرے دوستو! یهه ایک ایسا مشکل رسته هی جسپر چلنا دشواری سے خالی نهیں مگر ضرور هی که جو لوگ دین اسلام پر هونے کا دعوی کرتے هیں اُس پر غور کریں — جو کچهه میں کر رها هوں وہ واقع میں اور لوگوں کا کام تها نه ایک جاهل آدمی کا جیسا که میں هوں مگر جب کسی نے نه کیا تو میرے دل میں ایک تحریک پیدا هوئی اور میں اُس پر آمادہ هوا — میں سمجهتا هوں که یهه تحریک میرے دل میں خدا نے ڈالی هی اگر میں بقدر اپنی طاقت کے اُس میں کوشش نکروں تو خداکو کیا جواب دونگا — مگر افسوس اس بات کا هی که لوگوں نے میرے مطلب اور میرے مقصد کو نهیں سمجها اور چهوٹے چهوٹے اختلاف پر جو درحقیقت بالکل نئے بهی نهیں هیں مجهه سے مخالفتیں جهوٹے جهوٹے اتهام لگا کر دیں — مگر آپ پرانے حالات پر غور کریں اور اگلے علما کی کتابوں کو جنکا سب ادب کرتے هیں بغور دیکهیں که اُن میں باهم ایسے اصول هیں جو ایک طرف کفر اور دوسری طرف اسلام تک پهنچاتا هی کس قدر اختلاف هی — ایک فرقه خدا کی رویت کا قائل هی اور کهتا هی که وہ منصوص هی - دوسرا کهتا هی که نه یهه ممکن هی اور نه منصوص هی - اهل سنت و جماعت هی کا ایک فرقه خدا کے هاتهه پانوں آنکهه ناک کا قائل هی اور اُس کے عرش پر متمکن هونے کا یقین کرتا هی اور اُس کو منصوص جانتا هی دوسرا گروہ اُس کے برخلاف هی اور اُس کو کفر

سمجھتا ہی — جب کہ قدیم سے اصولی مسائل میں قدیم علماء نے اسقدر اختلاف کیا ہی تو میرا کیا گناہ ہی اگر میں اُن قدیم علماء کے مقرر کردہ مسائل سے اختلاف کروں وہ بھی آخر انسان تھے اور معصوم اور محفوظ عن الخطا نہ تھے *

بلا حجت اور غیر مشتبہہ منصوص مسائل میں جیسے نماز روزہ حج زکاۃ ہیں جو خدا تعالی نے قرآن مجید میں فرض بتائے ہیں اُنکو میں بھی اُسی طرح فرض سمجھتا ہوں جیسے ایک جاہل مسلمان یقین کرتا ہی - لیکن جب اُن پر مخالف کا حملہ ہوتا ہی تو اُن کی لمیت اور اصلیت بتانی ضرور پڑتی ہی - اگر یہہ بحث پیش آئے کہ ہاتھہ منہہ دھونے کو یعنی وضو کو عبادت سے جس کا تعلق دل سے ہی کیا تعلق ہی - حدث کے بعد بے محل منہہ میں کلی کرنے سے کیا تعلق ہی - نماز کو جو ایک روحانی فعل ہی اُٹھنے بیٹھنے سر نیچا اور سرین اُونچے کرنے سے کیا علاقہ ہی تو بمجبوری ہمکو اُس کی اصلیت اور نماز کے ارکان کی لمیت پر بحث کرنی ہوگی اور سمجھانا پڑیگا کہ وضو کیوں فرض کیا گیا ہی اور نماز کے ارکان کیوں قرار پائے ہیں اور اس کے بیان کے لیئے منقولی سندیں کچھہ کام نہیں آنے کی کیونکہ مشکک فی المذہب یا غیر مذہب والا اُن کو نہ مانے گا بلکہ اُن کا بیان کرنا ایسی طرز پر لازم ہوگا جو عقل یا نیچر - انسان کی فطرت کے مطابق ہو تاکہ دوسرے کے دلکو تسکین ہو جاوے (چیرز) کیا غیر لوگوں کو یہہ کہنا کافی ہوگا کہ یوں ہی حکم ہی یوں ہی مانو *

اے میرے بھائیو ! یقین جس کا دوسرا نام ایمان ہی صرف کسی شخص کے کہدینے سے نہیں ہوتا - اگر میں آپ سے ایسی حالت میں کہ یہہ نفیس ہال بلورین جھاڑوں کنولوں دیوار گیریوں سے روشن ہو رہا ہی یہہ کہوں کہ اُس میں بالکل اندھیرا ہی اور آپ مجھکو اور میری بات کو قابل ادب اور لایق تسلیم سمجھہ کر کہہ بھی دیں کہ ہاں اندھیرا ہی تو کیا اس کہدینے سے آپ کے دلمیں یقین بھی ہو جاویگا - ہاں اگر آپ عقلمند ہیں اور واقعی دل سے مجھکو قابل ادب اور میری بات کو قابل یقین سمجھتے ہیں تو آپ ضرور خیال کرینگے اور سوچینگے کہ اندھیرے کے لفظ سے کیا مراد ہی اور جب اُس کو آپ سمجھہ جاوینگے تو اُسوقت

آپ کے دل میں سچا یقین ہوگا (چھرز) - میرا یہی مطلب ہی اور میں اپنے بھائي مسلمانوں سے یہی چاہتا ہوں کہ قرآن مجید کو صرف زبان سے معجز نکہو بلکہ دل سے معجز جانیں - اسلیئے میں نے خیال کیا کہ اُن کے سامنے ایسي چیزیں پیش کي جاویں جنسے اُن کو اُسکے معجز ہونے کا اور کم سے کم اُسکے سچے ہونےکا یقین ہو - جو کہ مجھکو اُسپر ایسا ہي یقین تھا اسلیئے میں نے بے دھڑک اور بغیر اس خیال کے کہ وہ اگلوں کے مخالف ہی یا موافق اور بغیر علماء زمانہ کے کفر کے فتووں کے ڈر کے دنیا کو دکھانا چاہا کہ قرآن مجید اور اسلام یکساں انسان کي فطرت کے مطابق ہی (چھرز) میں اپنے مسلمان بھائیوں سے اُمید کرتا ہوں کہ اگر اُن سے ہوسکے جو کچھہ میں نے کہا ہی اُس کي اصلاح کریں اور اگر مجھہ سے کچھہ غلطي ہوئي ہی تو معاف فرماویں نہ یہہ کہ مجھکو ایک فرقہ کا موجد یا ایک نئے مذہب کا قرار دینے والا قرار دیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو مسائل اسلام کے محقق ہیں جہاں تک مجھہ سے ممکن ہی میں اُن کي تصدیق کرتا ہوں کیا تم کہہ سکتے ہو کہ یہہ کوئي جدید مذہب ہی ؟ میرا عقیدہ ہی کہ مذہب اسلام ایک مکمل اور آخري مذہب ہی - مجھکو خدا کے اس قول پر یقین کامل ہی کہ " الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتي و رضیت لکم الاسلام دینا " مگر جب مفسرین خدا اُن پر رحمت کرے اس تکمیل کے یہہ معني بتائیں کہ خدا نے فلاں جانور کو حلال اور فلاں جانور کو حرام بتاکر دین کو کامل کردیا ہی تو میں اُن سے مخالفت کرتا ہوں گو کہ وہ فخرالدین رازي ہوں یا ملا علي نوشا پوري یا اُن سے بڑھ کر اور کوئي اور اُن بزرگوں کي خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جناب اگر یہي معني تکمیل دین کے ہیں تو سلام — میں کہتا ہوں کہ یہہ تفسیر غلط ہی - دین اسلام خدا کي توحید کے کامل طور پر بتانے سے اُس کے ہر ایک فروع و اصول کو روشن کردینے سے مکمل ہوا ہی اور یہي تکمیل دین کي ہی اور اسي تکمیل کے سبب وہ آخري دین ہی اور اسي تکمیل کے سبب قیامت تک بلکہ قیامت کے بعد بھي بغیر تبدیل کے قایم رہیگا (چھرز) •

اب میں اُن بعض احکام کي نسبت کچھہ کہنا چاہتا ہوں جو قرآن

مجموعہ میں مذکور ہیں مثلاً " نماز " میں سمجھتا ہوں کہ انسان میں جو فطرت خدا نے رکھی ہی اُسکے لحاظ سے نماز کو فرض کیا ہی - جس سے یہہ مراد ہی کہ معبود کی یاد دل میں رہے اور انسان اُس کو بھول نجاوے اپنا دلی نیاز اور تذلل اُس کے سامنے ادا کرتا رہے یہی اصلی جزو نماز کا ہی جو خدا نے فرض کیا ہی - مگر اسلیئے کہ یہہ فرض کیونکر ادا ہو اُس کے لیئے ارکان مقرر کیئے ہیں جو حقیقت میں اُسکے اصلی جزو نہیں ہیں بلکہ اُسکے محافظ ہیں اور محافظ ہونے کی حیثیت سے اصلی جزو سے جدا نہیں ہوسکتے اور اسلیئے اصلی جزو میں داخل ہوگئے ہیں اور بطور اصلی جزو کے واجب‌الادا ہو گئے ہیں - اُسکی تمیز اُس صورت میں بخوبی ہوسکتی جب انسان پر سے اُن ارکان کا ادا کرنا جو بطور محافظ اصلی رکن کے تھے ساقط ہو جاتا ہی - عذر کی حالت میں وضو کی فرضیت نماز میں قیام وقعود و سجدہ کی فرضیت حتی کہ قرآت کی فرضیت بھی ساقط ہو جاتی ہی مگر توجہ الی‌الله اور اُس دلی نیاز و تذلل کا ادا جو اصلی رکن نماز کا تھا جب تک کہ انسان کو ہوش ہی اور اُسکا سانس چلتا ہی ساقط نہیں ہوتا پس صاف روشن ہی کہ جو رکن ساقط ہوتے گئے وہ در اصل اصلی نہ تھے وہی رکن اصلی تھا جو کسی وقت جب تک کہ انسان انسان ہی ساقط نہیں ہوا (چیمرز) اب کون کہہ سکتا ہی کہ یہہ طریقہ نماز کا خلاف نیچر یا انسانی فطرت کے برخلاف ہی (چیمرز) *

ہاں یہہ بحث باقی رہتی ہی کہ نماز میں یہہ ارکان کیوں مقرر کیئے گئے اور ان ارکان مقررہ کو فطرت انسانی سے کیا مناسبت ہی - مگر میں کہونگا کہ ہاں فطرت انسانی سے مناسبت ہی مگر میں اسوقت دوسرے فلسفیانہ طریقہ سے اسکا جواب دونگا - اگر ہم کوئی دوسرے ارکان اس فرض کے ادا کرنیکے لیئے مقرر کریں تو جو سوال ان مقررہ ارکان کے مقرر کرنے پر وارد ہوتا ہی وہی سوال اُن ارکان کے مقرر کرنے پر وارد ہوگا اور علی‌ہذاالقیاس الی‌غیرالنہایة پس ایسا سوال کرنا جو عامة الورود ہو نبی عقل انسان کا کام نہیں ہی *

البتہ یہہ بات بحث کرنی چاہیئے کہ ان سے عمدہ دوسرے رکن مقرر ہوسکتے تھے مگر میں یقین کرتا ہوں کہ کوئی شخص ان ارکان سے بہتر

جسمیں تمام اعضاے اندرونی و بیرونی تمام قواے ظاہری و باطنی تمام طریقہ ادب و تذلل جسمانی و روحانی ادا ہوتے ہیں اور جو انسان پر بمقتضاے فطرت انسانی مؤثر ہوتے ہیں اور کوئی ارکان نہیں بتلاسکتا (چیرز) *

میں نے مختصر طور پر اپنے تمام خیالات جو مذہب اسلام کی نسبت ہیں آپ کے سامنے ظاہر کیئے ہیں اور یہہ بات بھی بتائی ہی کہ جو جدید طرز تائید مذہب اسلام کی اور مباحثہ کی میں نے اختیار کی ہی اُس کا کیا سبب ہی اور اسبات کو بھی جتایا ہی کہ مجھکو علماء متقدمین سے اختلاف کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی ہی - اسبات کے بیان کرنے کو کہ خود علماء متقدمین آپس میں کن کن باتونمیں مختلف ہیں اور میں نے کن کن امور میں علماء متقدمین سے اختلاف کیا ہی اور اُن میں سے کتنی باتیں ایسی ہیں جن میں بعض متقدمین علماء نے بھی وہی مسلک اختیار کیا ہی جو میرا ہی — اور کتنے ایسے ہیں جنمیں میں منفرد ہوں اور کل علماء متقدمین کے برخلاف ہیں - ایک بہت بڑی فرصت چاہیئے - مگر جسقدر کہ میں نے اسوقت بیان کیا اُس کے بعد اسبات کا تصفیہ کہ جو کچھہ میں نے کیا ہی ایا وہ اسلام کی تائید ہی یا نہیں آپ صاحبوں کے اوپر چھوڑتا ہوں *

اب میں اخیر میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو تائید اسلام کی میں نے اپنی دانست میں اختیار کی ہی وہ اس وجہہ سے نہیں کی کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہوں اور خواہ نخواہ مجھکو اسلام کی تائید کرنی چاہیئے میں اس بات کو اچھا نہیں سمجھتا - جو شخص جس مذہب میں پیدا ہی خاموشی سے اُس میں چلے جانا دوسری بات ہی اور اُسکی تائید پر مستعد ہونا دوسری بات ہی پچھلی بات اُس شخص کو زیبا نہیں ہی جس نے خود پورا یقین اسپر نکرلیا ہو — میں نے خالی الذہن ہوکر اسلام پر بہت کچھہ غور کی ہی اور نہایت غور و فکر کے بعد میرے دل میں اسبات کا یقین ہوا ہی کہ دنیا میں کوئی مذہب سچا ہی تو وہ اسلام ہی ہی اور میں اس دلی یقین پر اسکی تائید کرتا ہوں نہ اسوجہہ سے کہ میں مسلمان کے گھر میں پیدا ہوں اور مسلمان ہوں (چیرز بہت زور سے) *

یہہ لکچر ایسا موثر تھا جس کي کیفیت لکھني ناممکن ہی سلنے والوں کو ایک سکتہ کا عالم تھا وہ بالکل محو تھے اور نہ جانتے تھے کہ ہم کہاں ہیں البتہ اکثر نے آنکھیں اپنا کام کرتي تھیں اور سید صاحب کے نظم پر در شاہوار نثار کرتي تھیں - یہ ایک اثر تھا کہ سب کے دلوں پر کام کررہا تھا — سید صاحب کي زبان سے دلي سچائي اور دلي جوش سے جو لفظ نکلتا تھا ہر ایک کے دل میں تیر بہدف جاکر بیٹھتا تھا مجھکو سید صاحب سے اکثر ملنے اور بات چیت سننے کا اتفاق ہوا ہی میں نے اس قدر موثر کلام اُن کا بھي اس سے پہلے کبھي نہیں سنا تھا — ہمارے شفیق ایڈیٹر اخبار انجمن لاہور نے جو کچھہ اس لکچر کي نسبت لکھا ہی ہم اُس کو اس مقام پر لکھتے ہیں *

منقول از اخبار انجمن پنجاب مورخہ ۹ فروري سنہ ۱۸۸۴ ع

۳۱ جنوري کو سید صاحب کا " اسلام " پر لکچر ہوتا لیکن کسي وجہہ سے اس لکچر کو جس کے مشتاق ہر صغیر و کبیر تھے ملتوي کردیا گیا اور تیسرے روز یعني یکم فروري کو یہہ لکچر شام کے وقت مہاراجہ کپور تھلہ کي کوٹھي میں ہوا لیکن کافي اطلاع نہونے کے باعث اور مکان کے وسیع نہونے کے سبب سے بہت سے ایسے اشخاص جو اس لکچر کے نہایت مشتاق تھے اس لکچر میں شامل نہوسکے پھر بھي اس لکچر میں سو آدمي سے زیادہ تھے اور دو سو آدمیوں سے زیادہ گنجایش اُس مکان میں بوئ نہ تھي — لیکن في الحقیقت لکچر نہایت فصیح ہونے کے علاوہ غایت درجہ موثر الفاظ میں تھا اور حاضرین پر ایک عجب کیفیت طاري تھي — اس لکچر میں اہل ہنود میں سے بھي چند صاحبان موجود تھے اور شاید دو چار عیسائي بھي ہونگے - لیکن مسلمانوں کے ہر فرقہ کے آدمي موجود تھے - شیعہ لوگ بھي تھے جن میں سے جناب مولوي اُلفت حسین صاحب قابل ذکر ہیں حنفي لوگ کثرت سے تھے اور غیر مقلد بھي موجود تھے جنمیں سے میاں رجب الدین قابل ذکر ہیں — سید صاحب نے جو کچھہ اس لکچر میں فرمایا - ہر شخص کو پسند آیا - اُنہوں نے بہت سے بہتان جو اہل غرض نے اس بزرگ اور مقدس شخص پر لگائے تھے اپنے عقاید بیان کرنے سے دور کیئے اور

نہایت جوانمردی سے اُن شخصوں کو معاف کیا جنہوں نے اُن کو نیچری اور کافر ٹھہرایا تھا - سید صاحب فی‌الحقیقت فنافی‌القوم کے عمدہ سے عمدہ مثال ہیں اور اُن کے درد انگیز الفاظ جو تہ دل سے نکلتے تھے دلوں پر بہت بڑا اثر کرتے تھے — یہہ لکچر لاہور میں نوجوان تعلیم‌یافتہ اشخاص کی کوشش سے ہوا تھا - اکثر اشخاص اس کے فوائد سے اور اسکے نتائج سے بالکل ناواقف تھے بلکہ بالکل برخلاف نتیجہ نکالتے تھے - لیکن خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہی کہ ہمارے احباب کی آرزو صرف پوری ہی نہیں ہوئی بلکہ وہ نتائج ظاہر ہوئے کہ جن کا خیال بھی نہ تھا لاہور میں ہر متنفس خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان برہمو ہو یا آریا مقلد یا غیر مقلد سنی ہو یا شیعہ - سید صاحب کا مداح نظر آتا ہی اور صرف اس لئے کہ سید صاحب کے دنیاوی خیالات کو چھوڑ کر جسکا ہر شخص پہلے سے بھی ہمدرد تھا مسلمانوں کی طرح طرح کی غلط فہمیاں اس لکچر سے اُن کے مذہبی عقاید کی طرف سے بالکل دور ہوگئیں - اس سے سید صاحب کو چنداں بڑا فائدہ نہیں لیکن مسلمانوں کی قوم کو بڑا فائدہ ہوگا - ابتک اکثر مسلمان جو اُن کے مخالف تھے اور اُن کی دنیاوی اصلاحوں میں طرح طرح کے شبہات رکھتے تھے وہ صرف اس قسم کی غلط فہمیوں کے باعث خواہ مخواہ اُن سے اختلاف ظاہر کرنے کو ایک فرض اسلامی سمجھتے تھے — سچ ہی راستی کو ضرور فتح ہوتی ہی اگر افسوس ہی تو صرف اس بات کا ہی کہ یہہ لکچر عام نہوسکا جسکا باعث یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ اہل انتظام کو اس لکچر کی قدر پہلے سے معلوم نہ تھی اور بڑا باعث یہہ ہی کہ یہاں کوئی مسلمانوں کے پاس ایسا مکان نہیں تھا جو ہر طرح سے اس لکچر کے مناسب ہوتا •

سید صاحب سے مخالفت

قیل ان الالہ ذو ولد • قیل ان الرسول قد کہنا
مانجی اللہ والرسول معا • من اذا ہم فکیف سیدنا

جیسی محبت سید صاحب کی لوگوں کے دلوں میں ہی اُن کے مخالفوں کے دلوں میں عداوت بھی کچھہ کم نہیں ہی گو کہ اب وہ صرف معدودے چند باقی رہ گئے ہیں جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں اُن کی

مخالفت کے مختلف اسباب ھیں — ممکن تھا کہ میں اُن سب کو ایک ایک کرکے بیان کرتا مگر مجھے یقین ھی کہ سید صاحب کی پسند خاطر نہوتا - تعجب یہہ ھی کہ سید صاحب کے دل میں نہ کسی مخالف کی طرف سے رنج ھی نہ بد ظنی وہ ھمیشہ کہا کرتے ھیں کہ جو لوگ میرے مخالف ھیں وہ یہہ سمجھتے ھیں کہ میں اسلام کے برخلاف ھوں اور میرے خیالات سے اسلام کو نقصان پہونچتا ھی پس جو کچھہ کہ وہ اپنی دانست میں اس خیال پر کرتے ھیں اُس کے لیئے وہ بزرگ تعریف کے قابل ھیں نہ مذمت کے لایق *

لوگوں نے اُن کے حسب و نسب و خاندان کے حالات دریافت کرنے میں کوشش کی اُن کی سیرت و خصلت اور اُن کے چال چلن کی بہت کچھہ تفتیش کی - اُنکی تحریرات تو در حقیقت ایسی تہیں کہ ایمانداری اور سچائی سے اُن پر کوئی گرفت نہیں ہو سکتی تھی - بڑے سے بڑا الزام یہہ لگا سکتے تھے کہ فلاں قول اگلے علماء کے اقوال یا جمہور علماء کے برخلاف ھی - اس امر کی سید صاحب کچھہ پرواہ ھی نہیں کرتے تھے تو اُن مخالفین کے پاس بجز جھوٹ اور اتہام کے کیا چیز تھی کہ جس کو وہ مخالفت میں کام لاسکتے اسلیئے اُن مخالفین نے اُسیکو اختیار کیا اور تقریر میں اور تحریر میں اُسی کی پیروی کی مگر اُنہوں نے یہہ خیال نہیں کیا کہ سید صاحب اُس کی بھی کچھہ پرواہ نہیں کرتے - ایک دفعہ ایک شخص نے سید صاحب کے سامنے بیان کیا کہ فلاں صاحب آپ کی نسبت یہہ بات بیان کرتے تھے جو کذب محض تھی — سید صاحب سنکر ھنسے اور کہا کہ آپ اُن صاحب سے کہدیں کہ جناب مجھہ میں واقعی عیب کون سے کم ھیں جو آپ کو خلاف واقع اتہام کرنے کی ضرورت پڑتی ھی *

تحریرات میں مخالفین نے یہہ طریقہ اختیار کیا ھی کہ محض غلط باتیں اُنکی نسبت لکھتے ھیں اُن کے عمدہ اقوال کو بگاڑ کر تحریف کرکے چھاپتے ھیں کہ سید صاحب کا یہہ قول اور یہہ عقیدہ ھی حالانکہ وہ محض جھوٹ اور غلط ہوتا ھی یہہ بلا ھمارے ھی اطراف کے لوگوں میں زیادہ تر پائی جاتی ھی — اور ایساھی ہونا بھی چاھیئے تھا کیونکہ قدیم سے ایساھی ہوتا چلا آیا ھی واللہ درمن قال -

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم
ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبیست

پنجاب کے بزرگوں نے جو اسقدر محبت سید صاحب کے ساتھہ کی اُس سے بھی اُن کے مخالف نہایت رنجیدہ ہوئے - اخبار نیراعظم مراد آباد نے بزرگان پنجاب کو بہت ملامت کی کہ کیوں سید صاحب کی اسقدر توقیر کی اور ایسے بد عقیدہ کو کیوں اپنا پیشوا بنایا اور موافق اپنے طریقہ کے چلند عقاید نسبت سید صاحب کے منسوب کیئے کہ اُن کے یہہ عقیدے ہیں اور سوال کیا کہ آیا اہل پنجاب بھی انہی عقیدوں پر ایمان لائے ہیں یا سید صاحب نے اپنے عقاید بد سے توبہ کی ہی - افسوس ہی کہ اخبار نوراعظم مراد آباد میرے پاس موجود نہیں ہی ورنہ میں اُس کی بھی اسیطرح اس رسالہ میں نقل کرتا جیسیکہ شفاءالصدور کی نقل کی ہی — غالباً پنجاب کے کسی نوجوان تعلیم یافتہ نے اخبار نیر اعظم مرادآباد کے مضمون پر دو آرٹیکل لکھے ہیں اور ہمارے شفیق اڈیٹر پنجابی اخبار لاہور نے اپنی مہربانی سے اُن کو اپنے اخبار میں چھاپا ہی جو واقعات سفر پنجاب کے قابل یاد واقعات میں ہوسکتا ہی اسلیئے ہم دونوں آرٹیکلوں کو بجنسہ اس رسالہ میں چھاپتے ہیں تاکہ آیندہ کو بھی اُن کی یادگاری رہے — اور جناب منشی عبداللطیف صاحب اڈیٹر پنجابی اخبار لاہور کا شکر ادا کرتے ہیں جن کی مہربانی اور قومی ہمدردی کے سبب وہ دونوں آرٹیکل اُنہوں نے اپنے اخبار میں چھاپے اور اُن کی بدولت اُن کے لکھنے والوں کے خیالات ہم تک پہونچے - اور اس رسالہ میں مندرج ہونے سے ہمارے اس رسالہ کی عزت کے باعث ہوئے ٭

پنجاب اور سید احمد خان

(مندرجہ پنجابی اخبار لاہور مطبوعہ ٥ مارچ سنہ ۱۸۸۴ ع)

جبکہ مسلمانوں کا جہاز افلاس کے گرداب میں چکر کہا رہا تھا - نفاق کی جھنڈی علماء وقت کے ہاتھہ میں تھی اسلام کی قوت $\frac{1}{۷۲}$ پر تقسیم ہوچکی تھی دینداریکا مدار صرف اس بات پر رہ گیا تھا کہ کسی مسلمان کو کافر و لامذہب کسیکو خارجی ناصبی و معتزلی کسی کو مقلد وغیر مقلد کہکر پکارا جاتا تھا - ہرایک کے دلمیں آپس کا حسد موج زن تھا - سب ایک دوسرے سے اَلگ ہوتےجاتے تھے - تب خدا کو رحم آیا - اُسنے پردۂ غیب سے

همارے لیئے ایک ایسا اولوالعزم ناخدا بهیجا جو همارے جهاز کو گرداب جهالت سے نکالکر ساحل ترقي پر کهینچے لیئے جاتا هی اور سب کو ایک درد ناک آواز سے یهه کهکر للکارتا هی "کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخواناً" *

افسوس بعض ضدي مسلمانوں کے دشمن اُس کي پیاري باتوں اُس کي سچي تحریروں کو بگاڑ بگاڑ کر دکهلا رهے هیں که جو کچهه وه کهتا هی صحیح نهیں هی بلکه تمکو دهوکا دیتا هی اسکي ایک نه سنو — جو شخص سمجهدار هیں اپني گره کي عقل رکهتے هیں وه تو کسي کي نهیں سنتے اور نه کسي کي مخالفت کا اندیشه رکهتے هیں بلکه نهایت استقلال سے اسکي تحریروں کو پڑهتے هیں اور اس کي دلسوز تقریروں کو سنتے هیں اور سمجهتے هیں که جیسے ایک ڈاکٹر بچه کے زخم میں نشتر مارتا هی تاکه اس کي تکلیف جلد رفع هو اور وه ناسمجهه چلاتا هی اور گالیاں دیتا هی — ڈاکٹر هنستا هی اور کهتا هی که کچهه پرواه نهیں جب یهه سمجهه دار هوجائینگے تو خود جان لینگے که میں انکا سچا غمخوار تها — اگر غور کیا جاے تو یهي حال بعینه آجکل هندوستان کے آنریبل سید احمد اور اُس کے مسلمان بهائیوں کا هو رها هی که وه اس نعمت رباني کو حسد کي لاتوں سے مار رهے هیں اس کي کوششوں پر طرح طرح کے حملے کر رهے هیں وه بیچاره کس کس جادو بهرے کلام سے اسکي تلافي کررها هی که "جوں جوں وه همکو برا کهینگے همپر کفر کے فتوے دینگے توں توں همکو ان سے زیاده رغبت هوتي جائیگي اور هم ان کي بهلائي میں زیاده سے زیاده کوشش کرینگے" *

بعض اخبار نویسوں نے تو یهه اپنا وظیفه هي مقرر کرلیا هی که جهاں تک ممکن هو بزرگ سید کي کارروائیوں میں رخنه انداز هوں تاکه مسلمانوں کو تحت الثرے پهونچنے میں کوئي آز باقي نه رهے چنانچه برسوں میري نظر سے اخبار نیر اعظم مرادآباد گذرا — جو تعظیم و تکریم سید صاحب کي پنجاب کے بڑے بڑے شهروں میں هوئي اسپر اسکے اخبار نے بڑي بڑي نکته چینیاں کیں — جسکو دیکهکر مجهے کچهه افسوس هوا اور کچهه خوشي — افسوس تو اسلیئے هوا که جن لوگوں نے سید صاحب کي کارروائي کو ناپسند کیا اُنکو چاهیئے تها که اس سے بهتر کوئي تدبیر مسلمانوں کي ترقي کي دکهاتے — [illegible]

ہوتا - اپنے اپاہج ہاتوں سے تو کچھہ کرنسکے دوسرے کے کام کو پسند نہ کیا- اب غریب مسلمان ادبار سے کیونکر قدم نکالیں ؟ خوشی اس وجہہ سے ہوئی کہ جسقدر سید صاحب کی باتیں لوگونکو بذریعہ تفسیر بدنما کرکے دکھلائی جاتی ہیں لوگ اُسیقدر سید صاحب کی طرف زیادہ رجوع ہوتے جاتے ہیں اور اُن کے خیالات کے مطالعہ کا شوق روز بروز بڑھتا جاتا ہی - حق و باطل میں تمیز کرکے اپنی پچھلی حالت پر افسوس کرتے ہیں *

سید صاحب نے کوئی نیا اسلام اختیار نہیں کیا جسپر لوگ انپر فدا ہوگئے بلکہ ان کا خیال جیسا کہ پہلے تہا اب بہی ویسا ہی ہی البتہ فرق اتنا ضرور ہی کہ پہلے جو سید صاحب کے خیالات ہم تک پہونچے وہ آپکے ذریعہ سے پہونچے تہے اور جو اب سید صاحب کی زبان مبارک سے سنے وہ بالکل خالص تہے - جن لوگوں نے سید صاحب کے خالص خیالات بذریعہ اُنکی تصنیف کے دیکہے تہے وہ تو مدت مدید سے انپر جاں نثاری کر رہے تہے - جن لوگوں کو تصنیف دیکھنے کا موقع میسر نہوا تہا اُنہوں نے اب زبان گوہر فشاں سے سن لیئے آپ جیسے غمخوار قوم نے جو بدنما کرکے دکھلائے تہے ان کی حقیقت سب پر کہل گئی - اسواسطے پنجاب کے سرسبز ملک نے سید صاحب کو اپنا حقیقی محسن سمجھکر سرآنکہونپر اوٹھا لیا *

سنٹرل انڈیا جیسے گرم ملک میں سید صاحب کی مخالفت ہو تو کچھہ تعجب نہیں کیونکہ وہاں کی آب و ہوا ہی میں یہہ تاثیر ہی کہ حق و باطل میں تمیز نہیں ہوسکتی البتہ پنجاب کی شاداب و سرسبز آب و ہوا نے لوگوں کے دل پر ظاہر کردیا کہ بیشک ناخدا ہو تو ایسا ہی ہو اور ریفارمر ہو تو اسی صفت کا ہو جسقدر علم پہیلے گا اُسیقدر سید صاحب کے قدرداں پیدا ہوتے جائینگے جس گرمجوشی اور فرط عقیدت سے لاہور کے ہزاروں آدمیوں نے اور خاصکر پنجاب کے نوجوان تعلیم یافتہ گروہ نے ترکی لباس میں اُس رستہ کے دونوں طرف صفیں باندہکر حضور ممدوح کا استقبال کیا جس میں لال بنات کا فرش ریل گاڑی سے باہر کی ڈیوڑھی تک تہا ہمیشہ پنجاب کے لیئے فخر کا باعث ہوگا - خیر جو ہوا سو ہوا- اے عزیزو اب اس مخالفت کو جانے دو - جو کام قومی بہلائی کا ہی اس میں رخنہ انداز نہو - مذہبی اعتقاد کسی کا کچھہ ہو جب ہم اہل قرآن ہیں تو سب آپس میں بہائی ہیں - ہم سے جہاں تک ہوسکے

مسلمانوںکي بہبود میں ملکر ساعي ہونا چاهیئے - یاد رکھو اگر ترقي کے اسباب پیدا نہ کیئے جائینگے تو یہہ افلاس کي گھٹا بیچارے مسلمان جولا ہوں - سقوں - دھوبیوں - نائیوں - بھٹیاروں اور حجاموں ہي پر محدود نہ رہي گي بلکہ تمام مسلمانوں پر بر سے گي جس سے سب کے سب تباہ ہوجائینگے پھر تمہارا اسلام کس کام آویگا *

اے ازلي ابدي خدا هم پر رحم کر - همارے دلوں میں اُلفت ڈال *

راقـــــــم

مقدمئي

آنریبل سید احمد خاں کے عقاید

(مندرجہ پنجابي اخبار لاهور مطبوعہ بارهویں مارچ سنہ ۱۸۸۴ع)

جو کچھہ ۱۱ فروري کے نیر اعظم میں همارے اور همارے ملک کي نسبت چھپا اور نیز همارے سامنے سید صاحب کے چند غلط عقاید پیش کرکے هم سے دریافت کیا هی کہ جس حالت میں سید صاحب کے ایسے عقاید هیں تو تم لوگوں نے سید کي ایسي تعظیم کیوں کي اور اپنا پیشوا کیوں مانا هی ؟ پس هم تو جو کچھہ سید صاحب کے عقاید کي نسبت معلوم هی پبلک کے سامنے پیش کرکے انصاف پذیر صاحبوں سے دریافت کرتے هیں کہ آیا یہہ مخالفت اسلام کي هی ؟ یا علماے وقت کي ؟ جس میں وہ خود بھي مختلف هو رهے هیں *

سب سے پیشتر هم یہہ بیان کرنا چاهتے هیں کہ دنیا میں انسان کو خدا نے مختلف طبایع پر پیدا کیا هی جسکے سبب هر ایک فرد بشر کي راے - پسند - اور سمجھہ بوجھہ بالکل مختلف هی (اس موقع پر هم دو شخصوں کي نظیر دیتے هیں جنکو زمانہ ابو جهل اور حضرت عمر رض پکارتا هی) جس کے سبب ایک گروہ ایک بات کو پسند کرتا هی دوسرا اُس کو نفرت کي نگاہ سے دیکھتا هی — اب ضرور هوا کہ کوئي معیار انسان اپنے لیئے ایسي مقرر کرے جس سے اپني صداقت اور دوسروں کي غلطي کا فیصلہ کرلے وہ کیا ؟ وہ ایک کتاب هي جو خدا نے اپنے هاتھہ سے اپنے قلم سے لکھي جس کو لوگ نیچر یا فطرت الله کہتے هیں — یہہ وہ کتاب هي جوابدالاباد تک ویسي هي سچي اور مستحکم رهیگي جیسي کہ

اب ہی یہہ وہ لازوال کتاب ہی جس سے خدا کي مرضي لوگوں نے پہچاني اسي کي تائید کلام رباني یوں کرتا ہی" لا تبدیل لخلق الله ذلک الدین القیم و لکن اکثرالناس لا یعلمون" (سورۃالروم) ترجمہ خدا کے نیچر میں کچھہ تبدیلي نہیں ہی یہي مستحکم دین ہی لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے' اس موجودات اور تجربہ سے انسان تمام باتیں اپنے لیئے اخذ کرتا ہی – جو چیز اپنے لیئے مفید پاتا ہی اُس کو قبول کرلیتا ہی جسکو مضر دیکھتا ہی فوراً چھوڑ دیتا ہی – اگر غور کیا جاوے تو یہي انسانیت کي اصلي صفت ہی *

اب اس بات کا بیان کرنا بیفائدہ نہوگا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کي حالت روز بروز ابتر ہوتي جاتي تھي افلاس کي چیخ ہر ایک کے گھر سے آ رہي تھي — ہمارے ہي بیچ میں سے ایک بندہ خدا نے اسکو اپنا فرض جانکر قوم کے لیئے ایک دارالعلوم بنا دیا جس میں وہ پناہگیر ہیں اور ہم لوگوں نے ایسے نازک وقت میں اُسکو مدد دي یا اپنا پیشوا و رہبر سمجھا تو کیا برا کیا — اگر ایسي حالت کو پیري و مریدي سے تعبیر کیا جاے تو نہایت افسوس کا مقام ہی اس زمانہ میں اگر علم کو سب کا پیر کہا جاتا تو شاید درست ہوتا کیونکہ آج کل اس کے تمام مرید ہوتے جاتے ہیں اس کي شعاعوں کے سامنے کسي کي کچھہ بات نہیں ٹھیرتي جو درست ہوتي ہی وہي قابل قبول ہوتي ہی *

اگر آپ ہمکو اس پیر سے بعت کرنے سے روکتے ہیں تو آپ ہمارے درد خواہ نہیں اور نہ ہم آپ سے متفق الراے ہیں پنجاب میں تمام فرقہ کے لوگوں نے جو سید صاحب کي اسقدر تعظیم و تکریم کي تو اُس کا یہي سبب ہی کہ اس ملک کے باشندے علم دوست ہیں بلکہ اُس نے تمام ملک پر یہہ افتخار حاصل کرلیا کہ جو شخص ان کے لیئے علم کا ذریعہ ہو اُس پر کیسي جان نثاري کرتے ہیں *

رہي یہہ بات کہ سید صاحب کو ہمنے اپنا پیشوا مانا یا نہیں – سو اس پر یہہ عرض ہی کہ سید صاحب کے جسقدر عقاید ہم لوگوں تک تحریر و تقریر کے ذریعہ سے پہونچے اُنہوں نے ہر ایک فرقہ کے محقق گروہ پر ثابت کردیا کہ وہ بے شبہہ پکے مسلمان اور اسلام کے سچے خیرخواہ ہیں — ان کے عقاید یا محققہ مسائل نے ہم پر یہہ بھي ظاہر کردیا

که اگر انہوں نے کچھہ مخالفت کي هی تو اسلام کے بعض علماء کے اعتقادات سے جو معصوم نه تهے — اسلام کي مخالفت کہلی تو جب زیبا هوتي جب وہ اسلام کو سچا مذهب نه جانتے - نبي کو برحق نه کہتے - قرآن مجید کو خدا کا کلام نه مانتے - خدا کو وحدہ لا شریک خیال نکرتے - جب وہ ان تمام باتوں پر دل سے یقین کامل رکہتے هیں تو بلا شبهه پکے مسلمان اور توحیت اسلام کے پیرو هیں *

سید صاحب کے جسقدر عقاید اپنے پبلک کے سامنے توڑ مروڑ کر پیش کیئے هیں افسوس وہ سراسر غلطیوں سے لبریز هیں - جو کچھہ همکو جناب ممدوح کے عقاید کي بابت معلوم هی ناظرین کے سامنے پیش کرتے هیں جس سے اڈیٹر مذکور کي غلط بیاني دور هو جائے - بروقت ملاحظه کرلے اس اخبار کے ناظرین اخبار نیر اعظم کے چھٹے صفحه کے تیسرے اور چوتهے کالم کو سامنے رکھہ لیں *

قرآن مجید بےشک جبرئیل کے ذریعه سے محمد صاحب صلعم کو پہونچا تها - جبرئیل کے معني قوت الله کے هیں جبر بمعني قوت ایل کے معني الله کے هیں - جو خدا نے همکو حقیقت جبرئیل وحي کي بتائي وہ تو یهه هی ''من کان عدوالجبریل فانه نزله علی قلبک باذن الله'' (سورہ بقر) خدا نے محمد صلعم کو خطاب کرکے فرمایا - جبرئیل نے خدا کے حکم سے تیرے دل میں قرآن جمع کردیا یا ڈال دیا - اگر جناب کا یهه خیال هی که کوئي مجسم فرشته محمد صلعم کو قرآن سامنے کھڑا هوکر سنا جایا کرتا تها تو قرآن ایسے مجسم هونے کي خود تکذیب کرتا هی - جهاں اس نے فرمایا هی '' وقالوا لولا انزل علیه ملک ولو انزلنا ملکا لقضي الامر ثم لا ینظرون '' یعني کافروں نے کہا کیوں نہیں بهیجا پیغمبر پر فرشته اور اگر هم فرشته بهیجتے تو بات پوري هوجاتي اور ڈهیل میں نه ڈالي جاتي - اس سے پایا جاتا هی که عرب کے کافر آپ کي مانند فرشتوں کے مجسم هونے کے قائل تهے جب انہوں نے ظاهر کوئي فرشته محمد صلعم صاحب کے پاس آتا نهیں دیکها تو '' لولا أنزل علیه ملک '' کہا جس کے جواب میں خدا نے فرمایا اگر تمهارے خیال کے موافق فرشته بهیج بهي دیتے تو یهه بات ڈهیل میں نه پڑتي — علاوہ ازیں جو آیتیں آگے مذکور هیں اُن سے جبرئیل کا واسطه بهي نهیں پایا جاتا جیسے کو

" ان علینا جمعه و قرآنه " یعني همارا ذمه هی وحي کو تیرے دل میں اکهٹا کر دینے اور اُس کے پڑهنے کا — پهر " فاذا قرآناه فاتبع قرآنه " فرمایا — یعني جب هم اُس کو پڑه چکیں تو تو اُس کے پڑهنے کي پیروي کر — پهر کہا " ثم علینا بیانه " یعني همارا ذمه هی اس کا مطلب بتانا — پهر دوسري جگهه اور زیادہ صاف کرکے بتایا جہاں فرمایا " وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحي یوحی " یعني محمد صلعم اپني خواهش نفس سے نہیں کہتا مگر یهه وہ بات هی جو اُس کے دل میں ڈالي گئي — جو آیت سورہ النحل میں مذکور هی اس کے بهي آپ یقیني یهي معنی سمجهتے هونگے که مکهي کو جبرئیل امین نے وحي کو پڑهکر سنا دیا تها جس کو مکهي مذکور نے یاد کرلیا هوگا چنانچه وہ آیت یهه هی " و اوحي ربک الی النحل ان اتخذي من الجبال بیوتا و من الشجر و مما یعرشون " یعني وحي بهیجي تیرے خدا نے شهد کي مکهي کي طرف تاکه مکان بنائے پہاڑ کے اونچے درختوں میں — یہاں سے صاف پایا جاتا هی که مکهي کے دل میں خدا نے اس بات کا القا کردیا تها جس کے سبب وہ ایسا خوبصورت مسدسیه گهر بناتي هی *

دیکهئے قرآن کیسے جوش سے سید کي تائید کرتا هی اگر آپ کو کوئي آیت فرشتوں کے مجسم هونے کي یاد هو تو فرمائیئے *

همنے آجتک سید کا کوئي قول نہیں دیکها جس میں اُنهوں نے یهه کہا هو که کوئي حدیث صحیح نہیں جب تک هماري راے کے مطابق نهو — یهه محض افترا هی — البته جو سید صاحب نے اپني راے احادیث کي بابت لکهي هی — اُس مضمون کے اول میں سید نے علما کے اختلاف کو ظاهر کرکے لکها هی که " علماء متقدمین نے جو کچهه اُن کي نسبت راے قایم کي هی وہ صرف اُن کي راے هی کوئي حدیث یا حکم منجانب شارع اس پر نہیں هی — پس همارا بهي یهي مقصود هی که جہاں تک ممکن هی هم بهي اُن راویوں اور بزرگوں کا ادب ملحوظ رکهیں اور همیشه دل سے حسن ظن ان کي طرف رکهیں مگر ایسا کرنے میں بالکل اندهے نهو جاویں اور خود کچهه بهي خیال نه کریں — همارا فرض هی که هم ان حدیثوں کو حدیث نبوي تهیرانے کے لیئے کوئي عمدہ اُصول قرار دیں پس وہ یهه هیں (دیکهو تهذیب الاخلاق بابت جلد دو پرچه ۲۰) *

۱ — همکو دیکھنا چاهیئے که آیا وه حدیث احکام قرآن مجید کے برخلاف هی یا نهیں — اگر هو تو همکو یقین کرنا چاهیئے که وه حدیث نبوي نهیں هی جیسے که حضرت عایشه رضي الله عنها نے حدیث سماع موتی کے حدیث نبوي هونے سے بسبب مخالفت قرآن کے انکار کیا باوجودیکه صحابي اس کے راوي تھے اور نهایت قلیل زمانه عهد بابرکت عهد رسول مقبول صلعم سے گذرا تها *

۲ — اُس حدیث میں اشیاء موجود میں سے کسي شی کي حقیقت الهام سے بطور واقعه کے بیان کي هو نه بطور عرف عام کے اور وه بیان در حقیقت اس موجوده شی کي حقیقت کے برخلاف هو تو وه حدیث نبوي نهیں *

۳ — اس حدیث میں کوئي ایسا واقعه بیان هو جو تاریخ سے علاقه رکھتا هی اور تاریخ سے ثابت هو که وه واقعه صحیح نهیں هی تو هم اُس کو حدیث نبوي نهیں تسلیم کرتے *

۴ — اُس حدیث میں ایسا واقعه حسي بیان کیا گیا هو که اگر وه واقع هوتا تو هزاروں آدمي اُس کو دیکھتے مگر اُس کا هونا صرف اسي حدیث کے راوي بیان کرتے هوں تو وه بهي حدیث نبوي قرار نهیں پاتي *

۵ — اُس حدیث میں ایسي بات هو جو تمام لوگوں سے علاقه رکھتي هو اور جس کا جاننا سب کو ضرور تها مگر اُس سے صرف اسي حدیث کے راوي واقف تھے نه اَور کوئي تو وه حدیث بهي حدیث نبوي نهیں هوسکتي *

۶ — اُس حدیث میں کوئي بات برخلاف اُن احکام اور اصول مذهب اسلام کے هو جو معتبر حدیثوں سے ثابت هوچکي هیں تو وه بهي حدیث نبوي قرار نهیں پاسکتي *

۷ — اُس حدیث میں ایسے عجائبات بیان هوئے هوں جسے عقل تسلیم نه کرتي هو اور جب تک اُن کا الهام سے هونا نه ثابت هو تب تسلیم کرنے کے لایق نهیں هی *

جبرئیل اور شیطان کا نام خدا نے رکھا هی اُن کو آپ فرضي سمجھتے هونگے کیونکه آپکي نظر مبارک سے کبھي آجتک نهیں گذرے — شیطان کا جیسا جسم آپنے مقرر کر رکھا هی اگر ویسا هوتا یعني ایک بڑے قد کا

آدمي سر پر عمامه بندها هوا - گلے میں عربي جبه پڑا هوا - ٹخنوں سے اونچا پاجامه پہنا هوا - تو ایسے وجود کا ضرور فطرت الله میں ثبوت ملتا — آپکو یاد رهے که وجود کي پانچ قسمیں هیں وجود ذاتي - وجود حسي - وجود خیالي — وجود عقلي - وجود شبهي - پس علماے اکابر متقدمین کے نزدیک اگر کوئي شخص تمام مذهبي باتوں کو ان پانچ وجود میں سے کسي وجود پر محمول کرے تو وہ شخص اسلام کا مصدق هی نه مکذب — علاوہ اس کے سید سے کئي سو برس پیشتر ایک بزرگ ملایک اور شیطان کے وجود کا فیصله کرگیا جس کا لقب امام الموحدین - کبریت احمر - اکسیر اعظم - اور شیخ الطایفه هی — ان حضرت کا نام محي الدین ابن عربي هی انہوں نے اپني کتاب فصوص الحکم میں جس کي شرح شیخ عارف بالله موید الدین ابن محمود المعروف بالهندي نے ملایکه کے وجود کی نسبت کی هی جو بحث لکھي هی اس کے یهه چند فقرے درج هیں وہ فرماتے هیں " اعلم ان الملائکة ارواح القواے القائمه بالصور الحسية والارواح النفسية والعقلية القدسية و تسميتها ملائکه لکونها روابط و موصلات الاحکام الربانية والاثار الالهية الی العوالم الجسمانية فان الملک في اللغة هو القوة والشدة * * فکانت الملائکة کالقوی الروحانية والحسية التي في نشانات الانسان و کل قوة منها محجوبة بنفسها لاتری افضل من ذاتها * * و اما القوة الروحانية فکالمتخيلة والمتفکرة والحافظة والذاکرة والعاقلة والناطقة و هذا القوی الکليات * * * انواعها و شخصياتها منتشرة و منبثة في فضاء السماوات والارضين و ما بينهما " اگر تمام عبارت کو نقل کیا جاتا تو کئي صفحے لکھنے پڑتے - جو صاحب چاهیں اصل کتاب میں یا سید صاحب کي تفسیر میں ملاحظه کرلیں — مطلب اس تمام کا یهه هی که جو قوا انسان میں هیں اُنہیں میں سے بعض کا نام ملایکه هی - پھر شارح فرماتے هیں که دیکھنا اور سننا اور سونگھنا اور چکھنا چھونا وغیرہ جو انسان میں هی وہ سب انهي قواے ملکوتي حسیه کے ماتحت هیں اور قوة متخیله و متفکرہ عاقله و ناطقه انهي قواے ملکوتي روحانیه کے تابع هیں جاذبه و ماسکه اور هاضمه و مصورہ وغیرہ الهي قواے ملکوتي طبیعه میں داخل هیں - حلم - علم اور وقار عدالت - شجاعت - سخاوت اور ریاست انهي قواے ملکوتي حیوانیه

میں شامل ہیں اور یہہ تمام قوا زمین اور آسمان اور اُن کی فضا میں پھیلے ہوئے ہیں *

پھر شیطان کی بابت قیصری شرح فصوص میں لکھا ہی " قیل ابلیس ہو قوۃ الوہمیۃ الکلیۃ التي فی العالم الکبیر و القوی الوہمیۃ التی فی الاشخاص الانسانیۃ * * * یعنی بعض اکابر نے کہا ہی کہ عالم کبیر * * * * میں جو قوت وہمیہ کلیہ ہی وہی ابلیس ہی اور ہر ایک انسان میں جو قوت وہمیہ ہی وہی ابلیس کی ذریات ہیں - خدا نے بھی دوسری آیت میں اسکی اصل حقیقت کھول دی یعنی فرمایا ہی جو وسوسے تیرے دل میں آتے ہیں اُن کو ہم جانتے ہیں - پھر فرمایا ہی نفس ہی برائی کرنے کو کہتا ہی - غرضکہ تمام محققین اسبات کے قائل ہیں کہ انہی قویٰ کو جو انسان میں ہیں اور جن کو نفس امارہ یا قوا بہیمیہ سے تعبیر کرتے ہیں شیطان کہتے ہیں *

اول جاننا چاہیئے کہ معجزہ کیا چیز ہی ? وہ خرق عادت کا ایک شرعی نام ہی - یا اُسکو شرعی اصطلاح میں معجزہ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں - جب یہہ خرق عادت نبیوں اور غیر نبیوں دونوں سے ظہور میں آتی ہیں تو ہر ایک کے لیئے گنجایش نبوت نکل سکتی ہی تو پھر سچے نبی کی کیا نشانی ہوسکتی ہی ? دیکھیئے امام حجۃ الاسلام کی کیمیاے سعادت میں - وہ دل کے چند خواص بیان کرکے فرماتے ہیں کہ ایک یہہ بھی خاصہ ہی کہ اگر بیمار کیطرف ہمت باندھکر کہے کہ یہہ اچھا ہوجاے تو وہ اچھا ہوجاتا ہی - اگر ہمت کرے کہ بارش ہوجاے تو وہ ہوجاتی ہی - وہ فرماتے ہیں کہ " آنرا چشم بزدگی گویند و سحر ہم گویند ازیں بابست در جملہ تاثیر نفس آدمی است * * پس ایں نیز از عجایب قدر تہاست کہ در دل ست و ایں چنیں خاصیت چوں کسی را پدید آید اگر داعی خلق باشد معجزہ گویند و اگر نباشد کرامات گویند و اگر درکار خیر باشد آں کس را نبی یا ولی گویند و اگر در شر باشد آنکس را ساحر گویند سحر و کرامات ومعجزہ ہمہ از خاصیت قدرت دل آدمی ست " پس معلوم ہوا کہ جادو کرامات و معجزہ ایک ہی چیز ہی مگر نام مختلف ہیں اسی کو آج کل کے تعلیم یافتہ لوگ مسمریزم کہتے ہیں *

علاوہ بریں کتاب اللہ سے بھی کہیں نہیں پایا جاتا کہ معجزہ نبوت

كي دليل هي بلكه جا بجا اسكي نفي پائي جاتي هي اور نه محمد صاحب نے كبهي معجزه دكهانے كا دعوى كيا چنانچه جب كفار نے محمد صاحب سے نشانيان يعني معجزے طلب كيئے تو خدا فرماتا هى كه ان سے كهدے" وما منعنا ان نرسل بالايات الا ان كذب بها الاولون" يعني نهيں روكا همكو معجزے بهيجنے سے مگر يهه كه ان كو اگلوں نے جهٹلا ديا تها — پهر دوسري جگهه فرمايا" لولا انزل عليه آيات من ربه قل انما الايات عندالله و انما انا نذير مبين " عنكبوت ' كافروں نے كها كيوں نه اتارے گئے پيغمبر پر معجزے اس كے جواب ميں محمد صلعم نے كها كه أن سے كهدے كه معجزے الله كے پاس هيں سوائے اس كے اور كچهه نهيں ميں تو علانيه (بري باتوں سے) ڈرانے والا هوں — اسيطرح سورة بني اسرائيل ميں هى كافرون نے صاف صاف كها كه هم تجهپر هرگز ايمان نه لاوينگے جبتك تو زمين ميں سے چشمے نه نكالے يا تيرے پاس كهجور و انگور كا باغ هو جسكے بيچ ميں بهتي نهريں هوں يا تو همپر جيساكه تو سمجهتا هى آسمان كے ٹكڑے ڈالے يا خدا اور فرشتوں كو اپنے ساتهه لاوے وغيرة وغيرة — خدا فرماتا هى" قل سبحان ربي هل كنت الا بشرالرسولاً" يعني ان سے كهدے پاك هى ميرا پروردگار ميں تو كچهه نهيں هوں مگر ايك انسان بهيجا هوا رسول هوں — بعض لوگ قرآن مجيد ميں سے ايك معجزة شق القمر كا پيش كرتے هيں ان كو لازم هى كه پہلے مقدس عالموں سے فيصله كرليں نه كه بزرگ سيد پر اتہام لگاويں چنانچه شاة ولي الله صاحب محدث دهلوي تفهيمات الهيه ميں صاف لكهتے هيں كه " اما شق القمر فعندنا ليس من المعجزات انما هو من آيات القيامة كما قال الله تعالى اقتربت الساعة وانشق القمرولكنه صلعم اخبر عنه قبل وجوده فكان معجزةمن هذاالسبيل " يعني همارے نزديك شق قمر معجزات ميں نهيں هى هاں وة قيامت كي نشانيوں ميں سے هى جيساكه خدا نے فرمايا قريب هوئي ساعت پهٹ گيا چاند — ليكن آنحضرت نے اس كے هونے سے پہلے اسكي خبر دي اس راة سے معجزة هى — پهر اور بهي زيادة تعجب هوتا هى جبكه وة فرماتے هيں كه الله سبحانه نے ان معجزات ميں سے كچهه بهي اپنے قرآن ميں ذكر نهيں كيا اور نه مطلق أسكي طرف اشارة كيا هى يعني انكے نزديك قرآن ميں كوئي معجزة نهيں هى اصل عبارت يهه هى * * ولم يذكر الله سبحانه

شیئًا من هذہ المعجزات في کتابه ولم یشر الیه قط بسر بدیع و هوان القرآن انما هو من الا سم فلا یذ کرفیه ماهو من تحته (تفہیمات‌الہیۃ) *

سید صاحب نے جو کچھہ جنت و نار کي بابت تفسیرالقرآن میں لکھا اسکا ماحصل یہہ هی که بہشت کي حقیقت جو خدا نے بتائي هی وہ یہہ هی که " فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون " یعني کوئي نہیں جانتا که کیا اُنکے لیئے آنکھوں کي ٹھنڈک (یعني راحت) چھپا رکھي گئي هی اسکے بدلے میں جو وہ کرتے تھے اسي آیت کي تائید حدیث قدسي سے اسطرح هوتي هی جیسیکه بخاري و مسلم نے ابو هریرہ کي سند پر بیان کیا وہ یہہ هی" قال الله تعالی اعددت لعبادي الصالحین مالاعین رات و لا اذن سمعت و لا خطر علی قلب‌بشر" یعني الله تعالی نے فرمایا که تیار کي هی میں نے اپنے نیک بندوں کے لیئے وہ چیز جو نه کسي آنکھ نے دیکھي هی اور نه کسي کان نے سني هی اور نه کسي انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا هی - پس اگر بہشت میں درحقیقت یہي چاندي سونے کے محل لذیذ میوے اور خوب صورت عورتیں اور لونڈ ے هوں تو قرآن کي آیت اور خدا کے فرمودہ کے بالکل مخالف هی کیونکه ان چیزوں کو تو انسان جان سکتا هی — اگر فرض کیا جاوے که ویسي عمدہ چیزیں نه آنکھوں نے دیکھیں اور نه کانوں نے سنیں تو بھي " ولا خطر علے قلب بشر " سے خارج نہیں هوسکتیں عمدہ هونا ایک اضافي صفت هی اور جب که ان تمام چیزوں کا نمونه دنیا میں موجود هی تو اُس کي صفت اضافي کو جہاں تک ترقي دیتے جاؤ انسان کے دل میں اس کا خیال گذر سکتا هی حالانکه بہشت کي ایسي حقیقت بیان هوئي هی که " لا خطر علی قلب بشر " پس بہشت کي یہہ تمام چیزیں جو بیان هوئي هیں درحقیقت بہشت میں جو " قرة اعین " هوگا اس کے سمجھانے کو بقدر طاقت بشري تمثیلات هیں نه بہشت کي حقیقتیں *

اگر آپ کے خیال کے موافق یہہ سمجھہ لیا جاے که وهاں بھي دنیا کے سے چکلے موجود هیں اور حوریں ملہہ پر مثل کشمیر لوں کے پوتر ملے هوئے لال گال چمکا رهي هیں تو اس سے همارے خرابات هزار درجه بہتر معلوم هوتے هیں — اصل یہہ هی که چونکه هم اس قرةالعین کو نہیں

جان سکتے تھے اس لیئے خدا و رسول نے ھمکو ایسے پیرایہ میں سمجھایا جو ھمارے خیالات کے موافق عالی درجہ کے ھوسکتے تھے — قرآن کا سب سے بڑا معجزہ یہہ ھی کہ اُس کا طرز کلام ھرایک کے دماغ کے مناسب ھی اور نتیجہ پانے میں سب یکساں ھیں *

بیشک قرآن مجید میں خاص کسی آدم کا ذکر نہیں جیسا کہ اس آیت سے ظاھر ھوتا ھی " لقد خلقنا کم ثم صورناکم ثم قلنا للملئکۃ اسجدوالادم " یعنی خدا نے تمکو پیدا کیا پھر تمھاری صورتیں بنائیں پھر ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو — اس میں کم کا خطاب تمام انسانوں کی طرف ھی — چنانچہ تفسیر کشف الاسرار وھتک الاستار میں لکھا ھی و ما المقصود بادم آدم واحدہ *

بیشک قرآن مجید سے یہہ نہیں پایا جاتا کہ حضرت موسی کی لاٹھی مارنے کے سبب سمندر درحقیقت جدا ھوگیا یا پھٹ گیا تھا بلکہ یہہ پایا جاتا ھی کہ وہ پہلے ھی سے پایاب تھا — جن لفظوں سے آپ صاحبوں نے یہہ نتیجہ نکالا ھی وہ یہہ ھیں فاضرب بعصاک البحر اگر اس مقام پر ضرب کے معنے چلنے کے لیئے جاویں جیسا کہ دوسری جگہہ خود قرآن میں موجود ھی و اذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ (نساء) یعنی جب تم چلو زمین پر یعنی سفر کرو تو کچھہ حرج نہیں کہ نماز میں کمی کرو یہاں ضرب کے معنے چلنے کے ھیں — اور شاہ ولی اللہ صاحب نے اس آیت فا ضرب لھم طریقافی البحر کے یہہ معنی کیئے ھیں کہ " پس برو برائے ایشان در راہ خشک " یعنی شاہ صاحب نے ضرب کے معنے زمین کے لیئے ھیں — پس معنے آیت کے یہہ ھوئے کہ موسی اپنی لاٹھی کے سہارے سمندر میں چل وہ پایاب (بسبب جوار بھاٹے کے) ھو رھا ھی چنانچہ جو آیت (سورہ طہٰ) میں ھی اُس کا صاف یہہ مطلب ھی جہاں اُن سے فرمایا " و لقد اوحینا الی موسی ان اسر بعبادی فاضرب لھم طریقا فی البحر یبسالا تخاف درکا ولاتخشی " یعنی وحی کی ھم نے موسی کو میرے بندوں کو رات کو سمندر میں سوکھے رستہ سے لیکر نکل چل — پس اگر معجزہ تھا تو یہی تھا کہ ایسے مشکل وقت میں خدا نے موسی اور اُس کے لشکر کو بچا لیا *

حضرت ابراھیم کی عبادت کو تو وحشیانہ کسی نے بھی نہیں کہا

البتہ یہہ ضرور تھا ہی نہ حضرت ابراہیم کے وقت میں لوگ ننگے سر تہبند باندھکر ننگ دھڑنگ اس کوٹھے کے گرد کردا کیا کرتے تھے جو ابراہیم نے تعمیر کیا تھا اور جس کو اب طواف کہتے ہیں اگرچہ اس زمانہ کے مطابق وہ وحشیانہ طریقہ تھا مگر دل پر زیادہ اثر کرنے والا تھا کیونکہ آج کل دست بستہ صفیں باندھکر نہایت شایستگی و ادب سے خدا کی عبادت میں مشغول ہوتے ہیں *

نبوت کا ملکہ بیشک ایک خلقی امر ہی جس میں خدا نے یہہ ملکہ رکھا ہوگا ضرور وہ نبی ہوگا — سید صاحب کا قول ہی کہ نبی جب اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہی نبی ہی ہوتا ہی اور جب مرتا ہی تو نبی ہی مرتا ہی کیا آپ یہہ سمجھتے ہیں کہ یہہ عہدہ کارگذاری پر منحصر ہی — لوہاری اور شاعری تو فن انسانی ہیں مگر خدا تو ایسا بے نیاز ہی کہ وہ مکھی کو بذریعہ وحی کے گھر کی تعمیر سکھاتا ہی جس کو بڑے بڑے انجنیر دیکھکر حیران ہوتے ہیں *

قرآن مجید میں ناسخ منسوخ نہونے کا خیال صرف سیدہی کا نہیں بلکہ ابو مسلم کا بھی ہی " ان المراد من الایات المنسوخة فی الشرائع التی فی الکتب القدیمة من التوراة و لانجیل کالسبت و الصلوة الی المشرق و المغرب الخ " ان کے نزدیک قرآن کی آیتوں میں منسوخیت نہیں بلکہ اُن سے مراد پہلے احکام توریت و انجیل کے ہیں جیسے سبت کا دن اور نماز بیت المقدس کی طرف پڑھنے کی منسوخیت — اگر قرآن میں ناسخ منسوخ مان لیا جاوے تو ذات باری کے علم و دانش میں نقص لازم آتا ہی اور ہرایک شخص اپنی عقل کے موافق تمام قرآن کی آیتوں کو ناسخ و منسوخ تھہرا سکتا ہی *

قرآن کی نسبت سید صاحب فرماتے ہیں کہ " اس میں کچھہ شک نہیں قرآن شریف نہایت اعلی سے اعلی درجہ فصاحت و بلاغت پر واقع ہی " کیونکہ وہ کلام الہی ہی مگر قرآن میں اس کی فصاحت سے کسی جگہہ معارضہ نہیں چاہا گیا اگر کسی جگہہ ہو تو فرمائی ورنہ اپنی حالت پر افسوس کیجیئے *

قرآن مجید میں متعدد جگہہ کہا گیا کہ اس کی مثل کوئی کتاب لاؤ اگر تم سچے ہو — مگر اس مثل کا مطلب سورۂ قصص میں صاف کھول دیا

جہاں فرمایا قل " فاتوا بکتاب من عنداللہ ہو اہدی منہما اتبعہ ان کنتم صادقین " یعنی تو انسے کہدے کہ خدا کے پاس سے کوئی کتاب لاؤ جو توریت و قرآن سے زیادہ ہدایت کرنے والی ہو *

بلاشبہہ قرآن مجید میں سے کسی جگہہ بیان نہیں ہوا کہ مسیح کا کوئی باپ نہیں تھا یا وہ بغیر باپ کے پیدا ہوا سورہ انعام میں لکھا ہی کہ حضرت عیسی حضرت ابراہیم کی ذریت سے ہیں — پس اگر وہ بغیر باپ کے ہوتے تو ابراہیم کی نسل سے کیوں پکارے جاتے علاوہ اسکے انجیل میں رومیوں کے خط کے ۱ باب ۵ درس میں ہی کہ " وہ مسیح جسم کے حق میں داؤد کے تخم سے ہوا " پھر اعمال کے ۲ — ۳۱ میں ہی خدا نے داؤد سے قسمیہ کہا کہ میں تیرے تخت پر بیٹھنے کے لئے جسم کے طور پر تیری کمر سے مسیح کو پیدا کرونگا" — پھر لوگوں نے کہا کہ "کیا یہہ (مسیح) بڑھئی کا بیٹا نہیں " — کیا اسکی ماں مریم نہیں کہلاتی متی ۱۳ — ۵۶ چنانچہ یوسف کو انجیل میں متعدد جگہہ داؤد کے گھرانے سے ہونا بیان کیا ہی لوک ۱ — ۲۷ — متی ۱ — ۱۲۱ مسیح کے وقت میں کسیکو بھی ان کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کا خیال نہ تھا — چنانچہ پادری رچرڈ واٹسن نے اپنی تفسیر انجیل میں لکھا ہی " یہہ عام یقین تھا کہ حضرت عیسی یوسف بڑھئی کے بیٹے ہیں " *

آپ لوگوں نے اپنی کم فہمی سے تین زمانوں کے واقعات کو جو قرآن میں مسلسل بیان ہوئے ایک ہی سمجھا ہی اول مریم کی خواہش کے موافق فرشتہ کا ایک لڑکے کی بشارت لیکر آنا جبکہ وہ کنواری تہیں — پھر دوسرا زمانہ جبکہ وہ حاملہ ہوئیں — پھر تیسرا زمانہ جبکہ مسیح نے لڑکپن میں فقیہوں سے مباحثہ کیا — اور اپنا نبی ہونا بیان کیا "قال انی عبداللہ اتنی الکتاب و جعلنی نبیا" یعنی بولا میں اللہ کا بندہ ہوں مجھہ کو اسنے کتاب دی اور مجھہ کو نبی کیا — پھر فرمایا " و اوصانی بالصلواۃ و الزکوۃ ما دمت حیا " یعنی جب تک میں جیتا رہوں مجھے نماز و زکوۃ کی تاکید کی ہی " پس جیسے عجائب پسند لوگوں نے ان تینوں زمانوں کو ایک سمجھا کہ جسوقت فرشتہ نے خبر دی اُسیوقت مریم حاملہ ہوگئی — پھر جھٹ پٹ بچہ پیدا ہوگیا — پھر مسیح نے اُسی وقت کہا کہ میں نبی ہوں اُس نے مجھے کتاب دی اور

نماز زکوۃ کي قايدني - معمولي عقل کا آدمي ان تمام آيتوں سے يهه نتيجه نهيں نکال سکتا که يهه تين واقعوں کا ذکر هي چنانچه جو سب سے پچهلا ذکر هي اس سے پايا جاتا هي که جب وه بالغ هوچکے تهے اور نبوت کي حد کو پهنچ گئے تهے کيونکه بچوں کو نماز و زکوۃ کا حکم نهيں ملتا بلکه وه مرفوع‌القلم هوتے هيں چنانچه ابو قاسم بلخي کا قول هي که حضرت عيسى جوان هونے کے قريب تهے جب يهه واقعه هوا — تفسير کبير ميں ان کا يهه قول موجود هي اختلف الناس فيه فالجمهور على انه قال هذا الکلام حال صغره و قال ابوالقاسم البلخي انه انما قال ذلک حين کان کالمراهق الذي يفهم و ان لم يبلغ حدالتکليف (تفسير کبير) *

پس هم اسمضمون کو زيادہ طول دينا نهيں چاهتے جن صاحبوں کو زيادہ تحقيق منظور هو سيد صاحب کي تفسيرالقران اور مولوي ممتاز علي صاحب کا رسالہ انفصال ولادت مسيح ملاحظه کريں — جن ميں تمام شبهات کو برهان عقلي و نقلي سے اور نيز قرآن مجيد سے اور فطرت الله سے ثابت کيا هي *

هم نے جهاں تک غور کيا اور جو صاحب اس مضمون پر غور کرينگے اُن پر يهه بات منکشف هوجاريگي که سيد صاحب کے عقايد بالکل کتاب‌الله اور متقدمين کے موافق هيں اگر کسي ميں قدرے اختلاف هي تو يهه زمانه حال کي تحقيقات کا سبب هي کيونکه حقايق موجودات کا علم روز بروز کهلتا جاتا هي *

جو کچهه که آپ صاحبوں کي اس وقت سمع فرسائي کي گئي اس سے همارى يهه غرض نهيں که هم نے سيد صاحب کے معصوم ٹهرانے ميں کوشش کي — بلکه همارا يهه فرض تها (اور آينده بهي اسکے ادا کرنے کو موجود هيں) که جب کوئي همارے ايسے متعصب قوم کي نسبت غلط عقايد بيان کرے تاکه لوگوں ميں اسکي طرف سے نفرت پيدا هو تو هم اُسکو دور کريں جس سے اڈيٹر مذکور کي دهوکا دهي لوگوں پر ظاهر هوجاوے اور مسلمان اس کے فريب ميں آکر اس نعمت عظمى سے محروم نه رهيں *

نهايت افسوس ايسے اخباروں' کے اڈيٹروں پر — دعوى تو يهه کرتا که همارا اخبار سوشل اور ملکي معاملات پر بحث کرتا هي (يعني

اتفاق اتحاد کو بڑھاتا ہی) اور ساتھہ ہی مذہبی پیرایہ میں مسلمانوں میں نفاق ڈالتے جاتا کونسی انسانیت کا فرض اعلی ہی •

راقم

مسلمان

لاہور ۵ مارچ — (۱۱۸۳) }

زمانہ قیام لاہور میں ایک دن منشی حامد علی صاحب چشتی ایک قصیدہ بزبان فارسی اور ایک تاریخ تشریف آوری سید صاحب بمقام لاہور کہہ کر لائے اور مجمع میں اُسکے پڑھنے کی اجازت چاہی— سید صاحب کو اگرچہ اپنی مدح کے اشعار پڑھے جانے کسقدر ناپسند ہوتے تھے مگر بپاس خاطر منشی صاحب اجازت دی اور کہا کہ اگرچہ میں اس لایق نہیں ہوں کہ میری تعریف میں کوئی قصیدہ لکھا جاوے مگر جو آپ کی خوشی ہی اُس کے برخلاف کرنے کی میں جرأت نہیں کرسکتا چنانچہ منشی صاحب نے نہایت خوبی سے اُس مجمع میں مندرجہ ذیل قصیدہ معہ تاریخ پڑھا •

قصیدہ مدحیہ و شکریہ نوشتہ منشی حامدعلی صاحب چشتی

شب از شغل گیتی چو فارغ شدم • بہ بستر پئے خواب پہلو زدم
گذر بر زمینے فتادہ مرا • کہ گوئی بروئے زمین بد ارم
یمین و یسارش عمارات نغز • ولے نامرتب ہمہ بیش و کم
بہ یکسو گلستان و دیگر طرف • ستادہ درختان پر پیچ و خم
ومسجد عیان شد کہ این جائیکہ • ز اسلامیان است بس محترم
فراتر کہ رفتم چو زانجا بشرق • رسیدہ ندائے بگوش اندرم
کہ اے قوم یا حسرتا حسرتا • ز بے وقت خوابت دریغ آیدم
چو این را شنیدم پئے آن ندا • بصد شوق زانجا روانہ شدم
منور یکے حجرۂ یافتم • درونش یکے پیر ثابت قدم
ز بعد سلام و علیک و علیک • مصافحہ نمودیم بصدق اتم
بپرسید نام و طریق مرا • بگفتم کہ از اُمت احمدم
شنید این وبگریست بس زار زار • بگفتم سبب گفت اے خوش شیم

چگونه نگریم بر احوال وے * که در ذل و نکبت رود دمبدم
بگفتند یکسر همه خیر باد * بعلم و هنر اے دریغ آیدم
ز تدبیر بد اعتقادے کمال * کشیده است تقدیر تیغ دو دم
زدلش چو پرسم دهد این جواب * نه تقدیر داده قلم در یدم
زپستی همت بافلاس عرق * زمخدوم خادم شده اے ستم
گدائے و یا قصه خوانی هنر * و یا با خراباتیان هم قدم
و یا بهر تسخیر ملک عدم * بر افراشته بر مقابر علم
نصیحت گرےگر نصیحت کند * که این است بد نزد اهل همم
تفاخر کنان میدهد این جواب * که دنیاست چون جیفه بگذاشتم
عذابست تحصیل علم و هنر * صوابست افلاس اے ذي الکرم
گذشته و آینده خواب و خیال * بموجود خوش زي تو اے محترم
دراز بهر اصلاح پوشاک وے * بگوید کسے گوئیدش از ستم
لباسیکه آدم بپوشید پس * شود تار کس را گلیم لاجرم
کجارفت روشن خیالي او * کجارفت تهذیب و اخلاص هم
بجاے تواریخ داند کنون * فسانه زمجنون و نل یا پدم
علوم و فنون والعزمیش * نظیرے و ضرب المثل بد اعم
فسانه به بینم همه سر بسر * کنون زانچه پیشینیان شد رقم
بآواز گویند باصد بکا * عمارات هند و عراق و عجم
که اے بیخبر قوم عالي نژاد * کجا آن ترقي و جاه و حشم
کجا شد شکوه و کجا شان تو * کجا ثروت و جاه و خیل و خدم
چگونه نگریم بر احوال وے * که در ذل و نکبت رود دمبدم
همه شب درین گریه و زاري ام * نه آرام و راحت نه خواب و خورم
بگفتم که اے پیر روشن ضمیر * ببادا دل و جان نثار قدم
علاجش چه باشد بفرما دگر * که یابم خبر زان من اے محترم
بگفتا که اینک مکان عظیم * نمودم بنایش بجهد اتم
تمناست در دل که بیت العلوم * شود نیز طیار پهلوے هم
اگر قوم سازد بدین التفات * شود زود آسان کار اهم
بگفتم قدم رنجه سازي اگر * سوے ملک پنجاب اے محترم
چنیلم نماید که سکناے آن * نمایند کوشش بلطف و کرم

بگفتا سفر مردم پہر زا * اگرچہ بود شاق وقت ہرم
و لیکن مرا بہر بہبود قوم * بسا خوش نماید زباغ ارم
تو ہم یاددار این سخن را زمن * کہ آمد در اخبار شاہ امم
غم دین بود غم مخور غم دگر * نماید ازاں این سفر خوشترم
بتاریخ فرخ بروز سعید * روانہ ازینجا شوم صبحدم
مبارک بس اے حاضرین باشما * کہ آمد بسر سائہ سیدم
زہر گونہ سازید باوے مدد * بدم یاورم یا قدم یا قلم
بپا بید مزد از خداے کریم * شود نیز خوش روح خیر الامم

قطعہ تاریخ نوشتہ منشي حامد علي صاحب چشتي

چو مخدوم ملا سیدي نجم هند * کہ بہبودے قوم جویند ہردم
فزودند اعزاز و عزو شرف * بہ لاہور و اقطاع وے از قدم
دلم وقت رونق فروزي شاں * بگفتا کہ اے رہنما خیر مقدم

میں سمجھتا ہوں کہ لاہور کي بڑي بڑي باتوں کا ذکر اب ختم ہوگیا صرف چھوٹي چھوٹي دل لگي کي چند باتیں باقي ہیں پھر اُن کو کیوں چھوڑوں - جب ہم سب لاہور پہونچے تو یہہ تجویز ہوئي کہ اس سفر کي یادگاري میں پنج تن پاک کا جو باہم رفیق سفر تھے ایک گروپ فوٹوگراف کا بنوایا جاوے چنانچہ مسترز جمس کریدک سے جو نامي فوٹو گرافر لاہور کے ہیں وہ گروپ بنوایا گیا اور ایک نہایت عمدہ یادگار رفیقان سفر پنجاب کي بن گئي *

پھر ایک اَور گروپ کے بنوانے کي تجویز ہوئي جس میں احباب پنجاب بھي شامل ہوں یہہ تجویز اخیر وقت پر ہوئي اور اُسوقت تمام احباب کا جمع ہونا ناممکن تہا چہہ صاحب اُس وقت موجود تھے جو شریک ہوئے *

خان بہادر محمد برکت علي خان صاحب

خان صاحب موصوف کے گروپ میں شریک ہونے سے ہم سب کو نہایت خوشي ہوئي بلکہ باعث افتخار ہوا — خان صاحب کي ایک قدیم سپاہیانہ وضع ہي وہ پٹھاني لنبي نوک کي ٹوپي پہنتے ہیں اور

اسپر مختصر و خوبصورت عمامہ باندھتے ہیں اُن سے التماس کیا گیا کہ اس مجمع میں تو آپ کو بھی لال ترکی ٹوپی پہننی ہوگی اُنہوں نے از راہ مہربانی بلحاظ اس مقولہ کے کہ " آزردن دل دوستاں جہل است و کفارہ یمین سہل " اُس کو منظور کیا - اور ایک وضع اور ایک فشن کے احباب کا گروپ تیار ہوا *

خان بہادر ممدوح کا کچھہ زیادہ ذکر لکھنا فضول ہی وہ پنجاب میں بسبب اپنے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کے آفتاب کی مانند روشن ہیں - بسبب خدمات جوڈیشل و پولیٹکل کے جو اپنے زمانہ ملازمت سرکاری میں اُنہوں نے انجام کیں حکام کی آنکھوں میں بھی بہت زیادہ معزز ہیں گو اس زمانہ میں اُنہوں نے پنشن لی ہی مگر اُن کا اعزاز و اکرام حکام و اہل پنجاب کی آنکھہ میں ویساہی بلکہ اُس سے زیادہ ہی *

اُنہوں نے پبلک کی خدمت گذاری میں بہت بڑا حصہ لیا ہی انجمن پنجاب انجمن اسلامیہ پنجاب کی بناء اور اُس کی رونق زیادہ تر اُنہی کے سبب سے ہوئی ہی بادشاہی مسجد کی مرمت و درستی میں اُنہوں نے بہت کچھہ کوشش کی ہی - قلعہ لاہور میں سکھوں کے وقت سے جو تبرکات تھے اُنکا مسلمانوں کو مل جانا اور قلعہ سے مسجد بادشاہی کو منتقل ہونا جس کے سبب تمام مسلمان زیارت سے مستفید ہوسکتے ہیں انہی کی سعی کا آخری نتیجہ ہوا ہی پنجاب کی یونی ورسٹی قایم ہونے میں بھی انہوں نے بہت کچھہ کوشش کی ہی اور اب اُس یونیورسٹی کے " فلو " ہیں *

مدرسۃالعلوم علیگڈہ بھی اُن کی فیاضیوں کا کچھہ کم ممنون نہیں ہی ہمیشہ اپنی جیب خاص سے مدرسہ کے قیام کے لیئے بہت فیاضی کی ہی ہمیشہ اُس کی تائید میں سرگرم رہے ہیں سنہ ۱۸۷۳ ع میں مدرسۃالعلوم کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن پنجاب میں گیا تھا جسمیں سید صاحب جناب مولوی محمد سمیع‌اللہ خاں بہادر - جناب منشی محمد مشتاق حسین صاحب اور اور احباب شامل تھے اور اُن سب کے میزبان ہمارے خان بہادر ممدوح تھے اور صرف مہمان نوازی میں سیکڑوں روپیہ خرچ کردیا تھا اُس زمانہ میں بھی اُنہی کے سبب سے معتدبہ چندہ ہوا تھا - حال کے سفر پنجاب میں اگرچہ سید

صاحب نے کوشش کی تھی کہ مہمانی کے اخراجات سے دوستوں کو بچایا جاوے مگر وہ کوشش کامیاب نہیں ہوئی اور وہی قدیم مہمان نواز ایکی دفعہ بھی میزبان ہوئے اور نہایت فیاضی سے تمام مہمانوں کی مہمان نوازی میں بیدریغ روپیہ خرچ کیا اور نقد بھی دیا اور فراہمی چندہ میں کوشش فرمائی اُن کی ان کوششوں کے لیئے صرف ہم لوگ ہی ممنون نہیں ہیں بلکہ تمام قوم اور آیندہ نسلیں بھی ممنون ہیں - خدا جسکے بندوں پر اور رسول جس کی اُمت پر وہ احسان کرتے ہیں اُن کو اُسکا اجر دے *

حاجی غلام حسن صاحب و شیخ غلام حسن صاحب

یہہ دونوں حسندین ہمارے دوست بھی اس گروپ میں شریک تھے جن کا نام نامی امرتسر کے حالات میں متعدد جگہہ آیا ہی ان دونوں صاحبوں کے گروپ میں شریک ہونے سے نہایت خوشی ہوئی ہی - اس وقت وہ گروپ میرے سامنے رکھا ہوا ہی اور وہی لطف دے رہا ہی جو لاہور میں اُس وقت تھا اگر وہ صورتیں بولتی بھی ہوتیں تو پورا پورا لطف حاصل ہوتا *

خواجہ یوسف شاہ صاحب

بھی اس گروپ میں شریک ہیں جنکا بہت کچھہ ذکر امرتسر کے حالات میں بیان ہوچکا ہی خواجہ صاحب میں دور اندیشی اور دانائی اور قوم کی آیندہ حالت کی فکر اور اخلاق قومی ہمدردی اور انسان کی بھلائی و ترقی کی بھی ایک اسپریت ہی اور اسی سبب سے اُن کی شرکت سے گویا گروپ میں جان پڑگئی ہی *

مرزا فتح محمد بیگ صاحب

یہہ بھی اس گروپ میں موجود ہیں قومی ہمدردی کا جوش خدا تعالی نے ان میں کوٹ کوٹکر بھرا ہی پنجاب میں میں نے ان سے زیادہ کسی شخص کو قومی ہمدردی کے جوش میں بھرا ہوا نہیں دیکھا نہایت فصیح آدمی ہیں اور بہت عمدہ عمدہ اور لنبی لنبی دلچسپ

لفظوں اور دلچسپ لہجہ سے اسپیچ دینے میں انجمن قصور کو ان کے سبب سے بہت کچھہ رونق ہوئی ہی — ہر ایک قومی کام میں قلمی قدمی درمی سب طرح پر شریک ہوتے ہیں علیگدۃ میں بھی ایک دفعہ معہ چند احباب کے تشریف لائے تھے اور مدرسۃالعلوم میں سید صاحب کی یادگار بنانے کی جو تجویز در پیش تھی اُس میں نہایت عمدہ گفتگو کی تھی *

مولوی سید ممتاز علی صاحب

یہہ بھی اس گروپ میں موجود ہیں اگر یہہ نہوتے تو پھر احباب لاہور کا گروپ ہی نہ کہلایا جاتا مولوی صاحب نوجوان تعلیم یافتہ ہیں اور نہایت لایق و ذہین اور سعادت مند جوان ہیں اعلی درجہ کا ذہن و ذکا خدا نے اُن کو عنایت کیا ہی - سید صاحب سے دلی خلوص رکھتے ہیں اور سید صاحب کو بھی ان سے دلی محبت ہی - افسوس ہی کہ اُس زمانہ میں وہ بیمار تھے گروپ میں بھی اُنکے چہرہ سے علالت اور ضعف ظاہر ہوتا ہی - سید صاحب جب اُس گروپ کو دیکھتے ہیں تو اُنکی صورت سے جو علالت ظاہر ہوتی ہی اُسپر افسوس کرتے ہیں *

سردار دیال سنگھہ بہادر مجیٹھیہ

سکھہ سرداروں کے خاندان میں سردار صاحب ایک بہت نامی اور گرامی سردار ہیں - مگر خاندانی عزت سے بہت زیادہ خدا تعالی نے اُنکو ذاتی اعزاز عطا کیا ہی - اخلاق اور عام محبت سب کے ساتھہ سلوک ہر قوم کے لوگوں کے ساتھہ شفقت اُنکی جبلت ذاتی ہی مسلمان بھی اُن کو سب سے زیادہ سچا دوست اور اپنا شفیق مکرم سمجھتے ہیں پبلک کی بھلائی کی اسپریٹ ان میں بھری ہوئی ہی اور اُس کے ساتھہ رفاہ عام کے کاموںمیں بیدریغ فیاضی کی ہی انڈین ایسوسی ایشن لاہورکے پریسیڈنٹ ہیں ٹریبیون اخبار آپکی فیاضی کا نمونہ ہی - نہایت لبرل خیالات رکھتے ہیں یورپ کی سیر و سیاحت کی ہی - ایک زمانہ تک لندن میں رہے ہیں اور اُس سفر سے بہت کچھہ فواید اُٹھائے ہیں مدرسۃالعلوم بھی اُنکی فیاضی کا ممنون ہی اس دفعہ جو اُنہوں نے فیاضی کی ہی یہہ پہلی ہی دفعہ نہیں ہی بلکہ یہہ تیسری دفعہ ہی جو اسکو

کشادہ دلی سے مدرسۃالعلوم کی نسبت فیاضی کی ہی اگر سچ پوچھو تو لاہور میں بلکہ پنجاب میں صرف یہی ایک شخص ہیں جنپر پنجابی یا ہندوستانی فخر کرسکتے ہیں *

نواب عبدالمجید خاں صاحب و نواب غلام محبوب سبحانی صاحب

اگر سچ پوچھو تو لاہور میں مسلمان سرداروں اور قدیم معزز و مفتخر خاندان کی نشانیوں میں یہی دو صاحب باقی ہیں خدا ان کو سلامت رکھے اخلاق و مروت دونوں صاحبوں کا اُن کے عالی خاندان ہونے کا روشن ثبوت ہی - جناب نواب عبدالمجید خاں بہادر آنریری اسسٹنٹ کمشنر بھی ہیں اور انجمن اسلامیہ لاہور کے پریسیڈنٹ بھی ہیں ان دونوں صاحبوں کے سبب سے لاہور کے مسلمانوں کو عزت ہی اور سب لوگ اُنکو معظم و مکرم سمجھتے ہیں بااین ہمہ اُن کی حالت اور مکانات کو دیکھکر ہر شخص یقین کرسکتا ہی کہ بلاشبہہ یہہ دولت سرا مسلمان سرداروں معزز خاندان کے مسلمانوں کی ہی *

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ * آثار پدید است صنا دید عجم را

خان بہادر ڈاکٹر رحیم خانصاحب و رائے بہادر ڈاکٹر برج لال گھوس صاحب

ڈاکٹری کے فن میں ان دونوں صاحبوں نے نہایت اعلی درجہ حاصل کیا ہی اور اسی سلسلہ میں نہایت معزز عہدے رکھتے ہیں مسلمان اور ہندو دونوں کو فخر کرنا بجا ہی کہ اُن کی قوم میں ڈاکٹر رحیم خانصاحب و ڈاکٹر برج لال گھوس صاحب جیسے ذی علم و لایق و فایق ڈاکٹر موجود ہیں *

ڈیوڈ راس صاحب سی آئی ای اور اُن کی میم صاحبہ

راس صاحب اور اُن کی میم صاحبہ کا ذکر کیئے بغیر میں لاہور کے حالات کو ختم نہیں کرسکتا - راس صاحب پنجاب ریلوے کے ٹرافک

سپرنٹنڈنٹ هیں اُن کے اخلاق کی لوگ تعریف کرتے هیں - ان کی میم صاحبه کو یوریشین لڑکیوں کی تعلیم کا بہت شوق هی اُنہوں نے ریلوے کے متعلق یوریشین ملازموں کی لڑکیوں کی تعلیم میں بہت کوشش کی هی اور خود اُس میں بہت محنت کرتی هیں - اکتوبر سنه ۱۸۸۳ ع میں جب آنریبل مسٹر جسٹس محمود ولایت سے آتے تھے تو اتفاق سے اُن کی میم صاحبه بھی اُسی جہاز میں تھیں جب میم صاحبه موصوفه نے سید صاحب کے لاهور میں آنے کا حال سنا تو اُنہوں نے سید صاحب سے ملنا چاها - سید صاحب اور هم سب لوگ اُن کی کوٹھی پر گئے جو نہایت هی عمدگی و خوبصورتی سے آراسته تھی راس صاحب اور اُن کی میم صاحبه بہت مہربانی سے ملیں تھوڑی دیر وهاں ٹھہرے چاء پی اور دوستانه باتیں هوتی رهیں - راس صاحب نے ایک کتاب اپنی تصنیف کی هوئی جس کا " دی لینڈ آف فیف ریورز اینڈ سندھ " نام هی بطور تحفه کے سید صاحب کو دی *

راس صاحب نے یهه بھی مہربانی کی که اپنے احاطه کے تمام اسٹیشن ماسٹروں کو سید صاحب کی لاهور کی روانگی کی تاریخ سے اطلاع دی اور یهه چاها که هر اسٹیشن پر سید صاحب کے اور اُنکے اور اُنکے همراهیوں کے آرام کا خیال رکھا جاویگا - اور جہاں ضرورت هو اُنکے اور اُنکے همراهیوں کے لیئے علاحدہ گاڑی مہیا کی جاوے *

صاحبان اخبارات پنجاب

اب همکو پنجاب کے احباب کا جن کے هاتهه میں اخبار هیں شکر ادا کرنا باقی هی هم بالتخصیص حافظ عمردراز صاحب مدیر پنجابی اخبار لاهور اور اُنکے مربی منشی شمس الدین صاحب مترجم چیف کورٹ پنجاب — منشی محرم علی صاحب چشتی مدیر اخبار رفیق هند - سید نادر علی شاہ صاحب سیفی مدیر اخبار رهبر هند - جناب مولوی محمد اشرف صاحب بی اے مدیر اخبار انجمن پنجاب اور اڈیٹر صاحب ٹریبیون کا شکر ادا کرتے هیں جنہوں نے اس سفر کے حالات کو بذریعه اپنے اخباروں کے شایع کیا — اور هم مسافروں کے حال پر مہربانی کی — کوہ نور لاهور بھی بہت نامی اور پرانا اخبار لاهور کا هے اس کا شکریه ادا کرنے سے بھی هم باز نہیں رہ سکتے *

یہہ سب کچھہ تو ہم نے لکھا مگر یہہ نہ لکھا کہ لاہور کے بزرگوں نے ہم لوگوں کی نسبت بھی جو سید صاحب کے ہمراہ اس سفر میں تھے کچھہ کہا یا نہیں - ہم کچھہ ایسے بے قدر نہ تھے کہ ہماری نسبت کوئی کچھہ نہ کہتا ہمارے دوست ملشی محرم علی صاحب چشتی نے اپنے اخبار رفیق ہند میں جو ریمارک ہماری نسبت لکھے ہیں ہم نہایت شکر گذاری سے بطور اُن کی عنایت کی یادگاری کے اس مقام پر لکھتے ہیں *

سید صاحب اور اُن کے رفقا

(منقول از اخبار رفیق ہند مطبوعہ ۲ فروری سنہ ۱۸۸۴ ع)

خود سید صاحب بفضل الہی ایک بھاری بھر کم قوی اور تنومند بزرگ ہیں - گو کمر بہت سے سالوں کے بوجھہ سے دبی ہوئی معلوم ہوتی ہی مگر پھر بھی اُسے بہت خمیدہ ہونے نہیں دیتے - پرہیزگاری اور باقاعدہ عادات نے اُن کا کونسٹیٹیوشن کو بہت عمدہ رکھا ہی — گلے میں ایک رسولی ہی مگر خضر صورت ریش مبارک اُسکو کسیقدر پردہ میں رکھتی ہی — آواز خوب مضبوط ہی - علم تقریروں میں عموماً وہ اپنا قومی ہمدردی کا جذبہ روک نہیں سکتے اور اکثر اُن کی بے بس اشکباری اُن کی فصاحت اور تاثیر تقریر میں بہت مدد دیتی ہی — آپس کے میل جول میں ہر ایک سے حد درجہ کا خلیقانہ سلوک ہی - مزاج میں کسیقدر ظرافت بھی ہی - مگر اُسیقدر کہ کالملح فی الطعام - باتیں بہت کرنے کی عادت نہیں - چہرہ سے ایک خاص قسم کا بزرگانہ رعب ظاہر ہوتا ہی *

جناب حاجی مولوی سید محمد اسمعیل خاں صاحب رئیس اعظم دتاولی ضلع علیگڈہ ایک متوسط قد کے دیدارو جوان ہیں — عموماً عربی پوشاک پہنتے ہیں اور سچ مچ اُسی پاک خطہ زمین کے باشندے معلوم ہوتے ہیں - بہت متشرع اور متقی ہنس مکھہ اور خلیق بزرگ ہیں *

جناب مولوی سید اقبال علی صاحب منصف فیض آباد کامل جنٹلمین اور ٹھیک ترکی لباس پہنتے ہیں - ڈاڑھی پوری چٹ رہتی ہی - ہرچہ گھریرہ مختصر گھریرہ — متوسط قد کے آدمی ہیں اور چہرہ

سے چستی چالاکی برستی هی - سید صاحب کے رفقا میں بہت مستعد هیں — اور گویا جناب ممدوح کے سکرٹری اعظم هیں — ان کے عمدہ مضامین اور قومی همدردی کا عموماً اہل هند میں اسقدر شہرہ هی کہ شاید همارے ناظرین کے سامنے انکو زیادہ انٹروڈیوس کرنے کی ضرورت نہیں — ایک کمال جو آپ میں پایا گیا وہ خاص طور پر ذکر کرنے کے قابل هی — یعنی یہہ صاحب ایسے زود رقم هیں کہ هر ایک مقام کے هرایک جلسہ کی تقریروں کو فی الفور ساتھہ ساتھہ قلمبند کرتے جاتے هیں- پہلے همارا خیال تھا کہ شاید انگریزی شارٹ هینڈ طریقہ پر آپ علامات کے ذریعہ سے مطلب لکھتے جاتے هونگے مگر جب دیکھا گیا تو بلفظہ قلم کے ایک عجیب تاثک سے ایسا شعبدہ دکھاتے هیں جو بلاشبہہ قابل تقلید هی — همارے کارسپانڈنٹوں کو جسقدر سید صاحب کی تقریروں وغیرہ حالات کا خلاصہ ملا وہ زیادہ تر انهی کی مخلصانہ توجهہ کا نتیجہ هی جسکا هم شکریہ ادا کرتے هیں — کسیقدر لطیفہ گوئی بهی آپ کی عادت میں هی اور انگریزی سے بهی واقف هیں •

جناب بخشی اکرام اللہ خاں صاحب رئیس دهلی خاصی گورے چٹے خوبصورت — خوب سورت اور نہایت هی معقول اور متین شخص هیں انگریزی میں عمدہ لیاقت هی — اگر هم غلطی نہیں کرتے تو مسلمانوں کے مسئلہ جہاد کی نسبت جو ایک دو عمدہ مضمون کچھہ عرصہ هوا سول اینڈ ملیٹری گزٹ میں شایع هوئے تھے آپ هی کے قلم کا نتیجہ تھے — جسکا شکریہ سب مسلمانوں پر فرض هی — موجودہ رواجی فیشن کے بموجب باوجود جوانی کے اکثر عینک لگائے رکھتے هیں — ضرورت کے بغیر بہت کم گفتگو کرتے هیں — غرض کہ جوانوں کے لیئے ایک مثال هیں •

سید محمد علی صاحب بورڈر مدرسۃ العلوم ایف - اے پاس کردہ هیں - سید صاحب کے نواسے هیں اور پورا ترکی لباس پہنتے هیں - بہت خلیق نوجوان هیں - ان کو سید صاحب کا پرائیوٹ سکرٹری اس سفر میں سمجھنا چاهیئے - انگریزی زبان کے متعلق سب کار و بار انهی کے سپرد هیں - انگریزی میں بہت اچھی لیاقت هی - اور هونہار معلوم هوتے هیں •

ذکر شہر لاہور

لاہور ایک نہایت مشہور و پرانا شہر ہی مدت تک دارالسلطنت رہا ہی واقعات عظیمہ جو ہندوستان کي تاریخ میں معظم واقعات میں سے ہیں اس شہر میں گذرے ہیں – عمارات شاہي یہاں کي اور خصوصاً شالا مار باغ نہایت مشہور ہیں — جدید عمارتوں میں لارنس ہال اور اُس کے برابر مانٹگمري ہال نہایت عمدہ و نفیس عمارتیں ہیں جو ہندوستانیوں کے روپیہ سے بني ہیں — مگر افسوس ہی کہ خدا تعالی نے ہندوستانیوں کو اس لایق نہیں کیا کہ اُن سے فائدہ اُٹھا سکیں – البتہ یورپین کے لیئے وہاں سب طرح کا عیش و آرام مہیا ہی — جب ہم اُس کو دیکھنے کو گئے تو وہاں دفتر کے چھوٹے کمرہ میں جو مانٹگمري ہال کے دروازہ کے متصل ہی ایک یورپین صاحب جو شاید منتظم یا منیجر ہال کے ہونگے تشریف فرما تہے – اُنھوں نے یہہ بات سنکر کہ چند ہندوستاني ہال کے دیکھنے کو آئے ہیں نہایت اکراہ سے اُن کے دیکھنے کي اجازت دي *

لاہور کے شہر کا ذکر بالتخصیص میں نے ایک جدید عمارت کے ذکر کے لیئے جو بن رہي ہی کیا ہی – وہ عمارت ایک نہایت بڑا اور عظیم‌الشان گرجا ہی جو طیار ہو رہا ہی اور جسکي طیاري میں کم سے کم پانچ لاکھہ روپیہ خرچ ہوگا اور یہہ کل روپیہ چندہ سے جمع ہوگا ایک یورپین انجنیر اُسکي تعمیر کا ٹھیکہ لینے کو ولایت سے آیا ہی وہ محض اپنے فائدہ کے لیئے نہیں آیا بلکہ جو حق‌المحنت اور نفع اس ٹھیکہ میں ہوگا اُس میں سے بقدر اپنے صرف و ضرورت کے لیکا باقي سب گرجا کو بطور چندہ کے چھوڑ دیگا — مشہور ہی کہ علاوہ چھاوني میاں میر کے گرجے کے جو بنا ہوا موجود ہی یورپین نے گورنمنٹ سے ایک اور گرجا بننے کي درخواست کي تہي جسکي وہ ضرورت سمجھتے تہے مگر جو کہ ایک گرجا موجود تھا گورنمنٹ نے درخواست منظور نہیں کي اُس پر لوگوں نے ہمت کي اور خود آپس میں چندہ کرنے پر کمر باندھي اور ایسا بڑا گرجا بنوانا شروع کیا کہ گورنمنٹ بھي اگر چاہتي تو اتنا بڑا نہ بنواسکتي — اس واقعہ پر اگر غور سے نظر کي جاوے تو اہل ہند کو عبرت پکڑنے کا مقام ہی *

لوگ خیال کرینگے کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کی ہمت بھی اس سے کچھہ کم نہیں ہی امرتسر کی مسجدیں سہارنپور کی نئی جامع مسجد اس کی نظیریں موجود ہیں — مگر اس میں یہہ غلطی ہی کہ یہہ چیزیں قوم کے لیئے یا قوم کی عبادت کے لیئے بنائی جاتی ہیں پس ان عمارتوں کے وجود سے پہلے قوم کے قوم بنانیکی فکر مقدم ہی - یورپین نے اپنی قوم کو قوم بنا لیا ہی - اب وہ جو چاہیں سو کریں — لیکن جبکہ مسلمانوں نے نہ قوم کو قوم بنایا ہی اور نہ اُسکے بنانے کی کچھہ فکر کرتے ہیں تو پھر صرف اینٹ پتھر کا مکان بنانے سے گو کہ وہ مسجد ہو یا امام باڑہ کیا نتیجہ ہی — لوگوں نے چند کاموں کو سمجھہ رکھا ہی کہ ثواب کے کام ہیں اور اُسی خیال پر وہ کام کرتے ہیں حالانکہ یہہ اُنکی محض غلطی ہی قوم کو جس چیز کی زیادہ ضرورت ہی وہی کام زیادہ ثواب کا ہی — ورنہ نہ مسجد بنوانے سے کچھہ ثواب ہی نہ امام باڑہ بنوانے سے خدا کی زمین مسجد ہونے کے لیئے اور مومنین کا دل حسین علیہ السلام کے غم کے امام باڑہ ہونے کے لیئے کافی ہی *

چوتھی فروری سنہ ۱۸۸۴ ع دس بجے صبح کے سید صاحب کی لاہور سے روانگی کا وقت قرار پایا تھا مگر کسی کو روانگی کے وقت سے اطلاع نہیں دی گئی تھی پھر بھی اکثر احباب خدا حافظ کرنے کے لیئے ریل کے اسٹیشن پر جمع ہوگئے تھے اخبار انجمن پنجاب نے سید صاحب کی روانگی کی نسبت اپنے اخبار مطبوعہ نویں فروری میں یہہ فقرہ لکھا ہی *

مشایعت کے وقت زیادہ آدمی نہ تھے کیونکہ اول تو کسی کو خاص طور پر بلایا نہیں گیا تھا لیکن بڑا سبب یہہ ہی کہ موسم بڑا خراب تھا ترشح بھی ہو رہا تھا اور متعلقین دفاتر و مدارس وغیرہ اس لیئے نہ حاضر ہوسکے کہ دفتر وغیرہ سے غیر حاضری نہ کرسکتے تھے — پھر بھی رؤساء اور دیگر تعلیم یافتہ صاحبوں میں سے بہت سے اصحاب موجود تھے — نواب عبدالمجید خاں صاحب بہادر - خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب - سید فضل شاہ صاحب - ڈاکٹر امیر شاہ صاحب - صدرالدین خاں صاحب خلف الصدق ڈاکٹر رحیم خاں صاحب - مرزا فتح محمد بیگ صاحب - مولوی سید ممتاز علی صاحب

اور دیگر صاحبان مشایعت میں شامل تھے سید صاحب کی جس وقت ٹرین روانہ ہوئي تو ایک " ہرا " کہا گیا لیکن یہہ ہرا پر افسوس تھا اور جو ہرا اُن کے آنے کے وقت ہوا تھا اُس میں اور اس میں بہت بڑا فرق تھا جو آوازوں سے — چہروں سے ہر طرح ظاہر ہوتا تھا سید صاحب کے دوستوں کو اُن کي مفارقت کا بڑا صدمہ معلوم ہوتا ہی جس کا کوئي چارہ نہیں ہوسکتا — سید صاحب کا یہہ لاہور کا سفر مدت تک یاد رہیگا اور اُس کے نتائج بھي بہت خاطر خواہ ہونگے *

ایک عجیب بات یہہ ہوئي کہ ریل کي روانگي میں دو منٹ سے بھي کم باقي ہونگے کہ دفعتاً جناب مولوي فیض الحسن صاحب سید صاحب سے ملنے اور رخصت کرنے دونوں کام اکھٹے کرنے کو تشریف لائے — اُسوقت سب لوگ گاڑي میں بیٹھہ چکے تھے گاڑي کا دروازہ بھي بند ہوچکا تھا مگر سید صاحب نے کھڑکي ہي میں سے اُن سے مصافحہ کیا اور اُس ترشح میں تشریف لانے اور تکلیف اُٹھانے کي زیادہ تر احسانمندي قبول کي مولوي صاحب نے فرمایا کہ میں تو مہاراجہ کپورتھلہ کي کوٹھي پر تمسے ملنے گیا تھا وہاں جاکر تمہارا روانہ ہونا معلوم ہوا میں وہاں سے یہاں آیا خوب ہوا کہ ابھي ریل نہ چھوٹي تھي سید صاحب اس کا پورا شکر بھي ادا کرنے نہ پائے تھے کہ ریل چلدي سب دوستوں نے ہمکو اور ہم نے سب دوستوں کو خدا حافظ کہا *

حالات مقام جالندھر

مرتبہ دوم

بروقت مراجعت از لاھور

لاھور کے دوستوں کو رخصت کرکے اُسی تاریخ چوتھی فروري سنہ ۱۸۸۴ع کو چار بجے سید صاحب اور اُنکے ھمراھي جالندھر کے اسٹیشن پر پہونچے - جو خط سید صاحب نے لاھور سے مولوي شیخ مراد علي صاحب کي خدمت میں بھیجا تھا اور جس میں تاریخ و وقت پہونچنے جالندھر کا مندرج تھا وہ کسي سبب سے اُنکے پاس نہیں پہونچا - افواھاً اُنکو پہونچنے کي تاریخ معلوم ھوگئي تھي مگر تردد باقي تھا - باوجود اسکے ریلوے اسٹیشن پر متعدد احباب تشریف رکھتے تھے اور سواریاں موجود تھیں — سید صاحب معہ اپنے ھمراھیوں کے سردار بکرماں سنگھہ بہادر سي ایس آئي کي کوٹھي میں جہاں سردار صاحب خود بھي تشریف رکھتے ھیں فروکش ھوئے اور اُنھي کے مہمان ھوئے *

کوٹھي نہایت وسیع وعمدہ اور ایک بہت بڑے احاطہ میں واقع ھی تمام کمرے نفیس اسباب و شیشہ آلات و فرش فروش سے سجے ھوئے ھیں کوٹھي کے ایک طرف وسیع چبوترہ ھی جسپر شامیانہ تانا گیا تھا اور اُسي چبوترہ پر دو نفیس ڈیرے بھي استادہ تھے تاکہ اگر ضرورت ھو تو کام میں آویں خود سردار صاحب اپني وسعت اخلاق کے سبب اور اُنکے فرزند ارجمند ٹیکا پرتاب سانگھہ صاحب جو بمصداق اس شعر کے -

بالاے سرش ز ھوشمندي * مي تافت ستارہ بلندي

لایق اور ھوشیار اور ھونہار معلوم ھوتے ھیں - اور کرنل محمد علي خاں صاحب جو سردار صاحب کي سرکار میں بطور نایب ھیں مہمانوں کي خاطر و تواضع میں مصروف تھے *

ھمارے مخدوم و مکرم خان بہادر سردار یار محمد خاں صاحب اور مولوي شیخ مراد علي صاحب ھر وقت ھم لوگوں پر شفقت و عنایت فرمانے کو موجود تھے جلسہ کا انتظام نہایت خوبي سے کیا گیا تھا اور ٹکٹ تقسیم ھوئے تھے اور کوٹھي کا بڑا ھال بشمول اُس بڑے چبوترہ کے جسپر شامیانہ تانا گیا تھا لکچر کے جلسہ کے لیئے مقرر کیا گیا تھا *

وقت معینہ پر ایک مجمع کثیر جس میں چند یوریپین اور ہندوستانی عیسائی بھی شامل تھے جمع ہوگیا سید صاحب خان بہادر سردار یار محمد خاں اور مولوی شیخ مراد علي صاحب کے همراہ اپنے کمرہ سے بڑے هال میں تعریف لائے جہاں تخت بچھاکر ایک اونچی جگھہ لکچر دینے کے لیئے بنائی گئی تھی - سید صاحب ایک لمحہ اپنی کرسی پر بیٹھے اور پھر کھڑے ہوئے اور مندرجہ ذیل لکچر دیا *

سید صاحب کا لکچر بمقام جالندھر

کرتھی سردار بکرماں سنگھہ بہادر سی ایس آئی میں

جناب سردار صاحب و دیگر بزرگان -

آج مجھکو نہایت خوشی هی که دوسری مرتبہ آپ صاحبوں کی خدمت میں حاضر هونیکا مجھکو اتفاق هوا هی - پہلی دفعہ اور نیز اس دفعہ جالندھر کے بزرگوں نے جو کچھہ عنایت و شفقت میرے حال پر فرمائی هی اُسکا میں دلی شکر ادا کرتا هوں - اگلی دفعہ جب میں یہاں آیا تو ایک مضمون خاص پر بشمول دیگر مضامین کے لکچر دینا قرار پایا تھا لیکن وہ ملتوی هوگیا اب اُنہی مضمونوں کو پھر اختیار کرنا اور اُنہی کے بیان پر پھر متوجہ هونا میں غیر ضروری سمجھتا هوں - میرا ارادہ هی که جو چیز هندوستانیوں کے لیئے زیادہ ضروری اور زیادہ تر مفید اور کار آمد هی اور جسپر هندوستانیوں کو زیادہ غور کرنا اور دل سے متوجہ هونا درکار هی اور جو درحقیقت ملک کے لیئے سب سے زیادہ فائدہ مند هی اُسی کے متعلق کچھہ بیان کروں - جس چیز پر میںنے اسقدر زور دیا هی وہ چیز تعلیم هی اور اُسی کے ساتھہ تربیت اگرچہ مجھے بہت خوشی هی که دس برس کے بعد جو میں اس مرتبہ پنجاب میں آیا اور مختلف اضلاع کے لوگوں سے ملا تو مجھکو معلوم هوا که اس خطہ نے هرایک امر میں بہت کچھہ ترقی کی هی میں اس ترقی پر رؤساء پنجاب کو مبارکباد دیتا هوں اگر کوئی شخص اپنی آنکھہ سے نہ دیکھے تو اُسکو اسبات پر مشکل سے یقین هوگا که اس تھوڑے سے زمانہ میں اس ملک میں اسقدر ترقی هوگئی هی - تعلیم کی نسبت بھی یہاں کچھہ کم ترقی نہیں هوئی اضلاع شمال و مغرب میں جہاں اسی برس سے گورنمنٹ کی

عملداري هی اگر پنجاب سے مقابلہ کیا جاے تو صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اُس ملک میں ترقي کي چال کسقدر آہستہ اور پنجاب میں کسقدر تیزي پر ہی اور پنجاب کس طرح اُن اضلاع پر غالب ہوگیا ہی — لیکن میں یہہ نہیں کہتا کہ پنجاب کو اب کچھہ کرنا باقی نہیں ہی بلکہ ابهي اُسکو بہت کچھہ کرنا ہی پنجاب کو ایک یونیورسٹي بهي ملگئي ہی جسکے اصول پر لوگوں کي رایوں میں بہت کچھہ اختلاف ہوا تها اور اُسکے تقرر کے وقت بہت سے جهگڑے بهي پڑے تهے یہہ مخالفت عجب طرح کي تهي جو لوگ اُسکے مخالف تهے وہ بهي ملک اور قوم کے خیر خواہ تهے اور جو لوگ کہ اُسکے طرفدار اور قایم کرنے والے تهے وہ بهي اپني دانست میں ملک اور ملک کے لوگوں کی بہتري چاہتے تهے — کوئي شک نہیں ہی کہ ابتدا میں اُسکي بنا کے طریقہ نے ایک نامناسب صورت پکڑي تهي مگر حال کے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے اُسمیں کچھہ اصلاح کي اور اُسکي صورت کو سنوارا اب پنجاب یونیورسٹي ایک ایسے درخت کي مانند ہوگئي ہی جس میں دو قسم کے پهل لگتے ہیں ایک میٹها اور دوسرا پهیکا یا دو پهول کهلتے ہیں ایک خوشنما اور خوشبودار اور دوسرا بغیر خوشبو کا اب یہہ بات کہ کس پهل اور کس پهول سے عمدہ نتیجہ ملک کي ترقي کا اور ملک میں اعلی درجہ کي تعلیم کے پهیلنے کا حاصل ہوگا غور طلب باقي ہی اب پنجاب کے لوگوں کے اختیار میں ہی کہ اُسپر غور کریں اور جسکو پسند کریں اختیار کریں — اے حضرات میں بهي ہندوستان هي کا رہنے والا ہوں میرے باپ دادا نے مشرقي هي علوم میں تعلیم پائي تهی اُسي سے فائدے اُٹهائے تهے میرے ہندو بهائیوں نے بهي اپنے هي علوم میں بڑي ترقی کی تهي اُنکي مقدس زبان سنسکرت میں بہت سے علوم موجود ہیں جنپر اُنکو فخر کرنے کا مقام ہی کہ اُنکے باپ دادا نے ایسے علوم جاري کیئے تهے اور اُن میں ایسي عمدہ عمدہ کتابیں لکهي تهیں اور وہ سب مشرقي هي علوم تهے — جو مناسبت مجهکو مشرقي علوم سے بوجہہ ہندوستان کے باشندہ ہونے یا باپ دادا کے موروثي علوم ہونے کے سبب سے ہی میرے دل میں اِسي بات کو آنا چاہیئے تها کہ وهي علوم قابل ادب ہیں اور اُنهي علوم کو از سر نو زندہ کرنا یا ترقي دینا چاہیئے مگر زمانہ کي چال نے مجهکو یہہ سکهایا ہی

اور اُس پر مجبور اور مضبوط کردیا هی که میں یهه کہوں که همارے نوجوان طالب علم اور پیارے بچے انگلش لٹریچر اور یوروپین سینس سیکهیں *

اے دوستوں ایک زمانه تها که همارے باپ دادا اپنے حاصل کیئے هوئے علوم پر فخر کرتے تهے هندو صاحبوں کے باپ دادا کا بهي ایساهي حال تها وه فخر بے شک همیشه رهیگا اور اُن بزرگوں کے نام عزت سے لیئے جائینگے مگر اس زمانه میں یهه چیز قابل دیکهنے کے هی که کونسي چیز اب همکو اور همارے ملک کو مفید هی کونسے علوم همکو مهذب بناوینگے اور کس زبان کا سیکهنا هماري شایستگي کو ثابت کریگا اور دنیا میں همکو بکار آمد بناویگا میں اس بات کے کہنے پر مجبور هوں که وه انگلش لٹریچر اور سینس هی – جس زمانه میں مشرقي علوم همارے اور تمهارے باپ دادا نے حاصل کیئے تهے اُسکو هزاروں برس هوگئے جو علوم سابق میں جاري اور ایجاد هوئے تهے اُنمیں بعض علوم تو بلاشبهه ابتک سچے ثابت هوئے هیں مگر اُن میں بهي بهت کچهه ترقي هوگئي هی اور بهت سے علوم اب ایسے ایجاد هوئے هیں جنکو همارے تمهارے باپ دادا نجانتے تهے اور وه اس زمانه کے لیئے مفید اور کار آمد هیں اگر هم اُسی پراني لکیر کو پیٹتے رهیں تو گویا هم موجوده زمانه سے سیکڑوں برس پیچهے هٹتے هیں حالانکه همکو آگے بڑهنا چاهیئے (چیرز) میں کہتا هوں که پنجاب کے لوگوں کا یهه خیال هی که وه اُن جدید علوم کو اپني زبان کے ترجموں سے حاصل کرلوینگے اور یهي بنا مشرقي زبان کي یونیورسٹي قایم کرنے کي هوئي مگر میں آپ کو بتاتا هوں که میں پهلا شخص هوں جس کے خیال میں بیس بائیس برس قبل یهي بات آئي تهي میں نے صرف اُس کو خیال هي نهیں کیا تها بلکه کرکے دکهایا اور آزمایا تجربه کیا سیونٹیفک سوسئیٹي قایم کي جو ابتک زنده هی اُس میں یهي کام شروع کیا تها تاکه علوم اور فنون کي کتابیں اپني زبان میں ترجمه هوکر قوم کي تعلیم کے لیئے شایع کي جاویں مگر بعد تجربه کے معلوم هوا که ان جدید علوم کا ترجمه کرکے اپني قوم کو سکهلانا نا ممکن هی — میں اس کا مخالف نهیں هوں که بذریعه ترجمه کے وه علوم هماري زبان میں نه لائے جاویں مجهکو جسقدر مخالفت هی وه اسبات سے هی

که همارے ملک کي تعلیم اور خصوصاً اعلی درجه کي تعلیم انهي پر منحصر رکهي جاوے یا وهی کافي متصور هوں اور انگریزي زبان میں تعلیم کی ضرورت نهو - جن لوگوں نے ترجمه کا کام کیا هی وه جان سکتے هیں که غیر زبان کي اصطلاحوں کو اپني زبان میں لانے کے واسطے کسقدر دقتیں پیش آتي هیں پهر اس کے سوا یهه کیسي دقت هی که جبتک کسي ایک علم کي کتاب کا ترجمه هوکر شایع هونے کا وقت آئے تبتک اُس علم میں بہت سي اصلاح اور بہت کچهه ترقي هو جاتي هی هاں یهه اُسوقت هوسکتا تها که جب علم محدود هوگئے هوتے اور هماری زبان حکمران زبان هوتي همارا یهه حال نهیں هی هماري حکمراں زبان انگریزي هی هم کیسي هي کوشش کریں ناممکن هی که هماري زبان میں علوم پهیل سکیں یورپ میں بهي غیر قوم کے علوم کي کتابوں کے اپني زبان میں ترجمه کرنے کا کام هوا هی اور هوتا هی باوجودیکه اُنهوں نے ترجموں میں اصطلاحیں قرار دینے کو مجلسیں مقرر کیں اور بڑے بڑے عالموں نے اُس پر توجهه کی پهر بهی اصطلاحات کے مقرر کرنے میں غلطیاں نکلتي هیں اور ثابت هوتا هی که اُن سے چارہ نهیں معهذا وه ترجمے اس لیئے نهیں هوئے اور نه اس لیئے هوتے هیں که وه ترجمے یورپ کے لیئے علوم کے سرمایه هونگے بلکه وه صرف اس بات کے جاننے کے لیئے هوتے هیں که اور قوموں کے کیا خیالات تهے همارے مسلمان بهائي اس بات پر زور دیتے هیں که خلفاء عباسیه کے وقت میں یوناني علوم اپني زبان میں ترجمه کرکے شایع کي گئے تهے اور ملک و قوم کے لیئے مفید هوئے مگر اس میں دو غلطیاں هیں ایک تو میں ابهي بیان کرچکا هوں که ترجموں کے ذریعه سے علوم پهیلنے کے لیئے ترجموں کي زبان وهي حکمران زبان ملک کي هوني چاهیئے خلفاء عباسیه کے وقت میں وهی زبان ملک کي حکمراں زبان تهي لوگوں کو دوسري زبان سیکهنے کي حاجت نه پڑتي تهي اور اُسي زبان میں علوم پهیلتے تهے اس کے سوا دوسري بات یهه هی که اُن کو یونان کي چند اور محدود کتابیں ملي تهیں اُس زمانه میں یونان کے علوم ترقي کرکے رک گئے تهے اُن میں روز روز نئي اصلاحیں نهوتي تهیں اُس وقت میں اُن ترجموں سے کام نکل سکتا تها اس زمانه میں یورپ کے جدید علوم نے ایک جگهه قرار نهیں پایا ترقي موقوف نهیں هوئي خدا کرے که اسکي

ترقي موقوف بهي نهو اس زمانه مين كوئي مهينه كوئي هفته نهين جاتا كه علوم مين كوئي نه كوئي نئي بات پيدا نهو طلبا كو روز بروز أس كو ديكهنا اور أس سے واقف هونا چاهيئے كيا يهه بات كسيطرح ممكن هى كه جو دريا روز بروز موج مارتا هوا بڑهتا آتا هو اور أس كو ايک كوزه مين بند كرين كالج كے طالبعلم بخوبي جانتے هين كه دس برس أسطرف جو كتابين ٹيسٹ بک تهين اب وه ردي هين اگر ميري ياد مين غلطي نهو توتهوڑے دن هوئے كه لارڈ ڈفرن نے قاهره ملک مصر مين تعليم پر ايک لكچر ديا تها مصر كي حكمراں زبان عربي هى وهاں علوم كي كتابوں كا ترجمه عربي زبان مين كيا جاتا هى فرانس اور جرمن مين جاكر لاكهوں روپيه خرچ كر كے وهاں كے علوم اپني زبان مين ترجمه كرتے هين اور وهي كتابين وهاں شايع هوتي هين لارڈ ڈفرن نے لوگوں كو يهه بات دكهائي كه بهت سي كتابين جو ابهى چهاپه خانه سے نكلنے بهى نهين پائي تهين وه ردي هوگئين علوم كا ايک حد تک ركهنا اور چيز هى اور ترقي دينا اور چيز هى مين سمجهتا هوں كه هملوگ كيا اگر گورنمنٹ بهي بهت بڑا حصه خرچ كا دے تب بهي أن تمام علوم كا جو شايع هوتے جاتے هين أن كا ترجمه اور همكو أن سے فائده پهونچنا نا ممكن هى ادنے ترين تعليم كے ليئے وه ترجمے مفيد هوسكتے هين اعلى درجه كي تعليم كے ليئے جو يونيورسٹي كي تعليم كهلاتي هى صرف نا مفيد هي نهين هين بلكه ملک و قوم كے ليئے نهايت مضر هين همكو يهه ديكهنا چاهيئے كه آگے بڑهين يا پيچهے هٹين ترجموں كے پيچهے پڑا رهنا ميري دانست مين پيچهے هٹنا هى بعض مسلمان مجهه سے كهتے هين كه انگريزي پڑهنے سے اور علوم جديده كے سيكهنے سے عقايد اسلام مين سستي آجاتي هى بهت سے خطوط بهي ميرے پاس اس مضمون كے آئے هين مگر مين نهين جانتا كه يهه گفتگو كس بنياد پر هى ميرے خيال مين تو يهه مباحثه نئي بات نهين هى خلفاء عباسيه كے وقت مين بهي علمانے جو ساده مزاج تهے اور جن مين دور انديشي كا ماده نتها ايسے هي فتوے ديئے تهے كه فلسفه اور لاجک كا پڑهنا ممنوع هى اور پڑهنے والا گنهگار مگر مسلمانون كے مشهور اور مقدس عالمون مين كوئي ايسا نه نكلے گا جسنے فلسفه اور منطق نه پڑها هو اگر كسي نے ايسا نهين كيا تو وه أس درجه كو نهين

حاصل کرسکتا تھا جو عالموں کا درجہ کہلاتا ہی میں خیال کرتا ہوں کہ کوئي وجہہ نہیں ہی کہ انگریزي پڑھنے سے مذہب میں نقصان آتا ہو ـ ایک زحمت کا زمانہ ہندوستان پر اور گذرا ہی میري سمجھہ میں کم لوگ موجود ہونگے جنہوں نے اُسکو دیکھا ہوگا اور اس جلسہ میں یقینا بہت کم لوگ ہونگے جو اُس سے واقف ہونگے یہہ وہ زمانہ تھا کہ جب لارڈ مکالي پریسیڈنٹ ایجو کیشنل بورڈ کے تھے اُس وقت اس کي تکرار اور بحث تھي کہ ہندوستانیوں کو ایا انگریزي علوم اور فنون سکھائے جاویں یا اُنکوں اُنھي مشرقي علوم میں مبتلا رکھیں جن میں وہ ابتداے عملداري انگریزي سے سنہ ۱۸۳۰ ع یا سنہ ۱۸۳۲ ع تک مبتلا تھے یہہ تکرار علوم انگریزي کے مفید یا غیر مفید ہونے پر نہ تھي بلکہ اسبات پر تھي کہ خدا نے جن بندوں کو ہمارے قبضہ میں دیا ہی اُنکو اپنے فائدہ کي نظر سے اندھیرے میں رکھنا بہتر ہی یا خدا کا ملک کا انسانیت کا فرض ادا کرنے کے خیال سے اُنکو روشني میں لانا فرض ہی ـ یہہ بحث نہ صرف ہندوستانمیں تھي بلکہ اس بحث سے پارلیمنٹ کے کمرے انگلستان میں بھي گونجتے تھے ـ وہ شخص جو اپني نیک دلي سے خدا کے بندوں پر نیکي کرنا چاہتا تھا اس امر میں گورنمنت سے مخالف تھا مگر بڑي بحث کے بعد وہ نیک بندہ خدا کے بندوں پر شفقت کرنے والا یعني لارڈ مکالي جیت گیا میري دانست میں کوئي گورنر جنرل کوئي ویسراے کوئي ملک کا خیرخواہ ایسا نہیں گذرا جس نے لارڈ مکالي سے زیادہ ہندوستان پر اور ہندوستانیوں پر احسان کیا ہو جسنے اسطرح کے استقلال اور ملک کي خیر خواہي زور قلم اور سچي راے سے ثابت کر کے یہہ طے کرا دیا کہ انگریزي زبان اور یورپین سیفر کي ہندوستانیوں کو اعلی درجہ کي تعلیم ہو ـ میں پنجاب کے لوگوں سے کہتا ہوں کہ اُس کے احسان کو یاد رکھیں اور سونچیں کہ اُس نے کیسي مفید چیز ہمکو دلادي ہی اور لوگوں کو خود دیکھنا چاہیئے کہ اُنکو کیا چیز مفید اور کیا مضر ہی ابھي دو دن کا عرصہ ہوا کہ میں ایک ایوننگ پارٹي میں شریک تھا جو براہ مہرباني مجھے دي گئي تھي اُس میں میں بہت سے بي اے جوانوں سے ملا جنہوں نے یورپین سیفر اور لٹریچر میں ڈگري حاصل کي ہی اور ایسے بزرگوں سے بھي مشرف ہوا جنہوں نے مشرقي علوم اور اورینٹل زبانوں کے

ذریعہ سے ڈگري پائي هی — میں ان پچھلے عالموں کو غور سے دیکھتا تھا کہ وہ مشرقي علوم اور مشرقي زبانوں کے عالم اس زمانہ میں کس کام کے هونگے اور ملک کو اُن سے کیا فائدہ هوگا مانا کہ وہ علم کے خزانے رکھتے هیں مگر وہ خزانے همارے کس کام آوینگے جبکہ همارے حکمراں زبان وہ زبان نہیں هی اُن کي مثال ایسي هي هی جیسے کہ ایک پتلہ کے پیٹ میں بہت سي کتابیں بہردیجاویں (چیرز) پنجاب یونیورسٹی کا مسودہ قانون جب پیش هوا تہا تب میں بهي کونسل میں تھا میرے دل پر اسکا بہت اثر هوتا تہا کہ اگر یہہ مسودہ اُسي حیثیت پر پاس هوگیا تو پنجاب کي قسمت ڈوب جاویگي مگر مبارکي هو سر چارلس ایچیسن کو جنہوں نے کسقدر تکمیل اور اصلاح کے بعد اُسکو پاس کرایا اب پنجاب کا ڈوبنا یا ترنا اُسیکے باشندوں کي راے پر منحصر هی همکو گورنمنٹ کی پالسي سے آنکھہ بند کرلیني چاهیئے همکو وهي طریقہ اختیار کرنا چاهیئے جو همارے ملک اور قوم کے لیئے بہتري کا باعث هو همکو گورنمنٹ کا مشکور هونا چاهیئے جس نے همکو آزادي دي هی همارے واسطے ایسا امن قایم کیا هی جو هم هندو اور مسلمانوں کو کبهي پہلے حاصل نہ تہا همکو گورنمنٹ کا خیر خواہ رهنا چاهیئے و فاداري اور فرمانبرداري میں دریغ نکرنا چاهیئے جو بحیثیت ایک لایل سبجکٹ هونے کے همارا فرض هی مگر جو چیز همارے ملک اور قوم کے لیئے مفید هی اور جس کے اختیار کرنے میں گورنمنٹ هماري مزاحم بهي نہیں هی خود سوچ کر همکو اختیار کرنے چاهیئے همکو گورنمنٹ کي پالسي کا شکر گذار هونا چاهیئے جس نے براہ مہرباني همارے لیئے تعلیم کا بڑا بوجهہ اسطرح سے اپنے اوپر اُٹها لیا هی جسکي نظیر دنیا میں نظر نہیں آتي گورنمنٹ همارے لیئے اس سے زیادہ اور کچھہ کرنہیں سکتي هندوستان جیسے ملک میں جہاں مختلف قوم مختلف حاجتوں مختلف عقاید مختلف مقاصد اور اغراض کے لوگ هوں بجز یکساں طریقہ تعلیم جاري کرنے کے اور کچهہ نہیں کرسکتي اور یهي امر اُس کا بڑي تعریف کے لایق هی مگر یہہ یاد رکهنا چاهیئے کہ هندوستان جیسے ملک کے لوگ گورنمنٹ کي اس پالسي سے اپنے اپنے مقاصد اور اغراض کے لایق فایدہ نہیں اُٹها سکتے فرض کیجیئے کہ گورنمنٹ کي عام پالسي هی کہ وہ تعلیم مذهبي سے

بالکل علحدہ رھے یہہ پالسي اُس کي تمام قوموں میں لایق تعریف اور تمام دنیا اُس کي ثنا خواں ھی (چیرز) مگر اس ملک میں بہت لوگ ھیں جو مذھبی تعلیم بہی چاھتے ھیں اس میں خواہ ھندو ھوں خواہ مسلمان یہہ لوگ کیونکر گورنمنٹ پر ایسي تعلیم کا بھروسا رکھہ سکتے ھیں اُن کو تو ضرور اپني تعلیم اپنے ھاتھہ میں لیني چاھیئے اے دوستو ھندوستان جو مدت سے علم اور سویلیزیشن میں مشہور چلا آتا ھی اور یہہ شہرت اُسکي اُسوقت سے تھي جب کہ دوسري قومیں وحشی اور جانور کے موافق تہیں کیا اُن کو غیرت نہیں آتي کہ اپنے بچوں کي تعلیم کے لیئے جو بنیاد تہذیب کي ھی گورنمنٹ کا منہہ دیکھے اور مشنري اسکولوں کي طرف تکے جس کے بانیوں نے اپنے خیال کے موافق انساني ھمدردي سے جو کچھہ کیا ھو اُسکو غنیمت سمجھے اور اپني اولاد کو اُس مہرباني اور خیرات کي تعلیم پر چھوڑ دے تم کو غیرت نہیں آتي کیا تمہاري مجموعي قوت تمہاري ھمت تمہاري دولت اسقدر بہي نہیں ھی کہ تم اپنے بچوں کو تعلیم دے سکو - مذھبي انگریزي دنیوي تعلیم کے تم مختار بنو اور جسطرح پر چاھو اپني اولاد کو تعلیم دو - کئي روز ھوئے جبکہ میں امرتسر میں تھا مجھکو خبر ملي کہ ایک زنانہ اسکول الکذنڈریا وھاں قایم ھوا ھی ریورنڈ کلارک صاحب نے براہ مہرباني میري خواھش کے بموجب وہ اسکول مجھکو دکھایا میں بیان نہیں کرسکتا جسقدر اُن مشنریوں کي عزت اور خوبي میرے دل میں اُس کے دیکھنے سے بیٹھي ھی اس اسکول میں غیر قوم کي لڑکیاں تعلیم پاتي ھیں جن سے اسکول کے منتظموں کا نہ کچھہ رشتہ ھی نہ ھم قوم ھیں نہ برادري نہ ایک ملک کے رھنے والے ھیں - اُن لڑکیوں کي تعلیم جسقدر خوبي اور عمدگي اور صفائي سے ھوسکتي ھی وھاں ھوتي ھی اور اُس کے دیکھنے سے ریورنڈ کلارک کي بڑي قدر دلوں میں بیٹھتي ھی میں نے جہاں تک دیکھا کہہ سکتا ھوں کہ جس عمدگي سے الکذندریا اسکول قایم ھوا ھی ھندوستان میں بے نظیر ھی - پچانوے ھزار روپیہ کے قریب اُس کي عمارت میں خرچ کیا گیا ھی یہہ اُن کي قوم اور ان کے بچوں کے لیئے نہیں ھی بلکہ اس ملک کي ھندوستاني عیسائي لڑکیوں کے لیئے ھی غرض کہ جسقدر عزت اُن مشنریوں کي میري نظر میں بیٹھي اُسیقدر بے عزتي اپنے ملک اور قوم کي دکھائي دي - اُن لوگوں نے بھیک مانگکر

دوسري قوم کے بچوں کے لیئے یہہ بندوبست کیا ہی مگر حیف ہی ہندوستانیوں پر کہ اپني قوم اور بچوں کے لیئے کچھہ نہیں کرتے- اگر فرض کیا جاوے کہ اُنھوں نے گورنمنٹ کی دي ہوئي تعلیم بچوں کے لیئے کافي سمجھي ہی تو یہہ خیال غلط ہی — اگر میري راے غلط نہو تو نري تعلیم کسي کام کي نہیں جب تک اُس کے ساتھہ تربیت نہو تربیت کے معني یہہ نہیں ہی کہ بچہ دوزانو ہوکر بیٹھے اور ہاتھہ جوڑ کر ہماري ہاں میں ہاں ملائے یہہ تو انسان کي تعلیم نہیں ہی یہہ تو بندر کو بھي سکھا دیا جاتا ہی بچوں کي تربیت کے لیئے سچائي نیکي لحاظ سچي آزادي ہوني چاہیئے اور یہہ تمام باتیں گھر پر تعلیم پانے سے نہیں آ سکتیں جب تک اُن کے لیئے ایک ایسي تعلیم گاہ نہو اور وہ اُس تعلیم گاہ کے اڈ گڑے میں نہ ڈال دیئے جائیں جہاں بجز تعلیم اور تربیت کے اور کوئي چیز نہو جن لوگوں نے کیمبرج اور آکسفورڈ کے کالجوں کي تعلیم اور وہاں لڑکوں کا رہنا ندیکھا ہو اُن کے خیال میں اُس کي خوبي واقعي ذرا مشکل سے آویگي وہاں جوان جوان اور خوبصورت لڑکے نہایت صفائي اور ستھرائي سے بسر کرتے ہیں اور کالج لیف کا اُن کے اخلاق اور تربیت پر ایسا اثر ہوتا ہی جس سے وہ دنیا میں تربیت یافتہ اور شایستہ کہلاتے ہیں ہندوستان میں راجہ - سردار بہادر — خان بہادر - اور اور نامي وگوں نے اپنے بچوں کي تربیت کا کیا بندوبست کیا ہی گو میں ایک غریب آدمي ہوں مگر میں نے بڑے بڑے امیروں کے بچے دیکھے ہیں وہ نوکروں کے لونڈوں اور اگر وہ نہوں تو بازاري لونڈوں کي صحبت اُٹھاتے ہیں — گالي گلوچ برے الفاظ بد اخلاقي کي باتیں خراب عادتیں سنتے دیکھتے اور سیکھتے ہیں اسکے سوا اور کچھہ نہیں - بھلا ایسي حالت میں بھي تربیت ہوسکتي ہی ہرگز نہیں مدرسہ میں جاکر چار گھنٹے ماسٹر یا زیادہ سے زیادہ انگریزي پروفیسر کے پاس بیٹھنے سے تربیت نہیں آ سکتي وہ مقام کچھہ جادو گھر نہیں ہی کہ وہاں تین یا چار گھنٹہ کا رہنا باقي چوبیس گھنٹوں کي خراب صحبتوں کي خرابیوں کو دور کرسکے — آپ کلکتہ سے پشاور تک ہمالیہ سے لیکر دکن تک کوئي جگہہ بتائے جہاں لڑکے تربیت اور تعلیم پاسکتے ہوں گو میں تو یہہ کہہ سکتا ہوں کہ جیسا چاہیئے تعلیم بھي نہیں پاسکتے لیکن بفرض تعلیم کے تربیت تو ہرگز نہیں

پاسکتے کوئي رئيس کیساهي بڑا رئيس کیوں نہو کوئي سامان کافي اپنے گھر پر تعلیم اور تربیت کا نہیں کرسکتا اس تعلیم کے واسطے یہہ ضروري هی که عمدہ خاندان عمدہ اخلاق عمدہ تعلیم کے معلم اور پروفیسر هوں اور لڑکے جو آپس میں ساتھہ پڑھتے اور رهتےهوں اُسیطرح اچھے خاندان اور اچھي عادتوں کے خوگر هوں یہہ امور هر جگہہ مہیا هونے نامسکن هیں اور واقعي جب ایسا نہو تو کوئي شخص اپنے لڑکے کو بلا لحاظ اُس کي تیمار داري اور خرابیوں سے بچنے اور هر طرح کي حفاظت سے محفوظ رهنے کے بهروسه پر کہیں نہیں بهیج سکتا یہہ اُسي وقت میں هوسکتا هی که وهاں سب عمدہ سامان موجود هوں اور مربي اپنے لڑکوں کو اور روپیه خرچ کا بیهجکر سب طرح پر مطمئن هوں (چیرز) یهي خیالات میرے دل میں تهے جبکه میںنے علیگڈہ میں کالج کي بنیاد ڈالنے کا ارادہ کیا اور اُس کا ایک ایسا وسیع تعلیم گاہ بنانا تجویز کیا جس میں کافي تعداد هماري قوم یعني ملک کے باشندوں هندو اور مسلمان دونوں کي گنجایش هو اور دونوں گروہ عمدہ طور سے وهاں تعلیم اور تربیت پاویں جب یہہ خیال میرے دل میں آیا تو میں لندن گیا وهاں کے کالجوں بورڈنگ هوسوں کیمبرج کے طلبه کے رهنے کا حال دیکھا اور سمجھا که حقیقت میں جبتک اپنے ملک کے بچوں کے لئے ایسي جگہہ نه بناویں تو تعلیم اور تربیت نامسکن هی ۰ مگر جب میںنے اپنے دوستوں سے ایسا ارادہ ظاهر کیا تو اُنهوں نے روپیه کي تعداد پوچھي جو اُس کے واسطے ضروري تهي میںنے ایک معتدل تعداد پندرہ لاکهہ روپیه کي بیان کي جو حقیقت میں اتنے بڑے کام کے واسطے کافي نه تهي اس تعداد کو سنکر میرے وہ دوست بهي جو میري راے کو پسند بهي کرتے تهے متعجب هوئے اور اُن کے منهہ سے یہہ آواز نکلي که پندرہ لاکهہ روپیه اور هندوستان کیا کچهہ جنون هوگیا هی مگر مجھے تعجب اس آواز سے نہیں هوا کو میں سمجهتا تها که قوم کو اس کام میں پندرہ هزار روپیه خرچ کرنے کي بهي توفیق نہیں تهي – اے میرے دوستو میں یہہ نہیں کہتا که هندوستان کے لوگ روپیه خرچ کرنے میں اور قوموں سے پیچھے رهتے هیں بیشک وہ مکانات مساجد خانقاہ شوالہ دهرم ساله بنانے اور شادي بیاہ میں ارایش اور آتشبازي عیش کے سامان مہیا کرنے میں بڑي فیاضي سے

روپیہ صرف کرتے ھیں اُن میں جو کچھہ نقص ھی وہ یہہ ھی کہ وہ یہہ نہیں سمجھتے کہ کہاں روپیہ صرف کرنا چاھیئے اور کہاں نہیں (چیرز) یہہ حال انگلستان اور شایستہ ملکوں میں بھی ھی وہ لوگ بھی فضول خرچي کرتے ھیں اپنے دل کي خوشي میں بہت کچھہ صرف کرڈالتے ھیں لیکن وہ لوگ اپني ترقي کا سامان سب کچھہ کرچکے ھیں اب وہ جو چاھیں کریں ھندوستان میں ملک کي بھلائي کي کوئي چیز ابھي تک نہیں ھی اگر ھندوستان کے لوگ بھی اپنے ملک کي ترقي اور بہتري کے سامان مہیا کرلیں تو پھر خوشي سے جو چاھیں کریں اُن پر بھی اعتراض نہو اعتراض تو اس بات کا ھی کہ ملک اور قوم کي بھلائي کا کوئي کام نہیں کیا اور نہیں کرتے اور فضول خرچي کرنے میں اندھے ھیں تاھم میں اس بات کا ذکر ضرور کرونگا کہ اُن میں کچھہ تحریک پیدا ھوگئي ھی پانچ لاکھہ روپیہ کا سرمایہ اس تعلیم گاہ کے واسطے ھوگیا دو ڈھائي لاکھہ روپیہ اُسکي عمارت میں خرچ ھوچکا ھی کوئي انگریز جو علیگڈہ سے گذرتا ھی شاید ھی ھی کہ اُن میں سے کوئي ایسا ھو کہ اس کالج کو ھندوستان میں ایک نئي چیز سمجھکر نہ دیکھتا ھو ایجوکیشنل کمیشن نے اسي کالج کے ھونے کے سبب سے وھاں ایک اجلاس کیا اور اپني رپورٹ میں اُس کمیشن کے پریسیڈنٹ مشہور عالم فاضل ڈاکٹر ھنٹر اور اُس کمیشن کے لایق ممبروں نے یہہ لکھا کہ ھندوستان میں کوئي کالج اس سے عمدہ نہیں ھی اور بورڈنگ ھوسوں کی نسبت یہہ لکھا کہ وہ کیمبرج کے بورڈنگ ھوسوں کے موافق ھیں بلکہ بعض اچھے ھیں تین سو لڑکے ھندو مسلمان کے اُس میں تعلیم پاتے ھیں سني شیعہ اپنے اپنے مذھب کے طریقہ پر نماز پڑھتے ھیں ھندو اپنے مذھبي طریقے بجا لانے کے واسطے خود مختار ھیں مسلمان اور ھندو دونوں بورڈنگ ھوسوں میں رھتے ھیں ان دونوں گروھوں کے کھانے کا بندوبست جدا جدا کیا گیا ھی ایک جگہہ رھنے سے آپس میں محبت بڑھتي ھی ایک دوسرے کا ھمدرد ھوتا ھی اس کو ھندوستانیوں سے نہیں انگریزوں سے پوچھنا چاھیئے وہ اس کي قدر خوب جانتے ھیں کہ ایک کالج میں رھنے سے باھمي طلبہ کے کیسي محبت اور برادرانہ رسم ھوجاتي ھی خدا کا شکر ھی کہ اُس کالج میں ان سب باتوں کا برتاؤ ھوتا ھی گو مجھے

اس بات کے بیان کرتے ہوئے افسوس ہوتا ہی کہ ابتک رویہ نہونے کي وجہہ سے نماز پڑھنے کے واسطے مسجد تک تیار نہیں ہوسکي صرف ایک بہت وسیع چبوترہ ہی جس پر ایک طرف شیعہ دوسري طرف سني اپني اپني نماز پڑھتے ہیں یہہ تمام باتیں باہم اتفاق قایم ہونے کي ہیں جس کي ہندوستان میں اشد ضرورت ہی اے صاحبو صدیاں گذر گئیں جب سے خدا کو یہہ منظور ہوا کہ ہندو اور مسلمان اسي ملک کي ہوا اور پیداوار کھائیں اسي زمین پر جیئیں اور اسي پر مریں ان واقعات سے خدا کي یہہ مرضي پائي جاتي ہی کہ یہہ دونوں گروہ اسی ملک میں باہم دوست ہوکر بلکہ دو بھائي کي طرح ہندوستان میں رہیں ہندوستان کے خوبصورت چہرہ کي یہہ دونوں دو آنکھیں بنیں — یہہ دونوں قومیں جو دال اور چاول کي طرح سے مل گئي ہیں متفق ہوکر رہیں جب تک یہہ اتفاق نہیں ہوتا بیشک قومي تعلیم کا بھی بندوبست نہیں ہوسکتا اگر ہندو اپني دو پتھروں کي اور مسلمان اپني ڈیڑہ اینٹ کي جدا جدا عمارت بنائینگے تو کچھہ نہوسکے گا ان دونوں کو چاہیئے کہ متفق ہوکر پہلے ایک کام کو پورا کریں اور جب وہ ختم ہوجاے تب دوسرے میں ہاتھہ لگائیں مجھکو اس بات کے ظاہر کرنے میں خوشي ہی کہ ہمارے کالج میں ہمارے ہندو بھائیوں نے مدد کي ہی اور خدا ترسي کے خیال سے اپنے محتاج مسلمان بھائیوں کا حق ادا کیا ہی کالج کے منتظموں نے بھي اُس احسان کو بھلایا نہیں اُنہوں نے ایک جگہہ پر رہنا ایک بینچ پر بیٹھہ کر تعلیم پانا ایک احاطہ میں رہنا پھرنا کھیلنا دونوں قوموں کے لیئے ایک ہي طرح پر قرار دیا ہی جس سے باہمي دوستي کو ترقي ہوتی ہی میرے خیال میں اس سے عمدہ کوئي اور طریقہ نہیں ہی مگر میري یہہ غرض نہیں ہی کہ ہمارے ملک کے لوگ قوم کي بھلائي کي کوئي اور بات نہ سونچیں اُنکو چاہیئے کہ وہ اسپر غور کریں کہ جو کچھہ میں کہتا ہوں اگر اسکے سوا کوئي اور چیز اُنکو نظر آوے تو اُسکو وہ کریں لیکن یہہ نہونا چاہیئے کہ ایک کام ادھورا چھوڑکر دوسرا کام شروع کردیا جاوے •

اے صاحبو ایک زمانہ گذرا جبکہ ہندوستان ایسي قوم کے زیر حکم تھا جنکو لوگ ہندو کہتے ہیں پھر مسلمان اسپر حکمران ہوئے ابھي ایک

تھوڑا زمانہ گذرا هی کہ اسي ملک پنجاب میں ایک بہت بڑي بہادر اور جري قوم سکھوں کي حکومت تھي یہہ تمام زمانے اور حکومتیں کیسے هي کچھہ رهے هوں مگر مدتوں سے اس ملک کے رهنے والوں کو علم کي ترقي دینے کا کوئي موقع نہ تھا اسوقت پر نظر کرنا چاهیئے جبکہ خدا نے همکو ایک ایسي گورنمنٹ دي هی جسنے امن قایم کیا هی اصلي آزادي همکو دي هی آزاد قانون وضع کیئے هیں هر شخص اپنے فعل کا مختار هی گورنمنٹ کي طرف سے کسي قسم کي روک هماري ترقي میں نہیں هی ایسي پر امن سلطنت میں بھي اگر هم غافل رهے تو هماري قوم کو اور کب اُمید هوگي اور اب وہ کونسا زمانہ آویگا کہ دنیا میں ترقي کرکے ایک معزز قوم کہلائینگے — (بہت زور سے چیرز) *

اس لکچر کے ختم کرنے کے بعد سید صاحب اُس تخت پر سے اوترے اور جہاں اور سب لوگ بیٹھے تھے وهاں آبیٹھے - اُسوقت سید اولاد علي صاحب اپني کرسي پر سے اوٹھے اور سید صاحب سے اجازت چاهي کہ نوجوانان جالندهر کے دل میں جو آپکي شکرگذاري کا جوش هی وہ اُسکو بذریعہ ایک سپاسنامہ کے عرض کرنا چاهتے هیں اور اُسکے پڑھے جانے کي اجازت چاهتے هیں - سید صاحب نے نہایت خوشي سے اُسکو منظور کیا اور سید اولاد علي صاحب نے اُس شکریہ کو نہایت خوبي سے پڑھا - سید صاحب نے مختصر مگر دلچسپ اُسکا جواب دیا جو ذیل میں مندرج هی *

کورنش نوجوانان مسلمانان جالندهر

بعالي خدمت

جناب جوادالدولہ عارف جنگ آنریبل مولوي سید احمد خان صاحب بہادر سي - ایس - آئي

جناب فخرالاسلام ! —

اُن احسانات کو جو جناب نے اپني قوم پر کیئے هیں اور اُن خدمات کو جو جناب نے اپنے سچے مذهب اور گورنمنٹ کي کي هیں بیان کرنا هم هیچمدانوں کا مقدور نہیں کسي فصیح زبان کا کام هی اور اُن تکالیف اور مصائب کي جو جناب نے قوم و ملک کي بہتري کي سعي و سعادت میں اپنے جد بزرگوار کي طرح اپني هي قوم سے برداشت کي

میں ظاہر کرنے کا حوصلہ کسی سنگدل میں ہی پڑے ہم ارادتمندوں کی مجال نہیں *

جناب نے باوجود ہمہ قدر و منزلت کے کہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر صاحب جیسے معزز اور عالی مراتب اشخاص اسبات کا فخر کریں کہ "وہ جناب کے دوستوں میں سے ہیں" یہہ جو ایک قسم کی گدائی اختیار فرما کے اپنی قوم و ملک کے لیئے ولایت کی یونیورسٹیوں کے نمونہ پر ایک کالج قایم کیا ہی اور یہہ جو جناب نے اپنا قدیمی وطن مالوفہ دہلی جیسا پر فضا شہر اور اپنے خویش و اقربا چہوڑ کر ہمارے بھائی طالبعلموں کی تعلیم و تربیت کے واسطے علیگڈہ جیسے ویرانے میں اپنی سکونت اختیار فرمائی ہی اور یہہ جو جناب نے ہمارے مفلس اور نادار بھائیوں کو بہی سول سروس میں بھیجنے کا بیڑہ اوٹھایا ہی تو ان سے اور جناب کے دیگر نیک کاموں سے جناب کا نام نامی ہی صرف صفحہ روزگار کی تاریخ پر نہیں رہیگا بلکہ آیندہ نسلیں جناب کے کارناموں کو نہایت عزت اور ادب کی نگاہوں سے دیکہینگی اور نہایت اعلی درجہ کے بزرگ القابوں سے جناب کو یاد کرینگی *

یہہ جناب کی ہی سراسر عنایت ہی کہ جناب نے ادہر تو ہمارے دلوں میں گورنمنٹ کی خیر خواہی اور تابعداری کا بیج بویا اور ہمکو حضرت قیصر ہند دام ملکہا و سلطنتہا کی وفادار اور جان نثار رعیت بنایا اور اودہر گورنمنٹ کے آئینہ دل سے وہ غبار جو چند لوگوں کی بیدانشی اور حرکات ناشایستہ اور بعض کی کم فہمی سے بیٹھہ گیا تھا اپنی پرتاثیر تحریرات اور تقریرات سے دہویا اور گورنمنٹ کو ہماری حالت زار پر متوجہہ فرمایا تو اس لحاظ سے اگر ہم نہایت خوشی سے پکاریں کہ "مبارک ہی گورنمنٹ کا خیر خواہ - امن کا بانی اور قوم کا فخر" تو بہمہ وجوہ زیبا ہی *

اس میں کچھہ شک نہیں کہ مختلف ملکوں - قوموں اور زمانوں میں ریفارمر گذرے ہیں جنہوں نے کسقدر تکالیف اوٹھاکر اپنی اپنی قوم و ملک کو فواید پہونچائے ہیں - لیکن اُن میں اور جناب میں فرق ہی کیونکہ اول تو اُن سے ایسے ایسے کارہائے نمایاں جو جناب کی ذات والا صفات سے گورنمنٹ کی خیر خواہی اور قوم و ملک کی بہتری کے

لیئے ظہور میں آئے ہیں نہیں ہوئے - دوم نہ اُنکو مختلف عقاید کی مختلف اقوام کے بیجا اعتراضات کے دفعیہ میں جو قوم پر ہوئے اس طرح کی کوئی مشکل پیش آئی اور نہ اُنکی اپنی قوموں نے کوئی مذہبی آڑ رکھہ کے ایسی سخت مخالفت کی اور نہ اُن زمانوں کی اقوام کو ایسے اسباب مخالفت دستیاب تھے ما سواے ازیں جناب نے یہہ جو بڑا بھاری احسان قوم پر کیا ہی کہ نوجوان مسلمانان اعلی تعلیم یافتگان کو جنکے دلوں میں بباعث مطالعہ علوم فلسفہ وغیرہ الحاد اور کفر گھر کرتا جاتا تھا الحاد سے بچایا اور حلقہ اسلام میں رکھا اور آیندہ نسلوں کو اس کمبخت مصیبت سے نجات دی تو پس اس سے اگر ہم کہیں کہ " ریفارمیشن اور سچی حب قومی کا جامہ صرف جناب کی ہی ذات مبارک پر قطع ہوا ہی " تو کچھہ مضایقہ نہیں *

کوئی برے سے برا نام جہاں میں نہیں رہا جو جناب کو اُسی قوم نے جسکی بہتری کے لیئے جناب نے مال و جان تک دریغ نہیں فرمایا نہ دیا ہو - لیکن برخلاف اسکے کوئی بزرگ اور مقدس نام بھی باقی نہیں جو جناب کی شان میں نہ کہا گیا ہو - الا یقیناً عرض کیجاتی ہی کہ جسقدر یہہ ناشایستہ نام برے اور سخت ہونگے اُسیقدر وے آیندہ روشنی کے زمانہ میں جناب کی ثابت قدمی اور استقلال کے ثبوت اور جناب کی حب قومی اور ہمدردی کے زیور اور جناب کی تعظیم و تکریم اور ادب کے باعث ہونگے - فی زماننا بھی ہم جناب کو مبارکباد دیکر عرض کرتے ہیں کہ بہت سے اہل قلم و علم سچے دل سے اپنے آپ کو جناب کے نیازمندوں میں شمار کرتے ہیں *

ہم نہایت ادب سے جناب کی خدمت میں تہذیب الاخلاق کے دوبارہ جاری فرمانے کے واسطے عرض کرتے ہیں کیونکہ جسقدر اُس سے قوم و ملک کو فواید حاصل ہوئے ہیں وہ جناب نے اس سفر پنجاب میں بچشم خود ملاحظہ فرمائے ہونگے - اگرچہ جناب کو کثرت کار کے باعث فرصت بہت کم ہی - چونکہ اس میں قوم و ملک کی ترقی ہی تو اسلیئے اُمید قوی ہی کہ جناب و جناب کے احباب جنہوں نے قوم کی بہتری کے لیئے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا اپنے بیش قیمت وقت کا کچھہ حصہ مثل سابق صرف فرماکر اس ہماری عاجز درخواست کو قبول فرماوینگے *

اخیر میں ہم سب سے اول خداوند کریم کی درگاہ پاک میں یہہ دعا مانگ کر اس معروض کو ختم کرتے ہیں کہ خدائے تعالی ہماری گورنمنت کو جس کے عہد معدلت مہد میں ہمیں وہ آسایش ۔ وہ امن ۔ وہ آزادی حاصل ہی جو آگے اِس ملک کو کبھی نصیب نہیں ہوئی باروز افزوں ترقی سلطنت سلامت رکھے اور ہمکو جناب قیصر ہند کی سچی تابعدار اور جان نثار رعیت بناوے اور ہماری گورنمنت اور قوم کے خیر خواہ کو جمیع مقاصد و مطالب دینی دنیاوی پر کامیاب و سرسبز فرماوے اور ہمکو حبِ قومی اور ہمدردی کی توفیق دے " آمین ثم آمین "
" بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین " مقام جالندھر *

چہارم فروری سنہ ۱۸۸۴ع

آپ کے خادم

محمد نیازالدین خاں دانشمند ۔ محمد بیدار خاں غذ ۔ محمد رحیم‌الدین خاں دانشمند ۔ اصغر علی انصاری ۔ محمد ضیاءالدین‌خاں ۔ چراغ محمد ۔ فتح‌الدین خاں *

سید صاحب کا جواب

اے نوجوانان جالندھر ۔

آپ لوگوں کا جنہوں نے یہہ اڈریس میرے سامنے پیش کی ہی میں دل سے شکر گذار ہوں مجھے اس بات کے سننے سے کہ آپ میں خیال قومی ہمدردی کا پیدا ہوا ہی قوم کو قوم سمجھنے لگے ہیں بہت خوشی ہوئی اور جیسا کہ آپنے اپنی تحریر میں ذکر کیا ہی اگر یہہ خیال میری ہی سبب سے ہوا ہی تو میں خود اپنے اوپر فخر کرتا ہوں مگر اے دوستو یہہ بات اسطرح نہیں ہی خدا نے تمہارے دل اسطرح سے بنائے تھے کہ تہوڑی سی تحریک پر تم لوگ نیک کاموں کی طرف مائل ہوگئے آپ لوگ اس خیال کو اپنی ہی نیک دلی کی طرف رجوع کیجئے آپ نے جو کچھہ ذکر اُن خدمتوں کا کیا ہی جو مینے اپنی گورنمنت کی کیں میں آپ کی اس قدردانی کا ممنون ہوں لیکن آپ اس بات کو یاد رکیئے کہ مجھسے اگر کچھہ اچھی خدمت یا وفاداری گورنمنت کی ہوئی تو وہ بالکل مینے اپنے مذہب کی پیروی کی ہی میں اپنے خدا اور رسول کا جنپر کہ میں یقین رکھتا ہوں یہی حکم سمجھتا ہوں کہ جس

حاکم کے امن میں رہیں اُس کی اطاعت کریں پس میں نے جو کچھہ کیا اپنے خدا و رسول کی اطاعت کی بیشک میں نے گورنمنٹ کی خدمت کی ہی مگر اُسکا اصلی سبب وہی تھا - تمام ہندو اور مسلمان اس کو یاد رکھیں کہ رعیت کا کام ہی کہ جس حاکم کی رعیت ہوں اور اُس کے امن میں ہوں اُسکی اطاعت کریں (چیرز) تہذیب الاخلاق کا پرچہ ابتدا میں اسی واسطے جاری کیا گیا تھا کہ ہندوستانیوں کے دل جو مردہ ہوگئے ہیں اُن میں کچھہ تحریک لائی جاوے ہندوستان کی حالت ایک بند پانی کی سی ہوگئی تھی جس سے طرح طرح کے نقصان اور مضرت کا اندیشہ تھا اُس کے واسطے ایک چیز کی ضرورت تھی کہ وہ اُس کو ہلادے اُسنے اپنا کچھہ کام کیا اب تحریک پیدا ہوگئی ہی ہندوستانیوں کی زبانوں اور قلموں سے قومی ترقی اور ہمدردی کے الفاظ نکلنے لگے ہیں اخباروں میں قومی بھلائی اور قومی ترقی کے الفاظ بلکہ آرٹیکل نظر آنیلگے جس سے یہہ سمجھا جاتا ہی کہ اُس پرچہ نے اپنا کام پورا کیا جب قوم میں تحریک اور اپنے تئیں ذلت کی حالت میں ہونے کا خیال پیدا ہوجاتا ہی تو یہی ذریعہ اُن کی ترقی کا ہوتا ہی میری فرصت اور کاموں کا حال وہی لوگ جانتے ہیں جو دیکھتے رہتے ہیں وقت کم اور کام بہت نہ مجھہ میں یہہ قوت ہی کہ سورج کو ٹھہراکر دنکو بڑھادوں نہ یہہ طاقت کہ سورج کو نکلنے سے باز رکھکر رات کو وسعت دے دوں اگر ایک طرف ایک کام پر متوجہہ ہوتا ہوں تو اور بہت سے ضروری کام ملتوی رہجاتے ہیں اس سبب سے بمجبوری اُس پرچہ کو بند کرنا پڑا مگر مجھے اُمید ہی کہ کوئی شخص اور اوٹھہ کھڑا ہوگا جو آپ کی اس خواہش کو پورا کریگا آپ نے بنظر ہمدردی اُن مخالفتوں کا بھی ذکر کیا ہی جو میرے کاموں میں ہوئیں اے دوستو جب مینے یہہ خیال کیا تھا کہ قوم اچھی حالت میں نہیں ہی اُس کے واسطے کچھہ کرنا چاہیئے تو مینے یہہ خیال کرلیا تھا کہ اسمیں سخت مخالفتیں ہونگی مگر میں یقین دلاتا ہوں کہ جوں جوں مجھپر تہمتیں لگائی گئیں، گالیاں دی گئیں مکہ سے کفر کے فتوے منگائے گئے میری محبت اپنے مخالفونکی طرف بڑھتی گئی اور میری کوشش کو ترقی ہوتی گئی کیونکہ میں سمجھتا رہا کہ میرے مخالف جو کچھہ کرتے ہیں نا سمجھی سے کرتے ہیں اگر

قوم کي ايسي حالت نہوتي که وه اپنے نفع و نقصان کو نه سمجھتي تو ہمکو کوشش کي کيا حاجت تھي اُن کے ان افعال سے یہہ ثابت ہوا که اور زيادہ کوشش کرنے کي حاجت هی ابتدا میں جو کوشش شروع کي گئي تھي اُس کو روز بروز ترقي ہوتي گئي مگر یہہ کوشش میري نه کسي دنیوي فايده کي غرض سے تھي نه ديني ثواب کي غرض سے بلکه اُس محبت کے سبب سے هی جو مجھکو قوم کے ساتھه هی اے دوستو میں ایسے شخص کو جو ایسا کام اس غرض سے کرے که اُسکو کوئي نفع هو میں اُسکو تاجر سمجھتا ہوں که ایک چيز بیچکر دوسرا نفع حاصل کرنیکي فکر میں هی آخرت کے ثواب کے واسطے کوئي کام کرنے اور دنیا کي تجارت میں صرف جلد اور دير میں نفع پانے کا فرق هی میرا مذهب یہه هی که بھائیونکي خدمت کرني چاهيئے نه خدا کے لیئے بلکه بھائيوں کے لیئے آخر میں میں آپ کے شکریه پر اپنے بيان کو ختم کرتا ہوں (چیرز زور سے) *

ايڈریس کے جواب ختم ہونے پر مولوي شيخ مراد علي صاحب نے مبلغ تين سو چورانوے روپيه ایک آنه ممبران انجمن اسلاميه و ديگر احباب جالندهر کي طرف سے بطريق دعوت سيد صاحب کے پيش کيئے جسکو سيد صاحب نے نہايت اخلاصمندي سے قبول کيا اور یہه تجويز ہوئي که یہه روپيه کار عمارت مدرسة العلوم میں صرف کيا جاويگا اس عطيه میں جناب سردار بکرماں سنگهه بهادر کسي سبب سے شريک نہيں تھے *

اس کے بعد جلسه برخاست ہوا تھوڑي دير آپس میں احباب گفتگو کرتے رهے پھر کھانا کھانے کا وقت ہوا هم سب لوگ کھانے کے کمره میں گئے جہاں همارے ميزبان سردار صاحب کي طرف سے نہايت سليقه سے ميز آراسته تھي اور تمام کھانے نہايت عمده و نفيس تھے — ميز پر سيد صاحب کي پارٹي کے سوا خان بهادر سردار محمد يار خان صاحب — منشي سيد اولاد علي صاحب — فقير ظفرالدين صاحب — مولوي شيخ مراد علي صاحب — بابو برمناتهه صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمه صاحب کمشنر بهادر بھي شريک تھے *

خان بهادر سردار يار محمد خانصاحب

سردار يار محمد خان صاحب نہايت عالي خاندان هيں — ان کے دادا شاه مراد خان پوپلزئي تيمور شاه کابل کے بادشاه کے دربار میں بخطاب

ضبطابیگی اور لقب امیر اعظم کے ممتاز تھے یہہ عہدے اور یہہ خطاب و لقب جدید نہ تھا بلکہ موروثی تھا - اُن کی وفات کے بعد سردار محمد شریف خاں اپنے باپ کی مسند پر بیٹھے اور شاہ شجاع کے عہد میں علاوہ منصب ہاے سابقہ کے اور متعدد منصب پائے اور وزارت اعلی اور مہر مال کل ممالک افغانستان کے منصب پر سرفراز ہوئے *

اسی زمانہ میں کابل میں وزیر فتح خاں اور شاہ شجاع میں لڑائی شروع ہوئی اور وزیر فتح مند اور شاہ مغلوب ہوگئے اُسکے ساتھہ سردار محمد شریف خاں کے خاندان کو بھی صدمہ عظیم پہونچا *

جب شجاع الملک نے بمدد گورنمنٹ انگریزی کابل پر فوج کشی کی تو سردار پایندہ خاں خلف سردار محمد شریف خاں افغانستان کی فوج کے سپہ سالار تھے سردار دوست محمد خاں سے متعدد لڑائیاں لڑے اور امیر دوست محمد خاں کے تمام کنبہ کو گرفتار کرکے سرکار انگریزی کے سپرد کردیا جو آخر کو معہ دوست محمد خاں کے قیدی ہوکر ہندوستان میں بھیجدیا گیا *

جب کہ امیر دوست محمد خاں نے قید سے رہائی پائی اور پھر کابل کا امیر ہوا تو اُس نے ورثاے سردار محمد شریف خاں کو جلاوطن کردیا اور تمام جائداد و املاک ضبط کرلی سردار پایندہ خاں نے جو قندھار میں علی زئی کی لڑائی میں زخمی بھی ہوئے تھے معہ اپنے بھائیوں کے گورنمنٹ انگریزی کی پناہ لی اور تمام خاندان پوپلزئی کی سرکار انگریزی سے بطور وظیفہ ریاستی کے پنشن مقرر ہوگئی *

پنجاب کے فتح ہونیکے بعد گورنمنٹ انگریزی نے سردار گلستان خاں - سردار محمد صدیق خاں - سردار محمد خاں کو جو سردار محمد شریف خاں کے بیٹے اور ہمارے مخدوم سردار یار محمد خاں کے بھائی تھے فوج میں سردار بہادر کے عہدوں پر مقرر کیا اور اُن کے ایک بھائی سردار عطا محمد خاں دیرہ اسمعیل خاں میں مدت تک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہے اور سردار محمد حیات خاں پوپلزئی اُن کے ایک بھائی گورداسپور میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہیں جنکا نام نامی گورداسپور کے حالات میں آیا ہی اور ہمارے مخدوم و مفخر میزبان سردار یار محمد خاں صاحب سنہ ۱۸۵۰ میں اول تحصیلدار ہوئے اور اب تخمیناً بیس برس

سے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر هیں -- مسلمانوں کي بهلائي کے کام میں بدل مصروف رهتے هیں انجمن اسلامیه جالندهر کے پریسیڈنٹ هیں مدرسة العلوم کےچندہ میں بهی اعانت کي هی تمام قوم أنکا ادب کرتي هی خدا تعالے قومي بهلائي میں کوشش کرنے کے لیئے أنکو سلامت رکهے هم سب بهي أنکي عنایت و مهماں نوازي کے بدل ممنون هیں *

اسي رات جالندهر سے روانگي قرار پا چکي تهي شهر کے اسٹیشن پر ریل بهت کم تهورتي هی اور کیمپ کے اسٹیشن پر جو شهر سے چند میل کے فاصله پر هی زیادہ دیر تک تهیرتي هی اسلیئے هم نے اپنا سب اسباب کیمپ کے اسٹیشن پر بهیجدیا تها اور أسي اسٹیشن سے سوار هونیکا ارادہ تها اس لیئے کهانے کےبعد سردار بکرماں سنگهه بهادر سے بعد شکر گذاري أن کي عنایت و مهماں نوازي کے اور خان بهادر سردار یار محمد خاں اور مولوي شیخ مراد علي صاحب اور دیگر احباب سے رخصت هوئے اور سردار بکرماں سنگهه بهادر کي تیز رو جوڑي کي گاڑیوں پر سوار هوکر اسٹیشن پر پهونچے اور بقصد پٹیاله اسٹیشن راج پورہ کو روانه هوئے *

حالات مقام پٹیالہ

چوتھی فروری سنہ ۱۸۸۴ع کی رات کو هم سب جالندھر سے چلے اور پانچویں فروری کو صبح هونے سے پیشتر راجپورہ کے اسٹیشن پر پہونچے- حاجی محمد اسمعیل خاں صاحب بعض ضروری کاموں کی وجہہ سے سیدھے علیگڈہ کو چلے گئے سید صاحب اور محمد اکرام اللہ خاں صاحب- سید محمد علی صاحب اور میں راجپورہ اسٹیشن پر اوترے میر محمد حسن صاحب نائب ناظم راجپورہ اسٹیشن پر موجود تھے اُن سے ملاقات هوئی راجپورہ سرکار پٹیالہ کی ریاست میں واقع هی اسٹیشن کے قریب ڈاک بنگلہ سرکار پٹیالہ کی طرف سے بنا هوا هی هم سب نے اُس میں آرام کیا *

راجپورہ میں پٹیالہ سے دو گاڑیاں چوکڑی کی اور ایک گاڑی جوڑی کی اسباب کے لیئے آئی هوئی تهیں صبح هوتے هی وہ سواریاں وهاں حاضر هوئیں – صبح کو سردار بسنتا سنگھہ صاحب ناظم راجپورہ سید صاحب کی ملاقات کو تشریف لائے تهوڑے دن چڑھے هم سب وهاں سے پٹیالہ کو روانہ هوئے *

سید صاحب کو پٹیالہ میں آنے سے بجز وزیرالدولہ مدبرالملک خلیفہ سید محمد حسن خاں بہادر اور مشیرالدولہ ممتازالملک خلیفہ سید محمد حسین خاں بہادر کی ملاقات کے اور کچھہ مقصود نہ تها – پٹیالہ ایک میل یا ڈیڑ میل باقی رہ گیا هوگا کہ دونوں خلیفہ صاحبوں کو دور سے آتے هوئے دیکھا جب گاڑیاں قریب آئیں تو ٹهہرگئیں سب لوگ گاڑیوں پر سے اوترے جس طرح طرفین کو اشتیاق ملاقات تها اسی طرح آپس میں ملے دل خوش هوا خدا کا شکر کیا – خلیفہ عنایت حسین صاحب فرزند ارجمند مشیرالدولہ بہادر بهی اُنکے ساتهہ تهے سید صاحب اُنسے ملکر بہت خوش هوئے *

وهاں سے گاڑیاں تبدیل هوگئیں سید صاحب اور میں وزیرالدولہ بہادر کی گاڑی میں اور محمد اکرام اللہ خاں اور سید محمد علی – خلیفہ عنایت حسین مشیرالدولہ کے ساتهہ سوار هوئے اور چند لمحہ کے بعد پٹیالہ پہونچے – وزیرالدولہ بہادر کی کوٹهی میں اوترے جو نہایت عمدگی سے سجی هوئی هی *

اس کوٹھي میں میں نے ایک تصویر دیکھي جسکو دیکھکر میں متعجب ہوگیا - سمندر کے کنارہ پر سید صاحب ایک درخت سے کمر ٹیکے ہوئے متحیر کھڑے ہیں اور کسیقدر فاصلہ پر ہز اکسلنسي سرسالار جنگ بہادر مرحوم استادہ ہیں - سمندر طوفان کي حالت میں ہی موجیں اُوٹھہ رہي ہیں اور ایک جہاز جس میں بہت سے مسافر چڑھے ہوئے ہیں طوفان میں آگیا ہی اُسکا مستول ٹوٹ گیا ہی اور ڈوبنے کو ہو رہا ہی چند آدمي پاني میں گرپڑے ہیں اور ڈبکیاں کہا رہے ہیں - ایک کشتي میں چند آدمي سوار ہیں اور اُن ڈوبتوں کے بچانے کو جارہے ہیں اُس کشتي کے پھریرے پر انگریزي میں لکھا ہوا ہی "ون لک روپي" سید صاحب اُس حیرت اور مایوسي کی حالت میں کہہ رہے ہیں " ناٹ سفشنٹ " یعني یہہ روپیہ کافي نہیں ہی - ایک فرشتہ آسمان پر سے اوترا ہی اور ایک ہاتھہ سید صاحب کے کندھے پر رکھا ہی اور دوسرے ہاتھہ کو لنبا کرکے اور اُنگلي اُوٹھا کر سرسالار جنگ کي طرف اشارہ کرتا ہی اور سید صاحب سے کہتا ہی " لک ٹو دس نوبل مین " مجھکو یہہ معما نہیں کھلا کہ کیا ہی بعد اسکے وزیر صاحب کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ یہہ صرف تصویر ہي نہیں ہی بلکہ سید صاحب کي ایک عرضداشت کا فوٹوگراف ہی جو اُنہوں نے مدرسۃالعلوم مسلمانان کي امداد کے مطلب سے سرسالار جنگ مرحوم کي خدمت میں بھیجي تھي - اُسوقت تک صرف ایک لاکھہ روپیہ کا سرمایہ مدرسۃالعلوم کے لیئے جمع ہوا تھا جو کافي نہ تھا - اس حال کے معلوم ہونے پر مجھکو نہایت لطف آیا اور دیر تک اُس تصویر کو دیکھتا رہا *

دو دن ہم پٹیالہ میں رہے اور اپنے گھر سے زیادہ آرام پایا اور یہہ دو دن نہایت خوشي و خورمي سے گذرے - سید امداد علي خاں صاحب چیف جسٹس ریاست پٹیالہ نے پچیس روپیہ جناب مشیرالدولہ ممتازالملک خلیفہ سید محمد حسین خاں بہادر نے دو سو روپیہ سید صاحب کو بھیجے اور اور صاحبوں نے بھي کچھہ کچھہ بھیجا وہاں بھي مبلغ دو سو چھبیس روپیہ مدرسۃالعلوم کے لیئے سید صاحب کو مل گئے — چھٹي فروري کي شام کو ہم پٹیالہ سے روانہ ہوئے کیونکہ دوسرے دن مظفر نگر میں ٹھہرنا ضرور تھا *

حالات مظفر نگر

نواب محمد اسحاق خاں صاحب خلف نواب محمد مصطفی خاں بہادر مرحوم رئیس جہانگیرآباد کئی برس سے مظفر نگر میں حسب قاعدہ جدید انڈین سول سروس کے اسسٹنٹ ہوگئے ہیں - اُنکے والد مرحوم سے اور سید صاحب سے نہایت دوستي اور ملاقات تھي اس سبب سے نواب محمد اسحق خاں سید صاحب کو اپنا بزرگ اور سید صاحب اُنکو اپنا عزیز سمجھتے ہیں اُنکي نہایت خوشي تھي کہ پنجاب سے مراجعت کرتے وقت ایک دن سید صاحب وہاں ٹھہریں سید صاحب نے بپاس خاطر نواب محمد اسحق خاں اُسکو قبول کرلیا تھا - جب لوگوں کو یہہ بات معلوم ہوئي تو مظفر نگر کے بھي چند روشن خیال لوگوں نے قرار دیا کہ مظفر نگر میں آنے پر سید صاحب کو ایک اڈریس دي جاوے اور مظفر نگر کے اسکول میں وہ جلسہ ہو *

غرضکہ ہم سب رات ہي کو مظفر نگر پہونچے اسٹیشن پر نواب محمد اسحق خاں صاحب — سید آفتاب حسین صاحب ڈپٹي مجسٹریٹ - سید اصغر علي خاں صاحب رئیس جانسٹھہ — سید ابوالمظفر صاحب رئیس منصور پور — نواب حمیدالظفر خاں صاحب تحصیلدار - عبدالمجید خاں صاحب رئیس نجیب آباد - بطریق استقبال موجود تھے وہاں سے نواب محمد اسحق خاں کي کوٹھي میں آئے جو نہایت خوبي و خوش اسلوبي سے سجي ہوئي تھي تھوڑي دیر معمولي بات چیت رہي پھر سب سو رہے *

صبح کو سید حسین علي خاں بہادر رئیس جانسٹھہ - منشي علي جان صاحب ڈپٹي کلکٹر بہادر - منشي احمد حسین صاحب تحصیلدار - محمد سعید خاں صاحب منصف - سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے ساڑھے گیارہ بجے سید صاحب ضلع اسکول میں تشریف لیگئے جہاں اڈریس کا پیش ہونا قرار پایا تھا اسکول میں بہت بڑا مجمع وہاں کے معززین و عمائد کا تھا - دروازہ پر سید صاحب کا استقبال کیا گیا اور اُنکو اسکول میں لیگئے جب سید صاحب اپني کرسي پر بیٹھہ گئے تو نواب محمد اسحق خاں صاحب نے مندرجہ ذیل گفتگو کي *

تقرير محمد اسحق خان صاحب

صاحبان —

مجهكو جناب آنريبل سيد احمد خان بهادر سي ايس آئي كي نسبت جنهون نے اپني عمر قومي بهلائي كے كامون مين صرف كي هى كچهه زيادہ كهنے كي ضرورت نهين هى كون شخص هى جو أنكو نهين جانتا - أنكے حال كے سفر پنجاب مين جو كچهه قدر و منزلت أنكي وهان كے لوگون نے كي وہ اس لحاظ سے غور كے لايق هى كه هم خدا تعالى كا اسباب پر شكر كرين كه همارى قوم مين بهي اب يهه جوش پيدا هوگيا هى كه قومي خيرخواہ كو اسقدر عزت و شكر گذاري كا مستحق سمجهتے هين- اتفاق سے أنكا تشريف لانا اس چهوٹے سے قصبه مين هوگيا هى جسكے باشندون نے اپنے احسان بهرے دل سے جناب ممدوح كي خدمت مين ايڈريسون كا ديا جانا قرار ديا هى پس مين جناب سيد صاحب سے ملتجي هون كه أن ايڈريسون كو قبول فرماوين اور أنكے پڑهے جانے كي اجازت دين *

دو ايڈريسين لكهي گئي تهين ايک عربي مين ايک أردو مين عربي ايڈريس كو مولوي محمد ضياءالحسن صاحب رئيس كاندهله نے اور أردو ايڈريس كو محمد سعيد خان صاحب منصف نے پڑها - سيد صاحب نے دونون ايڈريسون كا يكشامل جواب ديا وہ ايڈريسين اور أنكا جواب ذيل مين مندرج هى *

عربي ايڈريس

نحمدہ بما انعم علينا بنعمائه الاخص والاعم و نشكرہ على ما علمنا مالم نعلم و انطق السنتنا بالصلوة على سيدنا النبي الموصوف بعظم الاخلق والشيم و وفقنا به تبليغ السلام على اولادہ و اصحابه الاكرم و شرفنا بخيرالامم فبعد الحمد والصلوة جماعة المسلمين من فوادالقلب يشكرون السيد الشريف الامجد المسمى بسيد احمد صانه الله الصمد عن آفات البغض والحسد و كيف لا يشكرون المنعم المحسن الذي يصرف همته في اعلاء كلمة الدين و اعانة المسلمين و يتحمل على نفسه في تلك الاعلاء والاعانة طعن اللاعن والمطاعن ولا يخاف لومة لائم لما وصل حالة القوم الى حال

لو لم ينظر الى اصلاحه لهلک القوم و غرقت سفينته و لم ينج من المهلكة نجاة قط فمعنى الاعانة هذه لا كما يفعله المخالفون الذين يصدق عليهم لم تقولون مالا تفعلون كبر مقتاً عندالله ان تقولوا مالا تفعلون فهذا الفقير الكاتب لهذه السطور المدعو بضياءالحسن صانه الله عن الافات والفتن ذهب فى المدرسة للمسلمين مراراً و اقام في احاطة المدرسة اياماً و لاحظ طرق الدرس والتدريس و تامل في حال الطلب و تعليمهم و تعلمهم فلم يجد وقتاً من الوقات ان يفعلوا في هذا الوقت امراً من أمور الدنيا و يشغلوا في لهو و لعب فهذا من حسن انتظام الاساتذة والمنتظم فخطر ببالى باي سبب يسبون الطلبة و يطعنون المنتظمين للمدرسة فتفكرت غاية الفكر و تاملت نهاية التامل فوجدت سبباً يكره القوم و هو التغير في اللباس فارجو واتملي من السيد المكرم والمنتظم المعظم ان يغير لباسهم الذي يلبسونه الطالبين للعلم و يخص هذا اللباس بوقت مخصوص من الوقات حين شمول الطلباء في مجالس الامراء والگورنر ولا يلبسونه في عامة الاوقات فكما يتوجه السيد العالي خاطره الشريف الى حالة القوم في تهذيب امور الدنيا فليتوجه في تربية امور آخرتهم ليميل القوم باجمعهم الى المدرسة كل الميل فاختم الكلام على دعاء بقاء المدرسة والسيد الكرام الى قيام يوم القيام *

اُردو ایڈریس

جناب آنریبل سید احمد خاں صاحب بہادر سی ایس آئي

اس وقت هم بهيئت مجموعي كل مسلمانان ضلع مظفر نگر آپ كا خير مقدم كهنے كو جمع هوئے هيں اور تهه دل سے آپ كے شكر گذار هيں كه آپ كے يہاں تشريف لانے سے نه صرف همكو فخر هي حاصل هوا هى بلكه ايک نعمت غير مترقبه ملي هى هم اپني خوبي قسمت پر نازاں هيں كه هميں آج آپ سے ملازمت حاصل كرنيكا ايک عمده موقع ملا هى اور همكو آج كيسي انبساط هى كه هم اپني اُس خير خواه قوم كو جسكي همدردي كے فيض سے جهان مالا مال هى اپني مجلس ميں شريک پاتے هيں آپ كي محنت اور جانفشاني اور همدردي نے جو آپ

کو اس قوم برگشتہ بخت کے ساتھہ هی همارے دلوں پر بڑا اثر کیا هی اور همکو اس امر کے ظاهر کرنے میں بڑا فخر هی که آج تک هماري قوم میں کوئي ایسا اولوالعزم شخص پیدا نہیں هوا جسنے اپني جان و مال و آرام کو اپني قوم کي فلاح اور بهبودي کي غرض سے مثل آپ کے صرف کیا هو اور اپني قوم کي ترقي کے لیئے ایسے سامان جمع کیئے هوں جیسے که آپ نے اپني سعي بلیغ سے مهیا کیئے هیں اور نیز همکو اس بات کے کہنے میں بهي بہت بڑي خوشي هی که جسقدر کامیابي آج تک آپ کے مقاصد میں حاصل هوئي هی یهه تنها آپ کي هي همت اور جواں مردي کا نتیجه هی آپ نے ایک ایسا بار عظیم تن تنہا بلا امداد غیرے اپنے بازؤں پر اُٹھالیا اور باوجودیکه بہت مشکلات وقتاً فوقتاً آپ کو پیش آئیں اور ایک کافهٔ اَنام نے آپ کے ساتھہ اختلاف کیا مگر هرگز آپ کا قدم همت نه ڈگمگایا بلکه آپ کے استقلال نے اپني قوم کے ڈوبتے هوئے جہاز کو اُس گرداب بلا سے جس میں که اُسے ٹکریں کھاتے هوئے برسوں هوگئے تھے قریب بکنارہ نجات پهونچایا همکو نہایت افسوس هی که آپ کي نیت اور مقاصد کو ایک مدت دراز تک هماري قوم مطلق نه سمجھي اور اس غلطي میں برسوں تک مبتلا رهي جس غلط فہمي کے سبب سے وہ اپنے بڑے مقاصد میں کامیاب نہوسکي آپ کا منشاء یهه تھا که آپ اپني قوم اسلام کو بهي مثل اور اقوام باشندگان هندوستان کے سرسبز اور موقرو تعلیم و تربیت یافته دیکھیں اور یهه دیکھیں که وہ بهي بقدر اپني فضیلتوں کے اپني مہربان گورنمنت عالیه برطانیه کے فیض عام سے حصه لے رهي هی اور اُس نے اپنے کو اُس گورنمنت کي ایک وفادار اور مهذب رعایا بنایا هی اور اُس تاریکي سے جو اُس پر ایک اندهیري گھٹا کي طرح چھا رهي هی باهر نکلتي آتي هی اور جو روشني که آج هماري گورنمنت کي آفتاب سلطنت کي شعاعوں نے پھیلا رکھي هی اُس سے اپني آنکھوں اور دماغ کو روشن کر رهي هی *

اے سید صاحب آپ کي کوششیں جوکچھه ایسے مقاصد کے حصول میں هو رهي هیں وہ فی‌الحقیقت ایسي هیں که اُن کا نقش هر فرد بشر کے دلپر منقش هی هر خاص و عام آپ کي همت دریا نوال کو دیکھکر اسطرح ملائي علم پر نعرہ زن هی که " الصبوح الصبوح یا اصحاب " یعني

آؤ اور وہ بے بہا چیز تھوڑا سا سرمایہ و همت خرچ کرکے حاصل کرو جسکا فیض ایسا متعدي هی که تمهاري آیندہ نسلیں اُس سے کامیاب هونگي اور ایک عالي همت کي فیض رسانی میں تم بهي شریک هو جاؤگے - آپ کا جو کام تها وہ آپ کرچکے یعني اپنے ایک ڈهانچہ بنادیا مگر اُس ڈهانچہ میں جان ڈالنا اور اُسکو نشو و نما دینا یہہ تمام قوم کي همت پر موقوف هی مگر همیں اُمید هی کہ اب هماري قوم ضرور صرف همت کریگي کس واسطے که آج کل کے حالات قوم کے دیکهنے سے یہہ سمجهہ میں آتا هی که اُسکو کچهہ اپني فکر هوتي هی - ایک کام کا سرانجام اُس کے آغاز سے سمجهاجاتا هی جیسے که روز روشن هونے کي خبر سورج کي اُن کرنوں سے ملتي هی جوکه قبل از طلوع آفتاب نمودار هوتي هیں اُسیطرح اب اپني قوم کي همت سے همیں اُمید هی که وہ ضرور اُس ڈهانچہ میں جان ڈالیگي اور ترقیات روز افزوں سے بہرہ ور هوگي هم آپ کو مبارک باد دیتے هیں که آپکي صرف همت کا یہہ نتیجهہ هوا که آپ کي مردہ دل قوم کو پهر ایک جوش اپنے مدارج کي ترقي کا پیدا هوا اور اُن کو وہ خواب جس کو وہ دیکهکر بهول گئي تهي یاد آگیا اور اب وہ اُس نوم غریق سے چونکتي جاتي هی اور اُس کي تعبیر کے حاصل کرنے کي کوشش کرتي هی هم نے اسوقت آپ کي بہت سامع خراشي کي هی مگر همیں اُمید عفو هی کسواسطے که یہہ جو کچهہ هم نے کہا هی محض مقتضاے جوش دل تها اور حقیقت میں هماري تحریر و تقریر میں یہہ قدرت کہاں تهي که جو آپ کي همت عالي کي داد دے سکیں مگر هر کوئي شخص اپنے حوصلہ کے موافق اپنے جوش دل کو ظاهر کرتا هی اس واسطے هم نے بهي اس قطعہ کے اوپر عمل کیا هی *

قطعہ

لایق نبود قطرہ بعماں بردن * خار و خس صحرا بگلستان بردن
لیکن چہ کنم که رسم موراں باشد * پاے ملخے پیش سلیماں بردن

اب اس اڈریس کے ختم پر هم آپکا دوبارہ شکریہ ادا کرتے هیں که آپ نے اپني تشریف آوري سے همکو بڑي عزت بخشي هی اور خدا تعالی سے یہہ دعا مانگتے هیں که آپکي مساعي جمیلہ مشکور هوں *

دونوں ایڈریسوں پر سید صاحب کا جواب

بزرگان و حاضرین جلسہ —

آپ صاحبوں نے جو اپنی مہربانی سے اس وقت دو ایڈریس میرے سامنے پیش کیں جس میں سے ایک عربی میں تھی جو ہمارے مقدس جزیرہ اور مقدس ملک کی زبان ہی جس سے نور اسلام کا نکلا اور تمام عالم کو روشن کردیا اور دوسری ہمارے ملک کی زبان میں تھی جو مختلف ملکوں کی زبان سے پاکیزہ الفاظ چنکر بنائی گئی ہی میں ان دونوں ایڈریسوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبہ مغربی اور شمالی میں یہہ پہلا ضلع ہی جس میں مجھہ سے ناچیز کی نسبت یہہ معزز کارروائی کی گئی جس سے مجھکو بہت کچھہ عزت حاصل ہوئی اور مجھے بہت فخر ہوا — اے دوستو مسلمانوں کی حالت اب ایسی ہوگئی ہی جس کو سب لوگ سمجھنے لگے ہیں اور اُس کے بیان کی حاجت نہیں کوئی چیز جو صرف عقلی یا خیالی ہوتی ہی اور جو خیال کے ذریعہ سے ظاہر کی جاتی ہی اور صرف دلایل سے اُس کی آیندہ حالت بتائی جاتی ہی وہی حالت ایسی ہوتی ہی جو تقریر کی محتاج ہو — مسلمانوں کی حالت اب آنکھہ سے دکھائی دیتی ہی ادبار ذلت بد بختی روزانہ تنزل جو اُن پر آتے جاتے ہیں اُن کو ہر شخص آنکھہ سے دیکھتا ہی جو مسلمانوں کے حالت سے ظاہر ہوتے جاتے ہیں ہر شخص اعلی رتبہ کا رئیس ہو یا ادنے درجہ کا آدمی ہو اگر وہ سرسری طور پر بھی اُس کو دیکھنا چاہے تو وہ بہت دور نجائے وہ صرف اپنے باپ کی حالت اور اپنی حالت کا مقابلہ کرے تو بغیر کسی دلیل اور بیان کے یقین کرلیگا کہ اُس کی اور اُس کے خاندان کی حالت روز بروز بد تر ہوتی جاتی ہی یہہ حالت کی بدتری ابھی اسدرجہ کو نہیں پہونچی کہ جس کو یہہ کہا جاے کہ ختم ہوگئی وہ روز بروز بدتری کی طرف چلتی جاتی ہی جس حساب سے یہہ تنزل شروع ہوا ہی اگر اُسی اوسط سے اس کا اندازہ کیا جاے تو معلوم ہوتا ہی کہ چند ہی برس اس بات کو باقی ہیں کہ مسلمان سائیسی خانسامانی خدمتگاری گھسکھودے ہونے کے سوا اور کسی درجہ

میں نرھینگے اور کوئی ایسا گروہ جسکو دنیا میں کچھہ بھی عزت حاصل ہو مسلمانوں کے نام سے نہ پکارا جائیگا - اے بھائیو ایسی حالت میں دعویدار اسلام ہوکر خاندانی شرافت کا دعوی کرکے چپ ہو رہنا بڑی بے شرمی کی بات ہی جو لوگ اس قسم کا دعوی کرتے ہیں اُن کا فرض ہی کہ غور کریں اور سمجھیں کہ آیندہ اُن کی اولاد اور نسلوں کی کیا حالت ہونے والی ہی انہیں تمام باتوں نے میرے دل میں یہہ خیال ڈالا کہ جہاں تک مجھہ سے ہوسکے میں اس حالت کو درست کرنے کی کوشش کروں سب سے زیادہ جو مشکل کام حالت کی درستی کے واسطے تھا وہ اس بات پر غور کرنا تھا کہ مسلمانوں کی یہہ حالت کیوں ہوتی جاتی ہی بڑا سبب یہہ معلوم ہوا کہ جو تعلیم اور تربیت اس زمانہ کے مناسب درکار تھی جس سے قومی عزت اس زمانہ میں حاصل ہوسکتی تھی وہ اُن میں نہیں ہی (چیرز) اسوقت میری زبان سے قومی عزت کا لفظ نکلا ہی میرے خیال میں وہ تو بڑا وسیع لفظ ہی مجھہ سے کسیقدر غلطی ہوئی جو اس لفظ کا استعمال کیا ہم لوگوں کی خاندانی عزت بھی جو تھوڑے دنوں پہلے موجود تھی وہ بھی باقی نہیں رہی - اے مسلمانوں جو اسوقت موجود ہو جو اپنے باپ دادا کی بزرگیوں پر فخر کرتے ہو خیال کرو کہ اُنمیں کونسی چیزیں تھیں جن پر تم کو فخر ہی بڑا فخر اُنکی دنیوی شان و شوکت کا تھا عباسیہ سلطنتوں کا فخر مغلیہ خاندان کے بادشاہوں کی عظمت اور شوکت اُسوقت کے امرا کی ناموریاں ایسی تھیں جن پر اسوقت تک لوگ تفاخر کرتے ہیں اور صرف اُن کی نسلوں میں ہونا اپنی عزت کا باعث جانتے ہیں یہہ سب باتیں اُن کو کیونکر حاصل ہوگئیں تھیں اُنہوں نے زمانہ کے موافق اپنے تئیں درست کیا تھا اور اُنہیں کی وجہہ سے اسلام ایک مجسم عزت کے پیرایہ میں نظر آنے لگا تھا (چیرز) اسلام کوئی صورت نہیں ہی جو سامنے کھڑی ہووے اور نظر آوے اُس کی عزت یا ذلت اُس کے پیروؤں کی حالت سے دکھائی دیگی جو مسلمانوں کی حالت ہوگی وہی حالت اسلام کی سمجھی جاویگی جسقدر مسلمان ذلیل ہوتے جائینگے اُسیقدر غیر قوم کی نظروں میں اسلام ذلیل معلوم ہوگا جو کوشش ہندوستان کے مسلمانوں کی بہتری کی سوچی گئی ہی وہ ایسی ہی کہ اگر اُس میں کامیابی ہو تو اسلام کی عزت زائل نہیں

هوسکتي اسي خيال پر ايک مدرسه بنانے کي ميں نے تجويز کي مجهکو افسوس هی که قوم نے اُس کي حالت پر اور اُس کے اسباب پر کافي غور نهيں کيا اور اُس کو ايک نئي چيز سمجها جو چيزيں که اُس ميں مهيا کي گئي هيں ضرور هی که اُس کے متعلق لوگوں کو کچهه اختلاف بهي هو کيونکه جزوي امور کسي کام کے بهت کم ايسے هوسکتے هيں جنميں رائيں مختلف نهوں (چيرز) همارے مخدوم مولوي صاحب نے اپني عربي اتريس ميں اس کا کچهه اشارہ بهي کيا هی مگر پچهلي تاريخوں اور گذشته زمانه کي هسٹري همارے لئے گواہ هی که کوئي شخص دنيا ميں اجتک ايسا نهيں گذرا جس کے کاموں پر لوگ اب گرويدہ هيں اور اُس کو عمدہ سمجهتے هيں مگر ابتدا ميں اُس سے مخالفت نه کي گئي هو هزاروں آدمي شروع ميں اُس پر لعنت کرتے تهے اور يهه لعنت کچهه دنياوي امور پر محدود نه تهي بلکه مذهبي امور کے شمول ميں اُن پر يهه لعنتيں کي جاتي تهيں کيا کوئي شخص بهول گيا هی امام غزالي کا حال جسکو آج لوگ نهايت بزرگ اور پيشوا اور مقتدا تمام علما کا سمجهتے هيں اور اُنکي کتاب احياء العلوم و کيمياے سعادت علم دين کے خزانه کي کنجي خيال کي جاتي هی مگر اُنکي حيات ميں اور کتابوں کے تحرير کے وقت اُنپر لعنت هوتي تهي تکفير کے فتوے ديئے جاتے تهے قتل کا حکم هوتا تها کوئي ذلت کوئي خرابي اُن کے واسطے باقي نهيں رهي تهي اور اُن پر کيا هی کوئي کام بهلائي کا جسکو لوگ نيا سمجهتے هيں ايسا نهيں هوا جس کے کرنے والے پر لعنت و ملامت نهوئي هو پس اگر ميرے ساتهه بهي ويسا هي برتاؤ کيا گيا تو کون تعجب کي بات هی مگر جو شخص سچے دل اور ٹهيک نيتي سے اُس کام کو کرتا هی اُسکو برا کهنے والوں سے غرض نهيں هوتي اُسکو خدا سے غرض هوتي هی اور جبکه خدا سے غرض هی تو لوگوں کے برا کهنے سے اُسکے دل پر کچهه اثر نهيں هوتا بلکه اُن لوگوں کے ساتهه اُس کي محبت بڑهتي جاتي هی اور وہ زيادہ کوشش کرنے لگتا هی وہ سمجهتا هی که ان لوگوں کے فائدہ پهونچانے اور سمجهانے کے لئے زيادہ کوشش درکار هی — اور جوں جوں مخالفت بڑهتي جاتي هی اُس کي کوشش بهلائي کيواسطے ترقي کرتي جاتي هی مجهکو بڑي خوشي هی که عربي ايڈريس پيش کرنے والے نے جو ايک نهايت مشهور مقدس عالي

خاندان کي اولاد ميں هی مدرسه ميں رهکر وهاں کے حالت اپني انکهوں سے ديکهے هيں اور اُنکو وهاں کے حالت پر کوئي اور موقع ايسا نهيں ملا که اُس کي اصلاح کي طرف توجهه دلاتے اُنهوں نے طالبعلموں کے لباس کي نسبت کچهه اعتراض کيا هی اُس کي نسبت اول مجهکو يهه بيان کرنا هی که مدرسه ميں جو طالب علم رهتے هيں اُن کے واسطے کسي خاص لباس کي قيد نهيں هی نه کوئي حکم منتظمان مدرسه نے ايسا ديا هی جس سے طلبا کو اُس کي پابندي هو وهاں هر شخص کي خوشي پر منحصر هی جس قطع کا لباس شرفا ميں مروج هو اُسکا وه استعمال کريں مدرسه کے منتظموں کے دل ميں يهه بات نهيں آئي که کسي پر اس بات کا جبر کرے که وه لوگ کسي خاص لباس کے پابند هوں يهه جو کچهه ميںنے بيان کيا مدرسه کے قواعد کے متعلق تها مگر ميں اُس حد سے اب کچهه بڑهنا چاهتا هوں اور کهتا هوں که اگر مسلمانوں کا يهه خيال هی که لباس ايک جزو مذهب کا هی اور کسي لباس سے مذهب اسلام جاتا رهتا هی يا اُس ميں کچهه نقص آتا هی تو وه بالکل غلطي پر هيں جو لوگ مذهب اسلام کي سچائي پر يقين رکهتے هيں وه سمجهتے هيں که اسلام ايسي چيز نهيں هی جو ايسي بيروني باتوں سے رهے يا جاے وه لباس سے مذهب کو کچهه بهي نقصان پهونچنا خيال ميں نهيں لاتے وه سمجهتے هيں که همارے مذهب کے ايک بڑے مولوي نے اپني کتاب گلستان ميں خوب کها هی —

حاجت بکلاه ترکي داشتنت نيست * درويش صفت باش وکلاه تتري دار

مگر ميں آپ سے کهتا هوں که کيا اسلام ايسا هی که ايک چوتهڑا چهر کر آگے لٹکا لينے سے تو باقي رهی اور اگر اُسميں بٹن لگاديئے جائيں تو جاتا رهے ميں کهونگا که ايسا يقين اسلام کي سچائي کے بالکل برخلاف هی اسلام ايک نور هی جو دل ميں هوتا هی اور جس سے اُس نور رکهنے والے کے عقيدے مضبوط هوتے هيں يهه نهيں هی که مولي کهانے سے اسلام مضبوط هو اور انڈا کهانے سے وه کمزور هو جاوے اُس کو لباس اور ان معمولي دنيوي طريقوں سے کچهه غرض نهيں وه خدا کے ساتهه پکا عقيده رکهنے کي هدايت کرتا هی ميں سوال کرتا هوں که جو مسلمان اسوقت يهاں موجود هيں آيا جن بزرگوں کي وه پيروي کرتے هيں رسول خدا اصحاب کرام

اهلبیت علیہ السلام کا کیا یہی لباس تھا جو اس وقت ہم پہنے بیٹھے ہیں یہہ تو کوئی بھی نہیں کہے گا کہ ہاں یہی تھا اور جب یہہ نہ تھا اور ہمنے اُس میں کئی طرح کی تبدیلیاں کی ہیں آتش پرستوں مجوسیوں ہندوؤں کے لباس سے مل ملاکر ہمارے لباس میں ایک ترکیب دی گئی ہی تو پھر کیا ایسی تبدیلی کرنے والوں کا اسلام باقی نہیں رہا یہہ ایک غلط خیال ہی جو مسلمان لباس کی نسبت کرتے ہیں اسلام نے ہمکو کچھہ نہیں بتایا کہ ہمارے لباس کی کیا قطع ہونی چاہیئے کیا تم اُن حدیثوں کو بھول گئے ہو جن میں ذکر ہی کہ عیسائیوں اور مجوسیوں نے اُس قسم کے چغے جو اُن کے ہاں کے قسیس و رہبان پہنتے تھے اور جن کو حدیثوں میں جبہ رومیہ ضیق الکمین یا واسع الکمین سے تعبیر کیا ہی آنحضرت صلعم پاس تحفہ میں بھیجے اور آپنے اُن کو پہنا - پس لباس کے لحاظ سے طعن کرنا نعوذباللہ اُس فعل پر نا سمجھی سے طعن کرنا ہی جو آنحضرت صلعم نے کیا ہی - اگر مسلمان یہہ سمجھتے ہیں کہ لباس کو اسلام میں کچھہ دخل ہی تو یہہ ایک سخت بدعت سیئہ ہی جو اعتقاد اور عمل دونوں معنوں میں صادق آتی ہی اور اُس بدعت کا دور کرنا ہر ایک مسلمان پر لازم ہی اور اس لیئے سب سے اول مقدس مولویوں ہی کو تبدیل لباس لازم ہی پس مدرسہ کے کسی طالب علم نے اگر بغیر کسی تحریک منتظمان مدرسہ کے کوئی تغیر اپنے لباس میں کیا یعنی ترکی لباس پہنا جو ایک معزز کثیر گروہ مسلمانوں میں رایج ہی تو کوئی وجہہ مولویوں کو اُس پر اعتراض کرنے کی نہیں ہی یہہ وہی تاریک خیالات ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو اس حال پر پہنچایا اور ذلت میں ڈالدیا اگر ہم ایسے ہی خیالوں کی پیروی کرنی چاہیں تو یقین کرنا چاہیئے کہ ترقی کی کوششوں سے پہلے ہی دست بردار ہونا چاہیئے (چیرز) ایسے خیالات کے ساتھہ جو ہمارا مقصد دنیاوی ترقی کا مع بقاے اسلام و یقین خدا و رسول کے بالکل ساقط ہو جائیگا (چیرز) میں اُمید کرتا ہوں کہ قوم کی بھلائی چاہنے والے ان بے اصل باتوں اور غلط خیالات کو چھوڑکر سچے اسلام اور اچھے ایمان کی روشنی میں قایم ہونگے اور توہمات کو اسلام یا ایمان کا یقین نہ سمجھینگے - ہمارے دوسرے شفیق مصنف صاحب نے اپنی اُردو اڈریس میں براہ مہربانی یہہ بیان کیا ہی کہ

مدرسة العلوم میري کوشش اور سعي سے قایم ہوا ہی مجھے افسوس ہی
کہ میں اُن کے ان عنایت آمیز الفاظ کو تسلیم نہیں کرسکتا کیونکہ مدرسہ
فی الحقیقت اُن لوگوں کي فیاضي سے قایم ہوا ہی جنہوں نے عمدہ مشورے
دیئے اُس میں روپیہ دیا اُس کے کار و بار میں مدد کي اگر وہ سب لوگ
ایسي مدد نکرتے تو ممکن نہ تہا کہ وہ مدرسہ اپني موجودہ حالت پر
تو کیا اُسي ایک چھوتي اسکیل پر بھي نہ قایم ہو سکتا پس، حقیقت میں
مدرسہ کا باني اُنہیں لوگوں کو سمجھنا چاھیئے جنہوں نے اُس میں روپیہ
اور محنت سے مدد دي اُن لوگوں کے ساتھہ میں خاصکر اپنے ھندو
بھائیوں کا احسان نہیں بھولتا جنہوں نے قوم اور اپنے بھائیوں کو تباہ حالت
میں دیکھکر اُن کي بہتري کے لیئے ہزاروں روپیہ چندہ میں دیا اُنکا
شکریہ سب سے زیادہ لازم اور مقدم ہی اُنہیں نے اصل میں انسانیت اور
خیرات کا کام کیا ہی اُن کے احسانات مدرسہ کي در و دیوار سے ہمیشہ
ظاہر رہینگے اُن کے احسانات ایسے زیادہ ہوتے جاتے ہیں جن کو اب
حد سے بڑھا ہوا کہنا چاھیئے اے مسلمانوں ایک واقعہ حال کا میں بیان
کرتا ہوں جس کو سنکر اگر مسلمانوں میں کچھہ بھي غیرت باقي ہی
تو یقین ہی کہ کوئي بھي اس حال سے زندہ باہر نہ جائیگا مسلمانوں
کي حالت اب یہاں تک پہونچ گئي ہی کہ اُن کے ہمسایہ اُن کے حال پر
روتے ہیں برسوں مدراس سے کچھہ کاغذات میرے پاس آئے ہیں جس سے
معلوم ہوا کہ اُس ملک کے ھندوؤں نے اس بات کا خیال کرکے کہ مسلمان
روز بروز تباہ ہوتے جاتے ہیں ایک کمیٹي اُن کي تعلیم میں کوشش کرنے
کے واسطے قایم کي ہی اُس میں سوائے ایک کے کوئي مسلمان شریک نہیں
ہمارے بھائي خدا ترس ھندوؤں نے ہماري بہتري کے لیئے چندہ شروع
کیا ہی جس کے چندہ دینے والوں میں صرف ایک مسلمان کا نام ہی
جو شاید اتفاقیہ شریک ہوگیا کل ھندو شریک ہیں اب بھي مسلمانوں
کو خیال نہیں آتا کہ ھندو بھائیوں نے اُن کو سسکتا دیکھہ کر مدد کي
طرف توجہہ کي اور اُن کي بہتري کے واسطے چندہ کیا اس سے زیادہ
بیغیرتي مسلمانوں کے لیئے اور کیا ہوگي دیکھنا چاھیئے کون کون لوگ
اُن کے حال پر رحم کرتے ہیں وہ بیچارے ھندو در بدر مسلمانوں کے
لیئے بھیک مانگتے ہیں دور دور ملکوں میں چٹھیاں بھیجتے ہیں مگر

ہمارے ملک کے دولتمند اسودہ اور متوسط درجہ کے مسلمانوں تو اس سے بھی غیرت نہیں آتی اب اور کونسی باتیں ہونگی جو اُن کی بے غیرتی کی نظر آوینگی اُردو اڈریس میں جو سب سے زیادہ سچی بات لکھی گئی ہی اور جس نے میرے دل پر اثر بھی کیا ہی اور اُس سے مجھے خوشی بھی ہوئی ہی وہ یہہ ہی کہ جو مدرسہ اس وقت قایم ہوا ہی وہ ایک ڈھانچا ہی اور اُس میں جان ڈالدینا قوم کا کام ہی بیشک یہہ سچ ہی کہ باوجودیکہ مدرسۃالعلوم ایسی حالت کو پہونچ گیا ہی کہ اپنا نظیر ہندوستان میں نہیں رکھتا مگر میں کہتا ہوں کہ وہ اب تک بیجان ہی جبتک وہ پورا تکمیل کو نہ پہونچ جاے اور یہہ کام کسی ایک شخص کے کرنے سے نہیں ہوسکتا یہہ کل قوم کا کام ہی جب تک سب اتفاق نہ کرینگے اُس میں جان پڑنا مشکل ہی اُردو اڈریس میں یہہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ قوم کچھہ ہوشیار ہو چلی ہی بیشک میںنے اس کا کچھہ نمونہ بھی دیکھا اور اخباروں میں بھی ایسے مضامین پڑھے کہ مسلمانوں کو ذلت سے نکلنا اور اپنی حالت درست کرنا چاہیئے بعض بعض جگہہ لوگوں کو کوشش کرتے بھی پایا حقیقت میں اگر کچھہ تحریک ہوئی ہی تو اُمید ہی کہ یہہ تحریک زیادہ ہو جاویگی دنیا میں کسی قوم کی ترقی کے بھی دو نشان ہیں ایک یہہ کہ وہ سمجھنے لگیں کہ وہ ذلت اور خرابی میں مبتلا ہیں اور دوسرا نشان یہہ ہی کہ اُس ذلت سے نکلنے کی کچھہ کوشش شروع کردیں اگر حقیقت میں یہہ دونوں باتیں ہماری قوم میں پیدا ہوگئی ہیں تو نہایت خوشی کی بات ہی اور خداوند تعالی سے جو بڑا رحیم ہی اُمید رکھنی چاہیئے کہ ہماری قوم بھی ترقی کریگی (چیرز زور سے) *

جلسہ کے برخاست ہونے کے بعد ہم سب لوگ پھر نواب محمد اسحق خاں کی در دولت پر حاضر ہوئے وہاں کھانا طیار تھا اور نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی اور خوبصورتی سے میز آراستہ تھی انواع و اقسام کا کھانا اسقدر کثرت سے تھا جو فضولی میں داخل ہوسکتا ہی ــ تعدد انواع اس کثرت سے تھا کہ ایک ایک لقمہ کھانے پر بھی تمام کھانے چکھہ بھی نہ سکے *

میز پر علاوہ میزبان عزیز اور سید صاحب اور اُنکی پارٹی کے سید حسن علی خاں صاحب رئیس جانسٹھہ ــ سید اصغر علی خاں صاحب ــ

سید اسد حسین صاحب - میر نثار حسین خاں صاحب - نواب عبدالمجید خاں صاحب - منشي علي جان صاحب - منشي احمد حسین صاحب - محمد سعید خاں صاحب شریک تھے - شمال مغربي اضلاع میں نواب محمد اسحق خاں صاحب پہلے مسلمان هیں جو ملکي سول سروس کے قاعدہ سے سویلین هوئے هیں - هم دیکھه کر اُنکو نہایت خوش هوئے اور خدا سے اُنکي کامیابي کي دعا کي *

کھانے کے بعد آپس میں دوستوں کا جلسه رها اور هر قسم کي بات چیت هوتي رهي اُس میں ایک بات کا تذکرہ فائدہ سے خالي نہوگا — ایک صاحب نے سید صاحب سے کہا که سول سروس کے لیئے جو آپ فنڈ جمع کرتے هیں اُس امتحان کي کامیابي میں بہت سے موانع هیں اُنیس برس کي عمر میں کسي هندوستاني کو کامیابي نہیں هوسکتي اس میں کوشش بے فائدہ معلوم هوتي هی *

سید صاحب نے کہا که جو کچھه مشکلات هوں هوں همکو اُنکا مقابله کرنا چاهیئے عمر گھٹا دینے کي شکایت واجبي هی اُسکو رفع کرنے میں کوشش کرني دوسري بات هی لیکن اگر عمر کي حد کا اضافه نہو تو بھي مایوسي کي حالت اختیار کرني نہیں چاهیئے اب میں بطور معارضه کے کہتا هوں که عمر کي حد گھٹا دینے سے نتیجه امتحان میں هندوستانیوں کا کیا نقصان هی اُنیس برس کي عمر تک جس طرح هندوستانیوں کے علم نو کامل ترقي نہیں هوتي اسیطرح یورپین کے علم کو بھي ترقي نہیں هوتي — اکیس برس کي عمر تک جسقدر علم کي ترقي هندوستانیوں کو هوگي اُسي نسبت سے یورپین کو بھي ترقي هوگي اور هر حال میں جو نسبت هندوستانیوں اور یورپین کو بلحاظ امتحان اُنیس برس کي عمر میں هی وهي نسبت اکیس برس کي عمر میں بھي هی — پس اُنیس برس کي عمر سے ڈرنا اور مایوس هوجانا اور همت و کوشش کو چھوڑ دینا محض ناواجب هی *

مسلمانوں کو چاهیئے که سیول سروس کے امتحان میں پاس هونے کے لیئے عربي زبان اختیار کریں وہ مسلمانوں کے لیئے ایسي هی جیسے یورپین کے لیئے لیٹن یا گریک یقیناً مسلمان یورپین کے برابر رهینگے میتھي میٹکس ایک ایسي چیز هی که جب اُسکے قواعد یاد هوجاویں اور مشق هوجاوے

تو هندوستاني اور يوروپين جوس برابر هين — انگلش گورنر هندوستاني
به نسبت يوروپين کے زيادة ياد کرلوتے هين انگلش مين کسيقدر ل
پيچهے رهينگے مگر نه اسقدر جس سے نا اُميدي هو پهر کيا وجه
هی که هم کوشش نکريں اور همت هار بيٹهيں *

سطار نگر مين بهي لوگوں نے مدرسةالعلوم کے لئے کچهه چندة دي
جسکي مقدار ايکسو چهيانوے روپيه هوگئي *

اسي قسم کي باتوں مين دن ختم هوگيا شام قريب هوئي ريل ک
وقت آيا مسافروں نے اپنا اسباب باندها ريل پر پهونچے نواب محمد
اسحاق خاں صاحب همارے ساتهه تهے ريل کے اسٹيشن پر منشي علي
جان صاحب — محمد سعيد خاں صاحب — سيد حسين علي خار
صاحب — نواب حميدالظفر خاں صاحب اور اور دو ايک صاحب
تشريف لائے ريل نے کوچ کي سيٹي بجائي جرس نے فرياد کي که "برہندید
محمل ها" هم سب نے دوستوں کو خدا حافظ کها اور روانه هوئے *

غازي آباد کے اسٹيشن سے محمد اکرام الله خاں دهلي چلے گئے مين
اور سيد صاحب اور سيد محمد علي اُسي رات عليگڈه پهونچے دوسرے دن
مين عليگڈه مين رها شام کو فيض آباد روانه هوا اور پنجاب کے سفر کي
کهاني ختم هوئي *

تمام شد

National Library,
Calcutta-27